بہ عون صانع بیچون و مکان و فضل خلاق بے زمین و زمان

دریں وقت نگار بہاریں گلدستہ تازہ مضامین یعنی مرقع پری چہرگان عمدہ مطالب دلپذیر نتیجہ

بوستانِ مترجم اُردو

مترجمہ

ملک محمد عنایت اللہ پروفیسر گارڈن کالج راولپنڈی

کہ از نتائج افکار قدوۃ الابرار مہر سپہر عجاز طرازی شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی رحمۃ اللہ

ملک دین محمد اینڈ سنز تاجران کتب
کشمیری بازار لاہور

نے

ملک دین محمد نے ۱۹۳۷ء میں باہتمام بابو عبدالحمید خان پرنٹر فیروز پرنٹنگ ورکس بیرون دروازہ
شیرانوالہ لاہور سے چھپوا کر کشمیری بازار لاہور سے شائع کیا۔

بوستان مترجم اردو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بنام جہاندار جان آفرین | حکیم سخن بر زبان آفرین

روح کو پیدا کرنیوالے بادشاہ اور زبان کو قوت تکلم دینے والے کے نام سے شروع کرتا ہوں

خداوند بخشندہ دستگیر | کریم خطا بخش و پوزش پذیر

وہ برتر و بزرگ ہر ہستی کے لئے رحمان و معاون ہے | وہ خطاؤں کا بخشنے والا اور توبہ کا قبول کرنیوالا مہربان ہے

عزیزی کہ ہر گز درش سر بتافت | بہر در کہ شد ہیچ عزت نیافت

وہ ہر چیز پر ایسا غالب ہے کہ جس اس کے دروازے سے سر پھیرا | وہ جس دروازہ پر کہ پہنچا عزت سے محروم رہا

سر پادشاہان گردن فراز | بدرگاہ او بر زمین نیاز

بڑے بڑے بادشاہوں کا سر اس کے دربار میں | عاجزی کی زمین پہ جھکا ہوا ہے۔ سجدہ کرتا ہے

نہ گردن کشان را بگیرد بفور | نہ عذر آوران را براند بجور

سرکشوں کی گرفت میں جلدی نہیں کرتا ہے | اور توبہ کرنے والوں کو غضب سے نکال نہیں دھتکارتا نہیں

وگر خشم گیرد ز کردار زشت — چو باز آمدی ماجرا در نوشت

اگرچہ وہ افعال بد سے غضبناک ہوتا ہے — مگر جب تو تائب ہو جائے تو وہ درگذر کر دیتا ہے

اگر با پدر جنگ جوید کسی — پدر بیگمان خشم گیرد بسی

اگر کوئی شخص باپ سے مخالفت کرے تو — بلاشبہ باپ اس سے غضبناک ہو گا

وگر خویش راضی نباشد ز خویش — چو بیگانگانش براند ز پیش

اور اگر اپنا عزیز اپنوں سے راضی نہیں ہوتا — تو بیگانوں کی طرح اسے سامنے سے ہٹا دیتا ہے

وگر بنده چابک نباشد بکار — عزیزش ندارد خداوندگار

اگر غلام چستی سے کام نہیں کرتا — تو مالک اسے عزیز نہیں رکھتا

وگر بر رفیقان نباشد شفیق — بفرسنگ بگریزد از وی رفیق

جو عزیزوں پر شفقت نہیں کرتا — عزیز اس سے کوسوں بھاگتا ہے

وگر ترک خدمت کند لشکری — شود شاه لشکرکش از وی بری

اگر سپاہی خدمت چھوڑ دے — تو لشکر کا بادشاہ اس سے بیزار ہو جاتا ہے

ولیکن خداوند بالا و پست — بعصیان در رزق بر کس نبست

لیکن خداوند بالا و پست نے — گناہ کے سبب کسی پر روزی کا دروازہ بند نہیں کیا

دو کونش یکی قطره در بحر علم — گنه بیند و پرده پوشد بحلم

دونوں جہاں اس کے علم کے سمندر میں ایک قطرہ کی مانند ہیں — گناہ دیکھتا ہے اور بردباری سے چشم پوشی کرتا ہے

ادیم زمین سفره عام اوست — برین خوان یغما چه دشمن چه دوست

فرش زمین اس کا دستر خوان عام ہے — اس خوان یغما پر دشمن اور دوست یکساں ہیں

اگر بر جفا پیشه بشتافتی | که از دست قهرش امان یافتی

اگر جفا کاروں کی طرف رجوع کرتا | تو اس کے غصہ کے ہاتھوں سے کون امان پاتا

بری ذاتش از تهمت ضد و جنس | غنی ملکش از طاعت جن و انس

اس کی ذات ہمجنس و مقابل کی تہمت سے بری ہے | جن اور آدمی کی بندگی سے اس کا ملک بے پرواہ ہے

پرستار امرش همه چیز و کس | بنی آدم و مرغ و مور و مگس

ہر نفس اور ہر چیز اس کا حکم ماننے والی ہے | انسان طائر چیونٹی اور مکھی سے

چنان پهن خوان کرم گسترد | که سیمرغ در قاف قسمت خورد

اس کی بخشش و عطا کا دسترخوان اس قدر وسیع بچھا ہے | کہ سیمرغ کوہ قاف میں اپنی قسمت کے مطابق کھاتا ہے

لطیف کرم گستر کارساز | که دارای خلق است و دانای راز

وہ کارساز بخشش و عطا کرنے والا مہربان ہے | اور مخلوق کا نگہبان اور رازدار و دانا و خبردار کل ہے

مراورا سزد کبریا و منی | که ملکش قدیم است و ذاتش غنی

اس کو تکبیر بڑائی زیبا ہے | کیونکہ اس کا ملک قدیم ہے اور اس کی ذات غنی و بے پرواہ

یکی را بسر بر نهد تاج بخت | یکی را بخاک اندر آرد ز تخت

ایک کے سر پر اقبال کا تاج رکھتا ہے | ایک کو تخت سے خاک میں ملا دیتا ہے

کلاه سعادت یکی بر سرش | گلیم شقاوت یکی در برش

ایک کے سر پر ارجمندی کا تاج ہے | ایک کے جسم پر بدبختی کی گودڑی

گلستان کند آتش بر خلیل | گروه باتش برد ز آب نیل

حضرت ابراہیم خلیل اللہ پر آتش نمرود کو گلزار کر دیتا ہے | اور فرعونیوں کو دریائے نیل کے پانی میں غرق کرکے آتش

گر آنست منشور احسان اوست ‖ ور اینست توقیع فرمان اوست

وہ اس کی بخشش و مہربانی کا فرمان ہے ‖ اور یہ اس کے عتاب کا حکم ہے

پس پردہ بیند عملہای بد ‖ ہم او پردہ پوشد بآلای خود

ان برے فعلوں کو دیکھتا ہے جو پردہ میں ہوتے ہیں ‖ اور اپنی مہربانیوں سے پردہ پوشی کرتا ہے

بہ تہدید گر برکشد تیغ حکم ‖ بمانند کروبیان صم و بکم

اگر وہ ڈرانے کے واسطے حکم کی تلوار کھینچے ‖ تو فرشتے بھی ڈر کے مارے بہرے اور گونگے ہو جائیں

وگر در دہد یک صلای کرم ‖ عزازیل گوید نصیبی برم

اور اگر بخشش اور عطا کا ایک آوازہ دے ‖ تو شیطان بھی کہے کہ میں اپنا حصہ لے جاؤں

بدرگاہ لطف و بزرگیش بر ‖ بزرگان نہادہ بزرگی ز سر

اس کی بزرگی اور الطاف کی درگاہ میں ‖ بزرگوں نے بزرگی کا خیال سر سے نکال دیا ہے

فروماندگان را برحمت قریب ‖ تضرع کنان را بدعوت مجیب

عاجزوں کو رحمت سے قریب کرنے والا ‖ اور زاریاں کرنے والوں کی دعا قبول کرنیوالا

بر احوال نابودہ علمش بصیر ‖ باسرار ناگفتہ لطفش خبیر

اس کا علم عدم کے حالات کو دیکھنے والا ہے ‖ اور اس کی باریک بینی نہ کہے ہوئے رازوں سے خبردار ہے

بقدرت نگہدار بالا و شیب ‖ خداوند دیوان روز حسیب

اپنی قدرت سے بلندی و پستی کا نگہبان ہے ‖ اور روز حساب کی کچہری کا مالک ہے

نہ مستغنی از طاعتش پشت کس ‖ نہ بر حرف او جای انگشت کس

اس کی اطاعت سے کسی کی پشت ناآشنا نہیں رہی ‖ نہ کسی کو اس کے کسی حرف پر نکتہ چینی کی جگہ ہے

قدیمی نکوکار نیکی پسند — بکلک قضا در رحم نقش بند

قدیم بھلائی کرنے والا اور نیکی پسند کرنے والا — اور تقدیر کی قلم سے رحم کے اندر تصویر بنانے والا

زمشرق بمغرب مہ و آفتاب — روان کرد و گسترد گیتی برآب

(اس نے) چاند اور سورج کو مشرق سے مغرب کی طرف چلایا — اور پانی پر زمین بچھائی

زمین از تپ لرزہ آمد ستوہ — فرو کوفت بر دامنش میخ کوہ

جب زمین تپ (بخار) لرزہ سے عاجز ہو گئی — تو اس پر اس کے دامن میں پہاڑ کی میخ ٹھونک دی

دہد نطفہ را صورتی چون پری — کہ کردست برآب صورتگری

ایک قطرہ منی کو پری کی صورت دیتا ہے — گویا پانی پر نقش بناتا ہے

نہد لعل و فیروزہ در صلب سنگ — گل لعل در شاخ فیروزہ رنگ

سخت پتھر کی پشت میں لعل و فیروزہ رکھتا ہے — اور سبز رنگ کی شاخ سے گل سرخ اگاتا ہے

ز ابر افگند قطرہ سوی یم — ز صلب آورد نطفہ در شکم

بادل سے سمندر کی طرف قطرہ ٹپکاتا ہے — اور پیٹھ سے شکم میں ایک نطفہ گراتا ہے

ازان قطرہ لولوی لالا کند — وزین صورتی سرو بالا کند

اس قطرے سے روشن موتی بناتا ہے — اور اس قطرے سے ایک قد آور صورت تیار کرتا ہے

برو علم یک ذرہ پوشیدہ نیست — کہ پیدا و پنہان بنزدش یکیست

ایک ذرہ کا حال بھی اس سے پوشیدہ نہیں ہے — کیونکہ اس کے نزدیک ظاہر و پنہاں ایک جیسا ہے

مہیا کنی روزی مار و مور — وگرچند بیدست و پایند زور

سانپ اور چیونٹی کی روزی کا مہیا کرنے والا ہے — اگرچہ سانپ کتنا بے دست و پا ہو اور چیونٹی کتنی کمزور ہے

بامرش وجود از عدم نقش بست — که داند جز او کردن از نیست ہست

اس کے حکم سے وجود نے عدم سے صورت حاصل کی — اس کے سوا کون نیست کو ہست کرنا جانتا ہے

دگر رہ بکتم عدم در برد — وزانجا بصحرائی محشر برد

پھر دوبارہ عدم کے پردہ میں لے جاتا ہے — اور پھر صحرائے محشر میں لے جاتا ہے

جہان متفق بر الٰہیتش — فرومانده در کنہ ماہیتش

جہان اس کے معبود ہونے پر متفق ہے — اور اس کی حقیقت معلوم کرنے میں عاجز ہے

بشر ماورائی جلالش نیافت — بصر منتہائی جمالش نیافت

انسان کے سوائے اس کی بزرگی کے کچھ نہ پایا — اور بینائی نے اس کی خوبی کی انتہا نہ پائی

نہ بر اوج ذاتش پرد مرغ وہم — نہ در ذیل وصفش رسد دست فہم

اس کی ذات کی بلندی تک وہم کا پرندہ نہیں اڑ سکتا ہے — نہ اس کی تعریف کے دامن تک عقل کا ہاتھ پہنچ سکتا ہے

درین ورطہ کشتی فرو شد ہزار — کہ پیدا نشد تختۂ بر کنار

اس بھنور میں ہزاروں کشتیاں غرق ہو گئیں۔ — کہ ان کا کوئی تختہ بھی کنارے پر ظاہر نہ ہوا

چہ شبہا نشستم درین سیر گم — کہ دہشت گرفت آستینم کہ قم

بہت سی راتوں میں اس گم راستہ میں بیٹھا — مگر یکایک خوف نے میری آستین پکڑی اور کہا کہ اٹھ

محیط است علم ملک بر بسیط — قیاس تو بروی نگردد محیط

خدا کا علم فرش زمین پر احاطہ کئے ہوئے ہے — اور انسان کا اندازہ اس پر احاطہ نہیں کر سکتا

نہ ادراک در کنہ ذاتش رسد — نہ فکرت بغور صفاتش رسد

نہ عقل اس کی ذات کی باریکی کو سمجھے — نہ تیری انسان کی فکر اس کی صفتوں پر غور کر سکے

تو آن در بلاغت بسحبان رسید
تو فصاحت و بلاغت میں ہم سحبان کی سی فصاحت پیدا کر سکتے ہیں

نه در کنه بیچون سبحان رسید
مگر بیچون خدا کی باریکیوں کو تہ نہیں پا سکتے

که خاصان درین ره فرس رانده اند
اس لئے کہ اولیا و انبیا نے اس راہ میں گھوڑے دوڑائے ہیں

بلا احصی از تگ فرو مانده اند
لا احصی (حدیث) کے مطابق دوڑنے سے عاجز رہے ہیں

نه هر جای مرکب توان تاختن
ہر جگہ گھوڑا دوڑا نہیں سکتے

که جاها سپر باید انداختن
کیونکہ بہت سی جگہوں پر ڈھال رکھ دینی چاہیے

وگر سالکی محرم راز گشت
اور اگر کوئی سالک محرم راز ہو جاوے

ببندد بروی در بازگشت
تو اس پر واپس (دنیا کی محبت) ہونے کا دروازہ بند کر دیتے ہیں

کسی را درین بزم ساغر دهند
جس کو اس محفل میں ساغر دیتے ہیں

که داروی بیهوشیش در دهند
اس کو بیہوشی کی دوا دیتے ہیں

یکی باز را دیده بردوخته است
ایک باز کی آنکھ سِلی ہوئی ہے

یکی دیده ها باز و پر سوخته است
اور ایک کی آنکھ کھلی ہے تو اس کے پر جلے ہوئے ہیں

کسی ره سوی گنج قارون نبرد
کسی نے قارون کے خزانہ کی راہ نہ پائی

وگر برد ره باز بیرون نبرد
اور جس نے راہ پائی واپس نہ لوٹا

بمردم درین موج دریای خون
میں اس دریائے خون کی موج میں مرا

کزو کس نبردست کشتی برون
کہ جس سے کوئی کشتی باہر نہیں لے گیا

اگر طالبی کین زمین طی کنی
اگر تو چاہتا ہے کہ یہ زمین طے کروں

نخست اسپ باز آمدن پی کنی
پہلے گھوڑے کو واپس لانے کی کوشش کرو

تأمل در آئینۂ دل کنی ‌ ‌ صفائی بتدریج حاصل کنی

دل کے آئینے میں غور کر ‌ ‌ اور آہستہ آہستہ صفائی حاصل کر

مگر بوئی از عشق مستت کند ‌ ‌ طلبگار عہدِ الستت کند

شاید عشق کی ہوا تجھے بیخود کر دے ‌ ‌ اور تجھے الست کے اقرار کا خواہشمند بنا دے

بپائی طلب رہ بدینجا بری ‌ ‌ وزینجا ببال محبت پری

طلب کے پاؤں سے یہاں تک پہنچ ‌ ‌ اور پھر اس جگہ سے محبت کے پروں میں اڑ

بدرد یقین پردہ‌های خیال ‌ ‌ نماند سراپردہ الا جلال

یقین خیال کے پردوں کو پھاڑتا ہے ‌ ‌ بادشاہوں کے جلال کے سوا خیمہ کا کوئی پردہ نہیں

دگر مرکب عقل را پویہ نیست ‌ ‌ عنانش بگیرد تحیر کہ ایست

پھر عقل کا گھوڑا چل نہیں سکتا ‌ ‌ حیرانگی اس کی باگ پکڑ کر ٹھہرنے کا حکم دیتی ہے

درین بحر جز مرد داعی نرفت ‌ ‌ گم آن شد کہ دنبال راعی نرفت

اس جگہ سوائے دعوی عشق کرنیوالے کے کوئی نہیں گیا ‌ ‌ ہر وہ کوئی جو چرواہے کے نقش قدم پر نہ چلا گم و تباہ ہو گیا

کسانیکہ زین راہ برگشتہ اند ‌ ‌ برفتند و بسیار سرگشتہ اند

جو لوگ اس راہ سے بھٹک گئے ‌ ‌ وہ چلے اور بہت پریشان ہوئے

خلافِ پیمبر کسی رہ گزید ‌ ‌ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

جس نے کہ پیغمبر کی سنت کے خلاف راستہ پکڑا ‌ ‌ وہ ہرگز منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکتا

مپندار سعدی کہ راہ صفا ‌ ‌ توان رفت جز بر پئے مصطفیٰ

اے سعدی یہ خیال مت کر کہ تو سیدھا راستہ ‌ ‌ پیغمبر کی پیروی کے بغیر حاصل کر سکتا

در نعت سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ

سرور کائنات صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی شان بابرکت میں نعت

کریم السجایا جمیل الشیم ٭ نبی البرایا شفیع الامم

اے بہترین عادات اور نیک و پاکیزہ خصلت والے ٭ انسانوں کے لیے نبی اور امتوں کے لیے شفاعت کرنے والے

امام رسل پیشوای سبیل ٭ امین خدا مہبط جبرئیل

رسولوں کے امام اور سرداروں کے راہنما خدا کی امانت کے ٭ حامل اور جبرئیل کے اترنے کی جگہ

شفیع الورٰی خواجہ بعث نشر ٭ امام الہدیٰ صدر دیوان حشر

مخلوق کی شفاعت کرنے والے اور یوم حشر کے سردار ٭ راستی اور ہدایت کے امام اور قیامت کی کچہری کے صدر نشین

کلیمی کہ چرخ فلک طور اوست ٭ ہمہ نورہا پرتو نور اوست

ایسا کلیم موسیٰ جس کا طور آسمان ہے ٭ اور جس کے نور کا عکس تمام نور ہیں

یتیمی کہ ناکردہ قرآن درست ٭ کتبخانۂ چند ملت بشست

ایسا یتیم ہے کہ قرآن شریف کو درست نہیں کیا ٭ کتنے مذہبوں کے کتبخانوں کو دھو دیا ہے

چو عزمش برآہیخت شمشیر بیم ٭ بمعجز میان قمر زد دو نیم

جب تیرے ارادے نے دہشت کی تلوار نیام سے کھینچی ٭ تو معجزے سے چاند کی کمر دو ٹکڑے ہو گئی

چو صیتش در افواہ دنیا فتاد ٭ تزلزل در ایوان کسریٰ فتاد

جب آپ کی شہرت دنیا کی آوازوں میں ہو گئی ٭ تو نوشیرواں کے محلوں میں زلزلہ پڑ گیا

بلا قامت لات بشکست خرد ٭ باعزاز دین آب عزیٰ ببرد

کلمہ لا الٰہ کے زور سے لات (بت کا نام) کا قد چور چور ہو گیا ٭ دین کو عزت دے کر عزیٰ (بت) کی آبرو برباد کر دی

نه از لات و عزّیٰ برآورد گرد — که تورات و انجیل منسوخ کرد

صرف لات اور عزیٰ ہی کو برباد نہیں کیا — بلکہ توریت اور انجیل کو بھی منسوخ کر دیا

شبی بر نشست از فلک برگذشت — بتمکین و جاه از ملک درگذشت

ایک رات میں سواری پر آسمانوں سے گذر گئے — عزت اور مرتبے میں فرشتوں سے بڑھ گئے

چنان گرم در تیه قربت براند — که در سدره جبریل ازو باز ماند

قرابت کے مکان میں اس تیزی سے دوڑا — کہ سدرۃ المنتہیٰ میں جبریل آپ سے پیچھے رہ گیا

بدو گفت سالار بیت الحرام — که ای حامل وحی برتر خرام

بیت الحرام کے سردار نے ان سے کہا — کہ اے خدا کے پیغام بردار اوپر چلو

چو در دوستی مخلصم یافتی — عنانم ز صحبت چرا تافتی

جب تم نے دوستی میں مجھ کو سچا پایا تو میری صحبت — سے باگ کیوں لوٹا لی اور ترک کیوں کر دی

بگفتا فراتر مجالم نماند — بماندم که نیروی بالم نماند

کہا مجھے آگے جانے کی طاقت نہیں ہے — میں رہ گیا ہوں کہ میرے پر بے زور ہو گئے

اگر یک سر موی برتر پرم — فروغ تجلی بسوزد پرم

اگر میں ایک بال کے سرے کے برابر بھی اوپر جاؤں — تو تجلی کی شعلہ باریاں مجھے جلا کر راکھ کر دیں گی

نماند بعصیان کسی در گرو — که دارد چنین سید پیشرو

گناہوں کی وجہ سے وہ شخص گرفتار نہیں ہوگا — جو تجھ جیسا سردار پیشرو رکھتا ہے

چه نعت پسندیده گویم ترا — علیک السلام ای نبی الوریٰ

اے خلقت کیلئے بھیجے ہوئے سردار میں تیری کیا بہتر — تعریف کروں تم پر سلامتی ہو اللہ کی

درودِ ملک بر روانِ تو باد ‏ ‏ بر اصحاب و بر پیروانِ تو باد

فرشتوں کا درود تم پر ‏ ‏ تیرے اصحابوں پر اور تیرے پیرؤں پر ہو

نخستین ابوبکر پیرِ مُرید ‏ ‏ عمر پنجہ بر پیچ دیو مرید

پہلے آپ کے حضرت ابوبکر رضؓ مرید ہیں ‏ ‏ اور پھر حضرت عمر رضؓ جو شیطان کا پنجہ توڑ ڈالنے والے ہیں

خردمند عثمان شب زندہ دار ‏ ‏ چہارم علیؓ شاہِ دُلدُل سوار

پھر حضرت عثمان رضؓ شب بیدار ‏ ‏ پھر چوتھے حضرت علی رضؓ شاہ دلدل ہیں

خدایا بحق بنی فاطمہ ‏ ‏ کہ بر قول ایمان کنم خاتمہ

اے خداوند تجھے حضرت فاطمہ رضؓ کا واسطہ ہے ‏ ‏ کہ میرا خاتمہ ایمان پر کیجیو

اگر دعوتم رد کنی ور قبول ‏ ‏ من و دست و دامان آلِ رسول

اگر میری دعا رد کرے یا قبول کرے ‏ ‏ پھر میں ہوں میرا ہاتھ اور آل پیغمبر کا دامن

چہ کم گردد ای صدر فرخندہ پے ‏ ‏ ز قدر رفیعت بدرگاہ حَی

اے سردار مبارک قدم کیا کم ہو جائے ‏ ‏ آپ کے مرتبہ سے اللہ کی درگاہ میں

کہ باشند مشتی گدایان خیل ‏ ‏ بمہمان دار السلام طفیل

کیا ہوا اگر چند فقیر آپ کی وساطت سے ‏ ‏ بہشت کے مہمان ہو جائیں آمین

خدایت ثنا گفت و تبجیل کرد ‏ ‏ زمین بوس قدر تو جبریل کرد

خدا نے آپ کی تعریف کی اور توقیر کی ‏ ‏ اور جبریل نے آپ کے مرتبہ کی زمین بوسی کی

بلند آسمان پیش قدرت خجل ‏ ‏ تو مخلوق و آدم ہنوز آب و گل

بلند آسمان [illegible] کے آگے شرمندہ ہے آپ پیدا ‏ ‏ ہو چکے تھے اور آدم ابھی مٹی اور پانی کی کیفیت میں بھی نہیں تھا

تو اصل وجود آمدی از نخست | دگر هرچه موجود شد فرع تست

تو سب سے پہلے مخلوق کی جڑھ تھی | اور دوسرا جو کچھ موجود ہے وہ تیری شاخ ہے

ندانم کدامین سخن گویمت | که والاتری زانچه گویمت

میں نہیں جانتا کہ آپ کی شان میں کیا کہوں | کیونکہ جو کچھ میں کہوں آپ اس سے بالاتر ہیں

ترا عز لولاک تمکین بس است | ثنای تو طٰه و یٰس بس است

آپ کے واسطے لولاک کی عزت و قعت | اور آپ کی تعریف طٰہٰ و یاسین کافی ہے

چه وصفت کند سعدی ناتمام | علیک الصلوٰة ای نبی والسلام

اے پیغمبر صلے اللہ علیہ آلہ وسلم آپ پر سلامتی ہو | سعدی ناقص آپ کی کیا تعریف کرے

سبب نظم کتاب

سبب تالیف کتاب

در اقصای عالم بگشتم بسی | بسر بردم ایام با هر کسی

میں دنیا کے اطراف میں بہت پھرا | اور ہر قسم کے آدمی سے میں دن گذارے

تمتع ز هر گوشه یافتم | ز هر خرمنی خوشه یافتم

میں نے ہر گوشہ سے فائدہ | اور ہر خرمن سے خوشہ پایا

چو پاکان شیراز خاکی نهاد | ندیدم که رحمت برین خاک باد

میں نے شیراز کے پاک لوگوں کی طرح | کسی کو نہیں دیکھا خدا اس زمین پر رحم کرے

تولای مردان این پاک بوم | برانگیختم خاطر از شام و روم

اس ملک کے لوگوں کی محبت نے | میرے دل کو روم شام سے ابھارا ہے

دریغ آمدم زان ہمہ بوستان
مجھ کو افسوس آیا اس بات پر کہ تمام بوستان سے

تہیدست رفتن سوئی دوستان
دوستوں کی طرف خالی ہاتھ جاؤں

بدل گفتم از مصر قند آورم
دل میں کہا کہ مصر سے قند لاؤں

بر دوستان ارمغانی برم
اور دوستوں کے لئے تحفہ لے جاؤں

مرا گر تہی بود زان قند دست
اگرچہ میرے ہاتھ اس سے خالی رہیں

سخن ہائی شیرین تر از قند ہست
تاہم میرا کلام قند سے زیادہ میٹھا ہے

نہ قندی کہ مردم بصورت خورند
یہ وہ قند نہیں جو لوگ ظاہر اس لے جاتے ہیں

کہ ارباب معنی بکاغذ برند
بلکہ وہ قند ہے جو اہل باطن کاغذوں میں رکھتے ہیں (لکھتے ہیں)

چو این کاخ دولت بپرداختم
جب اس سلطنت کے محل کو میں نے آراستہ کیا

برو دہ در از تربیت ساختم
تو اس پر تربیت کے دس دروازے بنائے

یکی باب عدلست و تدبیر و رای
ایک باب عدل و تدبیر و آرائی

نگہبانی خلق و ترس خدای
اور خلقت کی نگہبانی اور خدا ترسی کا ہے

دوم باب احسان نہادم اساس
دوسرے باب میں احسان کی بنیاد رکھی

کہ منعم کند فضل حق را سپاس
کہ مالدار خدا کی بخشش کا شکریہ ادا کرے

سوم باب عشقست مستی و شور
تیسرا باب عشق مستی اور شورش کا ہے

نہ عشقی کہ بندند بر خود بزور
وہ عشق نہیں جو انسان از خود اپنے اوپر باندھ لیتے ہیں

چہارم تواضع رضا پنجمین
چوتھا باب تواضع اور باب پنجم رضائے الٰہی کا ڈھونڈنا ہے

ششم ذکر مرد قناعت گزین
باب ششم باصبر لوگوں کے ذکر میں ہے

هفتم در از عالم تربیت — هشتم در از شکر بر عافیت

ساتواں باب تعلیم کے بیان میں — اور آٹھواں باب آرام کے حاصل کرنے سے شکر کرنے کے بیان میں

نهم باب توبه است و راه صواب — دهم در مناجات و ختم کتاب

نواں باب میں توبہ اور نیکی کا راستہ ہے — دسواں باب میں دعا اور کتاب کا خاتمہ ہے

بروز همایون و سال سعید — بتاریخ فرخ میان دو عید

مبارک دن مبارک سال — اور دو عیدوں کے درمیان

ز ششصد فزون بود پنجاه و پنج — که پر دُر شد این نامبردار گنج

۶۵۵ھ ہجری تھی — کہ یہ نامدار خزانہ موتیوں سے بھر گیا

الا ای خردمند فرخنده خوی — هنرمند نشنیده ام عیب جوی

خبردار اے نیک خصلت والے دانا میں نے — عقلمندوں کو عیب جو نہیں دیکھا

قبا گر حریرست و گر پرنیان — بناچار حشوش بود در میان

قبا اگرچہ ریشم کی ہو یا پرنیاں کی — اس میں بھرتی ضرور ہوگی

تو گر پرنیانی نیابی مجوش — کرم کار فرما و حشوم بپوش

اگر تو ریشم ہے تو تکلیف دینے کی کوشش نہ کر — بخشش کر اور میرا عیب چھپا

ننازم بسرمایهٔ فضل خویش — بدریوزه آورده ام دست پیش

میں اپنے علم اور فضیلت پر ناز نہیں کرتا — بلکہ گدائی کے لئے ہاتھ لایا ہوں دکھاتا ہوں

شنیدم که در روز امید و بیم — بدان را به نیکان ببخشد کریم

میں نے سنا ہے کہ امید اور بیم کے دن اللہ تعالیٰ — نیکوں کی طفیل بدوں کو بھی بخشش دیگا

تو نیز ار بدی بینیم در سخن — بخلق جہان آفرین کار کن

اگر تو بھی میرے کلام میں کوئی بدی دیکھے — تو جہان کو پیدا کرنے والے کی خصلت اختیار کر

چو بیتی پسند آیدت از ہزار — بمردی کہ دست از تعنت بدار

اگر تجھے ہزار بیت سے ایک بیت پسند آئے — تو تجھے بہادری کی قسم ہے کہ طعنوں سے ہاتھ کھینچ لیجیو

ہمانا کہ در پارس انشائی من — چو مشک است بی قیمت اندر ختن

گویا پارس (ایران) میں میری تصانیف — جس طرح کہ ختن میں مشک بے قدر ہوتی ہے

چو بانگ دہل ہولم از دور بود — بعیبہ درم عیب مستور بود

ڈھول کی طرح میرا شہرہ دور سے ہی تھا — اور میرا عیب میری جھولی میں پوشیدہ تھا

گل آورد سعدی سوی بوستان — بشوخی و فلفل بہ ہندوستان

سعدی شوخی سے ہندوستان کی طرف مرچیں — اور گلستان کی طرف پھول لایا

چو خرما بشیرینی اندوده پوست — چو بازش کنی استخوانی دروست

خرما کی طرح چھلکا مٹھائی سے بھرا ہوا ہے — لیکن جب تو اس کو کھولیگا سوائے ایک سخت اس میں کچھ نہ ہوگا

ذکر محامد اتابک ابوبکر بن سعد زنگی طاب ثراه

سعد بن زنگی کی صفتوں کا بیان اللہ اس کی قبر پاک کرے

مرا طبع ازین نوع خواہان نبود — سر مدحت پادشاہان نبود

میری طبیعت ایسی نہ تھی اور مجھے — بادشاہوں کی تعریفوں کا خیال نہ تھا

ولی نظم کردم بنام فلان — مگر باز گویند صاحبدلان

مگر میں نے فلاں شخص کے نام نظم لکھا ہے — شاید کہ دانا لوگ کہیں

که سعدی که گوئی بلاغت ربود	در ایام بوبکر بن سعد بود
سعدی جس نے کہ خوش بیانی میں سبقت کی	سعد کے بیٹے بوبکر کے زمانے میں تھا
سزد گر بدورش بنازم چنان	که سیّد بدوران نوشیروان
یہ بجا ہے اگر میں اس کے زمانے پر اس طرح ناز کروں	جس طرح پیغمبرؐ نے نوشیرواں کے زمانے پر ناز کیا ہے
جهاندار دین پرور داد گر	نیامد چو بوبکر بعد از عمرؓ
دین کا نگہبان انصاف کو پالنے والا	حضرت بوبکرؓ کے بعد سو بوبکر کے نہیں آیا
سر سرفرازان و تاج مهان	بدوران عدلش بنازی جهان
وہ سرفرازوں کا سردار اور بزرگوں کا سرتاج ہے	اے جہاں تو اس کے عدل پر ناز کر
گر از فتنه آید کسی در پناه	ندارد جز این کشور آرامگاه
اگر کوئی شخص زمانے کے فتنہ سے پناہ ڈھونڈھتا ہو	تو سوائے اس ملک کے کہیں آرام نہ پائیگا
فطوبیٰ لباب که بیت العتیق	حوالیه من کل فجّ عمیق
بادشاہ کا دروازہ کیا ہی مبارک ہے کہ بیت عتیق کے	دروازے کی طرح دور دور سے اسے دیکھنے آتے ہیں
ندیدم چنین گنج و ملک و سریر	که وقف است بر طفل و برنا و پیر
میں نے ایسا خزانہ ملک اور تخت نہیں دیکھا	جو بچے اور بوڑھے اور جوان کے لئے وقف ہو گیا ہو
نیامد برش دردناک غمی	که ننهاد بر خاطرش مرهمی
اس کے پاس کوئی غمزدہ نہیں آیا	کہ جس کے دل پر اس نے مرہم نہ لگائی ہو
طلبگار خیر است امیدوار	خدایا امیدی که دارد برآر
وہ نیکی کا طلبگار اور امیدوار ہے	اے خداوند جو امید کہ اس کی ہے وہ پوری ہو جائے

کلہ گوشہ بر آسمان برین — ہنوز از تواضع سرش بر زمین

اس کے تاج کا سرا بلند آسمان پر ہے — لیکن عاجزی کی وجہ سے اس کا سر زمین پر ہے

ز گردن فرازان تواضع نکوست — گدا اگر تواضع کند خوی اوست

بلند مرتبہ لوگوں سے عاجزی سجتی ہے — اور اگر گدا عاجزی کرے تو یہ اس کی خو ہے

اگر زیر دستی بیفتد چہ خاست — زبردست افتادہ مرد خداست

اگر ایک فقیر عاجزی کرے تو کیا ہوا — ہاں مگر ایک بلند مرتبہ عاجزی کرے تو وہ مرد خدا ہے

نہ ذکر جمیلش نہان میرود — کہ صیت کرم در جہان میرود

اس کا نیک ذکر پوشیدہ نہیں رہ سکتا — کیونکہ اس کی بخشش کی شہرت تمام جہان میں پھیل گئی ہے

چنوی خردمند فرخ نہاد — ندارد جہان تا جہانست یاد

ایسا عقلمند اور مبارک خصلت والا جب سے کہ — جہان کی حالت معلوم ہے جہان نے پیدا نہیں کیا

نہ بینی در ایام او رنجہ — کہ نالد ز بیداد سر پنجہ

تو اس کے زمانے میں رنجیدہ نہیں دیکھیگا — جو ظالم کے پنجہ ظلم سے فریاد کرتا ہو

کس این رسم و ترتیب و آئین ندید — فریدون با آن شکوہ این ندید

کسی نے یہ طریقہ اور آراستگی اور قانون نہیں دیکھے — فریدوں نے باوجود اس قدر شان و شکوہ کے یہ نہیں دیکھا

ازان پیش حق پایگاہش قویست — کہ دست ضعیفان بجاہش قویست

اس لیئے اس کا مرتبہ اللہ کے نزدیک بلند ہے — کہ کمزوروں کا ہاتھ اس کی مدد سے طاقتور ہے

چنان سایہ گسترد بر عالمی — کہ زالی نیندیشد از رستمی

اس نے جہان پر اپنا سایا اس طرح پھیلایا ہوا ہے — کہ ایک بوڑھی عورت رستم سے نہیں ڈرتی

همه وقت مردم ز جور زمان
بنالند واز گردش آسمان

اس سے پہلے ہر وقت انسان زمانے کے ظلم
اور گردش فلک سے روتے تھے

در ایام عدل تو ای شهریار
ندارد شکایت کس از روزگار

مگر اے شہریار تیرے عدل اور انصاف کے زمانے
میں کسی کو زمانے سے شکایت نہیں ہے

بعهد تو می‌بینم آرام خلق
پس از تو ندانم سرانجام خلق

تیرے عہد میں میں خلقت کا آرام دیکھ رہا ہوں
لیکن تیرے بعد میں خلقت کا انجام نہیں جانتا

هم از بخت فرخنده فرجام تست
که تاریخ سعدی در ایام تست

یہ بھی تیرے نیک نصیبی کا نتیجہ ہے
کہ سعدی کی پیدائش تیرے زمانے میں ہوئی

که تا بر فلک ماه و خورشید هست
درین دفترت ذکر جاوید هست

کیونکہ جب تک آسمان پر چاند اور سورج ہے
اس کتاب میں تیرا مبارک ذکر ہے

ملوک از نکونامی اندوختند
ز پیشینگان سیرت آموختند

بادشاہوں نے جو نیک نامی حاصل کی ہے
وہ انہوں نے پہلے لوگوں کی خصلت سے حاصل کی ہے

تو در سیرت پادشاهی خویش
سبق بردی از پادشاهان پیش

تو نے اپنی بادشاہی کی خصلت میں
پہلے لوگوں سے سبقت لے گیا ہے

سکندر بدیوار روئین و سنگ
بکرد از جهان راه یاجوج تنگ

سکندر نے پتھر اور کانسی کی دیوار سے
جہان سے یاجوج کا راستہ بند کر دیا ہے

ترا سد یاجوج کفر از زرست
نه روئین چو دیوار اسکندرست

تیری دیوار یاجوج کفر کے سونے کی ہے
نہ کہ کانسی کی سکندر کی طرح

زبان آوری کاندرین امن و داد	سپاست نگوید زبانش مباد
جو شاعر اس امن اور انصاف کے زمانے میں	تعریف نہ کرے اس کی زبان نہ رہے
زہی بحر بخشایش و کان جود	کہ مستظہرند از وجودت وجود
کیا ہی اچھا بخشش کا سمندر اور سخاوت کی کان ہے	کہ آدمی اس کی ذات سے مدد حاصل کرتے ہیں
برون بینم اوصاف شہ از حساب	نگنجد درین تنگ میدان کتاب
میں بادشاہ کے اوصاف حساب سے باہر دیکھتا ہوں بیشمار	جو اس کتاب کے تنگ میدان میں نہیں سما سکتے
گر آن جملہ را سعدی املا کند	مگر دفتر دیگر انشا کند
اگر ان تمام کو سعدی لکھے	تو شاید دوسری کتاب تیار کرے
فروماندم از شکر چندین کرم	ہمان بہ کہ دست دعا گسترم
میں اس قدر مہربانیوں کی شکرگزاری سے عاجز آگیا ہوں لہ	اس لیے یہی بہتر ہے کہ دعا کے لیے ہاتھ بڑھاؤں
جہانت بکام و فلک یار باد	جہان آفرینت نگہدار باد
جہاں تیرے موافق اور آسماں تیرا دوست ہو	اور جہاں پیدا کرنے والا تیرا محافظ ہو
بلند اخترت عالم افروختہ	زوال اختر دشمنت سوختہ
تیرا بلند ستارہ جہاں کو روشن کرے	اور زوال تیرے دشمن کے نصیبے کو جلا دے
غم از گردش روزگارت مباد	وز اندیشہ بر دل غبارت مباد
تجھکو گردش روزگار سے کوئی غم نہ ہو	اور غم سے تیرے دل پر کوئی غبار نہ ہو
کہ بر خاطر پادشاہان ہمی	پریشان کند خاطر عالمی
کیونکہ بادشاہوں کی طبیعت پر ایک غم تمام	عالم کے دل کو پریشان کر دیتا ہے

دل و کشورت جمع و معمور باد	ز ملکت پراگندگی دور باد
تیرا دل اور تیرا ملک آباد و با اطمینان رہے	اور تیرے ملک سے پریشانی دور ہو جائے
تنت باد پیوستہ چون دین درست	بد اندیش را دل چو تدبیر سست
تیرا جسم دین کی طرح ہمیشہ درست رہے	اور تیرے بد اندیش کا دل تدبیر کی سست ہو جائے
درونت بتائیدِ حق شاد باد	دل و دین و اقلیمت آباد باد
تیرا دل خدا کی مدد سے شاد ہو	تیرا دل و دین و ملک آباد رہے
جہان آفرین بر تو رحمت کناد	دگر ہر چہ گویم فسانست باد
جہاں کو پیدا کرنے والا تجھ پر رحمت کرے	اور جو کچھ کہوں قصہ اور کہانی ہے
ہمینت بس از کردگارِ مجید	کہ توفیق خیرت بود بر مزید
تجھے کردگار مجید سے یہی کافی رہے	کہ تجھے نیکی کی توفیق زیادہ ہو
نرفت از جہان سعد زنگی بدرد	کہ چون تو خلف نامبردار کرد
سعد زنگی جہان سے حسرت کے ساتھ نہیں گیا	کیونکہ اس نے تیرے جیسا لڑکا یادگار چھوڑا ہے
عجب نیست این فرع زان اصل پاک	کہ جانش بر اوج است و جسمش بخاک
تعجب نہیں کیونکہ یہ شاخ اس پاک جڑھ سے ہے	کہ جس کی جان بلندی پر ہے اور جس کا جسم خاک پر
خدایا بر آن تربتِ نامدار	بفضلت کہ باران رحمت ببار
خدایا تجھے اپنے نام کی قسم ہے کہ اس نامور	تربت پر رحمت کی بارش بھیجو
گر از سعد زنگی مثل ماند و یاد	فلک یاورِ سعدِ بوبکر باد
آسمان سعد بوبکر کا مددگار رہے	تاکہ سعد زنگی کی مثل اور یادگار باقی رہے

در مدح شاہزادہ اسلام بن سعد ابی بکر بن سعد گوید

نعت شہزادہ اسلام سعد بن بوبکر بن سعد

جوان جوان بخت روشن ضمیر
بدولت جوان و بتدبیر پیر

ہوشمند، جوان اور جوان نصیبے والا
دولت کی وجہ سے جوان اور تدبیر کی وجہ سے بزرگ

بدانش بزرگ و بہمت بلند
ببازو دلیر و بدل ہوشمند

عقل میں بزرگ اور ہمت میں بلند
بازوں سے دلیر اور دل سے ہوشمند

زہی دولت مادر روزگار
کہ رودی چنین پرورد در کنار

کیا ہی خوش نصیب ہے زمانے کی ماں
کہ جس نے تیرے جیسا بیٹا گود میں پالا ہے

بدست کرم آب دریا ببرد
برفعت محل ثریا ببرد

بخشش کے ہاتھ کی وجہ سے دریا کی رونق لے گیا
اور بزرگی کی وجہ سے ثریا سے بڑھ گیا

زہی چشم دولت بروی تو باز
ہمہ شہریاران گردن فراز

اے شہریاروں کے شہریار دولت کی آنکھ
تیرے منہ پر کیا ہی اچھی کھلی ہے

صدف را کہ بینی ز دردانہ پر
نہ آن قدر دارد کہ یکدانہ در

جب تو سیپی کو موتی سے بھرا دیکھے
تو وہ اتنی قیمت نہیں رکھتی جتنی کہ ایک موتی

تو آن در مکنون یکدانہ
کہ پیرایہ سلطنت خانہ

تو وہ ایک پوشیدہ موتی ہے
جو سلطنت کے گھر کو رونق بخشنے والا ہے

نگہدار یا رب بچشم خودش
بپرہیز ز آسیب چشم بدش

یارب اسے اپنی حفاظت میں رکھیو
اور اسے بری آنکھ کے آسیب سے بچائیو

خدایا در آفاق نامی کنش
اے خدا اسے زمانہ میں مشہور کر

بتوفیق طاعت گرامی کنش
اور اسے نیکی کی توفیق زیادہ عطا کر

مقیمش در انصاف و تقوی بدار
اسے انصاف اور پرہیزگاری میں قائم رکھ

مرادش بدنیا و عقبی برآر
اور دنیا اور آخرت میں اس کی مرادوں کو پورا کر

غم از دشمن ناپسندت مباد
اس کو ناپسندیدہ دشمن سے کوئی خطرہ نہ ہو

ز دوران گیتی گزندت مباد
اور اسے زمانے کی گردش سے کوئی نقصان نہ ہو

بہشتی درخت آورد چون تو بار
بہشتی درخت تیرے جیسا پھل لاتا ہے

پسر نامجوی و پدر نامدار
لڑکا نامجو اور باپ نامدار

از آن خاندان خیر بیگانہ دان
اس خاندان سے نیکی کو بیگانہ سمجھ

کہ باشند بدگوی این خاندان
جو اس خاندان کا بدخواہ ہو

زہی دین و دانش زہی عدل و داد
کیا ہی اچھا ہے عقل و انصاف و عدل

زہی ملک و دولت کہ پایندہ باد
اور ملک اور دولت ہے خدا ہمیشہ آباد رکھے

باب اول در عدل و رای و تدبیر جہانداری

پہلا باب انصاف و عدل اور بادشاہت کی تدبیر

نگنجد کرمہای حق در قیاس
خدا کی بخشش قیاس نہیں کی جا سکتی

چہ خدمت گزارد زبان سپاس
اس لئے شکرگزاری زبان کی کیا خدمت کریگی

خدایا تو این شاہ درویش دوست
خدایا تو اس بادشاہ درویش دوست کو

کہ آسایش خلق در ظل اوست
کہ جس کے سایہ میں خلقت آرام سے ہے

بسی بر سر خلق پایندہ دار ‏ ‏ بتوفیق طاعت دلش زندہ دار

خلقت کے سر پہ قایم رکھ ‏ ‏ اور اطاعت کی توفیق سے اس کا دل زندہ رکھ

برومند دار از درخت امید ‏ ‏ سرش سبز و رویش برحمت سفید

اس کی امید کا درخت پھل لائے ‏ ‏ اس کا سر سبز اور اس کا منہ رحمت سے روشن کر

براہ تکلف مرو سعدیا ‏ ‏ اگر صدق داری بیار و بیا

اے سعدی تکلف کی راہ مت جا ‏ ‏ اور اگر تو راستگوئی رکھتا ہے تو آ اور لا

تو منزل شناسی و شہ راہ رو ‏ ‏ تو حق گوئی و خسرو حقائق شنو

تو منزل شناس ہے اور بادشاہ منزل چلنے والا ‏ ‏ تو حق گو ہے اور بادشاہ حق سننے والا

چہ حاجت کہ نہ کرسی آسمان ‏ ‏ نہی زیر پائی قزل ارسلان

کیا ضرورت ہے کہ قزل ارسلاں کے پاؤں کے نیچے ‏ ‏ تو آسمان کی نو کرسیاں رکھے

مگو پای عزت بر افلاک نہ ‏ ‏ بگو روی اخلاص بر خاک نہ

یہ مت کہو کہ عزت کا پاؤں آسمان پر رکھ ‏ ‏ بلکہ یہ کہو کہ اخلاص کا سر زمین پر رکھ

بطاعت بنہ چہرہ بر آستان ‏ ‏ کہ اینست سر جادۂ راستان

عبادت کی وجہ سے چہرہ زمین پر رکھ ‏ ‏ کہ یہ سچوں کا راستہ ہے

اگر بندۂ سر برین در بنہ ‏ ‏ کلاہ خداوی از سر بنہ

اگر تو بندہ ہے تو اس دروازے پر سر رکھ ‏ ‏ کہ یہ سچوں کا راستہ ہے

چو طاعت کنی لبس شاہی مپوش ‏ ‏ چو درویش مخلص بر آور خروش

اگر تو عبادت کرتا ہے تو شاہی لباس مت پہن ‏ ‏ اگر درویش ہے تو خلوص سے فریاد کر

کہ پروردگارا توانگر توئی	توانا و درویش پرور توئی
کہ اے پروردگارا صاحب شوکت تو ہی ہے	قادر فقیر اور پالنے والا تو ہی ہے
نہ کشور خدایم نہ فرماندہم	یکی از گدایان این درگہم
نہ ملک کا مالک ہوں نہ حاکم ہوں	بلکہ اس درگاہ کا ایک فقیر ہوں
چہ بر خیزد از دست و کردار من	مگر دست لطفت شود یار من
میرے ہاتھ اور کردار سے کچھ نہیں ہو سکتا	سوائے اس کے کہ تیرا لطف و کرم میرا مددگار ہو
تو بر خیر و نیکی دہم دسترس	وگرنہ چہ خیر آید از من بکس
تو مجھے نیکی اور بہتری کی توفیق دے	ورنہ مجھ بیکس سے کوئی نیکی نہیں ہو سکتی
دعا کن بشب چون گدایان بسوز	اگر میکنی پادشاہی بروز
اگر دن کو تو بادشاہی کرتا ہے	اور رات کو فقیروں کی طرح سوز سے دعا کر
کمر بستہ گردن کشان بر درت	تو بر آستان عبادت سرت
تیرے دروازے پر کمر بستہ اور گردن جھکائے ہوئے	اور تو بندگی کے دروازے پر سر عبادت دھرتا ہے
زہی بندگان را خداوندگار	خداوند را بندۂ حق گزار
کیا ہی اچھا بندوں کا مالک ہے	اور مالک یعنی بندوں کا حق ادا کرنے والا ہے

حکایت

قصہ

یکی دیدم از عرصۂ رودبار	کہ پیش آمدم بر پلنگی سوار
میں نے رودبار کے میدان میں ایک آدمی دیکھا	جو ایک چیتے پر سوار ہو کر میرے سامنے آیا

چنان هول از آن حال بر من نشست
که ترسیدم پای رفتن ببست

اس واقعہ سے مجھ پر اتنا خوف طاری ہو گیا
کہ ڈر نے میرے چلنے کے پاؤں باندھ لئے

تبسم کنان دست بر لب گرفت
که سعدی مدار آنچه دیدی شگفت

مسکرا کر ہاتھ ہونٹوں پر رکھ لیا
اور کہا ای سعدی جو کچھ دیکھا ہے اس پر تعجب نہ کر

تو هم گردن از حکم داور مپیچ
که گردن نپیچد ز حکم تو هیچ

تو بھی اللہ کے حکم سے سر نہ پھیر
کہ تیرے حکم سے کوئی سر نہ پھیرے گا

چو خسرو بفرمان داور بود
خدائش نگهبان یاور بود

جب بادشاہ خدا کے احکام پر چلتا ہے
تو حق تعالےٰ اس کا مددگار ہوتا ہے

محال است چون دوست دارد ترا
که در دست دشمن گذارد ترا

یہ ممکن ہے کہ جب وہ تجھے دوست رکھے
تو دشمن کے ہاتھ میں ڈال دے

ره این است رو از طریقت متاب
بنه گام و کامی که خواهی بیاب

راستہ یہی ہے اسپر چل اور صراط مستقیم سے نہ پھر
قدم رکھ اور جو کام تو چاہتا ہے حاصل کر

نصیحت کسے سودمند آیدش
که گفتار سعدی پسند آیدش

نصیحت اسے فائدہ دے سکتی ہے
جسے سعدی کی گفتار پسند آتی ہے

پند دادن کسری هرمز را

ہرمز کو نوشیرواں کا نصیحت کرنا

شنیدم که در وقت نزع روان
به هرمز چنین گفت نوشیروان

میں نے سنا کہ نزع کے وقت
نوشیرواں نے ہرمز کو یہ کہا

که خاطر نگهدار درویش باش	نه در بند آسایش خویش باش
دل سے فقیروں اور درویشوں کا نگہبان ہو	اور آسایش اور آرام کی قید میں نہ پھنس
نیاساید اندر دیار تو کس	چو آسایش خویش خواهی و بس
تیرے ملک میں کوئی آرام نہیں پائیگا	جب تو اپنا آرام چاہے گا
نیاید بنزدیک دانا پسند	شبان خفته و گرگ در گوسفند
عقلمند اس بات کو پسند نہیں کرتے	کہ چرواہا سو رہا ہو اور بھیڑیا بکریوں میں
برو پاس درویش محتاج دار	که شاه از رعیت بود تاجدار
جا اور محتاجوں درویشوں کا پاس رکھ	کیونکہ بادشاہ رعیت سے بادشاہ ہوتا ہے
رعیت چو بیخند و سلطان درخت	درخت ای پسر باشد از بیخ سخت
اگر بادشاہ درخت ہے تو رعیت جڑ ہے	اور درخت بغیر جڑ کے سخت نہیں ہوتا
مکن تا توانی دل خلق ریش	وگر میکنی میکنی بیخ خویش
جب تک ہو سکے رعیت کا دل زخمی نہ کر	اور اگر تو کریگا تو اپنی جڑ کو کاٹیگا
اگر جاده باید مستقیم	ره پارسایان امید است و بیم
اگر تجھے سیدھا راستہ چاہیے	تو پرہیزگاروں کی راہ امید وبیم ہے
گزند کسانش نیاید پسند	که ترسد که در ملکش آید گزند
لوگوں کی تکلیف اسے پسند نہیں آتی	جو ڈرتا رہے کہ اس کے ملک میں خلل آجائیگا
وگر در سرشت وی این خوی نیست	در آن کشور آسودگی بوی نیست
اگر اس کی سرشت میں یہ خو نہیں ہے	تو اس ملک میں امن کی بو نہیں ہے

اگر پای بندی رضا پیش گیر ‌‌ ‌ وگر یکسواره سر خویش گیر

اگر تو پابند ہے تو خوشنودی اختیار کر ‌ ‌ اور اگر تو تنہا ہے تو اپنی راہ لے

فراخی در آن مرز و کشور مخواه ‌ ‌ که دل تنگ بینی رعیت ز شاه

جس ملک میں رعیت بادشاہ سے تنگ ہو ‌ ‌ اس زمین میں آسودگی نہ ڈھونڈھ

ز مستکبران دلاور بترس ‌ ‌ از آن کو نترسد ز داور بترس

بیباک مغرور کرنے والوں سے ڈر ‌ ‌ اور ہر اس شخص سے جو خدا سے نہیں ڈرتا ڈر

دگر کشور آباد بیند بخواب ‌ ‌ که دارد دل اهل کشور خراب

وہ دوسرا ملک آباد خواب میں دیکھے ‌ ‌ کہ جو اہل ملک کا دل خراب کرے

خرابی و بدنامی آید ز جور ‌ ‌ بزرگان رسند این سخن را بغور

بزرگ اس بات کو بہت فکر و اندیشہ سے پہنچے ہیں ‌ ‌ کہ ظلم سے خرابی اور بدنامی ہوتی ہے

رعیت نشاید به بیداد کشت ‌ ‌ که مر سلطنت را پناهند و پشت

رعیت کو ظلم سے مارنا نہیں چاہیے ‌ ‌ کیونکہ وہ سلطنت کی پشت و پناہ ہے

مراعات دهقان کن از بهر خویش ‌ ‌ که مزدور خوشدل کند کار بیش

کسان کی رعایت اپنے واسطے کر ‌ ‌ کیونکہ خوش ہو کے مزدور زیادہ کام کرتا ہے

مروت نباشد بدی با کسی ‌ ‌ کز او نیکوئی دیده باشی بسی

جس شخص سے تم نے بہت سی نیکیاں دیکھی ہوں ‌ ‌ اس سے بدی کرنا مروت نہیں ہے

پند دادن خسرو شیرویه را

خسرو کا شیرویہ سے نصیحت کرنا

شنیدم که خسرو به شیرویه گفت / در آندم که چشمش ز دیدن بخفت

میں نے سنا ہے کہ جب خسرو کی آنکھیں دیکھنے سے بند ہوگئیں / تو اس نے شیرویہ سے کہا

بر آن باش تا هر چه نیت کنی / نظر در صلاح رعیت کنی

اپنے ارادے پر مستعد رہ / اور رعیت کی بہتری کا خیال رکھ

مپیچ ای پسر گردن از عقل و رای / که مردم ز دستت نپیچند پای

اے بیٹے عقل اور رائے سے سر نہ پھیر / تاکہ آدمی تیرے ہاتھ سے پاؤں نہ پھیریں

گریزد رعیت ز بیدادگر / کند نام زشتش بگیتی سمر

رعیت ظالم سے بھاگتی ہے / اور اس کا برائی سے نام مشہور کرتی ہے

بسی بر نیاید که بنیاد خود / بکند آنکه بنهاد بنیاد بد

بہت نہ گذرے گا اس شخص نے جس نے خرابی کی / بنیاد رکھی اپنی بنیاد اکھیڑ دی

خرابی کند مرد شمشیرزن / نه چندان که دود دل طفل و زن

تلوار باندھنے والا اور شیر اتنی خرابی نہیں کرتا / جتنی کہ بچے اور عورت کے دل کا دھواں

چراغی که بیوه زنی برفروخت / بسی دیده باشی که شهری بسوخت

وہ چراغ جو ایک بیوہ عورت نے روشن کیا ہو / تو نے کئی مرتبہ دیکھا ہو گا کہ اس نے شہر جلا دیئے

از آن بهره‌ورتر در آفاق کیست / که در ملکرانی بانصاف زیست

اس سے زیادہ مقصود مند جہان میں کون ہے / کہ جو بادشاہی کے زمانے میں انصاف سے جیتا رہا

چو نوبت رسد زین جهان غربتش / ترحم فرستند بر تربتش

جب اس جہان سے اس کی نوبت گذر جائے / تو اس کی قبر پر رحمت بھیجیں

بد و نیک مردم چو می بگذرند	همان به که نامت به نیکی برند
جب نیک اور بد تمام گذر جاتے ہیں	اس واسطے بہتر ہے کہ تیرا نام نیکی سے زندہ رہے
خدا ترس را بر رعیت گمار	که معمار ملک است پرہیزگار
خدا سے ڈرنے والے کو رعیت پر مقرر کر	کہ پرہیزگار رعیت کا معمار ہے
بد اندیش تست آن و خونخوار خلق	که نفع تو جوید در آزار خلق
رعیت کا خون پینے والا تیرا دشمن ہے	وہ شخص جو تیرا نفع رعیت کی تکلیف میں دیکھے
ریاست بدست کسانی خطاست	که از دستشان دستها بر خداست
اس آدمی کے ہاتھ میں ریاست دینا بیجا ہے	کہ جس کے ہاتھ ظلم سے لوگوں کے ہاتھ خدا کے آگے ہیں
نکوکار پرور نه بیند بدی	چو بد پروری خصم جان خودی
نیکیوں کی پرورش کرنیوالا برائی نہ دیکھیگا	اور اگر تو بروں کو پالتا ہے تو اپنی جان کا دشمن ہے
مکافات دشمن بمالش مکن	که بیخش بر آورد باید ز بن
دشمن سے بدلہ اس کے مال سے مت لے	بلکہ اس کی جڑ اکھیڑ دینی چاہیئے
مکن صبر بر عامل ظلم دوست	چه از فربهی بایدش کند پوست
ظالم عامل پر صبر مت کر	بلکہ موٹاپے سے اس کی کھال کھینچ لے
سر گرگ باید هم اول برید	نه چون گوسفندان مردم درید
بھیڑیے کا سر اول ہی اول کاٹ دینا چاہیے	نہ اس وقت کہ جب وہ لوگوں کی بکریوں پھاڑ ڈالے

حکایت

قصہ

چه خوش گفت بازارگانِ اسیر — چو گردش گرفتند دزدان به تیر

کیا ہی اچھا کہا اسیر سوداگر نے — جب اسے چوروں نے تیر سے گھیر لیا

چو مردانگی آید از رهزنان — چه مردانِ لشکر چه خیلِ زنان

جب ڈاکوؤں سے بہادری ہووے — تو پھر کیا لشکری لوگ اور عورتوں کے گروہ

شهنشه که بازارگان را بخست — درِ خیر بر شهر و لشکر ببست

جس بادشاہ نے کہ سوداگروں کو آزردہ کیا — اس نے شہر اور لشکر پر نیکی کا دروازہ بند کیا

کی آنجا دگر هوشمندان روند — چو آوازه رسم بد بشنوند

کیونکہ جب بری رسم کا شہرہ سنتے ہیں — تو اس جگہ دوسرے عقلمند پہنچ جاتے ہیں

نکو بایدت نام و نیکی قبول — نکو دار بازارگان و رسول

تجھے نیک نامی اور نیکی پسند کرنی چاہیئے — تو سوداگروں اور ایلچیوں کو خوش رکھ

بزرگان مسافر بجان پرورند — که نام نکوئی بعالم برند

بزرگ آدمی مسافر کو جان سے پالتے ہیں — اور اپنا نیک نام عالم سے لیجاتے ہیں

تباه گردد آن مملکت عنقریب — کزو خاطر آزرده آید غریب

وہ ملک جس سے کوئی مسافر آزردہ ہو جائے — وہ عنقریب تباہ ہو جاتا ہے

غریب آشنا باش و سیاح دوست — که سیاح جلاب نام نکوست

مسافر کا یار اور سیاح کا دوست ہو — اس واسطے کہ سیاح تیرا نیک نام لیجائیگا

نکو دار ضیف و مسافر عزیز — وز آسیبِ شان بر حذر باش نیز

مہمان کو خوش اور مسافر کو عزیز رکھ — اور ان کے صدمہ سے خوفناک رہ

ز بیگانه پرهیز کردن نکوست — که دشمن توان بود در زی دوست

غیر سے پرہیز کرنا اچھا ہے — اس واسطے کہ دشمن دوست کی صورت میں ہو سکتا ہے

قدیمان خود را بیفزای قدر — که هرگز نیاید ز پرورده غدر

اپنے پرانے بزرگوں کا مرتبہ اور عزت زیادہ کر — اس واسطے کہ پالے ہوئے سے دغا نہیں ہوتی

چو خدمتگزاریت گردد کهن — حق سالیانش فرامش مکن

اگر تیرا خدمت گذار بوڑھا ہو جاوے — تو اس کی سالہا سال کی خدمت کو فراموش نہ کر

گر او را هرم دست خدمت ببست — ترا بر کرم همچنان دست هست

اگر بڑھاپے نے اس کی خدمت کا ہاتھ باندھا ہے — تو تجھ کو بخشش پر ویسا ہی اختیار ہے

حکایت

قصہ

شنیدم که شاپور دم در کشید — چو خسرو برسمش قلم در کشید

میں نے سنا کہ شاہ پور بالکل خاموش رہا — جب خسرو نے اس کا نام اپنی خدمتگذاری سے کاٹ دیا

چو شد حالش از بینوائی تباه — نبشت این حکایت بنزدیک شاه

جب اس کا حال بے سر و سامانی سے تباہ ہو گیا — تو بادشاہ کے پاس یہ حال لکھا

که ای شاه آفاق گستر بعدل — اگر من نماندم تو مانی بفضل

کہ اے جہان کو انصاف سے آباد کرنے والے — اگر میں نہیں رہا تو فضل و بزرگی سے رہ

چو بذل تو کردم جوانی خویش — بهنگام پیری مرانم ز پیش

جب میں نے اپنی جوانی تجھ پر صرف کی ہے — تو بڑھاپے میں مجھے اپنے سامنے سے مت ہٹا

غریبی که پرفتنه باشد سرش
جب مسافر کا سر فساد سے بھرا ہو

میازار و بیرون کن از کشورش
اس کو مت ستا اور اسے ملک سے باہر نکال دے

تو گر خشم بر وی نگیری رواست
تو اگر اسپر غصہ نہ کرے تو مناسب ہے

که خود خوی بد دشمنش در قفاست
کیونکہ خود بری عادت اس کے پیچھے اس کی دشمن ہے

وگر پارسی باشدش زاد و بوم
اور اگر اس کی پیدائش کی جگہ پارس ہے

بصنعاش مفرست و سقلاب و روم
تو اس کو صنعا اور سقلاب اور روم میں مت بھیج

هم آنجا امانش مده تا بچاشت
وہاں بھی اس کو تھوڑی دیر کے لیے پناہ مت دو

نشاید بلا بر دگر کس گماشت
کیونکہ دوسرے لوگوں پر پناہ مقرر نہیں کرنی چاہیئے

که گویند برگشته باد آن زمین
کیونکہ لوگ کہینگے کہ وہ زمین ویران ہو جائے

کزو مردم آیند بیرون چنین
کیونکہ اس سے ایسے آدمی پیدا ہوتے ہیں

عمل گر دهی مرد منعم شناس
مالدار آدمی پہچان کر عہدہ دے

که مفلس ندارد ز سلطان هراس
کہ مفلس بادشاہ سے نہیں ڈرتا ہے

چو مفلس فرو برد گردن بدوش
جب مفلس نے کاندھوں کے نیچے گردن جھکائی

ازو بر نیاید دگر جز خروش
تو اس سے سوائے فریاد کے اور کچھ نہیں نکلتا

چو مشرف دو دست از امانت بداشت
جب دیوان نے دونوں ہاتھ امانت سے اٹھائے

بباید برو ناظری برگماشت
تو اسپر ایک ناظر مقرر کر دینا چاہیئے

ور او نیز در ساخت با خاطرش
اور اگر اس نے بھی اس کے دل کے ساتھ سازش کر لی ہے

ز مشرف عمل برکن و ناظرش
تو دیوان اور ناظر دونوں کے ذمہ سے کام لے لے

خدا ترس باید امانت گزار	امین کز تو ترسد امینش مدار
خدا سے ڈرنے والا امین ہوتا ہے	جو امین تجھ سے ڈرے اسے امین مت سمجھ
بیفشان و بشمار عاقل نشین	کہ از صد یکی را نبینی امین
نکال اور گن اور ہوشمندی سے بیٹھ	کہ تو سینکڑوں سے ایک کو بھی امین نہ دیکھیگا
دو ہمجنس دیرینہ و ہم قلم	نباید فرستاد یکجا بہم
دو ہم قوم اور ہم پیشہ پرانے کو ایک جگہ	ایک ساتھ نہ بھیجنا چاہیے
چہ دانی کہ ہمدست گردند یار	یکی دزد باشد یکی پردہ دار
تو کیا جانے کہ وہ دونوں شریک کار ہو جاویں	اور ایک ان میں سے چور بنجاوے دوسرا پردہ دار
چو دزدان ز ہم باک دارند و بیم	رود در میان کاروانی سلیم
جب چور آپس میں اندیشہ و دہشت رکھیں	تو وہاں سے قافلہ سلامتی سے گذر جائیگا
یکی را کہ معزول کردی ز جاہ	چو چندی برآید ببخشش گناہ
ایک کو تو نے عہدہ سے موقوف کیا	جب کچھ دن گذریں تو اس کے گناہ بخشدے
برآوردن کام امیدوار	بہ از قید بندی شکستن ہزار
امیدوار کا مقصد بر لانا	ہزار قیدی کی بیڑی توڑنے سے بہتر ہے
نویسندہ را گر ستون عمل	بیفتد نبرد طناب امل
عامل کو عمل کا ستون مقرر کرنا	تاکہ نہ وہ خود گرے اور نہ امید کی رسی کاٹے
بفرمان بران بر شہ دادگر	پدروار خشم آورد بر پسر
فرمانبردار رہا ہے عادل بادشاہ اس طرح	غصہ ہوتا ہے جس طرح باپ بیٹوں پر

گهش میزند تا شود دردناک ۔ گهی میکند آبش از دیده پاک

کبھی اسے مارتا ہے کہ دردناک ہووے ۔ اور کبھی اس کی آنکھوں سے آنسو پونچھتا ہے

چو نرمی کنی خصم گردد دلیر ۔ وگر خشم گیری شوند از تو سیر

جب تو نرمی کریگا تو دشمن دلیر ہو جائیگا ۔ اور اگر تو زیادہ غصہ کرے تو تجھ سے ناامید ہو جائینگے

درشتی و نرمی بهم دربه است ۔ چو رگ زن که جراح و مرهم نه است

سختی اور نرمی باہم ملی ہوئی بہتر ہے ۔ جراح کی طرح زخم کر چیرنے والا اور مرہم لگانیوالا بن

جوانمرد خوش خلق بخشنده باش ۔ چو حق بر تو پاشد تو بر خلق پاش

دلاور اور نیک خو اور سخی ہو ۔ اور اگر خدا تم پر رحم کرے تو تو خلق پر رحم کر

چو یاد آیدت عهد شاهان پیش ۔ ببین نقش برخوان پس از عهد خویش

جب تم کو گذرے ہووے بادشاہوں کا زمانہ یاد آوے ۔ تو اپنے زمانے کے بعد بھی یہی نقش پڑھ

نیامد کس اندر جهان کو بماند ۔ مگر آنکه زو نام نیکو بماند

کوئی جہاں میں نہیں آیا جو باقی رہے ۔ مگر وہ کہ جس کا نام نیکی سے باقی رہے

نمرد آنکه ماند پس از وی بجای ۔ پل و خانی و خوان و مهمانسرای

وہ شخص نہ مرا کہ جس کے بعد ۔ پل و تالاب و لنگر خانہ اور مسافر خانہ باقی رہگئے

هر آن کو نماند از پسش یادگار ۔ درخت وجودش نیاورد بار

ہر وہ شخص جس کے بعد یادگار نہیں رہی ۔ اس کے وجود کے درخت کے پھل نہیں پایا

وگر رفت و آثار خیرش نماند ۔ نشاید پس مرگش الحمد خواند

اگر وہ مرگیا اور اس کے بعد اس کی بخشش اور نیکی کا نام نہیں رہا ۔ تو اس کے مرنے کے بعد الحمد نہ پڑھنی چاہیئے

چو خواهی که نامت بود در جهان — مکن نام نیک بزرگان نهان

اگر تو چاہتا ہے کہ تیرا نام دنیا میں روشن ہو — تو بزرگوں کا نام نیک پوشیدہ مت کر (مت مٹا)

همین کام و ناز و طرب داشتند — بآخر برفتند و بگذاشتند

ایسا ہی کام مقصد و خوشی و ناز رکھتے تھے — مگر آخر کار چلے گئے اور چھوڑ گئے۔

یکی نام نیکو ببرد از جهان — یکی رسم بد ماند ازو جاودان

ایک جہان سے نیکی کے ساتھ اپنا نام لے گیا — اور ایک سے زمانے میں بری رسم یادگار رہی

بسمع رضا مشنو ایذای کس — وگر گفته آید بغورش برس

خوشی سے کان سے کسی کی تکلیف مت سن — اور اگر کہی جائے تو غور سے سن اور دور کرنے کی کوشش کر

گنهکار را عذر نسیان بنه — چو زنهار خواهند زنهار ده

گنہگار کی بھول کا عذر قبول کر — اور جو پناہ مانگے انہیں پناہ دے

گر آید گنهکارے اندر پناه — نه شرط است کشتن باول گناه

اگر کوئی پناہ میں آ جائے تو اسے اول گناہ — میں مار دینا ہی ضروری نہیں ہے

چو باری بگفتند و نشنید پند — دگر گوشمالش بزندان و بند

اگر اس کو ایک دفعہ کہا ہے اور اس نے نہیں سنا — تو اسے تنبیہ کے طور پر قید میں بھیج دے

وگر پند و بندش نیاید بکار — درخت خبیث است بیخش برآر

اور اگر اسے نصیحت اور قید کار آمد نہیں ہوئی — تو وہ خبیث درخت ہے اس کی جڑ اکھیڑ دے۔

چو خشم آیدت بر گناه کسی — تأمل کنش در عقوبت بسی

اگر تو کسی کا گناہ دیکھے — تو اسے سزا دینے میں تامل نہ کر

که سهل است لعل بدخشان شکست | شکسته نشاید دگرباره بست

کیونکہ لعل بدخشاں کا توڑنا آسان ہے | لیکن ٹوٹا ہوا دوسری دفعہ جوڑنا ناممکن ہے

حکایت در تدبیر پادشاهان و تأخیر کردن در سیاست (سزا)

بادشاہوں کی تدبیر اور سزا دینے میں دیر کرنے کے بیان میں

ز دریای عمان برآمد کسی | سفر کرده هامون و دریا بسی

ایک شخص بہت سے دریا اور بیابانوں کو | عبور کر کے دریائے عمان کے پار آیا

عرب دیده و ترک و تاجیک و روم | ز هر جنس در نفس پاکش علوم

اس نے عرب روم ترک تاجیک سب دیکھے ہوئے تھے | اور اس کی پاک ذات میں ہر قسم کا علم تھا

جهان گشته و دانش اندوخته | سفر کرده و صحبت آموخته

وہ جہاں گرد تھا اپنی جہاں گردی سے عقل و تجربہ حاصل کئے ہوئے تھا | اور اس نے سفر کئے ہوئے تھے اور اس سے گفتگو کا طریقہ سیکھا ہوا تھا

به هیکل قوی چون تناور درخت | ولیکن فرومانده بی برگ سخت

صورت میں وہ ایک قوی اور درخت کی طرح تھا | لیکن نہایت عاجزی اور بے سروسامان تھا

دو صد رقعه بالای هم دوخته | ز حراق او در میان سوخته

دوسو پیوند (ٹکڑے) اوپر سیئے ہوئے تھا | اور اس کی گرمی سے اندر جلا ہوا تھا

به شهری درآمد ز دریا کنار | بزرگی در آن ناحیت شهریار

دریا کے کنارے سے ایک شہر میں آیا | جس کی اطراف میں ایک بزرگ بادشاہ تھا

که طبعی نکونامی اندیش داشت | سر عجز بر پای درویش داشت

وہ اس طبیعت نیک نامی کو سوچتی تھی | اور اس کا عاجزی کا سر درویش کے قدموں پر تھا

بشستند خدمتگذاران شاه ‌ ‌ ‌ ‌ سر و تن بحمامش از گرد راه

بادشاہ کے خدمت گذاروں نے اس کے سر و بدن ‌ ‌ ‌ ‌ کو حمام میں راستہ کے گرد سے دھویا

چو بر آستان ملک سر نهاد ‌ ‌ ‌ ‌ نیایش کنان دست بر بر نهاد

جب بادشاہ کے آستانے پر سر رکھا ‌ ‌ ‌ ‌ تو تعریف کرتا ہوا سینے پہ ہاتھ لیگیا

نرفتم درین مملکت منزلی ‌ ‌ ‌ ‌ کز آسیب آزرده دیدم کسی

میں نے اس سلطنت میں کوئی ایسی جگہ نہیں دیکھی ‌ ‌ ‌ ‌ کہ وہاں دہشت و صدمہ سے کوئی آزردہ دل دیکھا ہو

ندیدم کسی سرگران از شراب ‌ ‌ ‌ ‌ مگر هم خرابات دیدم خراب

میں نے کسی کو شراب میں مست نہیں دیکھا ‌ ‌ ‌ ‌ لیکن شراب خانہ کو ویران اور برباد دیکھا ہے

ملک را همین ملک پیرایه بس ‌ ‌ ‌ ‌ که راضی نگردد بآزار کس

بادشاہ کے لیئے یہی مملکت آراستگی کافی ہے ‌ ‌ ‌ ‌ کہ کسی کے آزار پہ راضی نہ ہو

سخن گفت و دامان گوهر فشاند ‌ ‌ ‌ ‌ بنطقی که شاه آستین بر فشاند

گفتگو کی اور گویا موتی کا دامن ایسی زبان سے جھاڑا ‌ ‌ ‌ ‌ کہ بادشاہ نے آستین جھاڑ دی (اس پر بہت خوش ہوا)

پسند آمدش حسن گفتار مرد ‌ ‌ ‌ ‌ بنزد خودش خواند و اکرام کرد

اس کو اس کی خوبی گفتار پسند آگئی ‌ ‌ ‌ ‌ اور اسے اپنے پاس بلایا اور بخشش کی

زرش داد و گوهر بشکر قدوم ‌ ‌ ‌ ‌ بپرسیدش از گوهر بشکر قدوم

اس کو اس کے آنے کے شکریہ میں زر و گوہر عطا کیئے ‌ ‌ ‌ ‌ اور اس کو اس کی ذات اور پیدائش کی جگہ کی بابت پوچھ لیا

بگفت آنچه پرسیدش از سرگذشت ‌ ‌ ‌ ‌ بقربت ز دیگر کسان در گذشت

جو کچھ بادشاہ نے پوچھا اس نے اپنی سرگذشت کو سنا دیا ‌ ‌ ‌ ‌ اس وجہ سے وہ قرابت میں سب لوگوں سے بڑھ گیا

ملک با دلِ خویشتن رای زد — که دستور ملک اینچنینی سزد

بادشاہ نے اپنے دل میں رائے قایم کرلی — کہ ملک کا وزیر ایسا ہی ہونا چاہیئے

ولیکن بتدریج تا انجمن — بسی نخندند بر رای من

لیکن اسے آہستہ آہستہ مرتبہ دینا چاہیئے — تا کہ اس کی عقل پر اہل مجلس نہ ہنسیں

به عقلش بباید نخست آزمود — بقدر هنر پایگاهش فزود

پہلے اس کی عقل کو آزمانا چاہیئے — پھر اس کی عقل کے مطابق اس کا درجہ بڑھائیں

برد بر دل از جورِ غم بارها — که نا آزموده کند کارها

کیونکہ جو آدمی بغیر آزمائے کے کوئی کام کرتا ہے — تو اپنے دل پر غم کا بوجھ لے جاتا ہے

چو قاضی بفکرت نویسد سجل — نگردد ز دستاربندان خجل

جب قاضی غور سے حکم نامہ لکھے — تو علماء سے شرمندہ نہیں ہو سکتا

نظر کن چو سوفار داری بشست — نه آنگه که پرتاب کردی ز دست

جس وقت تیر تیری چٹکی میں ہے اس وقت سوچ — نہ کہ اس وقت جب کہ وہ تیرے ہاتھ سے نکل جاوے

چو یوسف کسی در صلاح و تمیز — بیکسال باید که گردد عزیز

اگر کوئی آدمی حضرت یوسف سی عقل ورائی رکھے — تو اس کو ایک سال چاہیئے کہ عزیز مصر بنجاوے

بایام تا بر نیاید بسی — نشاید رسیدن بغورِ کسی

جب تک بہت سے دن نہ گذریں — کسی کے بھید کو نہیں پہنچ سکتے ہیں (کسی کلام کے)

ز هر نوع اخلاقِ او کشف کرد — خردمند و پاکیزه دین بود مرد

ہر طرح سے اس کی عادات دریافت کیں — وہ ایک پاکیزہ دین عقلمند تھا

نکو سیرتش دید و روشن قیاس	سخن سنج و مقدار مردم شناس
اس کو روشن ضمیر اور نیک خصلت	اور سخن سنج اور آدمی کا مرتبہ پہچاننے والا پایا
برای از بزرگان بهش دید و بیش	نشاندش زبر دست دستور خویش
عقل میں اس کو بزرگوں سے زیادہ دیکھا	اس لئے بادشاہ نے اس کو وزیر بنا لیا
چنان حکمت و معرفت کار بست	که در امر و نهیش درونی نخست
ایسی حکمت اور معرفت سے کام کیا	کہ کوئی اس کی حکومت سے آزردہ نہ ہوا
در آورد ملکے بزیر قلم	کز و بر وجودی نیامد الم
ایک بڑا ملک فتح کیا	کہ جس کی وجہ سے کوئی دل آزردہ نہ ہوا
زبانِ همه حرفگیران ببست	که حرفِ بدش برنیامد ز دست
تمام نکتہ چینیوں کی زبان بند کردی	اس لئے کہ اس کی زبان سے کوئی برا لفظ نہ نکلا
حسودی که یکجو خیانت ندید	بکارش نیامد چو گندم طپید
جس حسود نے اس کے کام میں ذرا برابر خیانت نہ دیکھی	وہ گندم کی طرح اس کے کام میں تڑپنے نہ آیا
ز روشن دلش ملک پرتو گرفت	وزیر کهن را غم نو گرفت
اس کے روشن دل سے بادشاہ روشنی پائی	لیکن پرانے وزیر کو نئے غم نے گھیر لیا
ندید آن خردمند را رخنهٔ	که در وی تواند زدن طعنهٔ
اس عقلمند سے کوئی عیب نہ دیکھا	جس کی وجہ سے اسے طعنہ مار سکے
امین و بد اندیش طشتند و مور	نشاید درو رخنه کردن بزو
امانتدار تھال ہے اور بداندیش چیونٹی چیونٹی کیلئے	ایسا ہیں زور سے سوراخ کرنا ممکن ہے

ملک را دو خورشید طلعت غلام | بسر بر کمر بسته بودی مدام

بادشاہ دو غلام سورج جیسی شکل والے | اس کے سامنے ہمیشہ ہاتھ سینے پر دھرے رہتے تھے

دو پاکیزه چو حور و پری | چو خورشید و ماه از سه دیگری

دونوں کی صورتیں پری اور حور جیسی تھیں | اور سورج اور چاند کی طرح کسی تیسرے سے پاک تھیں و بالا تھیں

دو صورت که گفتی یکی نیست بیش | نموده در آئینه همتای خویش

دو ایسی صورتیں کہ تو کہے کہ ایک بھی ان میں سے زیادہ نہیں | آئینہ میں اپنا مثل دکھلاتے ہوئے

سخنهای دانای شیرین سخن | گرفت اندر آن هر دو شمشاد بن

شیریں زبان عقلمند کی باتوں نے ان دونوں | چڑی پیکروں پر اثر کیا

چو دیدند کاوصاف خلقش نکوست | بطبعش هواخواه گشتند و دوست

جب دیکھا کہ اس کی عادت صفتیں اچھی ہیں | اور چونکہ اس کی طبیعت کے ہوا خواہ اور دوست بن گئے ہیں

در وهم اثر کرد میل بشر | نه میلی چو کوته بینان بشر

اس میں بھی خواہش انسانی نے اثر کیا | نہ کہ وہ خواہش کہ جو ناعاقبت اندیش کرتے ہیں

از آسایش آنگه خبر داشتی | که در روی ایشان نظر داشتی

اس وقت آرام سے بیٹھتا | جس وقت ان کے چہرے پر نظر کرتا

چو خواهی که قدرت بماند بلند | دل ای خواجه در ساده رویان مبند

اے خواجہ جب تو دیکھے کہ تیرا مرتبہ بلند ہے تو | تو حسینوں سے دل مت لگا

وگر خود نباشد غرض در میان | حذر کن که دارد بهیبت زیان

اور اگرچہ درمیان کوئی ایسی ذاتی غرض نہ ہو | تب بھی پرہیز کر کہ دبدبے کو نقصان پہنچتا ہے

وزیر اندرین شمهٔ راه برد
بخبث این حکایت بر شاه برد

وزیر نے اس میں کچھ سراغ پایا اور
خبیثوں نے یہ بات بادشاہ تک پہنچائی

که این را ندانم چه خوانند و کیست
نخواهد بسامان درین ملک زیست

میں نہیں جانتا کہ اس کا ملک کون ہے اور کیا ہے
جو اس ملک میں پاکدامنی میں زندگی بسر نہیں کرنا چاہتا

شنیدم که با بندگانش سریست
خیانت پسندست و شهوت پرست

میں نے سنا ہے کہ اس کا خیال غلاموں کی طرف ہے
اور وہ خائن اور بدکردار ہے

سفر کردگان لاابالی زیند
که پرورده ملک و دولت نیند

مسافر بے پرواہی سے زندگی بسر کرتے ہیں
اس لئے کہ ملک اور دولت کے پروردہ نہیں ہوتے

نشاید چنین خیره روئے تباه
که بدنامی آرد در ایوان شاه

ایسی شوخی نہیں چاہیئے
کہ شاہی ایوانوں میں بدنامی کردے

مگر نعمت شه فرامش کنم
که بینم تباهی و خامش کنم

البتہ بادشاہ کی نعمت کو فراموش کردوں اور ناشکر گذار
اگر سلطنت میں برائی دیکھوں اور چپ رہوں

به پندار نتوان سخن گفت زود
نگفتم ترا تا یقینم نبود

خیال سے جلد بات نہ کہنی چاہیئے
میں نے تجھے کوئی بات نہیں کہی جبتک مجھے یقین نہیں ہوگیا

ز فرمانبرانم کسی گوش داشت
کزینان دو یکتن در آغوش داشت

میرے نوکروں میں سے کسی نے دیکھا ہے
تو وہ ان دونوں میں سے کسی ایک کو گود میں رکھتا ہے

من این گفتم اکنون ملک راست رائے
چنان کازمودم تو نیز آزمای

میں نے یہ کہا اب آئندہ بادشاہ کا خیال ہے
جیسا کہ میں نے آزمایا ہے تو بھی آزما

بناخوبتر صورتی شرح داد	که بدمرد را نیک روزی مباد
ایسی بری طرح سے بیان کیا ہے	کہ برے آدمی کو اچھی روزی نصیب نہ ہو
بداندیش برخورده چون دست یافت	درون بزرگان بآتش بتافت
جب بداندیش نے عیب پر اختیار پایا	تو بزرگوں کا دل آگ پر جلا دیا
بخرده توان آتش افروختن	پس آنگه درخت کهن سوختن
چنگاری سے آگ روشن کر سکتے ہیں	پھر اس سے پرانا درخت جلا سکتے ہیں
ملک را چنان گرم کرد این خبر	که جوشش برآمد چو مرجل بسر
بادشاہ کو اس خبر نے انتہا برافروختہ کیا	کہ ہنڈ کی طرح جوش میں آگیا
غضب دست در خون درویش داشت	ولیکن سکون دست در پیش داشت
غصہ سے اپنے ہاتھ درویش کے خون سے رنگنا چاہتا تھا	مگر تحمل ہاتھ سے اسے بچا رہا تھا
که پرورده کشتن نه مردی بود	ستم در پیٔ داد سردی بود
کہ پالے ہوئے کو مار ڈالنا بہادری نہیں ہے	انصاف کے بعد ظلم کرنا بے جا ہے
میازار پرورده خویشتن	چو تیر تو دارد بتیرش مزن
اپنے پالے ہوئے کو مت ستا	اور جو تیری پناہ میں ہو اس پر تیر مت چلا
بنعمت نبایست پروردنش	چو خواهی به بیداد خون خوردنش
نعمت سے اس کو پالنا چاہیے	جب تو ظلم سے اس کا خون پینا چاہے
ازو تا هنرها یقینت نشد	در ایوان شاهی قرینت نشد
جب تک اس کے ہنروں کا تجھے یقین نہ ہوا	تو شاہی دربار میں تجھ سے قریب نہیں ہوا

کنون تا یقینت نگردد گناه	بگفتار دشمن گزندش مخواه
اگر اس کے گناہ پر تیرا یقین نہ ہو جائے	تو دشمن کے کہنے سے اس کا صدمہ ہرگز مت ڈھونڈ
ملک در دل این راز پوشیده داشت	که قول حکیمان نیوشیده داشت
بادشاہ نے حکیموں اور داناؤں بات سنی ہوئی تھی	اس نے بھید دل کو پوشیدہ رکھا
دل است ای خردمند زندان راز	چو گفتی نیاید بزنجیر باز
اے عقلمند دل ہی راز کا قید خانہ ہے	اگر اسے تو نے اس قید خانہ سے رہا کر دیا تو پھر زنجیر میں نہیں
نظر کرد پوشیده در کار مرد	خلل دید در رای هشیار مرد
اس نے پوشیدہ طور پر اس آدمی کے کام میں نگاہ کی	تو اس دانا آدمی کی رائے میں خلل دیکھا۔ یعنی ڈھونڈتا
که ناگه نظر زی یکی بنده کرد	پری چهره در زیر لب خنده کرد
ایک [illegible] غلام کی طرف نگاہ کی	اور وہ پری چہرہ ہونٹوں کے نیچے مسکرایا
دو کس را که با هم بود جان و هوش	حکایت کنانند و ایشان خموش
جن دو آدمیوں کا آپس میں جان اور دل ملا ہوا ہو	وہ خاموش رہتے جس وقت کہ لوگ باتیں کریں
تو دانی که صاحب نظر زیر پر	نگردد چو مستسقی از دجله سیر
یہ جان لے کہ عاشق مرض استسقا کی طرح ہے	جس طرح وہ دجلہ میں نہانے سے سیر نہیں ہوتا
ملک را گمان بدی راست شد	بسودا برو خشمگین خاست شد
بادشاہ کو پورے طور سے بدی کا گمان ہو گیا	اور غضبناک نگاہوں سے دیکھنا شروع کیا
هم از حسن تدبیر و رای تمام	باهستگی گفتش ای نیکنام
لیکن خوبی اور تدبیر حسن عقل کیا تھا اسے آرام سے کہا	کہ اے نیکنام تجھ کو میں نے عقلمند سمجھا تھا اور سے

ترد منت پنداشتم — بر اسرار ملکت امین داشتم

...دانوں کا امین مقرر کیا تھا اور مجھے — دانا اور ہوشیار سمجھا تھا نہ کہ نالایق و بے حیا

...بر دمنت پیر کی ہوشمند — ندانستمت خیرہ و ناپسند

...کو دانا اور ہوشیار گمان کیا — بے حیا اور نالایق تجھ کو نہ جانا

...تفع پایہ جائی تو نیست — گناہ از من آمد خطائی تو نیست

... کے تو لایق نہ تھا — یہ تیری خطا نہیں ہے بلکہ میرا گناہ ہے

...بدگہر پرورم لاجرم — خیانت روا دارم در حرم

...میں بد اصل کو پرورش کرونگا — تو وہ ضرور میرے محل میں بد دیانتی کریگا

...ر دبسیار دان — چنین گفت با خسرو کاردان

...آدمی نے سر اٹھایا — اور خسرو واقف کار سے یہ کہا

...بود دامن از جرم پاک — نباید ز خبث بداندیش باک

...امن گناہ سے پاک ہووے — تو مجھے بد خواہ کی دشمنی سے کچھ پرواہ نہیں ہے

...م ہرگز این ظن نرفت — ندانم کہ گفت اینچہ بر من نرفت

...ہرگز یہ خیال کبھی نہیں گذرا — میں نہیں جانتا کہ یہ بات کس نے کہی جو مجھ میں نہیں گذری

...برآشفت کہ اینک وزیر — تعلل مبندیش حجت بگیر

...خفا ہوا اور کہا او وزیر حیلہ جوئی مت کر — اور دلیل مت تراش

...ن دست بر لب گرفت — کز و ہر چہ گوید نباید شگفت

...دانتوں سے لب پکڑ لیا اور کہا کہ اس سے جو کچھ — بھی ظہور میں آوے تعجب نہیں کرنا چاہیے اسپر

حسودی که بیند بجای خودم | کجا بر زبان آورد جز بدم
جب حاسد مجھے اپنی جگہ دیکھتا ہے تو سوا بدی کے اور میرے | لیے زبان پر کچھ لاوے یعنی جیسا آپ کے ویسا ہی مجھے جانتا ہے

من آنساعت انگاشتم دشمنش | که بنشاند شه زیر دست منش
میں نے اسی وقت اسے اپنا دشمن سمجھ لیا | جبکہ بادشاہ نے اسے مجھ سے نیچے بیٹھایا

چو سلطان فضیلت نهد بر ویم | نداند که دشمن بود در پیم
جب بادشاہ مجھے اسپر بزرگ کردے | تو کیا وہ نہیں جانتا کہ وہ میرا دشمن ہو گیا

مرا تا قیامت نگیرد دوست | چو بیند که در عزّ من ذلّ اوست
مجھے قیامت تک دوست نہیں بنائیگا | جب وہ جانیگا کہ میری عزت سے ہی اسکی ذلت ہے

برینت بگویم حدیث درست | اگر گوش با بنده داری نخست
اگر تو پہلے میری طرف کان رکھے | تو میں تجھے ایک سچی بات سناتا ہوں

مثل

مثل

مر ابلیس را دید شخصی بخواب | بقامت صنوبر بُد و آفتاب
شیطان کو ایک شخص نے خواب میں دیکھا | کہ اس کا قد صنوبر اور اس کا چہرہ سورج کی طرح ہے

نظر کرد و گفت ای نظیر قمر | ندارند خلق از جمالت خبر
اسپر نگاہ کی اور کہا اے چاند کی طرح ہستی | لوگ تیرے حسن سے ناواقف ہیں

ترا سهمگین روی پنداشتند | بگرمابه در زشت بنگاشتند
تیرا منہ خوفناک سمجھتے ہیں | اور حمام میں تجھے بدصورت سمجھتے ہیں

بخندید و گفت آن نه شکل من است	ولیکن قلم در کف دشمن است
ہنسا اور کہا کہ وہ میری شکل نہیں	بلکہ دشمن کے ہاتھ کی قلم ہے
برانداختم بیخشان از بہشت	کنونم بکین می نگارند زشت
میں نے ان کی جڑھ بہشت سے کھود دی ہے	اس لئے مجھے بد صورت لکھتے ہیں
مرا ہمچنین نام نیک است ولیک	ز علت نشاید بد اندیش نیک
اس طرح میری بھی نیک نامی ہے	لیکن حسد سے دشمن اسے اچھا نہیں کہہ سکتا
وزیری کہ جاہ من آبش بریخت	بفرسنگ باید ز مکرش گریخت
جس وزیر کی آبرو میرے مرتبہ نے مٹا دی	اس کے مکر سے کوسوں بھاگنا چاہیے۔
ولیکن نیندیشم از خشم شاہ	دلاور بود در سخن بے گناہ
اور لیکن میں بادشاہ سے نہیں ڈرتا	کیونکہ بے گناہ بات کرنے میں دلاور ہوتا ہے
چو حرفم برآید درست از قلم	مرا از ہمہ حرف گیران چہ غم
جب میری قلم سے حرف اچھا نکلے	تو مجھے عیب جویوں سے کیا خوف ہو سکتا ہے
نیاورده عامل غش اندر میان	نیندیشد از رفع دیوانیان
جب کار پرداز بدنیتی کو دخل نہ ہونے دے	تو وہ کچہری والوں کے حساب سے نہیں ڈرتا
اگر محتسب گردد آن را غم است	کہ سنگ ترازوی بارش کم است
محتسب کے پھرنے کا ڈر اس کو ہے	کہ جس کے ترازو کا بٹہ کم ہے
ملک در سخن گفتنش خیره ماند	سر دست فرماندہی برفشاند
بادشاہ اس کی بات میں حیران ہو گیا	اور اپنا وہ ہاتھ جو حکومت کرتا تھا جھاڑا اور کہا

که مجرم بزرق و زبان آوری	ز جرمی که دارد نگردد بری
کہ مجرم چالاک زبانی سے اس جرم سے	بری نہیں ہو سکتا جو اس نے کیا ہو
ز خصمت همانا که نشنیده ام	نه آخر بچشم خودت دیده ام
حرف میں نے یہ تیرے دشمن سے ہی نہیں سنا	بلکہ آخر کار اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے
کز این زمرهٔ خلق در بارگاه	نمی باشدت جز در اینان نگاه
کہ دربار میں اس قدر آدمیوں سے تیری نگاہ	سوائے ان کے چہروں کے اور کہیں نہیں پڑتی
بخندید مرد سخن گوی گفت	حق است این سخن حق نشاید نهفت
بات کرنے والا آدمی ہنسا اور کہا یہ سچ ہے	اور جو بات سچ ہو وہ چھپانی نہ چاہیے
درین نکته هست اگر بشنوی	که حکمت روان باد و دولت قوی
اے تیرا حکم جاری اور تیری دولت کو ہمیشگی ہو	اگر تو سنے تو اس میں ایک راز ہے
نه بیند که درویش بی دستگاه	بحسرت کند در توانگر نگاه
کیا بادشاہ نہیں دیکھتا ہے کہ بیقدر فقیر	حسرت کے ساتھ امیروں کی طرف دیکھتا ہے
مرا دستگاه جوانی برفت	بلهو و لعب زندگانی برفت
میری جوانی کی طاقت گئی	اور کھیل کود میں زندگانی صرف ہوگئی
ز دیدار اینان ندارم شکیب	که سرمایه داران حسن اند و زیب
ان کے دیکھنے سے میں پرہیز نہیں کر سکتا	کہ یہ سرمایہ داران حسن و خوبی ہیں
مرا همچنین چهره گلفام بود	بلورینم از خوبی اندام بود
میرا بھی اسی طرح پھول کی طرح چہرہ تھا	اور خوبی میں میرا بدن بلور کی طرح تھا

درین غایتم رشت باید کفن	که مویم چو پنبه است و دوکم بدن
اب مجھے کفن بننا چاہیئے کہ میرے بال روئی	کی طرح ہیں اور جسم تکلہ کی طرح
مرا همچنین جعد شبرنگ بود	قبا در بر از نازکی تنگ بود
میرے بھی اسی طرح سیاہ رنگ کے گھونگر والے بال تھے	اور نزاکت سے قبا بدن پر چست تھی
دو رسته درم در دهان داشتی	چو دیواری از خشت سیمین بپای
میرے منہ میں دو قطار موتی تھے	اور چاندی کی اینٹوں کی طرح تھے
کنونم نگه کن بوقت سخن	بیفتاد یک یک چو سور کهن
اب مجھے بات کرنے کے وقت میں دیکھ	ایک ایک کرکے پرانے پل کی طرح گر پڑے ہیں
در اینان بحسرت چرا ننگرم	که عمر تلف کرده یاد آورم
ان کو حسرت سے کیوں نہ دیکھوں	کہ ضائع کی ہوئی عمر یاد آتی ہے
برفت از من آن روزهای عزیز	بپایان رسد ناگه این روز نیز
میرے پاس سے وہ دن جو بہت اچھے معلوم ہوتے تھے گذر گئے	اور جو ہیں یہ بھی آخر کار ختم ہو جائیں گے
چو دانشور این در معنی بسفت	بگفت این کز آن به محال است گفت
جب عقلمند نے یہ معرفت کلام کے موتی پرو دئے	تو کہنے لگا کہ اس سے بہتر کہنا مشکل ہے
در ارکان دولت نگه کرد شاه	کزین خوبتر لفظ و معنی مخواه
بادشاہ نے وزیروں کی طرف دیکھا	اور کہا کہ اس سے بہتر ظاہر اور باطنی بات ڈھونڈھو
کسی را نظر سوی شاهد رواست	که داند بدین شاهدی عذر خواست
جو آدمی اس خوبی کیساتھ عذر خواہی کرنا جانتا ہے	اس کو معشوق کی طرف دیکھنا جائز ہے

بہ عقل ار نہ آہستگی کردمی / بگفتار خصمش بیازردمی

اگر میں عقل کیساتھ متانت اور نرمی سے کام نہ لیتا / تو دشمن کے کہنے سے اسے ستاتا

بہ تندی سبکدست بردن بہ تیغ / بدندان برد پشت دست دریغ

تیزی سے جلد تلوار پر ہاتھ لیجانا / ہاتھ کی پیٹھ کو افسوس کیساتھ دانتوں سے کاٹتا ہے

ز صاحب غرض تا سخن نشنوی / کہ گر کار بندی پشیمان شوی

صاحب غرض کی بات کو مت سن / کیونکہ اس واسطے کہ تو اس سے پچھتائے گا

نکونام را جاہ و تشریف و مال / بیفزود و بدگوی را گوشمال

نیک نام کا جاہ و عزت و مرتبہ بڑھا / اور بدگو کو سزا دے

بہ تدبیر دستور دانشورش / بہ نیکی شد نام در کشورش

اس عقلمند وزیر کی تدبیر سے / اس کا نام نیکی سے مشہور ہوا

بعدل و کرم سالہا ملک راند / برفت و نکونامی ازوی بماند

عدل و انصاف کے ساتھ کئی سال حکومت کی / اور اس کے مرنے کے بعد نیکی کیساتھ اس کا نام زندہ رہا

چنین بادشاہان کہ دین پرورند / ببازوی دین گوی دولت برند

ایسے بادشاہ جو دین پرور ہیں / دین کی مدد سے سبقت کی گیند لیجاتے ہیں

ازانان نہ بینم درین عہد کس / وگر ہست بوبکر سعدست و بس

اس زمانہ میں میں ان میں سے کسی کو نہیں دیکھتا / اور اگر کوئی ہے تو سعد بن ابوبکر ہے اور کوئی نہیں

خدیو خردمند فرخ نہاد / کہ شاخ امیدش برومند باد

عقلمند اور مبارک خصلت والا بادشاہ ہے / خدا اس کی امید کی شاخوں کو پھل دار کردے

بهشتی درختی تو ای پادشاه — که افگنده سایه بیک ساله راه

اے بادشاہ تو بہشتی درخت ہے کہ — تو نے ایک سال کے راستہ پر سایہ ڈالدیا ہے

طمع بود از بخت نیک اخترم — که بال همای افگند بر سرم

مجھ کو نیک ستارے کے نصیب سے امید تھی — کہ ہما کا سایہ مجھ پر ڈالے

خرد گفت دولت نبخشد همای — گر اقبال خواهی درین سایه آی

عقل نے کہا کہ ہما دولت نہیں بخشتا — اگر تو اقبال چاہتا ہے تو اس کے سایہ میں آ

خدایا برحمت نظر کرده — که این سایه بر خلق گسترده

اے خدا تو نے رحمت کی نظر کی ہے — کہ ایسا سایہ خلقت پر بچھا دیا ہے

دعاگوی این دولتم بنده وار — خدایا تو این سایه پاینده دار

میں غلاموں کی طرح اس دولت کا دعاگو ہوں — یا خدا تو ایسا سایہ کو ہمیشہ رکھیو

صواب است پیش از کشش بند کرد — که نتوان سر کشته پیوند کرد

مارنے سے پہلے قید کرنا بہتر ہے — کیونکہ کٹا ہوا سر جڑ نہیں سکتا

خداوند فرمان و رای و شکوه — ز غوغای مردم نگردد ستوه

صاحب حکومت و دبدبہ و شوکت — لوگوں کے شور وغل سے عاجز نہیں ہوجاتا

سر پر غرور از تحمل تهی — حرامش بود تاج شاهنشهی

وہ غرور بھرا سر جو متانت و عقل سے خالی ہے — اسپر شاہی تاج حرام ہے

نگویم چو جنگ آوری پای دار — چو خشم آیدت عقل بر جای دار

میں یہ نہیں کہتا کہ تو جنگ میں ثابت قدم رہ — جب تمہیں غصہ آئے تو عقل کو قایم رکھ

تحمل کند هر که را عقل هست ❊ نه عقلی که خشمش کند زیردست

جس کو عقل ہے وہ صبر کرتا ہے ❊ نہ وہ عقل کہ جس کو غصہ زیر کرے

چو لشکر برون تاخت خشم از کمین ❊ نه انصاف ماند نه تقوی نه دین

جب غصہ نے گھات سے اپنا لشکر دوڑایا ❊ تو باقی نہ انصاف رہا نہ دین نہ پرہیزگاری

ندیدم چنین دیو زیر فلک ❊ کزو میگریزند چندین ملک

میں نے آسمان کے نیچے ایسا شیطان نہیں دیکھا ❊ جس سے فرشتے بھی بھاگتے ہوں

گفتار

بسیاست

نه بی حکم شرع آب خوردن خطاست ❊ وگر خون بفتوی بریزی رواست

اگر شرع کے حکم کے خلاف پانی پئے تو جایز نہیں ❊ اور اگر شرعی فتوے سے خونریزی تو جایز ہے

اگر شرع فتوی دهد بر هلاک ❊ الا تا نداری ز کشتنش باک

اگر شرع کسی کے مار ڈالنے کا فتوے دے ❊ تو خبردار اس کے مار ڈالنے سے گریز مت کر

وگر دانی اندر تبارش کسان ❊ بر ایشان ببخشای و راحت رسان

اور اگر تو جانتا ہے کہ اس کے خاندان میں لوگ ہیں ❊ تو ان پر بخشش اور رحمت کر

گناه بود مرد ستمکاره را ❊ چه تاوان زن و طفل بیچاره را

اس ظالم آدمی کا گناہ تھا ❊ بیچارہ عورت اور لڑکی پر کیوں سزا ہو

تنت زورمند است و لشکر گران ❊ ولیکن در اقلیم دشمن مران

تیرا بدن زور آور ہے اور تیرا لشکر بہت ہے ❊ تو اسے دشمن کے ملک میں مت چلا

که وی بر حصاری گریزد بلند | رسد کشوری بی گنه را گزند

کیونکہ وہ ایک قلعہ پر بھاگ جائیگا | اور ملک کے بے گناہ لوگوں پر مصیبت ڈالیگا

نظر کن در احوال زندانیان | که ممکن بود بی گنه در میان

قیدیوں کے احوال پر غور کر | کیونکہ ممکن ہوسکتا ہے کہ کوئی بے گناہ درمیان ہو

چو بازارگان در دیارت بمرد | بمالش خساست بود دست برد

اگر سوداگر تیرے ملک میں مر جائے | تو اس کے مال پر ہاتھ لے جانا کنجوسی ہے

کز آن پس که بر وی بگریند زار | بهم باز گویند خویش و تبار

کیونکہ پیچھے اس کے کہ اس کے عزیز اور خاندان والے | اس پر روئیں وہ آپس میں کہیں گے

که مسکین در اقلیم غربت بمرد | متاعی کزو ماند ظالم ببرد

کہ مسافرت میں غریب مر گیا | لیکن اس کا مال ظالم نے لوٹ لیا

بیندیش از آن طفلک بی پدر | وز آه دل دردمندش حذر

اس کے یتیم بچے سے ڈر | اور اس کے دردمند دل سے حذر کر

بسا نام نیکوی پنجاه سال | که یک نام زشتش کند پایمال

پچاس برس کی نیک نامی کو | ایک برا کام برباد کر دیتا ہے

پسندیده کاران جاوید نام | تطاول نکردند بر مال عام

ہمیشہ کے اچھا کام کرنے والے ناموروں نے | کسی کے مال پر ظلم کا ہاتھ نہیں بڑھایا

بر آفاق گر سر بسر پادشاست | چو مال از توانگر ستاند گداست

اگر سب جہان کا بادشاہ ہے | تو اگر تونگر سے مال لیوے تو وہ فقیر ہے

بمرد از تہیدستی آزاد مرد — ز پہلوی مسکین شکم پر نکرد

اگر آزاد مرد خالی ہاتھ مر گیا — لیکن غریب کے مال سے اپنا پیٹ نہ پالا

حکایت

(قصہ)

شنیدم کہ فرماندہی دادگر — قبا داشتی ہر دو رو آستر

میں نے سنا ایک عادل بادشاہ — ایک قبا کے دونوں طرف استر رکھتا تھا

یکی گفتش ای خسرو نیک روز — قبائی ز دیبائی چینی بدوز

کسی نے کہا اے بادشاہ نیک نصیب — ایک قبا چینی ریشم سے بھی سی

بگفت این قدر ستر و آسائش است — وزین بگذری زیب و آرایش است

کہا کہ اس میں ستر پوشی اور آرام ہے — اور اس سے بڑھ کر زیب و زینت ہے

نہ از بہر آن می ستانم خراج — کہ زینت کنم بر خود و تخت و تاج

میں اس لئے خراج نہیں لیتا — کہ اپنا بدن اور تخت و تاج آراستہ کروں

چو ہمچون زنان حلہ در تن کنم — بمردی کجا دفع دشمن کنم

جب میں عورتوں کی طرح کپڑے پہنوں — تو بہادروں کی طرح دشمن کا مقابلہ کس طرح کروں

مرا ہم ز صد گونہ آز و ہواست — ولیکن خزینہ نہ تنہا مراست

مجھ کو بھی ہزار طرح کی حرص و لالچ ہے — لیکن یہ خزانہ صرف میرا نہیں ہے

خزائن پر از بہر لشکر بود — نہ از بہر آئین و زیور بود

خزانہ لشکر کے لئے بھرتا ہے — نہ کہ آرائش و زینت کے لئے

سپاهی که خوشدل نباشد ز شاه
جو سپاہی کہ بادشاہ سے خوشدل نہیں ہوتا

ندارد حدود ولایت نگاه
وہ ملک کی سرحد کی حفاظت نہیں کرتا

چو دشمن خر روستائی برد
اگر دشمن کسان کا گدھا ہانک لیجاوے

ملک باج و ده یک چرا میخورد
تو بادشاہ آمدنی کا دسواں حصہ کب لیتا ہے

مخالف خرش برد و سلطان خراج
جب بادشاہ خراج لیگیا اور دشمن اس کا گدھا لیگیا

چه اقبال بینی دران تخت و تاج
تو تو اس تخت و تاج میں کیا اقبال دیکھیگا

مروت نباشد بر افتاده زور
عاجز پر زور دستی کرنا مروت نہیں ہے

برد مرغ دون دانه از پیش مور
کمینی چڑیا چیونٹی کے آگے سے دانہ لے جاتی ہے

رعیت درخت است اگر پروری
رعیت درخت ہے اگر تو اسے پالے

بکام دل دوستان برخوری
اور دوستوں کے دل کے موافق پھل کھاوے

به بی رحمی از بیخ بارش مکن
بے رحمی سے اس کے بال و پر مت کاٹ

که نادان کند حیف بر خویشتن
کیونکہ نادان اپنے آپ پر ظلم کرتا ہے

کسان برخورند از جوانی و بخت
وہ لوگ جوانی اور نصیبہ سے پھل کھاتے ہیں

که بر زیردستان نگیرند سخت
جو عاجزوں پہ سختی نہیں کرتے

اگر زیردستی درآید ز پای
اور اگر کوئی کمزور اور عاجز پاؤں سے گرجائے

حذر کن ز نالیدنش بر خدای
تو اس کے خدا کے آگے رونے اور فریاد کرنے سے ڈر

چو شاید گرفتن به نرمی دیار
اگر نرمی سے ملک لے سکے

به پیکار خون از مسامی میار
تو ایک مسافر کا بھی خون نہ نکال

به مردی که ملک سراسر زمین — نیرزد که خونی چکد بر زمین

جوانمردی کی قسم تمام روئے زمین کی بادشاہت اس قابل نہیں — کہ اس کے لئے ایک قطرہ خون کا گرایا جائے

حکایت

قطعه

شنیدم که جمشید فرخ سرشت — بسرچشمه بر بسنگی نوشت

میں نے سنا کہ جمشید مبارک خصلت نے — ایک چشمہ کے کنارے ایک پتھر پر لکھا

بدین چشمه چون ما بسی دم زدند — برفتند چون چشم برهم زدند

اس چشمہ پر ہم جیسے کئیوں نے دم مارے — لیکن آنکھ جھپکنے کی دیر میں تمام چلے گئے

گرفتیم عالم بمردی و زور — ولیکن نبردیم با خود بگور

ہم نے تمام دنیا کو زور اور بہادری سے حاصل کرلیا — لیکن اسے قبر میں نہ لے جا سکے

چو بر دشمنی باشدت دسترس — مرنجانش کو را همین غصه بس

اگر تو کسی دشمن پر قابو پائے تو اسے مت ستا — کیونکہ اس کے لئے یہی غصہ کافی ہے

عدو زنده سرگشته پیرامنت — به از خون او کشته در گردنت

عدو زندہ اور پریشان تیرے گرد ہو بہتر ہے — اس سے کہ تیری گردن پر اس کا خون ہو

حکایت

قطعه

شنیدم که دارای فرخ تبار — ز لشکر جدا ماند روز شکار

میں نے سنا کہ مبارک ستارہ والا دارا — شکار کے دن لشکر سے علیحدہ ہو گیا

دوان آمدش گله بانی به پیش | شهنشه برآورد تغلق زکیش

اس کے سامنے ایک چرواہا دوڑا آیا | اور بادشاہ نے ترکش سے تیر نکالا

بصحرا در از دشمنان دار باک | که در خانه باشد گل از خار پاک

بیابان میں دشمنوں سے خوف رکھ | کیونکہ گھر میں پھول کانٹوں سے پاک رہتا ہے

برآورد چوپان بد دل خروش | که دشمن نیم در هلاکم مکوش

بزدل چرواہے نے شور مچا دیا | کہ میں تیرا دشمن نہیں ہوں مجھے مارنے کی کوشش نہ کر

من آنم که اسپان شه پرورم | بخدمت درین مرغزار آورم

میں وہ ہوں کہ شاہی گھوڑوں کی حفاظت کرتا ہوں | اور خدمت کے واسطے اس چراگاہ میں آیا ہوں

ملک را دل رفته آمد بجای | بخندید و گفت ای نکوهیده رای

بادشاہ کا بیقرار دل ٹھکانے آیا | ہنسا اور کہا اے بیوقوف

ترا یاوری کرد فرخ سروش | وگرنه زه آورده بودم بگوش

تیری مدد مبارک فرشتے نے کی | ورنہ میں کمان کان تک لایا ہوا تھا

نگهبان مرعی بخندید و گفت | نصیحت ز یاران نشاید نهفت

چراگاہ کا نگہبان ہنسا اور کہا | مددگاروں سے نصیحت چھپانی نہ چاہیے

نه تدبیر محمود و رائی نکوست | که دشمن نداند شهنشه ز دوست

یہ اچھی صلاح اور نیک رائے نہیں ہے | کہ بادشاہ دشمن اور دوست کی پہچان نہیں کرسکتا

چنانست در مهتری شرط زیست | که هر کهتری را بدانی که کیست

بڑائی میں زندگی بسر کرنے کی شرط یہ ہے | کہ ہر چھوٹے کو تو جانے کہ یہ کون ہے

مرا بارها در حضر دیده ... ز خیل و چراگاه پرسیده

مجھ کو تو نے اکثر حضور میں دیکھا ... اور گلہ اور چراگاہ کی بابت پوچھا ہے

کنونت بمهر آمدم پیش باز ... نمیدانیم از بد اندیش باز

اب تیرے سامنے بھر محبت سے آیا ہوں ... تو مجھ کو دشمن سے جدا نہیں کر سکتا

توانم من ای نامور شهریار ... که اسپی برون آرم از صد هزار

اے نامور بادشاہ میں ایسا کر سکتا ہوں ... کہ ایک گھوڑا لاکھوں سے پہچان کر نکال لاؤں

مرا گله بانی بعقل ست و رای ... تو هم گلهٔ خویش داری بپای

میری گلہ بانی عقل و تدبیر سے ہے ... تو بھی اپنا گلہ قایم رکھ

دران دار ملک اختلل غم بود ... که تدبیر شاه از شبان کم بود

اس سلطنت میں بربادی کا غم ہو ... جہاں بادشاہ کی تدبیر چرواہے سے کم ہو

گفتار

بات

تو کی بشنوی نالهٔ دادخواه ... بکیوان برت کلهٔ خوابگاه

تو کب فریادی کی فریاد سن سکتا ہے ... جب تیرا سونے کا بستر کیوان پر ہے

چنان خسب کاید فغانت بگوش ... اگر دادخواهی برآرد خروش

ایسا سو کہ فریاد تیرے کان میں آئے ... اگر کوئی فریادی چلاوے

که نالد ز ظالم که در دور تست ... که هر جور کو می کند جور تست

کون ہے تیرے دور میں ظلم کے ہاتھ سے روتا ہے ... کیونکہ جو ظلم تیرے عہد میں ہو وہ تیرا ظلم ہے

نه سگ دامن کاروانی درید ۔۔۔ که دهقان نادان که سگ پرورید

قافلے والوں کا دامن کتے نے نہیں پھاڑا ۔۔۔ بلکہ بیوقوف دہقان نے کہ جس نے کتا پالا

دلیر آمدی سعدیا در سخن ۔۔۔ چو تیغی بدست است فتحی بکن

اے سعدی تو سخنوری میں دلیر ہے ۔۔۔ اگر تیرے ہاتھ میں تلوار ہے تو فتح کر

بگو آنچه دانی که حق گفته به ۔۔۔ نه رشوت ستانی و نه عشوه ده

جو کچھ تو جانتا ہے کہو کہ حق کہنا بہتر ہے ۔۔۔ نہ تو رشوت لینے والا ہے اور نہ فریب دینے والا

زبان بند و دفتر ز حکمت بشوی ۔۔۔ طمع بگسل هر چه خواهی بگوی

زبان بند کر اور دفتر حکمت سے دھو ۔۔۔ لالچ چھوڑ اور جو چاہتا ہے کر

حکایت

قصہ

خبر یافت گردن کشی در عراق ۔۔۔ که میگفت مسکینی از زیر طاق

ایک متکبر نے عراق میں سنا ۔۔۔ کہ ایک فقیر کسی محل کے نیچے کہتا تھا

تو هم بر دری هستی امیدوار ۔۔۔ پس امید بر در نشینان برآر

کہ تو بھی ایک دروازہ پر امیدوار ہے ۔۔۔ اس لئے تو اپنے دروازہ پر بیٹھنے والے کی امید پوری کر

دل دردمندان برآور ز بند ۔۔۔ که هرگز نباشد دلت دردمند

دردمندوں کا دل رنج سے چھڑا ۔۔۔ کہ تیرا دل ہرگز دردمند نہ ہو

پریشانی خاطر دادخواه ۔۔۔ براندازد از مملکت پادشاه

فریادی کے دل کی پریشانی ۔۔۔ بادشاہ کو بادشاہت سے گرا دیتی

تو خفته خنک در حرم نیمروز
تو محل کی ٹھنڈک میں آدھا دن سو رہا ہے
غریب از برون گو بگرما بسوز
اور غریب کو کہتا ہے کہ گرمی میں جل

ستاننده داد آنکس خداست
جو آدمی کسی بادشاہ سے فریاد نہ کر سکے
که نتواند از بادشاه داد خواست
اس کا بدلہ لینے والا خدا ہے

حکایت

قصہ

یکی از بزرگان اهل تمیز
ایک دانا آدمی
حکایت کند ز ابن عبدالعزیز
ابن عبدالعزیز کی حکایت کرتا ہے

که بودش نگینی بر انگشتری
اس کی انگوٹھی پر ایک نگینہ تھا
فرو ماند در قیمتش جوهری
کہ اس کی قیمت میں جوہری عاجز آ گئے تھے

بشب گفتی آن جرم گیتی فروز
رات کو وہ جہان روشن کرنیوالا نگینہ اس طرح چمکتا تھا
دری بود در روشنائی چو روز
جس طرح دن کو روشنی میں موتی چمکتا ہے

قضا را در آمد یکی خشک سال
اتفاقاً ایسی قحط سالی ہوئی
که شد بدر سیمای مردم هلال
کہ لوگوں کی پیشانی جو بدر کی طرح تھی ہلال کی طرح ہو گئی

چو در مردم آرام قوت ندید
جب اس نے آدمیوں میں آرام و قوت نہ دیکھی
خود آسوده بودن مروت ندید
تو خود آرام میں رہنے کو مروت کے خلاف پایا

چو بیند کسی زهر در کام خلق
جب کوئی شخص خلقت کے حلق میں زہر دیکھے
کیش بگذرد آب نوشین بحلق
تو اس کے حلق سے میٹھا پانی کب اترے

بفرمود بفروختندش بسیم	که رحم آمدش بر غریب و یتیم
اس نے کہا کہ اسے بیچ دیں	کیونکہ اسے غریب اور یتیموں پر رحم آیا ہے
بیک هفته نقدش بتاراج داد	بدرویش مسکین و محتاج داد
ایک ہفتہ میں اس کی قیمت لٹا دی	اور درویشوں اور مسکینوں اور محتاجوں کو دیدی
برپند بروی ملامت کنان	که دیگر بدستت نیاید چنان
ملامت کرنے والوں نے اسے طعنہ کیا	کہ پھر تیرے ہاتھ ایسا نگینہ نہ آئے گا
شنیدم که میگفت و باران دمع	بعارض فرو میدویدش چو شمع
میں نے سنا کہ آنسوؤں کی بارش	اس کے چہرے پر شمع کی طرح برس رہی تھی
که زشت ست پیرایه بر شهریار	دل شهری از ناتوانی فگار
اور اس نے کہا کہ بادشاہ پر آسایش روا نہیں	جب شہر والوں کا دل مفلسی سے زخمی ہو
مرا شاید انگشتری بی نگین	نشاید دل خلق اندوهگین
مجھ کو بے نگینی کی انگوٹھی مناسب ہے	لیکن خلقت کا دل رنجیدہ رہنا مناسب نہیں
خنک آنکه آسایش مرد و زن	گزیند بر آسایش خویشتن
وہ شخص اچھا ہے جو مرد و زن کی آسایش	اپنے آرام سے زیادہ پسند کرے
نکردند رغبت هنرپروران	بشادی خویش از غم دیگران
داناؤں اور ہنرمندوں نے دوسروں کے غم سے	اپنی خوشی کی طرف رجوع نہیں کیا
اگر خوش بخسپد ملک بر سریر	نپندارم آسوده خسپد فقیر
اگر بادشاہ تخت پر آرام سے سوئے	تو میں نہیں جانتا کہ فقیر آرام سے سوئے

وگر زنده دارد شب دیر یاز	بخسپند مردم بآرام و ناز
اگر بادشاہ رات کو دیر تک جاگتا رہے	تو لوگ آرام و آسائش سے سو جائیں
بحمد الله این سیرت و راه راست	اتابک ابو بکر بن سعد راست
خدا کا شکر ہے کہ یہ خصلت اور سیدھی راہ	سعد کے بیٹے اتابک ابو بکر کی ہے
کس از فتنه در پارس دیگر نشان	نبیند مگر قامت مهوشان
کوئی شخص پارس میں سوائے	معشوقوں کے قد کے فتنہ کا کوئی نشان نہیں دیکھتا
یکی پنج بیتم خوش آمد بگوش	که در مجلسی می سرودند دوش
پانچ شعر مجھے بہت اچھے معلوم ہوئے	کہ کل ایک مجلس میں گا رہے تھے

قول
کلام

مرا راحت از زندگی دوش بود	که آن ماهرویم در آغوش بود
مجھ کو کل زندگی سے آرام تھا	جب کہ وہ ماہروئے میری بغل میں تھا
مر او را چو دیدم سر از خواب مست	بدو گفتم ای سرو پیش تو پست
جب میں نے اس کا سر خواب سے مست دیکھا	تو میں نے کہا کہ اے وہ جس کے سامنے سرو کا قد بھی پست ہے
دمی نرگس از خواب نوشین بشوی	چو گلبن بخند و چو بلبل بگوی
ایک لمحہ کے لئے نرگس کی طرح آنکھ خواب سے دھو	اور کلی کی طرح کھل اور بلبل کی طرح بول
چه می خسپی ای فتنه روزگار	بیا و زمی لعل نوشین بیار
اے زمانہ میں فساد کرنیوالے تو کیوں سوتا ہے	اور کل کی سرخ شراب لا

نگہ کرد شوریدہ از خواب گفت — مرا فتنہ خوانی و گوئی مخفت

اس شوریدہ سر نے نگاہ کی اور کہا — کہ مجھے فتنہ کہتا ہے اور کہتا ہے مت سو

در ایام سلطان روشن نفس — نہ بیند دگر فتنہ بیدار کس

بادشاہ روشندل کے زمانے میں — کوئی آدمی اور فتنہ بیدار نہ دیکھا

حکایت

قصہ

در اخبار شاہان پیشینہ ہست — کہ چون تکلہ بر تخت زنگی نشست

پرانے بادشاہوں کی تاریخوں میں ہے — کہ جب تکلہ زنگی کے تخت پر بیٹھا۔

بدورانش از کس نیازرد کس — سبق برد اگر خود ہمین بود و بس

اس کے زمانے میں کوئی آدمی کسی سے نہ ستا — اگر اس میں صرف یہی خصلت تھی تو بھی سبقت لیگیا

چنین گفت یکرہ بصاحبدلی — کہ عمرم بسر رفت بی حاصلی

ایک مرتبہ اس نے صاحب دل سے کہا — کہ میری عمر بے حاصل گذر گئی

چو می بگذرد ملک و جاہ و سریر — نبرد از جہان دولت الا فقیر

جب دولت و ملک و مرتبہ و تخت گذر جانیوالا ہے — تو دنیا سے سوائے فقیر کے کوئی دولت نہیں لیگیا

بخواہم بکنج عبادت نشست — کہ دریابم این پنج روزی کہ ہست

میں چاہتا ہوں کہ عبادت کے گوشہ میں بیٹھوں — اور یہ پانچ روز جو رہ گئے ہیں انہیں حاصل کرلوں

چو بشنید دانای روشن نفس — بتندی بر آشفت کای تکلہ بس

جب اس روشندل نیک آدمی نے یہ بات سنی — تو برانگیختہ ہوکر کہا کہ اے تکلہ خاموش ہو جا

طریقت بجز خدمت خلق نیست	بہ تسبیح و سجادہ و دلق نیست
راہ حق سوائے خلقت کی خدمت اور کوئی نہیں ہے	یہ تسبیح و مصلے اور گودڑی سے نہیں ہے
تو بر تخت سلطانی خویش باش	با خلاق پاکیزہ درویش باش
تو اپنے شاہی تخت پر رہ	اور اخلاق میں درویش کی طرح پاکیزہ رہ
بصدق و ارادت میان بستہ دار	ز طامات و دعوی زبان بستہ دار
سچائی اور نیکی پر کمر بند رہ	اور بیہودہ گوئی اور دعوی سے زبان کو بند رکھ
قدم باید اندر طریقت نہ دم	کہ اصلی ندارد دم بی قدم
راہ حق میں عمل درکار ہے نہ کہ دعوی	کیونکہ بغیر عمل کے دعوی کوئی حیثیت نہیں رکھتا
بزرگان کہ نقد صفا داشتند	چنین خرقہ زیر قبا داشتند
وہ بزرگ کہ صفائی کی دولت رکھتے تھے	ایسی گودڑی قبا کے نیچے رکھتے تھے

حکایت

قصہ

شنیدم کہ بگریست سلطان روم	بر نیک مردی ز اہل علوم
میں نے سنا کہ ایک نیک مرد	عالم کے پاس روم کا بادشاہ رویا اور کہا
کہ پایابم از دست دشمن نماند	جز این قلعہ و شہر با من نماند
کہ میری طاقت دشمن کے ہاتھ سے نہ بچی	اور سوائے اس قلعہ اور شہر کے میرے پاس کچھ نہ رہا
بسی جہد کردم کہ فرزند من	پس از من بود سرور انجمن
میں نے بہت کوشش کی کہ میرا بیٹا	میرے بعد اس مجلس کا سردار ہو

کنون دشمن بدگهر دست یافت
اب کہ بد ذات دشمن نے قابو پا لیا

سر دست مردی و جهدم بتافت
میری کوشش اور جوانمردی کا پنجہ پھیر دیا

چه تدبیر سازم چه چاره کنم
کیا تدبیر کروں کیا علاج کروں

که از غم بفرسود جان در تنم
کہ اس غم نے میری جان و بدن کو گھلا دیا ہے

برآشفت دانا که این گریه چیست
عقلمند برافروختہ ہوا اور کہا کہ یہ کیسا رونا ہے

بر این عقل و همت بباید گریست
اپنی عقل اور ہمت پر رونا چاہیئے

ولایت چه باشد غم خویش خور
بادشاہت کیا ہووے اپنا غم کھا

که از عمر بهتر شد و بیشتر
کہ عمر بہتر سے بہتر ہو جاوے

ترا این قدر تا بمانی بس است
جب تک تو رہے گا تجھے اتنا کافی ہے

چو رفتی جهان جای دیگر کس است
کیونکہ جب تو چلا جائیگا تو جگہ کسی اور کی ہے

اگر هوشمند است اگر بی خرد
اگر وہ لڑکا عقلمند ہے یا بیوقوف

غم او مخور کو غم خود خورد
تو اس کا غم مت کھا جو اپنا غم کھاتا ہے

مشقت نیرزد جهان داشتن
جہاں حاصل کرنے کی تکلیف اٹھانا مناسب نہیں

گرفتن بشمشیر بگذاشتن
تلوار سے لینا اور چھوڑ جانا ہے

تو تدبیر خود کن که آن پرخرد
تو اپنی تدبیر کر کہ وہ دانا اگر تیرے

که بعد از تو باشد غم خود خورد
بعد ہوگا تو وہ اپنا غم کھائیگا

بدین پنج روزه اقامت مناز
اس پنجروزہ اقامت پرمت ناز کر

باندیشه تدبیر رفتن بساز
فکر کے ساتھ چلنے کی تدبیر کر

کرا دانی از خسروانِ عجم — که کردند بر زیردستان ستم

تو عجم کے بادشاہوں سے کسی کو جانتا ہے — کہ جن لوگوں نے زیر دستوں پر ظلم کیا ہو

که در تخت و ملکش نیاید زوال — نماند بجز ملک ایزد تعال

کہ اس کے تخت و ملک پر زوال نہ آیا — سوائے اللہ کے ملک کے اور کسی کو بقا نہیں

کرا جاودان ماندن امید نیست — که گیتی همین جای جاوید نیست

کسی کو ہمیشہ رہنے کی امید نہیں — کیونکہ یہ دنیا ہمیشگی کی جگہ نہیں ہے

کرا سیم و زر ماند و گنج و مال — پس از وی بچندین شود پایمال

جس کے پاس چاندی سونا اور مال و خزانہ ہوا — اس کے بعد چند روز میں پامال ہو گیا

وزان کس که خیری بماند روان — دمادم رسد رحمتش بر روان

اور وہ شخص جس سے کوئی نیکی جاری رہے — اس کی جان پر ہمیشہ ہر وقت رحمت پہنچے

بزرگی کزو نام نیکو بماند — توان گفت با اهل دل کو بماند

جس بزرگ کا نام نیکی سے باقی رہ گیا — تو اہل دل سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ باقی رہ گیا

الا تا درختِ کرم پروری — که بیشک بر کامرانی خوری

یاد رکھ اگر تو بخشش کا درخت پالیگا — تو بیشک تو کامرانی کا پھل کھائیگا

کرم کن که فردا که دیوان نهند — منازل بمقدارِ احسان دهند

بخشش کر کیونکہ کل جب کچہری لگائینگے (قیامت کے دن) — تو نیکی کے موافق مرتبہ دینگے

یکی را که سعیِ قدم بیشتر — بدرگاهِ حق منزلت بیشتر

جس شخص کا کہ کوشش کا قدم آگے ہو — اللہ کی درگاہ میں اس کا مرتبہ زیادہ ہے

یکی باز پس خائن و شرمسار	بپوشد همی مرد ناکرده کار
پھر ایک شخص بد دیانت اور شرمندہ ہو	تو یہ کام نہ کرنے والا آدمی چھپے
بهل تا بدندان برد پشت دست	تنوری چنین گرم نانی در نه بست
چھوڑ تاکہ اپنے ہاتھ کی پشت کو دانتوں سے کاٹے	ایسا گرم تندور اور روٹی نہ پکائی
بدانی که غله بر داشتن	که سستی بود تخم ناکاشتن
غلہ اٹھانے کے وقت تو جانے گا	کہ بیج نہ بونا سستی تھی

حکایت

قصہ

خدا دوست نامی در اقصای شام	گرفت از جهان کنج غاری مقام
اطراف شام میں ایک شخص خدا دوست نامی نے	دنیا کو چھوڑ کر ایک غار کے گوشہ میں مقام کیا
بصبرش در آن کنج تاریک جای	بگنج قناعت فرو رفته پای
اس کے صبر سے اس تاریک گوشہ میں	صبر کے خزانہ میں اس کا پاؤں مستحکم ہوا
بزرگان نهادند سر بر درش	که درمی نیامد بدر ها سرش
بزرگوں نے اس کے دروازہ پر سر رکھا	کیونکہ اس کا سر دروازوں پر نہ جاتا تھا
تمنا کند عارف پاکباز	بدریوزه از خویشتن ترک آز
دعا کے ذریعے اپنے سے حرص چھوڑنے کے لئے	پاک عابد آرزو کرتا تھا
چو هر ساعتش نفس گوید بده	بخواری بگرداندش ده بده
جب ہر گھڑی نفس کہے کہ دے	تو رسوائی و خواری سے گاؤں گاؤں پھراتا ہے

دران مرز کین پیر هشیار بود	یکی مرزبان ستمگار بود
جس مقام میں یہ ہوشیار شیخ تھا	ایک ظالم حاکم بھی تھا
که هر ناتوان را که دریافتی	بسرپنجگی پنجه برتافتی
کہ جس کمزور کو پاتا تھا	تو زبردستی سے اس کا پنجہ پھیرتا تھا
جهان سوز بی رحمت و خیره کش	ز تلخیش روی جهانی ترش
جہاں کو جلانیوالا اور بے رحم کو ستانیوالا تھا	اور اس کی تلخ مزاجی سے ایک جہان کا منہ کڑوا تھا
گروهی برفتند ازان ظلم و عار	ببردند نام بدش در دیار
ایک گروہ کے لوگ عاجز اور دردمند رہ گئے	اور چرخ کے پیچھے ملامت کرنا اختیار کیا
گروهی بماندند مسکین و ریش	پس چرخه نفرین گرفتند پیش
ایک گروہ کے لوگ عاجز اور دردمند رہ گئے	اور چرخ کے پیچھے ملامت کرنا اختیار کیا
بد ظلم جائی که گردد دراز	نه بینی لب مردم از خنده باز
جس جگہ کہ ظلم کا ہاتھ دراز ہوتا	کوئی لب ہنسی سے کھلا نہ دیکھیگا
بدیدار شیخ آمدی گاه گاه	خدادوست روی نکردی نگاه
کبھی کبھی شیخ کے دیدار کے لیے آتا تھا	اور وہ خدا دوست اس کی طرف نگاہ نہ کرتا تھا
ملک نوبتی گفتش ای نیکبخت	بنفرت ز ما در مکش روی سخت
ایک دفعہ بادشاہ نے اس سے کہا کہ اے نیکمرد	ہم سے نفرت کے ساتھ منہ نہ پھیر
مرا با تو دانی سر دوستیست	ترا دشمنی با من از بهر چیست
مجھ کو تیری ساتھ دوستی کا خیال ہے	تجھے میرے ساتھ کیوں دشمنی ہے

گرفتم که سالار کشور نیم — بعزت ز درویش کمتر نیم

میں نے مان لیا کہ میں ملک کا سردار نہیں ہوں — مگر عزت میں فقیر سے کم نہیں ہوں

نگویم فضیلت نهم بر کسی — چنان باش با من که با هر کسی

میں نہیں کہتا کہ کسی سے مجھے اچھا سمجھ — بلکہ میرے ساتھ اس طرح ہو جس طرح اوروں سے

شنید این سخن عابد هوشیار — بر آشفت گفت ای ملک هوشدار

جب اس عقلمند نے یہ بات سنی — تو رنجیدہ ہو کے کہا کہ اے بادشاہ خبردار ہو

وجودت پریشانی خلق از وست — ندارم پریشانی خلق دوست

تیرے وجود سے خلقت پریشان ہے — اور میں خلقت کی پریشانی کو دوست نہیں رکھتا

تو با دوستداران من دشمنی — نه پندارمت دوستدار منی

جب تو میرے دوستوں کا دشمن ہے — تو میں نہیں سمجھتا کہ تو میرا دوست ہے

اگر افتدهم دوستی با منت — مگر آنکه دارد خدا دشمنت

تجھ میرے ساتھ دوستی کا اتفاق ہے — تو سمجھ کہ خدا تجھکو دوست رکھتا ہے

خدا دوست را گر بدرند پوست — نخواهد شدن دشمن دوست دوست

اگر خدا دوست کی کھال کھینچ ڈالیں تب بھی — دوست کے دشمن کو دوست نہیں بنائیگا

عجب دارم از خواب آن سنگدل — که شهری بخسپند از و تنگدل

اس سنگدل کی نیند پر مجھے سخت حیرانی ہے — کہ جس کی ہیبت و ڈر سے تمام شہر نہ سوئے

الا گر هنر داری و عقل و هوش — بفضل و ترحم میان وکوش

خبردار اگر تو ہنر و عقل ہوش رکھتا ہے — تو بخشش و مہربانی پہ کمر باندھ

گفتار

کلام

مها زورمندی مکن بر کهان	که بر یک نمطی نماند جهان
اے سردار غریبوں پر زبردستی نہ کر	کیونکہ جہاں ایک روش پر نہیں چلتا
سر پنجۂ ناتوان بر مپیچ	که گر دست یابد برآید بہ پیچ
کمزور کا پنجہ مت پھیر کیونکہ اگر وہ	قابو پائیگا تو تھوڑی چیز سے غالب آجائیگا
مبر گفتمت پای مردم ز جای	که عاجز شوی گر درآئی ز پای
میں نے تجھے کہا ہے کہ لوگوں کا پاؤں اپنی جگہ	سے مت اٹھا کیونکہ جیسا تو گر پڑا تو عاجز ہو جائیگا
دل دوستان جمع بهتر که گنج	خزینه تهی به که مردم به رنج
خزانہ جمع کرنے سے دوستوں کی دل جمعی بہتر ہے	اور آدمیوں کو رنجیدہ کرنے سے خزانہ خالی بہتر ہے
مینداز در پای کار کسی	که افتد که در پایش افتی بسی
کسی کے کام میں انکار یا دیر مت کر	کیونکہ ہو سکے کہ تو اس کے پاؤں پر گر پڑے
تحمل کن ای ناتوان از قوی	که روزی توانا تر از وی شوی
اے کمزور زبردست پر صبر کر	کیونکہ ہو سکے کہ ایک دن تو اس سے زبردست ہو جائے
بهمت برآر از ستیزنده شور	که بازوی همت به از دست زور
لڑنے والوں سے ہمت کے ساتھ فریاد کروا	کیونکہ ہمت کا بازو زور کے ہاتھ سے بہتر ہے
لب خشک مظلوم را گو بخند	که دندان ظالم بخواهند کند
مظلوم کے کمزور ہونٹوں کو کہہ کہ ہنس	کیونکہ ظالم کے دانت اکھیڑیں گے

بہ بانگ دہل خواجہ بیدار گشت
سردار ڈھول کی آواز سے جاگا

چہ داند شب پاسبان چون گذشت
وہ کیا جانے کہ چوکیدار کی رات کیسے گذری

خورد کاروانی غم بار خویش
قافلے والے اپنے اسباب کے غم میں جلتے ہیں

نسوزد دلش بر خر پشت ریش
نگران کا دل زخمی گدھے کی پیٹھ پر نہیں جلتا

گرفتم کز افتادگان نیستی
فرض کیا کہ تو عاجزوں میں سے نہیں ہے

چو افتادہ بینی چرا بایستی
لیکن جب تو عاجز دیکھتا ہے تو کیوں کھڑا رہتا ہے

برینت بگویم یکی سرگذشت
اس بات پر تجھے ایک کہانی سناتا ہوں

کہ سستی بود زین سخن سرگذشت
کیونکہ اس بات کو چھوڑ دینا سستی ہے

حکایت

قصہ

چنان قحط سالی شد اندر دمشق
ایک سال دمشق میں ایسا سخت قحط پڑا

کہ یاران فراموش کردند عشق
کہ یار لوگ محبت بھول گئے

چنان آسمان بر زمین شد بخیل
آسمان زمین پر ایسا کنجوس ہو گیا

کہ لب تر نکردند زرع و نخیل
کہ درخت اور کھیت نے لب بھی تر نہ کیا

بخوشید سرچشمہای قدیم
پرانے چشمے خشک ہو گئے

نماند آب جز آب چشم یتیم
اور سوائے یتیم کی آنکھ کے اور پانی کہیں نہ رہا

نبودی بجز آہ بیوہ زنی
جب کسی روشندان سے دھواں نکلتا تھا

اگر برشدی دودی از روزنی
تو وہ سوائے کسی بیوہ عورت کی آہ کے کچھ نہ ہوتا تھا

چو درویش بی برگ دیدم درخت
قوی بازوان سست و درمانده سخت

درخت درویش کی طرح برہنہ تھے اور اور بہادر اور زبردست نہایت ہی عاجز ہو چکے تھے

نہ در کوہ سبزی نہ در باغ شخ
ملخ بوستان خوردہ مردم ملخ

نہ پہاڑ پر سبزہ نظر آتا تھا اور نہ باغ میں ٹہنی ٹڈیوں نے باغ کھائے اور آدمیوں نے ٹڈیاں کھائیں

دران حال پیش آمدم دوستی
ازو ماندہ بر استخوان پوستی

اس وقت میرے سامنے ایک دوست آیا کہ اس کی ہڈیوں پر صرف پوست رہ گیا تھا

شگفت آمدم کو قوی حال بود
خداوند جاہ و زر و مال بود

مجھ کو اس واسطے تعجب ہوا کہ وہ قوی حال تھا مالدار اور صاحب مال و منال تھا

بدو گفتم ای یار پاکیزہ خوی
چہ درماندگی پیشت آمد بگوی

میں نے اسے کہا کہ اے پاکیزہ خو دوست تجھ پر کیا مصیبت و غم آیا ہے تو بیان کر

بغرید بر من کہ عقلت کجاست
چو دانی و پرسی سوالت خطاست

مجھ پر افروختہ ہوا اور کہا کہ تیری عقل کہاں گئی جب تو جانے اور پھر پوچھے تو تیرا سوال ہی بیجا ہے

نبینی کہ سختی بغایت رسید
مشقت بحد نہایت رسید

تو نہیں جانتا کہ سختی انتہا تک پہنچ چکی ہے اور رنج حد سے زیادہ ہو چکا ہے

نہ باران ہمی آید از آسمان
نہ بر میرود دود فریادخوان

نہ آسمان سے پانی نیچے برستا ہے اور نہ فریاد کرنیوالوں کا دھواں اوپر جاتا ہے یعنی کوئی اثر نہیں

بدو گفتم آخر ترا باک نیست
کشد زہر جائیکہ تریاک نیست

میں نے اسے کہا کہ آخر تجھے کوئی ڈر نہیں ہے جس جگہ تریاق نہیں ہوتا وہاں زہر مار ڈالتا ہے

گر از نیستی دیگری شد ہلاک ترا ہست بط را ز طوفان چہ باک

اگر دوسرا غربت سے تباہ ہو رہا ہے تو تجھے کیا کیونکہ جس کا سامان ہے اسے طوفان سے کیا ڈر ہے

نگہ کرد رنجیدہ در من فقیہ نگاہ کردن عالم اندر سفیہ

جس طرح عالم جاہل کی طرف نگاہ کرتے ہیں اس طرح عقلمند نے میری طرف نگاہ کی اور کہا

کہ مرد ار چہ بر ساحل است ای رفیق نیاساید و دوستانش غریق

اے دوست جبکہ دانا مرد دوستوں کو ڈوبتے ہوئے دیکھیگا تو وہ آرام سے نہ رہیگا اگرچہ خود کنارے پر ہو

من از بینوائی نیم روی زرد غم بینوایان دلم خستہ کرد

میرا منہ بے سروسامانی کی وجہ سے زرد نہیں ہوا بلکہ بیکسوں کے غم نے میرا دل زخمی کر دیا ہے

نخواہم کہ بیند خردمند ریش نہ بر عضو مردم نہ بر عضو خویش

میں نہیں چاہتا کہ عقلمند آدمی زخم دیکھے نہ اپنے عضو اور نہ کسی دوسرے کے عضو پر

بحمد اللہ ار چہ ز ریش ایمنم چو ریشی ببینم بلرزد تنم

اللہ کا شکر ہے کہ اگرچہ میں زخم سے بے پرواہ ہوں پھر بھی جب میں کسی کا زخم دیکھتا ہوں تو میرا دل کانپتا ہے

منغص بود عیش آن تندرست کہ باشد بہ پہلوی بیمار سست

اس تندرست کا عیش خراب ہو جاتا ہے جو بیمار کے پہلو میں ہو دیا سست ہو

چو بینم کہ درویش مسکین نخورد بکام اندرم لقمہ زہر است و درد

جب میں دیکھتا ہوں کہ غریب مسکین نے نہیں کھایا تو میرے حلق میں لقمہ زہر اور تلچھٹ ہو جاتا ہے

یکی را بہ زندان بری دوستان کجا ماندش عیش در بوستان

ایک شخص کے دوستوں کو قید میں بھیجا ہیں تو اس کو باغ میں کب آرام ہو سکتا ہے

حکایت

قصہ

شبی دود خلق آتشی برفروخت — شنیدم کہ بغداد نیمی بسوخت

ایک رات لوگوں کی آہ نے آگ جلائی — میں نے سنا کہ نصف شہر بغداد جل گیا

یکی شکر گفت اندران خاک و دود — کہ دکانِ مارا گزندی نبود

ایک آدمی اس خاک اور دھوئیں میں دنیا ہی میں اشکر کرتا تھا — اور کہتا کہ میری دکان کو کوئی نقصان نہیں پہنچا

جہاندیدہ گفتش ای بوالہوس — ترا خود غم خویشتن بود و بس

ایک جہاندیدہ نے اسے دیکھا اور کہا — اے جاہل تجھے صرف اپنا ہی غم تھا

پسندی کہ شہری بسوزد بنار — اگرچہ سرایت بود در کنار

تو گوارا کرتا ہے کہ ایک شہر آگ سے راکھ ہوجائے — اور تیرا مکان ایک کنارے پر سلامت رہے

بجز سنگدل کی کند معدہ تنگ — چو بیند کسان بر شکم بستہ سنگ

سوائے سنگدل کے اور کون ہے جو اپنا پیٹ بھرے — جب وہ دیکھے کہ لوگوں نے پیٹ پر پتھر باندھ رکھے ہیں

توانگر خود آن لقمہ چون می خورد — چو بیند کہ درویش خون می خورد

مالدار کب لقمہ کھا سکتا ہے — جب وہ دیکھتا ہے کہ درویش خون پیتا ہے (جگر کا)

مگو تندرست است رنجوردار — کہ می پیچد از غصہ رنجور وار

یہ مت کہو کہ تیمار دار تندرست ہے — بلکہ وہ تو غصہ سے پیچ و تاب کھا رہا ہے

تنک دل چو یاران بمنزل رسند — نخسپد کہ واماندگان از پسند

نرم دل یار منزل کو پہنچتے ہیں — سوتا نہیں جبکہ عاجز پیچھے چلتے ہیں

دلِ پادشاہان شود بارکش	چو بینند در گل خرِ خارکش
بادشاہ کا دل غمگین ہو جاتا ہے جب وہ دیکھتا ہے	کہ لکڑہارے کا گدھا کیچڑ میں پھنسا ہوا ہے
اگر در سرای سعادت کس است	ز گفتار سعدیش حرفی بس است
اگر کوئی شخص سعادت کے محل میں ہے	تو اس کو سعدی کے کلام سے ایک حرف کافی ہے
ہمینت پسندست گر بشنوی	اگر خار کاری سمن ندروی
اگر تو سنے تو تجھ کو یہی کافی ہے	کہ اگر تو کانٹا بوئیگا تو پھول نہیں کاٹیگا

گفتار

کلام

خبر داری از خسروانِ عجم	کہ کردند بر زیردستان ستم
تجھے عجم کے بادشاہوں کا حال معلوم ہے	جنہوں نے زیردستوں اور عاجزوں پر ظلم کیا
نہ آن شوکت پادشاہی بماند	نہ آن ظلم بر روستائی بماند
نہ وہ شوکت اور پادشاہی رہی	اور نہ وہ ظلم کسان پر رہا
خطا بین کہ بر دست ظالم برفت	جہان ماند و او با مظالم برفت
دیکھ کہ گناہ ظالم کے ہاتھ پر رہا	جہاں تو باقی رہ گیا لیکن وہ اپنے گناہوں اور ظلموں کے ساتھ چلا گیا
خنک روز محشر تنِ دادگر	کہ در سایۂ عرش دارد مقر
قیامت کے دن عادل کا جسم ٹھنڈا رہیگا	کیونکہ وہ عرش کے سائے میں قرار پائیگا
بقومی کہ نیکی پسند خدای	دہد خسروی عادل و نیک رای
جس قوم کے ساتھ خداوند تعالیٰ نیکی اور بھلائی پسند کرتا ہے	اسے عادل اور نیک بادشاہ دیتا ہے

چو خواهد که ویران شود عالمی	کند ملک در پنجهٔ ظالمی
جب وہ چاہتا ہے کہ ملک ویران ہو جائے	تو ملک کو ظالم کے پنجے میں دیدیتا ہے
سگالند ازو نیکمردان حذر	که خشم خدایست بیدادگر
اس سے نیک مرد پرہیز کی فکر کرتے ہیں	کیونکہ ظالم خدا کا قہر ہے
بزرگی ازو دان و منت شناس	که زائل شود نعمت ناشناس
بزرگی اس سے جان اور احسان پہچان	کہ ناشکر کی نعمت زائل ہو جاتی ہے
نه خود خوانده در کتاب مجید	که در شکر نعمت شود بر مزید
کیا تو نے قرآن پاک میں نہیں پڑھا	کہ شکر کرنے والی نعمت زیادہ ہو جاتی ہے
اگر شکر کردی برین ملک و مال	بمالی و ملکی رسی بی زوال
اگر تو نے اس ملک اور مال پر شکر کیا تو	ایک لازوال ملک اور مال حاصل کریگا
وگر جور در پادشاهی کنی	پس از پادشاهی گدائی کنی
اور اگر پادشاہی میں ظلم کرے گا	تو پادشاہی کے بعد گدائی کرے گا
حرامست بر پادشا خواب خوش	چو باشد ضعیف از قوی بارکش
بادشاہ پر خوشی کی نیند حرام ہے	جب کمزور زبردست سے تنگ ہو
میازار عامی بیک خردله	که سلطان شبانست و عامی گله
ایک رائی کے برابر بھی خلقت کو مت ستا	کیونکہ بادشاہ چرواہا ہے اور خلقت گلہ
چو پرخاش بینند و بیداد ازو	شبان نیست گرگست فریاد ازو
جب اس سے زیادتی دیکھیں	تو وہ چرواہا نہیں بلکہ بھیڑیا ہے اس سے فریاد

بد انجام رفت و بد اندیشہ کرد	کہ بازیردستان جفا پیشہ کرد
جس نے عاجزوں پر ظلم کیا اس نے برا ارادہ کیا	اور دنیا سے (بد انجام) لے گیا
نخواہی کہ نفرین کنند از پست	نکو باش تا بد نگوید کست
تو نہیں چاہتا کہ تیرے بعد یہ تمہیں نفرت و لعنت کریں	نیک ہو تا کہ تجھے کوئی برا نہ کہے

حکایت

١٠٢٣٢١

قصہ

شنیدم کہ مرزی ز باختر	برادر دو بودند از یک پدر
میں نے سنا ہے کہ باختر کے ایک علاقے میں	ایک باپ سے دو بھائی تھے
سپہدار و گردن کش و پیلتن	نکو روی و دانا و شمشیر زن
سپاہی زورآور اور پہلوان	خوبصورت عقلمند اور تلوار چلانے والے
پدر ہر دو را سہمگین مرد یافت	طلبگار جولان و ناورد یافت
باپ نے دونوں کو رعب دار شخص پایا	اور دونوں کو لڑائی اور گھوڑ دوڑ کا خواہشمند کیا
برفت آن زمین را دو قسمت نہاد	بہر یک پسران نصیبی بداد
جب وہ مرا تو اس زمین کے دو ٹکڑے کر دیئے	اور دونوں کو ہر ایک سے ایک حصہ دیدیا
مبادا کہ بر یکدگر سر کشند	بہ پیکار شمشیر کین برکشند
تاکہ ایسا نہ ہو کہ آپس میں نا اتفاقی کریں	اور لڑائی کے لئے دشمنی کی تلوار نکال لیں
پدر بعد ازان روزگاری شمرد	بجان آفرین جان شیرین سپرد
اس کے بعد باپ چند روز زندہ رہا	آخر پیاری جان جان پیدا کرنیوالے کے سپرد کردی (مر گیا)

اجل بگسلانیدش طناب امل
موت نے اس کی امید کی رسی توڑ دی

وفاتش فرو بست دستِ عمل
اور وفات نے اس کے کام کا ہاتھ باندھ دیا

مقرر شد آن مملکت بر دو شاہ
وہ بادشاہت دو بادشاہوں پر تقسیم ہوئی

کہ بیحد مر بود گنج و سپاہ
کہ جن کے پاس بیحد خزانہ اور سپاہ تھی

بحکم نظر در بہ افتادہ خویش
فکر کے موافق دونوں اپنی بہتری کے خیال میں مشغول ہوئے

گرفتند ہر یک یکی راہ پیش
اور ہر ایک نے اپنی ایک راہ پکڑی

یکی عدل تا نام نیکو برد
ایک نے عدل وانصاف شروع کیا تاکہ نیکنامی حاصل کرے

یکی ظلم تا مال گرد آورد
اور دوسرے نے ظلم شروع کیا تاکہ مال جمع کرے

یکی عاطفت سیرت خویش کرد
ایک نے مہربانی کی اپنی خصلت بنائی

درم داد و تیمار درویش کرد
اور خود روپیہ دیا اور درویش کی تیمارداری کی

بنا کرد و نان داد و لشکر نواخت
سرائیں بنائیں اور کھانا دیا اور فوج جمع کی

شب از بہر درویش شبخانہ ساخت
اور رات کے رہنے کے لیے مسافر خانے بنائے

خزائن تہی کرد و پر کرد جیش
خزانے خالی کر دیئے اور لشکر بھر دیئے

چنان کز خلایق بہنگام عیش
جس طرح لوگ خوشی کے وقت روپیہ لٹاتے ہیں

بگردون شدی بانگ شادی چو رعد
خوشی کی آواز رعد کی طرح آسمان پر جاتی تھی

چو شیراز در عہد بوبکر سعد
جس طرح کہ شیراز میں ابوبکر سعد کے زمانے میں

خدیو خردمند فرخ نہاد
مبارک خصلت والا عقلمند بادشاہ

کہ شاخ امیدش برومند باد
کہ اس کی شاخ امید پھلی پھولی رہے

حکایت شنو کودکِ نام جوی	پسندیده پی بود و فرخنده خوی
نامور لڑکے کی بات سن	نیک قدم اور مبارک خصلت تھا
ملازم بدلداری خاص و عام	ثنا گوی حق بامدادان و شام
خاص اور عام کی دلداری کا خیال رکھنے والا	اور صبح و شام خدا کا شکر کرنے والا
دران ملک قارون برفتی دلیر	که شاه دادگر بود و درویش سیر
اس ملک میں قارون بے پرواہ جاتا تھا	اس واسطے کہ بادشاہ عادل تھا اور درویش آسودہ
نیامد بر ایام او بر دلے	نگویم که خاری که برگ گلی
میں کہتا ہوں کہ اس کے عہد میں نہ کسی کے دل میں کانٹا آیا	بلکہ کوئی پتی کسی کے دلپر نہ آئی
سر آمد بتایید ملک از سران	نهادند سر بر خطش سروران
ملک کی مدد سے سرداروں پر غالب آیا	اس کے حکم پر سرداروں نے سر رکھا
دگر گفت کافزون کند تخت و تاج	بیفزود بر مرد دهقان خراج
دوسرے نے چاہا کہ تخت و تاج (خزانہ) کو ترقی دے	اس لیے اس نے کسان پر خراج بڑھا دیا
طمع کرد در مال بازارگان	بلا ریخت بر جان بیچارگان
سوداگر کے مال کا طمع کیا	اور بیچاروں کی جان پر بلائیں نازل کیں
نگویم که بدخواه درویش بود	حقیقت که او دشمن خویش بود
میں نہیں کہتا کہ وہ درویش کا دشمن تھا	بلکہ حقیقت میں وہ اپنا دشمن تھا
بامید بیشی نداد و نخورد	خردمند داند که ناخوب کرد
ترقی کی امید پر نہ دیا اور نہ کھایا	عقلمند جانتا ہے کہ اس نے نامناسب کیا

که تا جمع کرد آن زر از گربزی	پراگنده شد لشکر از عاجزی
اس واسطے جب تک اس نے مکاری سے روپیہ جمع کیا	اس کا لشکر عاجزی سے پریشان ہو گیا
شنیدند بازارگانان خبر	که ظلم است در بوم آن بی هنر
سوداگروں نے یہ خبر سنی	کہ اس نالائق کے ملک میں ظلم ہوتا ہے
بریدند از انجا خرید و فروخت	زراعت نیامد رعیت بسوخت
وہاں سے خرید و فروخت بند کر دی	کھیتی نہ ہوئی اور خلقت بھوک سے جلی
چو اقبالش از دوستی سر بتافت	بناکام دشمن بر او دست یافت
جب اقبال نے اس کی دوستی سے منہ پھیرا	تو ناچار دشمن اس پر غلبہ پایا
ستیز فلک بیخ و بارش بکند	سم اسپ دشمن دیارش بکند
آسمان کی لڑائی نے اس کی جڑ اور بنیاد اکھاڑ دی	دشمن کے گھوڑے کی ٹاپ نے اس کا ملک کھو دیا
وفا در که جوید چو پیمان گسیخت	خراج از که خواهد چو دهقان گریخت
وفا کس سے ڈھونڈھے جب خود اقرار توڑ ڈالا	خراج کس سے وصول کرے جب دہقان بھاگ گیا
چه نیکی طمع دارد آن بی صفا	که باشد دعای بدش در قفا
ناپاک بھلائی کی کیسے امید رکھے	کہ جس کے پیچھے بد دعا ہو
چو بختش نگون بود در کاف کن	نکرد آنچه نیکانش گفتند کن
جب اس کا نصیبہ ازل سے الٹا تھا	تو اس نے وہ نہ کیا جب اس کو داناؤں نے کہا
چه گفتند نیکان بران نیکمرد	تو برخور که بیدادگر برنخورد
نیکوں نے اس نیک مرد سے کیا کہا	تو وہ پھل کھا کہ ظالم نے نہ کھایا ہو

گمانش خطا بود و تدبیر سست ‏— که در عدل بود آنچه در ظلم جست

اس کا گمان غلط تھا اور تدبیر سست تھی — کیونکہ اس نے جو کچھ ظلم سے کیا اسے عدل سمجھا

حکایت

قصہ

یکی بر سر شاخ و بن می برید — خداوند بستان نگه کرد و دید

ایک شخص شاخ کے سرے پر بیٹھا جڑ کاٹتا تھا — باغ کے مالک نے نگاہ کی اور دیکھا

بگفتا که این مرد بد می کند — نه با من که با نفس خود می کند

اس نے کہا کہ اگر یہ آدمی برائی کر رہا ہے — تو اپنے نفس سے کرتا ہے نہ کہ مجھ سے

نصیحت بجا است اگر بشنوی — ضعیفان میفگن بکتف قوی

اگر تو سنے تو نصیحت سے نجات حاصل ہوتی ہے — کمزوروں کو زبردست بازو سے مت گرا

که فردا بداور برد خسروی — گدائی که پیشت نیرزد جوی

اس واسطے کہ کل وہ درویش جو ایک جو کے قابل نہیں — کل بادشاہ کو خدا کے پاس کھینچیگا

چو خواهی که فردا بوی مهتری — مکن دشمن خویشتن کهتری

اگر تو چاہتا ہے کہ کل ایک سردار ہووے — تو ایک چھوٹے سے چھوٹے آدمی کو دشمن نہ بنا

که چون بگذرد بر تو این سلطنت — بگیرد بکین آن گدا دامنت

اس واسطے کہ جب تجھ سے بادشاہت گذر جائیگی — تو وہ فقیر دشمنی سے تیرا دامن پکڑیگا

مکن پنجه از ناتوانان بدار — که گر بفکنند شوی شرمسار

کمزوروں سے زور آزمائی نہ کر — اس لیے اگر گرا دینگے تو سر شرمسار ہو جائیگا

که زشت است در چشم آزادگان
بیفتادن از دست افتادگان

آزاد لوگوں کی نگاہ میں
گرے ہوؤں سے گرنا برائی ہے

بزرگان روشندل نیکبخت
بفرزانگی تاج بردند و تخت

روشندل نیک خصلت بزرگوں نے
عقلمندی سے تاج و تخت حاصل کیا ہے

بدنباله راستان کج مرو
وگر راست خواهی ز سعدی شنو

سیدھی راہ چلنے والوں کے پیچھے ٹیڑھی راہ مت چل
اور اگر تو راستی چاہتا ہے تو سعدی سے سن

در صفت جمعیت اوقات درویش راضی

فقیر راضی کی برضائے الٰہی کی جمعیت اوقات کی تعریف میں

مگو جاهی از سلطنت بیش نیست
که ایمن‌تر از ملک درویش نیست

یہ مت کہو کہ بادشاہت سے کوئی مرتبہ بلند نہیں
بلکہ درویش کے ملک سے زیادہ کوئی امن نہیں ہے

سبکبار مردم سبکتر روند
حق این است صاحبدلان بشنوند

ہلکے بوجھ والے آدمی زیادہ تیز چلتے ہیں
یہ سچ ہے اور صاحب دل سنتے ہیں

تهیدست تشویش نانی خورد
ملک هم بقدر جهان خورد

خالی ہاتھ درویش ایک روٹی کا غم کھاتا ہے
مگر بادشاہ ایک جہان کے اندازے کے مطابق غم کھاتا ہے

گدا را چو حاصل شود نان شام
چنان خوش بخسبد که سلطان شام

درویش کو جب شام کی روٹی ہاتھ لگ جاتی ہے
تو اتنا خوش ہو کر سوتا ہے جتنا شام ملک کا بادشاہ

غم و شادمانی بسر میرود
بمرگ این دو از سر بدر میرود

غم اور خوشی آخر گذر جانے والے ہیں
اور موت پر یہ دونوں سر سے باہر نکل جاتی ہے

چه آن را که بر سر نهادند تاج ‌‌ ‌‌ چه آن را که بر گردن آمد خراج

کیا وہ جو سر پر تاج رکھتے رہیں ‌‌ ‌‌ کیا وہ جن کی گردن خراج کے نیچے ہے

اگر سرفرازی بکیوان برست ‌‌ ‌‌ وگر تنگدستی بزندان درست

اگر کوئی سربلند کیوان پر ہے ‌‌ ‌‌ اور کوئی مفلس قید خانے میں ہے

در آندم که اجل بر سر هر دو تاخت ‌‌ ‌‌ نمی شاید از یکدگر شان شناخت

اس وقت جبکہ موت نے دونوں پر حملہ کیا ‌‌ ‌‌ نہ ایک کو دوسرے سے نہیں پہچان سکتے

حکایت

قصہ

شنیدم که یکبار در دجله ‌‌ ‌‌ سخن گفت با عابدی کله

میں نے سنا کہ ایک دریا میں ‌‌ ‌‌ ایک عابد سے ایک کھوپڑی نے کہا

که من فر فرماندهی داشتم ‌‌ ‌‌ بسر بر کلاه مهی داشتم

کہ میں حکومت کا دبدبہ ‌‌ ‌‌ اور حکومت کا تاج سر پہ رکھتی تھی

سپهرم مدد کرد و نصرت وفاق ‌‌ ‌‌ گرفتم ببازوی دولت عراق

آسمان نے میری مدد کی اور فتح نے موافقت ‌‌ ‌‌ میں نے زور بازو سے عراق لیا

طمع کرده بودم که کرمان خورم ‌‌ ‌‌ که ناگه بخوردند کرمان سرم

میں نے ارادہ کیا کہ کرمان فتح کروں ‌‌ ‌‌ کہ یکایک میرا سر کیڑوں نے کھانا شروع کیا

بکن پنبهٔ غفلت از گوش هوش ‌‌ ‌‌ که از مردگان پندت آید بگوش

غفلت کی روئی ہوش کے کانوں سے نکال دے ‌‌ ‌‌ تاکہ تیرے کان میں مردوں کی نصیحت آسکے

در معنی نکوکاری و بدکاری و عاقبت آن را

نیکی اور بدی اور ان کا انجام

نکوکار مردم نباشد بدش — نورزد کسی بد که نیک آیدش

آدمیوں کی نیکی کی بدی نہیں ہو سکتی — کوئی آدمی برا نہیں کرتا جس کے ساتھ بھلا کیا گیا ہو

شر انگیز هم در سر شر رود — چو کژدم که با خانه کمتر رود

فسادی آدمی بچھو کی طرح ہے — جو گھر میں کم جاتا ہے ہمیشہ فساد کے خیال میں رہتا ہے

اگر نفع کس در نهاد تو نیست — چنین جوهر و سنگ خارا یکیست

اگر تیری ذات میں کسی کو فایدہ پہنچانا نہیں ہے — تو یہ موتی اور معمولی پتھر ایک جیسا ہے

غلط گفتم ای یار شایسته خوی — که نفع است در آهن و سنگ و روی

اے نیک خصلت دوست میں نے غلط کہا ہے — بلکہ لوہے پتھر اور کانسے میں فائدہ ہے

چنین آدمی مرده به ننگ را — که بروی فضیلت بود سنگ را

ایسا آدمی شرم سے مرا ہوا بہتر ہے — کہ اس سے پتھر کو فضیلت ہو

نه هر آدمی زاده از دد به است — که دد ز آدمی زاده بد به است

نہ ہر آدمی زادہ درندہ سے بہتر ہے — بلکہ درندہ برے آدمی سے بہتر ہے

به است از دد انسان صاحب خرد — نه انسان که در مردم افتد چو دد

عقلمند انسان درندہ سے بہتر ہے — نہ وہ انسان جو آدمیوں پر درندوں کی طرح حملہ کرے

چو انسان نداند بجز خورد و خواب — کدامش فضیلت بود بر دواب

جب انسان کھانے اور سونے کے اور کچھ نہ جانے — تو اس کو چوپایوں پر کیا فضیلت ہو سکتی ہے

سوار نگون بخت بی راه رو	پیاده برد زو به رفتن گرو
پیادہ چلنے والا اس سوار سے سبقت لیجاتا ہے	جو بے راہ چلتا ہو (بیراہ غلط راہ)
کسی دانهٔ نیکمردی نکاشت	کزو خرمن کام دل برنداشت
کسی نے نیک مردی کا دانہ نہ بویا	کہ اس خرمن سے دل کا مقصد حاصل نہ ہوا
نه هرگز شنیدم در عمر خویش	که بد مرد را نیکی آمد به پیش
میں نے اپنی عمر میں کبھی نہیں سنا	کہ برے آدمی کا انجام نیکی پر ہو

حکایت

قصہ

گریزی بچاهی در افتاده بود	که از هول او شیر نر ماده بود
ایک بہادر کنوئیں میں گرا ہوا تھا	کہ اس کے ڈر سے شیر نر مادہ کی طرح تھا
بد اندیش مردم بجز بد ندید	بیفتاد و عاجزتر از خود ندید
لوگوں کے بدخواہ نے سوائے برائی کے کچھ نہ دیکھا	گر پڑا تو اپنے سے عاجز کسی کو نہ دیکھا
همه شب ز فریاد و زاری نخفت	یکی بر سرش کوفت سنگی و گفت
تمام رات فریاد اور گریہ زاری کی وجہ سے نہ سویا	اس شخص نے اس کے سر پہ پتھر مارا اور کہا
تو هرگز رسیدی بفریاد کس	که می خواهی امروز فریادرس
تو کبھی کسی کی فریاد کو نہیں پہنچا	اور اب تو خود فریاد رسی چاہتا ہے
همه تخم نیکو دمی کاشتی	ببین لاجرم بر که برداشتی
کیا تمام عمر تو نے ایک دم بھی نیکی کا بویا	دیکھ آخر تو نے کیا پھل اٹھایا

که بر جان ریشت نهد مرهمی	که دلها ز ریشت بنالد همی
کون تیری زخمی جان پر مرہم رکھے	اس واسطے کہ بڑے دل زخموں سے نالہ کرتے ہیں
تو ما را همی چاه کندی براه	بسر لاجرم در فتادی بچاه
تو نے ہمارے لیے راہ میں کنواں کھودا	آخر ناچار تو ہی سر کے بل اس میں گرا
دو کس چه کنند از پی خاص و عام	یکی نیک محضر دگر زشت نام
دو آدمی خلقت کیلئے کنواں کھودتے ہیں	ایک نیک خصلت دوسرا بد نہاد
یکی تا کند تشنه را تازه حلق	دگر تا بگردن در افتند خلق
ایک اس لئے کہ پیاسے اس سے حلق تر کریں	دوسرا اس لیئے کہ سر کے بل لوگ اس میں گریں
اگر بد کنی چشم نیکی مدار	که هرگز نیارد گز انگور بار
اگر تو برائی کرے تو نیکی کی امید نہ رکھ	اس واسطے کہ کبھی گز کے پھل کا درخت انگور کا پھل نہیں لاتا
نپندارم ای در خزان کشته جو	که گندم ستانی بوقت درو
اے خزاں میں جو بونے والے میں نہیں گمان کرتا	کہ تو کاٹنے کے وقت گیہوں پائیگا
درخت زقوم ار بجان پروری	مپندار هرگز کزو بر خوری
اگر تو زقوم (خاردار بے پھل درخت صحرا) کا درخت بوئیگا	تو اس سے پھل کی امید مت رکھ
رطب نارد چوب خرزهره بار	چه تخم افگنی بر همان چشم دار
کنیر کی لکڑی کھجور کا پھل نہ لائیگی	تو جیسا بیج بوتا ہے ویسا ہی امید رکھ

حکایت

قصہ

حکایت کنند از یکی نیک مرد — کہ اکرام حجاج یوسف نکرد

ایک نیک شخص کا ذکر کرتے ہیں — کہ اس نے یوسف کے لڑکے حجاج کی تعظیم نہ کی

بسرہنگ دیوان نگہ کرد تیز — کہ نطعش بینداز و ریگش بریز

اس نے کچہری کے سپاہی کی طرف تیز نگاہ سے دیکھا — اور اس لڑکے کیلئے چمڑا بچھانے اور اس پر ریت پھیلانے کیلئے کہا

چو حجت نماند جفاجوی را — بہ پرخاش درہم کشد روی را

جب ظالم کے پاس کوئی حجت نہ رہی — تو لڑائی کا ارادہ کیا

بخندید و بگریست مرد خدای — عجب ماند سنگین دل تیرہ رای

وہ اللہ کا مرد ہنسا اور رویا — اور وہ ظالم سخت دل بیخوف اس سے تعجب ہوا

چو دیدش کہ خندید و دیگر گریست — بپرسید کین خندہ و گریہ چیست

جب اس نے دیکھا کہ ہنسا اور اس کے بعد رویا — تو اس سے پوچھا کہ یہ ہنسی اور رونا کیا ہے

بگفتا ہمی گریہ ام از روزگار — کہ طفلان بیچارہ دارم چہار

کہا کہ گردش زمانہ سے روتا ہوں — کہ میرے چار لڑکے ہیں

ہمی خندم از لطف یزدان پاک — کہ مظلوم رفتم نہ ظالم بخاک

میں خدائے پاک کی مہربانی سے ہنستا ہوں — کہ میں اس کی زمین میں مظلوم ہوں ظالم نہیں ہوں

یکی گفتش ای نامور شہریار — یکی دست ازین پیر دہقان بدار

ایک نے اس سے کہا کہ اے نامور بادشاہ — چھوڑ اور اس بوڑھے دہقان سے ہاتھ اٹھالے

کہ خلقی بدو تکیہ دارند و پشت — روا نیست خلقی بیکبار کشت

کہ ایک خلقت اس پر تکیہ اور بھروسہ رکھتی ہے — اس لئے اس کو مار کر خلقت کو ایک بار نہ مارنا چاہیے

بزرگی و عفو و کرم پیشه کن — ز خردان اطفالش اندیشه کن

پاکیزگی اور بخشش اور مہربانی کی عادت پکڑ — اور اس کے بچوں اور لڑکوں سے خوف کر

مگر دشمن خاندان خودی — که بر خاندانها پسندی بدی

شاید تو اپنے خاندان کا دشمن ہے — کہ خاندانوں سے برائی پسند کرتا ہے

مپندار دلها بداغ تو ریش — که روز پسین آیدت خیر پیش

دلوں کو اپنے داغ سے زخمی کرکے — یہ مت سمجھ کہ تیرے آگے نیکی آئے گی

نخفتست مظلوم از آهش بترس — ز دود دل صبحگاهش بترس

مظلوم سویا نہیں ہے اس کی آہ — اور صبح کے وقت کے رونے سے ڈر

نترسی که پاک اندرونی شبی — برآرد ز سوز جگر یاربی

تو نہیں ڈرتا کہ ایک پاک دل رات کو — جلے ہوئے دل سے یا رب کی آواز نکالتا ہے

بسوزا چنان برهمی افشاند دست — که حجاج را دست حجت ببست

جلنے سے ایسا ہاتھ نہ جھاڑ — کہ حجاج کی حجت کے ہاتھ بند ہو گئے

نه ابلیس بد کرد و نیکی ندید — بر پاک ناید ز تخم پلید

ابلیس نے کہ بدی کی ہے کوئی نیکی نہیں دیکھتا — کیونکہ برے بیج سے اچھا پھل نہیں اگ سکتا

مدر پرده کس بهنگام جنگ — که باشد ترا نیز در پرده ننگ

لڑائی کے وقت کسی کا پردہ مت فاش کر — کیونکہ ہو سکتا ہے کہ تیرا بھی کوئی برا راز ہو

مزن بانگ بر شیرمردان درشت — چو با کودکان بر نیائی بمشت

جب تو لڑکوں پر گھونسوں سے غالب نہیں آ سکتا — تو بہادروں پر سخت آواز مت مار

شنیدم کہ نشنید و خونش بریخت ‌‌ ‌ ز فرمان داور کہ داند گریخت

میں نے سنا کہ حجاج نے اس کی نصیحت نہیں سنی اور ‌ اس کا خون گرا دیا اور کہا کہ حاکم کے حکم سے کون سر پھیر سکتا ہے

بزرگی در آن فکرت آن شب نخفت ‌ بخواب اندرون دید درویش گفت

ایک بزرگ اس رات اس فکر سے نہ سویا ‌ درویش کو اس نے خواب میں دیکھا اور کہا

دمی بیش بر من سیاست نراند ‌ عقوبت بر او تا قیامت بماند

اس نے ایک دم سے زیادہ مجھ پر سزا نہ کی ‌ مگر اس پر قیامت تک عذاب باقی رہیگا

حکایت

قصہ

یکی پند میداد فرزند را ‌ نگہدار پند خردمند را

ایک شخص لڑکے کو نصیحت کرتا تھا ‌ کہ دانا آدمی کی نصیحت کو اچھا سمجھ

مکن جور بر خردگان ای پسر ‌ کہ یک روزت افتد بزرگی بسر

اے بیٹے چھوٹوں عاجزوں پر ظلم نہ کر ‌ کیونکہ ایک روز تجھے بھی ایک زبردست سے واسطہ پڑیگا

نمی ترسی ای کودک کم خرد ‌ کہ روزی پلنگیت برہم درد

اے نادان لڑکے کیا تجھے اس بات کا خوف نہیں ہے ‌ کہ ایک دن کو چیتا تجھے پھاڑ ڈالے

بخردی درم زور سرپنجہ بود ‌ دل زیردستان ز من رنجہ بود

لڑکپن میں میرے پنجے میں قوت تھی ‌ کمزوروں کا دل مجھ سے آزردہ تھا

بخوردم یکی مشت زورآوران ‌ نکردم دگر زور بر لاغران

ایک دفعہ ایک زبردست کا گھونسہ کھایا ‌ پھر اس کے بعد کبھی چھوٹوں پر جبر نہیں

گفتار

کلام

الا تا بغفلت نخسپی که نوم — حرام ست بر چشم سالار قوم

خبردار غفلت سے نہ سو — کیونکہ سردار قوم کی آنکھوں پر نیند حرام ہے

غم زیردستان بخور زینهار — بترس از زبردستی روزگار

زیردستوں (عاجزوں) کا غم ضرور کھا — اور زمانے کی زبردستی سے ڈر

نصیحت که خالی بود از غرض — چو داروی تلخست دفع مرض

جو نصیحت خود غرضی سے خالی ہو — وہ کڑوی دوا کی طرح مرض کو دور کرنیوالی ہے

حکایت درین معنی

اسی بیان میں کہانی

یکی را حکایت کنند از ملوک — که بیماری رشته کردش چو دوک

بادشاہوں میں سے ایک کا ذکر کرتے ہیں — کہ آزار کی بیماری نے اسے تکلے کی طرح کر دیا تھا

چنانش در انداخت ضعف جسد — که می برد بر کمترینان حسد

اس کو بدن کی کمزوری نے ایسا لاغر کر دیا تھا — کہ غریبوں پر حسد کھاتا تھا

که شاه ار چه بر عرصه نام آورست — چو ضعف آمد از بیدقی کمترست

بادشاہ اگرچہ زمانے پر مشہور ہے — لیکن جب کمزوری آئی تو ایک پیادے سے کمتر ہے

ندیمی زمین ملک بوسه داد — که عمر خداوند جاوید باد

ایک مصاحب نے بادشاہ کے پایہ تخت کو بوسہ دیا — اور کہا کہ جناب کی عمر کو ہمیشگی ہو

درین شہر مردی مبارک دم است — کہ از پارسایان چنوی کم است

اس شہر میں ایک مبارک دم آدمی ہے — کہ پارساؤں میں ایسا آدمی کم ملتا ہے

نبردیش پیش مہمات کس — کہ مقصود حاصل نشد در نفس

اس کے پاس کوئی مشکل نہیں لے گئے — جو ایک پل میں حاصل نہ ہو گئی ہو

بخوان تا بخواند دعای برین — کہ رحمت رسد ز آسمان بر زمین

تو اسے بلا تاکہ اسیر کوئی دعا پڑھے — تاکہ زمین پر آسمان سے رحمت لائے

بفرمود تا مہتران خدم — بخواندند پیر مبارک قدم

اس نے فرمایا یہاں تک کہ نوکروں کے افسروں نے — شیخ نیک قدم والے کو بلایا

بگفتا دعائی کن ای ہوشمند — کہ در رشتہ چون سوزنم پای بند

کہا اے عقلمند کوئی دعا کر — کیونکہ میں رشتہ کی بیماری میں اس طرح گرفتار ہوں جس طرح ڈور میں سوئی

شنید این سخن پیر خم بودہ پست — بہ تندی برآورد بانگ درشت

اس کبڑی پیٹھ والے بزرگ شیخ نے یہ بات سنی — تو برافروختہ ہو کر ایک سخت آواز نکالی

کہ حق مہربان ست بر دادگر — ببخشای و بخشایش حق نگر

کہ خدا عادل پر مہربان ہے — بخشش کر اور پھر خدا کی بخشش دیکھ

دعائی منت کی شود سودمند — اسیران مظلوم در چاہ و بند

میری دعا تجھے کس طرح فائدہ پہنچائیگی — جب بیگناہ قیدی کنوئیں میں بند ہیں

تو ناکردہ بر خلق بخشایشی — کجا بینی از دولت آسایشی

تو نے خلقت پر کوئی بخشش نہیں کی — تو دولت سے آرام کب دیکھیگا

بیایدت عذر خطا خواستن — پس از شیخ صالح دعا خواستن

تجھ کو خطا کی عذر خواہی کرنی چاہیئے — اس کے بعد نیک شیخ سے دعا کرانی چاہیئے

کجا دست گیرد دعای ویت — دعای ستمدیدگان در پیت

اس کی دعا تیرا ہاتھ کب پکڑ سکیگی — جبکہ غریبوں کی بددعا تیرے پیچھے ہے

شنید این سخن شہریار عجم — ز خشم و خجالت برآمد بہم

جب عجم کے بادشاہ نے یہ بات سنی — تو غصے اور شرمندگی سے برہم ہوگیا

برنجید و پس با دل خویش گفت — چہ رنجم حق است اینکہ درویش گفت

رنجیدہ ہوا پھر اپنے دل میں کہا میں کیا رنجیدہ ہوں — کیونکہ جو کچھ اس فقیر نے کہا ہے سچ ہے

بفرمود تا ہر کہ در بند بود — بفرمانش آزاد کردند زود

فرمایا اور جتنے لوگ قید میں تھے — اس کے حکم سے آزاد کر دیئے گئے

جہاندیدہ بعد از دو رکعت نماز — بداور برآورد دست نیاز

جہاندیدہ بزرگ نے دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد — خدا کی طرف عاجزی کے ہاتھ اٹھائے

کہ ای برفرازندہ آسمان — بجنگش گرفتی بصلحش بمان

کہ اے آسمانوں کے بلند کرنے والے — تونے اسے نافرمانی کی وجہ سے پکڑا تھا اب صلح کی بدولت چھوڑ دے

ولی ہمچنان بر دعا داشت دست — کہ رنجور افتادہ برپای جست

ولی نے دعا کے لئے ابھی ہاتھ اٹھایا ہی ہوا تھا — کہ گرا ہوا بیمار اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا

تو گفتی ز شادی بخواہد پرید — چو طاوس چون رشتہ در پا ندید

گویا تو نے دیکھا ہے کہ جب مور پاؤں میں رسی نہ دیکھے — تو خوشی سے اڑ جاتا تھا

بفرمود گنجینهٔ گوهرش — فشاندند در پای و زر بر سرش

اس نے فرمایا تو لوگوں نے اس کے موتی کے خزانے کا ڈھیر — اس کے سر سے پاؤں تک لگا دیا

حق از بهر باطل نشاید نهفت — از آنجمله دامن بیفشاند گفت

حق جھوٹ کے واسطے چھپانا نہ چاہیے — اس نے اس سب خزانہ سے ہاتھ جھاڑا اور کہا

مرو با سر رشته باری دگر — مبادا که دیگر کند رشته سر

دوسری دفعہ ظلم کی طرف مت جانا — تاکہ اور کسی کی مار وا کی بیماری کو تیرے سر باندھ دیا

چو باری فتادی نگهدار پای — که یکبار دیگر بلغزد ز جای

جب تو ایک بار گر چکا ہے تو اب تو پاؤں کا خیال رکھ — کہ دوسری مرتبہ پھر نہ پھسل جائیں

ز سعدی شنو کین سخن راست است — نه هر باری افتاده برخاست است

سعدی رحمۃ اللہ سے یہ بات سن کہ سچ ہے — کہ کوئی ہر مرتبہ گر کر نہیں اٹھا

گفتار

کلام

جهان ای پسر ملک جاوید نیست — ز دنیا وفاداری امید نیست

اے لڑکے جہاں ہمیشگی کی جگہ نہیں ہے — اس لیے اس سے موافقت کی امید نہیں ہے

نه بر باد رفتی سحرگاه و شام — سریر سلیمان علیه السلام

کیا صبح و شام حضرت سلیمان کا تخت ہوا پر نہیں اڑتا — تھا آخر تو نے نہیں دیکھا

باخر ندیدی که بر باد رفت — خنک آنکه با دانش و داد رفت

کہ برباد ہو گیا — وہ شخص اچھا ہے جو عقل اور انصاف سے گیا

کسی زین میان گوی دولت ربود	که در بند آسایش خلق بود
اس دنیا سے وہ شخص دولت لے گیا	کہ جو خلقت کے آرام کی فکر میں تھا
بکار آمد آنہا کہ برداشتند	نگرد آوریدند و بگذاشتند
دولت ان کے کام نہ آئی جنہوں نے اٹھائی	کیونکہ انہوں نے جمع کی اور چھوڑ گئے

حکایت

قصہ

شنیدم کہ در مصر میری اجل	سپہ تاخت بر روزگارش اجل
میں نے سنا کہ مصر میں ایک بہت بڑا امیر تھا	موت نے اس کی عمر پر سپاہ دوڑا دی
جمالش برفت از رخ دلفروز	چو خور زرد شد بس نماند ز روز
اس کے دلفروز چہرہ سے حسن جاتا رہا	اور اس خورشید کی طرح زرد ہو گیا جس کا روز باقی نہ رہا ہو غروب ہے
گزیدند فرزانگان دست فوت	کہ در طب ندیدند داروی موت
عقلمندوں نے موت کا ہاتھ کاٹا	کیونکہ انہوں نے حکمت میں کوئی موت کی دوا نہ دیکھی
ہمہ تخت و ملکی پذیرد زوال	بجز ملک فرمانده لایزال
سوائے خداوند تعالے کے ملک کے	تمام اور ملک زوال پذیر ہیں
چو نزدیک شد روز عمرش بشب	شنیدند میگفت در زیر لب
جب اس کی عمر کا دن رات کے قریب ہوا (موت کا وقت آیا)	تو لوگوں نے سنا کہ وہ ہونٹوں میں کچھ کہتا تھا
کہ در مصر چون من عزیزی نبود	چو حاصل ہمین بود چیزی نبود
کہ مصر میں مجھ سا کوئی عزیز نہ تھا	جب اس کا حاصل یہی تھا تو یہ کچھ نہ تھا

جهان گرد کردم نخوردم برش — برفتم چو بیچارگان از سرش

میں نے جہان کو جمع کیا مگر اس کا پھل نہ کھایا — اور بیچاروں کی طرح اس سے گذر گیا

پسندیده رائی که بخشید و خورد — جهان از پی خویشتن گرد کرد

وہ عقلمند جس نے کہ بخشش کی اور کھایا — اس نے جہان کو اپنے گرد جمع کیا

درین کوش تا با تو ماند مقیم — که هر چه از تو ماند دریغ است و بیم

اس میں کوشش کر تا کہ تیرے ساتھ قایم رہے — کیونکہ جو کہ تجھ سے باقی رہیگا وہ افسوس، اور خوف ہے

کند خواجه بر بستر جان گداز — یکی دست کوته و دیگر دراز

خواجہ بستر جانگداز پر ایک ہاتھ بڑھاتا ہے — اور ایک کوتاہ کرتا ہے

دران دم ترا می نماید بدست — که دهشت زبانش ز گفتن ببست

اس وقت تجھے ہاتھ سے دکھاتا ہے — جب کہ خوف نے اس کی زبان کہنے سے بند کر دی

که دستی بجود و کرم کن دراز — دگر دست کوته کن از ظلم و آز

کہ ہاتھ سخاوت اور بخشش میں دراز کر — اور دوسرا ہاتھ ظلم و حرص سے کوتاہ کر

کنونت که دستست خاری بکن — دگر کی برآری تو دست از کفن

اب جب کہ تجھے طاقت ہے کانٹے نکال — پھر تو کفن سے ہاتھ کب نکالیگا

بتابد بسی ماه و پروین و هور — که سر برنداری ز بالین گور

بہت مدت چاند اور ستارے چمکیں گے — مگر تو قبر کے سرہانے سے سر نہ اٹھائیگا

حکایت

قصہ

قزل ارسلان قلعه سخت داشت	که گردن بالوند بر می فراشت
قزل ارسلان کا ایک کوہ الوند جیسی بلند (اونچا)	گردن رکھنے والا قلعہ تھا
نه اندیشه از کس نه حاجت بهیچ	چو زلف عروسان رهش پیچ پیچ
نہ اس کو کسی کا ڈر تھا نہ کسی چیز کی ضرورت تھی	اس کی راہ عروسیوں کی زلف کی طرح پر پیچ تھی
چنان نادر افتاد در روضهٔ	که بر لاجوردی طبق بیضهٔ
ایک باغ میں ایسا عجیب پڑا ہوا تھا	جیسے سبز طبق میں ایک انڈا ہو
شنیدم که مردی مبارک حضور	بنزدیک شاه آمد از راه دور
میں نے سنا کہ ایک مبارک دل مرد	دور سے بادشاہ کے پاس آیا
حقایق شناسی جهاندیدهٔ	هنرمندی آفاق گردیدهٔ
حقیقتوں کو پہچاننے والا دانا	زمانہ میں سیر کرنے والا تجربہ کار تھا
بخندید کین قلعه خرم است	ولیکن نپندارمش محکم است
ہنسا اور کہا کہ یہ قلعہ اچھا ہے	لیکن میں نہیں خیال کرتا کہ یہ مضبوط ہے
نه پیش از تو گردنکشان داشتند	دمی چند بودند و بگذاشتند
کیا اس سے پہلے بادشاہ اسے نہیں رکھتے تھے	وہ بھی کچھ دن رہے اور آخر چھوڑ گئے
نه بعد از تو شاهان دیگر برند	درخت امید ترا برخورند
کیا تیرے بعد دوسرے بادشاہ اسے نہیں لینگے	اور تیری امید کے درخت کا پھل کھائیں گے
ز دوران ملک پدر یاد کن	دل از بند اندیشه آزاد کن
باپ کے زمانے اور ملک کو یاد کر	اور دل کو غم کی قید سے آزاد کر

چنان روزگارش بکنجی نشاند ‏ که بر یک پشیزش تصرف نماند

زمانہ نے اس کو ایسے گوشے میں بٹھایا ‏ کہ اس کا تصرف ایک کوڑی میں نہ رہا

چو نومید ماند از همه چیز و کس ‏ امیدش بفضل خدا ماند و بس

جب ہر چیز سے اور ہر آدمی سے نا امید ہوگیا ‏ تو اس کی امید صرف اللہ کی مہربانی اور فضل پر تھی

بر مرد هشیار دنیا خس است ‏ که هر مدت جای دیگر کس است

داناؤں کے نزدیک دنیا کمینی ہے ‏ کہ ہر وقت کسی دوسرے آدمی کی ملکیت ہے

حکایت

قصہ

چنین گفت شوریده در عجم ‏ بکسری که ای وارث ملک جم

ایک دیوانے نے ملک عجم میں نوشیرواں سے کہا ‏ کہ اے جمشید کے ملک کے وارث

اگر ملک بر جم بماندی و بخت ‏ ترا چون میسر شدی تاج و تخت

اگر جمشید کے پاس ملک اور نصیبہ رہتا ‏ تو تیرے پاس تاج و تخت کس طرح پہنچتا

اگر گنج قارون بدست آوری ‏ نماند مگر آنچه بخشی بری

اگر تو قارون کا خزانہ ہاتھ میں لائے ‏ وہ تیرے ساتھ نہ جائیگا مگر تو وہ لیجائیگا جو بخشیگا ۔

حکایت

قصہ

چو الپ ارسلان جان بجان بخش داد ‏ پسر تاج شاهی بسر بر نهاد

جب الپ ارسلان نے جان جان بخشنے والے کو دی ‏ تو لڑکے نے شاہی تاج سر پر رکھا

بتربت سپردندش از تاج گاہ — نہ جای نشستن نہ اماج گاہ

اس کو مرتبہ اور تخت سے قبر کے سپرد کیا — اور بیٹھنے اور نشانہ بازی کی جگہ نہ رہی

چنین گفت دیوانۂ ہوشیار — چو دیدش پسر روز دیگر سوار

ایک دیوانے نے جب اس کے لڑکے کو — دوسرے دن سوار دیکھا تو کہا

زہی ملک و دوران سر در نشیب — پدر رفت و پای پسر در رکیب

ملک اور زمانہ نشیب کی طرف ہے — کیونکہ باپ چلا گیا اور بیٹا آج رکاب میں ہے

چنین است گردیدن روزگار — سبک سیر بدعہد ناپایدار

ایسی ہی زمانہ کی گردش ہے — جلد گذرنے والی بے وفا اور بے ثبات

چو دیرینہ روزی سرآورد عہد — جوان دولتی سر برآرد ز مہد

جب کسی بوڑھے کا زمانہ آخر ہوتا ہے — تو ایک جوان دولت گہوارے سے سر باہر لاتا ہے

منہ بر جہان دل کہ بیگانہ ایست — چو مطرب کہ ہر روز در خانہ ایست

جہان سے دل مت لگا کہ یہ بیگانہ ہے — گویئے کی طرح ہے جو ہر روز نئے گھر میں ہے

نہ لایق بود عیش با دلبری — کہ ہر بامدادش بود شوہری

اس معشوق سے ساتھ عیش کرنا مناسب نہیں ہے — جس کا ہر صبح نیا شوہر ہو

نکوئی کن امسال چون دہ تراست — کہ سال دگر دیگری دہ خداست

جب کہ تو گاؤں کا مالک ہے اس سال نیکی کر — کیونکہ دوسرے سال اس کا دوسرا مالک ہوگا

حکایت

قصہ

بزرگی جفاپیشه در حدّ غور ‖ گرفتی خر روستائی بزور

غور کی حد میں ایک ظالم بادشاہ ‖ کسانوں کا گدھا زبردستی پکڑ لیتا تھا

خران زیر بارِ گران بی‌علف ‖ بروزی دو مسکین شدندی تلف

بے دانہ اور گھاس گدھے بھاری بوجھ کے نیچے دبتا ‖ وہ مسکین ایک دن میں دو مر جاتے

چو منعم کند سفله را روزگار ‖ نهد بر دلِ تنگ درویش بار

جب کمینہ کو زمانہ امیر کرتا ہے ‖ تو عاجزوں کے دل پر بوجھ رکھتا ہے تکلیف دیتا ہے

چو بامِ بلندش بود خودپرست ‖ کند بول و خاشاک بر بام پست

جب کوئی خود پرست اونچے مکان پر ہو تو ‖ نیچے کے مکانوں پر کوڑا کرکٹ گراتا ہے

شنیدم که باری بعزم شکار ‖ برون رفت بیدادگر شهریار

میں نے سنا کہ ایک مرتبہ شکار کے ارادے سے ‖ ظالم بادشاہ باہر گیا

بپایی بدنبال صیدی براند ‖ شبش درگرفت از حشم دور ماند

ایک شکار کے پیچھے برابر گھوڑا دوڑایا ‖ اور اس لشکر سے دور رات ہو گئی

بتنها ندانست روی و رهی ‖ بیند اخت ناکام شب در دهی

تنہائی سے کوئی راہ نہ جانی ‖ آخر کار ناکامیاب ہو کر رات کو ایک گاؤں میں رہا

خری دید پوینده کارگر ‖ توانا و زور آور و باربر

ایک کام کا گدھا دیکھا [illegible] ‖ مضبوط اور قوی اور بوجھ اٹھانیوالا تھا

یکی مرد کرد استخوانی بدست ‖ چنان میزدش کاستخوان می‌شکست

ایک جنگلی آدمی ہڈی ہاتھ میں لیے ایسا مارتا تھا ‖ کہ ہڈی ٹوٹتی تھی

شہنشہ بر آشفت گفت ای جوان	ز حد رفت جورت برین بی زبان
بادشاہ نے ناراض ہو کے کہا اے جوان	اس بے زبان پر تیرا ظلم حد سے بڑھ چکا ہے
چو زور آوری خودنمائی مکن	بر افتادہ زور آزمائی مکن
جب تو زبردست ہے تو غرور مت کر	عاجزوں پر سختی نہ کر
پسندش نیامد فرومایہ قول	یکی بانگ بر پادشہ زد بہول
اس کو بادشاہ کی بات پسند نہ آئی	اور اسے خوفناک آواز سے پکارا
کہ بیہودہ نگرفتم این کار پیش	برو چون ندانی بس و کار خویش
میں نے یہ طریقہ بیہودہ اختیار نہیں کیا ہے	جب تو نہیں جانتا تو اپنے کام کا خیال کر
بسا کس کہ پیش تو معذور نیست	چو وا بینی از مصلحت دور نیست
بہت سے لوگ جو تیرے نزدیک معذور نہیں ہیں	اگر تو ان کو غور سے دیکھے تو وہ مصلحت سے دور نہیں
ملک را درشت آمد از وی خطاب	بگفتا بیا تا چہ بینی صواب
بادشاہ کو اس کی بات ناگوار گذری اور کہا	آ اور بتا کہ تو کیا مصلحت دیکھتا ہے
کہ پندارم از عقل بیگانہ	نہ مستی ہمانا کہ دیوانہ
اس واسطے کہ میں خیال کرتا ہوں کہ تو عقل سے ناآشنا ہے	تو مست نہیں ہے بلکہ تو دیوانہ ہے
بخندید کای ترک نادان خموش	مگر حال خضرت نیامد بگوش
ہنسا اور کہا کہ اے ترک چپ رہ	شاید حضرت خضر کا حال تو نے نہیں سنا
نہ دیوانہ خواند کس او را نہ مست	چرا کشتی ناتوانان شکست
نہ کوئی اسے دیوانہ کہتا ہے نہ مست	تو پھر کیوں یتیموں کی کشتی کو توڑتا ہے

جهانجوی گفت ای ستمگار مرد
بادشاہ نے کہا اے ظالم مرد

چه دانی که خضر آن برای چه کرد
تو کیا جانے کہ خضرؑ نے وہ کام کیوں کیا

در آن بحر مردی جفا پیشه بود
اس دریا میں ایک ظالم شخص تھا

که دلها از و بحر اندیشه بود
کہ اس کے ڈر سے دل خوف کے سمندر بنے ہوئے تھے

جزائر ز کردار او پر خروش
ٹاپو کے رہنے والے اس کے افعال سے روتے تھے

جهانی ز دستش چو دریا بجوش
اور ایک جہان اس کے ہاتھ سے دریا کی طرح جوش میں تھا

پس آن نیز از بهر مصلح شکست
پس اس کو مصلحت کے لیے توڑ دیا۔

که سالار ظالم نگیرد بدست
تاکہ ظالموں کا سردار اسے قبضہ میں نہ لا سکے

شکسته متاعی که در حرز تست
ٹوٹا ہوا سامان جو تیرے قبضہ میں ہے

از آن به که در دست دشمن درست
یہ اس سے بہتر ہے کہ ظالم کے ہاتھ میں اچھا ہو

بخندید دهقان روشن ضمیر
کسان روشندل ہنسا اور کہا کہ

که پس حق بدست منست ای امیر
اے سردار اب حقیقت میری طرف ہے

نه از جهل می بشکنم پای خر
میں ناواقفی سے گدھے کا پاؤں نہیں توڑتا ہوں

که از جور سلطان بیدادگر
بلکہ ظالم بادشاہ کے ظلم سے

خر اینجا به لنگ و تیمارکش
اس جگہ لنگڑا اور غمخوار گدھا بہتر ہے

از آن به که پیش ملک بارکش
اس سے کہ ظالم کے پاس بوجھ کھینچنے والا ہو

تو آن را نگوئی که کشتی گرفت
تو اس کو نہیں کہیگا کہ اس نے کشتی پکڑ لی

که چون نام بدنام زشتی گرفت
بلکہ اس نے ہمیشہ کے لیے بدنامی قبول کی

تفو بر چنان ملک و دولت که راند	**که شنعت بر او تا قیامت بماند**
جو دولت اور ملک اس طرح حاصل کیا ہو	اس پر لعنت کہ اس پر قیامت تک برائی رہی
ستمگر جفا بر تن خویش کرد	**نه بر زیردستانِ درویش کرد**
ظالم نے اپنے آپ پر ظلم کیا	نہ کہ عاجز کمزور درویش پر
که فردا در آن محفلِ نام و ننگ	**بگیرد گریبان درویشش بچنگ**
اس واسطے کل اس نام و ننگ کی محفل میں	اس کا گریبان اور داڑھی ہاتھ میں پکڑیگا
نهد بار او زار بر گردنش	**نیارد سر از عار بر کردنش**
گناہوں کا بوجھ اس کی گردن پر رکھیگا	نہ وہ شرم سے اوپر سر نہ اٹھائیگا
گرفتم که خر بارش اکنون کشد	**در آن روز بارِ خران چون کشد**
میں نے فرض کیا کہ اب گدھے اس کا بوجھ کھینچتے ہیں	اس دن وہ گدھوں کا بوجھ کس طرح کھینچیگا۔
گر انصاف پرسی بد اختر کس است	**که در راحتش رنجِ دیگر کس است**
اگر تو سچ پوچھے تو وہ آدمی بدنصیب ہے	کہ جس کی راحت میں دوسروں کا رنج ہو
همین پنج روزش تنعم بود	**که شادیش در رنجِ مردم بود**
جس کی خوشی آدمیوں کے رنج میں ہوگی	اس کی خوشی بھی پانچ دن ہوگی
اگر بر نخیزد به آن مُرده دل	**که خسپند از و مردم آزرده دل**
جس مردے آدمی آزردہ دل سوئیں	اگر وہ مردہ دل نہ اٹھے تو اچھا ہے
شه این جمله بشنید و چیزی نگفت	**ببست اسپ و سر بر زمین بر نهفت**
بادشاہ نے یہ سب کچھ سنا اور کچھ نہ کہا	گھوڑا باندھا اور سر زمین کے منہ پر رکھ دیا

همه شب به بیداری اختر شمرد
ز سودای اندیشه خوابش نبرد

تمام رات جاگا اور ستارے گنے
اور اسے تشویش اور رنج سے نیند نہ آئی

چو آوازِ مرغِ سحر گوش کرد
پریشانیٔ شب فراموش کرد

جب مرغ سحر کی آواز سنی
تو رات کی پریشانی کو بھول گیا

سواران همه شب که تاختند
سحرگه پیٔ اسب بشناختند

لشکر کے سواروں نے تمام رات دوڑ کی
اور صبح کو بادشاہ کے گھوڑے کی ٹاپ پہچان لی

بر آن عرصه اسب دیدند و شاه
پیاده دویدند یکسر سپاه

اس میدان میں گھوڑے پر بادشاہ کو دیکھا
تمام سپاہ پیدل دوڑی

به خدمت نهادند سر بر زمین
چو دریا شد از موج لشکر زمین

خدمت کے واسطے سر زمین پر رکھا
اور سپاہ کی لہروں سے زمین دریا بن گئی

بزرگان نشستند و خوان خواستند
بخوردند و مجلس بیاراستند

امرا بیٹھے اور خوان منگایا سب نے
کھایا اور مجلس آراستہ کی

چو شورِ طرب در نهاد آمدش
ز دهقان دوشینه یاد آمدش

جب خوشی کا جوش اس کے دل میں آیا
تو رات والے کسان کی بات اسے یاد آئی

بفرمود جستند و بستند سخت
بخواری فگندند در پای تخت

اس نے حکم دیا اور انھوں نے اسے سخت ڈھونڈا
اور مضبوط باندھا اور ذلت سے تخت کے نیچے ڈال دیا

سیه دل بر آهیخت شمشیر تیز
ندانست بیچاره روی گریز

جلاد نے تیز تلوار کھینچی
اس بیچارہ نے راہ گریز نہ جانی

شمردان دم از زندگی آخرش ۔ بگفت آنچه گردید در خاطرش

اس نے وہ اپنی زندگی کا آخر وقت سمجھا ۔ اور جو اس کے دل میں آیا کہا

نه بینی که چون کارد بر سر بود ۔ قلم را زبانش روان تر بود

تو نہیں جانتا کہ جب چاقو قلم کے سر ہوتا ہے ۔ تو اس کی زبان زیادہ رواں ہوتی ہے

چو دانست کز خصم نتوان گریخت ۔ بنا باکی او تیر ترکش بریخت

جب اس نے جانا کہ دشمن سے بھاگ نہ سکونگا ۔ تو بے باکانہ ترکش سے تیر گرائے

سر ناامیدی بر آورد و گفت ۔ شب گور در ده محال ست خفت

ناامیدی کا سر اٹھایا اور کہا ۔ کہ جو رات قبر میں سونی ہے وہ رات گاؤں میں نہیں سو سکتے

ز نامهربانی که در دور تست ۔ همه عالم آوارهٔ جور تست

اس بیرحمی سے کہ جو تیرے دور میں ہے ۔ تمام عالم میں تیرے ظلم کی شہرت ہے

نه من کردم از دست جورت نفیر ۔ که خلقی ز خلقی یکی کشته گیر

میں ہی تیرے ظلم سے فریاد نہیں کرتا بلکہ ۔ ایک خلقت فریاد کرتی ایک خلقت سے مجھ ایک کو مرا ہوا سمجھ

عجب گر منت بر دل آمد درشت ۔ بکش گر توانی همه خلق کشت

عجب ہے کہ میری باتیں تیرے دلکو سخت معلوم ہوئی ۔ ہوں۔ اگر تو ایک خلقت کو مار سکتا ہے تو مار

وگر سخت آمد نکوهش ز من ۔ بانصاف بیخ نکوهش بکن

اور اگر تجھے میری ملامت کرنی بری معلوم ہوئی ہے ۔ تو انصاف سے ملامت کی جڑ اکھیڑ

ترا چاره از ظلم برگشتن است ۔ نه بیچاره بیگناه کشتن است

تیری بھلائی اس میں نہیں ہے کہ تو بیگناہ عاجز کو مارے ۔ بلکہ تیری بھلائی ظلم کو چھوڑنے میں ہے

چو بیداد کردی توقع مدار	کہ نامت بہ نیکی رود در دیار
جب تو ظلم کرے تو یہ امید نہ رکھ	کہ ملک میں تیرا نام نیکی سے رہے گا
ندانم کہ چون خسپد دیدگان	نخفتہ ز دستت ستمدیدگان
میں نہیں جانتا کہ تو کس طرح سوتا ہے	جب کہ تیرے ہاتھ سے ظلم رسیدہ نہیں سوتے
بدان کی ستودہ شود پادشاہ	کہ خلقش ستایند در بارگاہ
سوچ کہ بادشاہ کب تعریف کے قابل ہو	جب بادشاہ کے سامنے اس کی تعریف کریں
چہ سود آفرین بر سر انجمن	پس چرخہ نفرین کنان پیرزن
محفل میں تیری تعریف ہونے سے کیا فائدہ	جب چرخے کے پیچھے تیری مرد و زن مذمت کریں
گرفت این سخن شاہ ظالم بگوش	ز مستی غفلت آمد بہ ہوش
ظالم بادشاہ نے یہ بات کان میں لی	غفلت کی مستی سے ہوش میں آیا
در آن دم کہ طالع نمودش بہی	دہی را ببخشید فرماندہی
جس گھڑی میں کہ نصیبے نے اسے یاوری کی	اس کسان کو اس کی بادشاہت دے دی
بیاموزی از عالمان عقل و خوی	بچندان کہ از جاہل عیب جوی
عالموں سے تو عقل اور خصلت نہیں سیکھ سکتا	جتنی کہ جاہل نکتہ چین سے
ز دشمن شنو سیرت خود کہ دوست	ہر آنچہ از تو آید بچشمش نکوست
اپنی خصلت دشمن سے پوچھ	کیونکہ جو کچھ تو کرے گا تیرے دوست کی نظر میں اچھا
ستایش سرایان نہ یار تواند	ملامت کنان دوستدار تواند
تعریف کرنے والے تیرے یار نہیں	بلکہ ملامت کرنے والے تیرے خیر خواہ ہیں

ترش روی بهتر کند سرزنش	که یاران خوش طبع شیرین منش
خوش طبع شیریں زبان یار کی نسبت	ترش شیرو بہتر ملامت کر سکتا ہے
ازین به نصیحت نگوید کست	اگر عاقلی یک اشارت بست
اس سے بہتر کوئی نصیحت نہیں کرتا	اگر تو عقلمند ہے تو تجھے ایک اشارہ کافی ہے

حکایت

(قصہ)

چو دور خلافت بمامون رسید	یکی ماه پیکر کنیزک خرید
جب مامون کو خلافت کا زمانہ حاصل ہوا	تو ایک چاند سی لونڈی خریدی
بچهر آفتابی بتن گلبنی	به عقل خردمند بازی کنی
چہرہ آفتاب جیسا اور بدن پھول جیسا	اور عقلمندوں کی عقل کے ساتھ بازی کرنیوالی
بخون عزیزان فرو برده چنگ	سر انگشتهای کرده عناب رنگ
چاہنے والوں کے خون میں پنجے رنگے ہوئے	اور انگلیوں کے سروں کو سرخ کئے ہوئے
بر ابروی عابد فریبش خضاب	چو قوس قزح بود بر آفتاب
اس فریبی عابد کے ابرو پہ وسمہ اس طرح تھا	جس طرح آفتاب پہ قوس قزح
شب خلوت آن لعبت حور زاد	مگر تن در آغوش مامون نداد
خلوت کی ایک رات میں اس حور نژاد معشوق نے	اپنا جسم مامون کے پہلو میں نہ رکھا
گرفت آتش خشم در وی عظیم	سرش خواست کردن چو جوزا دو نیم
اس کے اندر غصے کی آگ بہت تیزی سے بھڑکی	اس کا سر سرخ جوزا کی طرح دو ٹکڑے کرنا چاہا

بگفتا سر اینک به شمشیر تیز
اس لونڈی نے کہا کہ یہ ہے میرا سر
بینداز و با من مکن خفت و خیز
اسے تیز تلوار سے جدا کر اور میرے ساتھ سونا اور بیٹھنا مت کر

بگفت از که بر دل گزند آمدت
اس نے کہا کس چیز سے تیرے دل پر صدمہ ہوا ہے
چه خصلت ز من ناپسند آمدت
اور میری کونسی خصلت تجھے ناپسند آئی ہے

بگفت ار کشی ور شکافی سرم
اس نے کہا اگر تو قتل کر دے یا میرا سر پھاڑ دے
ز بوی دهانت به رنج اندرم
(میں) پھر بھی کہونگی کہ تیرے منہ کی بو سے میں آزردہ ہوں

کشد تیر پیکار و تیغ ستم
لڑائی کا تیر اور ستم کی تلوار ایکدم مار ڈالتی ہے
به یکبار و بوی دهان دمبدم
لیکن منہ کی بدبو بار بار مارتی ہے

شنید این سخن سرور نیکبخت
نیک بخت سردار نے یہ بات سنی
بشورید بر خود بپیچید سخت
اور اپنے اوپر نہایت پیچ و تاب کھایا اور برافروختہ ہوا

دلش گرچه در حال از او رنجه شد
اگرچہ اس کا دل اس وقت اس سے آزردہ ہوا
دوا کرد و خوشبوی چون غنچه شد
مگر اس نے دوا کی اور وہ گل کی طرح خوشبودار ہوا

پریچهره را همنشین کرد و دوست
اس پری چہرہ کو ہمنشین اور دوست بنایا
که این عیب من گفت یار من اوست
کہ اس نے میرا عیب کہا ہے یہ میرا دوست ہے

بنزد من آنکس نکوخواه تست
میرے نزدیک وہ شخص تیرا خیرخواہ ہے
که گوید فلان خار در راه تست
جو کہے کہ فلاں کانٹا تیری راہ میں ہے

بگمراه گفتن نکو می‌روی
بھولے ہوئے کو کہنا کہ تو ٹھیک جا رہا ہے
جفای تمامست و جور قوی
نہایت ظلم اور سخت ستم ہے

هر آنگه که عیبت نگویند پیش	هنر دانی از جاهلی عیب خویش
جب کہ تیرا عیب سامنے نہ کہیں گے	تو تو جہالت سے اسے ہنر جانے گا
مگو شهد شیرین شکر فایق است	کسی را که سقمونیا لایق است
جس شخص کے لیے سقمونیا (کڑوی دوا) مناسب ہے	اسے مت کہو کہ شہد میٹھا ہے یا شکر اچھی ہے
چه خوش گفت یکروز دارو فروش	شفا بایدت داروی تلخ نوش
ایک دن ایک دوا بیچنے والے نے کیا خوب کہا	کہ اگر تجھے صحت چاہیئے تو کڑوی دوا پیو
به پرویزن معرفت بیخته	به شهد عبادت بر آمیخته
خدا کی معرفت کی چھلنی (میں) چھنی ہوئی	بندگی کے شہد میں ملی ہوئی

حکایت

قطعہ

شنیدم که از نیکمردی فقیر	دل آزرده شد پادشاهی کبیر
میں نے سنا کہ ایک نیک مرد فقیر سے	ایک بڑا بادشاہ رنجیدہ ہوا
مگر بر زبانش حقی رفته بود	ز گردن کشی بر وی آشفته بود
شاید اس کی زبان سے کوئی سچ بات نکلی تھی	غرور سے اس پر ناراض ہوا
به زندان فرستادش از بارگاه	که زور آزمایست بازوی شاه
اس کو دربار سے قید خانے میں بھیج دیا	ایسا واسطے کے بادشاہ کا بازو زبردست ہے
ز یاران یکی گفتش اندر نهفت	مصالح نبود این سخن گفت گفت
اس فقیر کے دوستوں میں سے کسی نے اسے پوشیدگی میں کہا	کہ یہ بات کہنی اچھی نہیں تو اس نے کہا

رسانیدن امر حق طاعت است — ز زندان نترسم که یکساعت است

سچ بات پہنچانا عبادت ہے، میں قید خانے سے — نہیں ڈرتا کہ ایک ساعت کے قریب ہے

همانم که در خفیه این راز رفت — حکایت بگوش ملک باز رفت

جس وقت کہ خفیہ طور پر یہ راز بادشاہ تک پہنچا — اور یہ حکایت اس کے کان تک پہنچی

بخندید کو ظن بیهوده برد — نداند که خواهد درین حبس مرد

ہنسا اور کہا (بادشاہ) وہ بیہودہ بدگمانی کرتا ہے — وہ نہیں جانتا کہ اس قید خانے میں وہ مر جائیگا

غلامی بدرویش برد این پیام — بگفتا بخسرو بگوی ای غلام

ایک غلام درویش کے پاس یہ خبر لے گیا — اس نے کہا اے غلام بادشاہ کو کہدے

که دنیا بجز ساعتی بیش نیست — غم و خرمی پیش درویش نیست

کہ دنیا ایک ساعت سے زیادہ نہیں ہے — اور درویش کے واسطے خوشی اور غم یکساں ہے

نه گر دستگیری کنی خرمم — نه گر سر بری بر دل آید غمم

اگر تو میری دستگیری کریگا تو میں خوش نہیں ہونگا — اور اگر تو میرا سر کاٹیگا تو میرا غم نہیں کھا سکتا

ترا گر سپاه است و فرمان و گنج — مرا گر عیال است و حرمان و رنج

اگرچہ تیرے پاس سپاہ فوج اور خزانہ ہے — اور میرے پاس عیال اور بدنصیبی اور غم ہے

بدروازهٔ مرگ چون درشویم — بیک هفته باهم برابر شویم

ہم جس وقت موت کے دروازے پر جائیں گے — تو ایک ہفتہ کے اندر دونوں برابر ہو جائیں گے

منه دل برین دولت پنج روز — تن خویشتن را بآتش مسوز

اس پانچ دن کی دولت پہ دل مت لگا — اور اپنا بدن آگ میں مت جلا

نہ پیش از تو بیش از تو اندوختند — بہ بیداد کردن جہان سوختند

کیا تجھ سے پہلے بادشاہوں نے تجھ سے زیادہ جمع نہیں کیا — اور ظلم کرکے جہان کو جلا دیا

چنان زی کہ ذکرت بہ تحسین کنند — چو مردی نہ بر گور نفرین کنند

اس طرح جی کہ نیکی سے تیرا ذکر کریں — نہ کہ تیرے مرنے کے بعد تیری قبر پر لعنت بھیجیں

نباید بہ رسم بد آئین نہاد — کہ گویند لعنت بران کین نہاد

بری رسم پر قانون نہیں باندھنا چاہیئے — تاکہ لوگ یہ نہ کہیں کہ لعنت اس پر جس نے یہ بنیاد رکھی

وگر بر سر آید خداوند زور — نہ زیرش کند عاقبت خاک گور

اگر زبردست آدمی کامیاب ہو جائے — تو کیا قبر کی خاک اسے نیچا نہ دکھا دیگی

بفرمود دلتنگ روی از جفا — کہ بیرون کنندش زبان از قفا

ایک دل تنگ نے ظلم سے حکم دیا — کہ اس کی زبان پیچھے سے باہر نکالیں

چنین گفت مرد حقائق شناس — ازین ہم کہ گفتی ندارم ہراس

حقیقت شناس آدمی نے کہا کہ — تو نے جو کچھ کہا میں اس سے نہیں ڈرتا

من از بی زبانی ندارم غمی — کہ دانم کہ ناگفتہ آید ہمی

میں اپنی بے زبانی پر افسوس نہیں کرتا — کیونکہ جانتا ہوں کہ خدا بغیر کہے سنتا ہے

اگر بینوائی برم ور ستم — گرم عاقبت خیر باشد چہ غم

اگر چہ میں ظلم کی وجہ سے بے سر و سامان ہو گیا — تاہم میرا انجام اچھا ہے تو مجھے کیا غم ہے

عروسی بود نوبت ماتمت — گرت نیک روزی بود خاتمت

اگر تیرا خاتمہ اچھا ہو تو تیری موت کا ماتم — تیری شادی کی نوبت کی طرح ہوگا

حکایت

قصہ

یکی مشت زن بخت روزی نداشت — نہ اسباب شامش مہیا نہ چاشت

ایک پہلوان اپنی قسمت میں روزی نہ رکھتا تھا — نہ اسے شام کا سامان میسر تھا نہ صبح کا کھانا

ز جور شکم گل کشیدی بہ پشت — کہ روزی محال ست خوردن بہ مشت

پیٹ کے ظلم سے پیٹھ پر مٹی لادتا تھا — اس واسطے کہ گھونسے کے زور سے روزی کھانا مشکل ہے

مدام از پریشانی روزگار — دلش محنت آلود و تن سوگوار

ہمیشہ زمانے کی پریشانی سے — اس کا دل مردہ اور بدن محنت اٹھانیوالا رہتا تھا

گہش جنگ با عالم خیرہ کش — گہ از بخت شوریدہ رویش ترش

کبھی اپنے بیباک جہان سے لڑائی رہتی تھی — کبھی برے نصیب سے اس کا منہ ترش رہتا تھا

گہ از دیدن عیش شیرین خلق — فرو میشدی آب تلخش بہ حلق

کبھی لوگوں کے عیش و عشرت کو دیکھکر — اس کے حلق سے کڑوا پانی اترتا تھا

گہ از کار آشفتہ بگریستی — کہ کس دید ازین صعب تر زیستی

کبھی پریشان کام سے روتا تھا اور کہتا تھا — کہ اس سے زیادہ مصیبت کی زندگی بسر کرتا کس نے دیکھا ہے

کسان شہد نوشند و مرغ و برہ — مرا روی نان می نبیند ترہ

لوگ شہد مرغ حلوا اور گوشت کھاتے ہیں — لیکن میری روٹی ساگ کا منہ نہیں دیکھ سکتی

گر انصاف پرسی نہ نیکوست این — برہنہ من و گربہ را پوستین

اگر تو انصاف پوچھے تو کیا یہ ٹھیک نہیں — کہ میں برہنہ ہوں اور بلی کے پیٹے پر پوستین

دریغ از فلک شیوۂ ساختی	کہ گنج بدست من انداختی
افسوس اگر زمانہ کوئی ایسا طور کرتا	کہ میرے ہاتھ میں ایک خزانہ ڈالتا
مگر روزگاری ہوس راندمی	ز خود گرد محنت بیفشاندمی
شاید ایک زمانہ میں ہوس سے علیحدہ ہوتا	اور محنت کی خاک اپنے اوپر سے جھاڑتا
شنیدم کہ روزی زمینی بکافت	عظام زنخدان پوسیدہ یافت
میں نے سنا کہ اس نے ایک دن زمین کھودی	اور بوسیدہ کھوڑی کی ہڈیاں پائیں
بخاک اندرش عقد بگسیختہ	گہرہای دندان فرو ریختہ
مٹی میں اس کی لڑی ٹوٹی ہوئی اور	موتی جیسے دانت گرے ہوئے
دہان بی زبان پند میگفت راز	کہ ای خواجہ با بی مرادی بساز
بے زبان منہ نصیحت اور بھید کہتا تھا	کہ اے صاحب ناکامی کے ساتھ موافقت کر
نہ اینست حال دہن زیر گل	شکر خوردہ انگار یا خون دل
کیا مٹی کے نیچے منہ کا یہ حال نہیں اگرچہ تو	نے شکر کھایا ہوا سمجھ یا خون دل پینے والا مان
غم از گردش روزگاران مدار	کہ بیجا بگردد بسی روزگار
زمانہ کی گردش سے اندیشہ مت کر	کیونکہ زمانہ بہت بیجا پھرتا ہے
ہمان لحظہ کین خاطرش رو بداد	غم از خاطرش رخت یکسو نہاد
اس وقت جبکہ اسے یہ خیال ہوا تو غم نے	اس کے دل سے اپنا اسباب علیحدہ رکھا
کہ ای نفس بی رای و تدبیر و ہش	بکش بار تیمار و خود را مکش
اے بے عقل و تدبیر و ہوش نفس بیمار کی	تیمارداری کی زحمت اٹھا اور اپنے آپکو مت تیمارداری کی روک

اگر بندہ بار بر سر برد — وگر سر باوج فلک بر برد

اگر کوئی بندہ سر پر بوجھ لے جائے — یا آسمان کی بلندی پر سر لے جائے

دران دم کہ حالش دگرگون شود — بمرگ از سرش ہر دو بیرون شود

اس وقت جب کہ ان کی حالت میں تغیر ہوتا ہے — تو موت کی وجہ سے دونوں سر سے نکل جاتے ہیں

غم و شادمانی نماند ولیک — جزای عمل ماند و نام نیک

غم و خوشی باقی نہیں رہتی — بلکہ عملوں کی جزا اور نیکی باقی رہ جاتی ہے

کرم پای دارد نہ دیہیم و تخت — بدہ کز تو این ماند ای نیکبخت

بخشش قائم رہتی ہے نہ کہ تخت و تاج — تو بخشش کر تاکہ تجھ سے یہ باقی رہے

مکن تکیہ بر ملک جاہ و حشم — کہ پیش از تو بودست و بعد از تو ہم

ملک مرتبہ اور لشکر پر بھروسہ نہ کر — کیونکہ یہ تیرے پہلے بھی تھا اور تیرے بعد بھی

زر افشان چو دنیا بخواہی گذاشت — کہ سعدی دُر افشاند اگر زر نداشت

جب تجھے دنیا چھوڑنی ہے تو زر بخشش کر — کیونکہ سعدی جو روپیہ نہیں رکھتا موتی لٹاتا ہے (شعر)

حکایت

حکایت کنند از جفا گستری — کہ فرماندہی داشت بر کشوری

ایک ظالم کی حکایت کرتے ہیں — جو ایک ملک پر حکومت کرتا تھا

در ایام او روز مردم چو شام — شب از بیم او خواب مردم حرام

اس کے عہد میں لوگوں کا دن ان کی شام کی طرح سیاہ ماتم — تھا اور رات خواہش کے خوف سے نیند حرام ہوتی تھی

همه روز نیکان از و در بلا — بشب دست پاکان از و بر دعا

نیک آدمی تمام دن اس سے مصیبت میں تھا — رات کو پاک لوگوں کا ہاتھ اس کی وجہ سے دعا کیلئے اٹھتا

گروهی بر شیخ آن روزگار — ز دست ستمگر گرستند زار

اس زمانے کے شیخ کے پاس — ایک گروہ اس ظالم کے ہاتھ سے پھوٹ پھوٹ کر رویا

که ای پیر دانای فرخنده رای — بگوی این جوان را بترس از خدای

کہ اے مبارک اور دانا شیخ — اس جوان کو کہو کہ خدا سے ڈرے

بگفتا دریغ آیدم نام دوست — که هر کس نه در خورد پیغام اوست

کہا کہ مجھکو دوست کے نام سے افسوس آتا ہے — کیونکہ ہر شخص اس کے پیغام کے لائق نہیں ہوا کرتا

کسی را که بینی ز حق بر کران — منه با وی ای خواجه حق در میان

جس شخص کو تو حق سے پھرا دیکھے — تو اے خواجہ اس میں حق کا واسطہ مت ڈھونڈ

حقت گفتم ای خسرو نیک رای — تو ان گفت حق پیش مرد خدای

اے بادشاہ نیک عقل میں نے تجھے سچ کہا — کہ ہم اللہ کے بندے کے آگے سچ کہہ سکتے ہیں

بر مرد نادان نریزم علوم — که ضایع کنم تخم در شوره بوم

میں نادان آدمی کے سامنے علم ظاہر نہیں کرتا — کیونکہ شور زمین میں بیج بونا بیج ضائع کرنا ہے

چو در وی نگیرد عدو داندم — برنجد بجان و برنجاندم

جب اس میں اثر نہ کریگا تو مجھے دشمن جانیگا — جان سے آزردہ ہوگا اور مجھے رنج دیگا

ترا عادت ای پادشه حق روست — دل مرد حق گوی از اینجا قویست

اے بادشاہ تیری عادت حق پر چلنے کی ہے — اس وجہ سے حق کہنے والے کا دل قوی ہے

نگین خصلتی داری ای نیکبخت　　که در موم گیرد نه در سنگ سخت

اے نیک بخت نگینہ کی خصلت (رکھتا) ہے　　کہ موم میں اثر کرتا ہے نہ سخت پتھر میں

عجب نیست گر ظالم از من بجان　　برنجد که دزد است و من پاسبان

عجب نہیں اگر ظالم میرے ساتھ جان سے آزردہ ہو　　کیونکہ وہ چور ہے میں پاسبان اور چور پاسبان سے آزردہ ہوتا ہے

تو هم پاسبانی بانصاف و داد　　که حفظ خدا پاسبان تو باد

تو بھی عدل و انصاف سے نگہبان ہے　　کہ خدا کی نگہبانی تیری نگہبان ہو

ترا نیست منت ز روی قیاس　　خداوند را فضل و منت سپاس

قیاس کی رو سے تیرے لئے احسان نہیں　　کیونکہ خدا کو بزرگی اور احسان رکھنے کا شکر ہے

که در کار خیرت بخدمت بداشت　　نه چون دیگرانت معطل گذاشت

کہ نیک کام میں تجھے خدمت میں رکھا　　اور دوسروں کی طرح معطل نہ کر دیا

همه کس بمیدان کوشش دراند　　ولی گوی بخشش نه هر کس براند

تمام آدمی کوشش کے میدان میں اترتے ہیں　　لیکن بخشش کی گیند ہر کوئی نہیں لے جاتا

تو حاصل نکردی بکوشش بهشت　　خدا در تو خوی بهشتی سرشت

تو نے کوشش سے بہشت حاصل نہ کی　　خدا نے تیرے اندر بہشتی کی صفت رکھدی

دلت روشن و وقت مجموع باد　　قدم ثابت و پایه مرفوع باد

تیرا دل روشن زمانہ موافق　　قدم ثابت اور پایہ بلند ہو

حیاتت خوش و رفتنت بر صواب　　عبادت قبول و دعا مستجاب

تیری زندگی اور موت نیک راہ پر ہو　　تیری عبادت قبول ہو اور دعا مستجاب ہو

گفتار

کلام

همی تا برآید بہ تدبیر کار ۔ مدارای دشمن بہ از کارزار

جب تک کہ تدبیر سے کام نکل سکے ۔ دشمن کی صلح لڑائی سے بہتر ہے

چو نتوان عدو را بقوت شکست ۔ بباید بہ نعمت درِ فتنہ بست

جب دشمن کو قوت سے شکست نہیں دے سکے ۔ تو چاہیے کہ دولت سے فتنہ کا دروازہ بند کر دے

گر اندیشہ داری ز دشمن گزند ۔ بہ تعویذِ احسان زبانش ببند

اگر دشمن سے تکلیف کا خوف ہو تو ۔ تو احسان کے تعویذ سے اس کی زبان بند کر دے

عدو را بجائی خسک زر بریز ۔ کہ احسان کند کُند دندانِ تیز

دشمن کے واسطے بجائے گوکھرو کے روپیہ بچھا ۔ کیونکہ احسان تیز دانتوں کو کُند کر دیتا ہے

بہ تدبیر شاید جہان خورد و لوس ۔ چو دستی نشاید گزیدن ببوس

تدبیر سے جہان کو قبضہ میں لانا چاہیئے ۔ اور جو ہاتھ کاٹا نہ جائے اسے چومنا چاہیئے

بہ تدبیر رستم درآید بہ بند ۔ کہ اسفندیارش نجست از کمند

تدبیر سے رستم پھندے میں آ سکتا ہے ۔ اور اسفندیار اس کی کمند سے نہیں نکل سکتا

عدو را بفرصت توان کند پوست ۔ پس او را مراعت چنان کن کہ دوست

دشمن کی کھال فرصت کے وقت کھینچی جا سکتی ہے ۔ پس اس کی دوست جیسی رعایت کر

حذر کن ز پیکار کمتر کسی ۔ کہ از قطرہ سیلاب دیدم بسی

ادنے شخص سے لڑائی کرنے سے پرہیز کر ۔ کیونکہ بہت دفعہ میں نے قطرہ سے سیلاب دیکھا

مزن تا توانی بر ابرو گره	که دشمن اگرچه زبون دوست به
جب تک ہو سکے پیشانی پر بل نہ ڈال	کیونکہ اگرچہ حقیر ہو اس کا دوست ہونا بہتر ہے
بود دشمنش تازه و دوست ریش	کسی کش بود دشمن از دوست بیش
اس کا دشمن خوش اور دوست آزردہ ہو	جس کے دشمن زیادہ ہوں اور دوست کم
مزن با سپاهی ز خود بیشتر	که نتوان انگشت با نیشتر
اپنے سے زیادہ سپاہی کے ساتھ لڑائی نہ کر	کیونکہ نشتر پر انگلی نہیں مار سکتے
وگر زو توانا تری در نبرد	نه مردیست بر ناتوان زور کرد
اگر لڑنے میں اس سے زیادہ بہادر ہے	تو کمزوروں پر زور لگانا جوانمردی نہیں
اگر پیل زوری وگر شیر چنگ	بنزدیک من صلح بهتر که جنگ
اگر تو ہاتھی کے سے زور والا ہے یا شیر کے	پنجے والا ہے تو میرے نزدیک جنگ سے صلح بہتر ہے
چو دست از همه حیلتی در گسست	حلال است بردن بشمشیر دست
جب ہاتھ ہر حیلہ سے عاجز رہا تو	ہاتھ شمشیر پر لیجانا جائز ہے
اگر صلح خواهد عدو سر مپیچ	وگر جنگ جوید عنان بر مپیچ
اگر دشمن صلح چاہے تو سر نہ پھیر	اور اگر دشمن لڑائی چاہے تو باگ مت پھیر
که گر وی ببندد در کارزار	ترا قدر و هیبت شود یکهزار
کیونکہ اگر وہ لڑائی کا دروازہ بند کرے	تو تیرا مرتبہ اور خوف ہزار گنا ہو جائیگا
ور او پای جنگ آورد در رکاب	نخواهد بحشر از تو داور حساب
جب وہ لڑائی کا پاؤں رکاب میں لائے رکھے	تو اللہ تجھ سے حساب نہ چاہے گا

تو هم جنگ را باش چون فتنه خواست	که با کینه‌ور مهربانی خطاست
جب دشمن فساد برپا کرتا ہے تو تو بھی لڑائی کیلئے تیار ہو	کیونکہ کینہ ور سے مہربانی نہ کرنی چاہیے
چو با سفله گوئی بلطف و خوشی	فزون گردش کبر و گردن کشی
جب تو کمینے سے مہربانی اور خوشی کی بات کرے	تو اس کا تکبر اور غرور اور زیادہ ہوگا
چو دشمن در آمد بعجز از درست	بدر کن ز دل کین و خشم از سرت
جب دشمن عاجزی سے تیرے دروازے پر آوے	تو دل سے دشمنی اور دماغ سے غصہ دور کر
چو زنهار خواهد کرم پیشه کن	ببخشای و از مکرش اندیشه کن
اگر وہ پناہ مانگے تو بخشش کر	بخشش اور مہربانی کر لیکن اس کے مکر سے ڈرتا رہ
ز تدبیر پیر کهن بر مگرد	که کار آزموده بود سالخورد
تو پرانے بوڑھے کی تدبیر سے مت پھر	کیونکہ بوڑھا کام آزمودہ ہوتا ہے
درآرند بنیاد روئین ز پای	جوانان به شمشیر و پیران برای
پیتل کی دیوار جڑ سے اکھاڑ دیتے ہیں	جوان اپنی تلوار سے اور بوڑھے اپنی تدبیر سے
بیندیش در قلب هیجا مفر	چه دانی کز آنها که باشد ظفر
اگر تو میانہ لشکر میں ہے تو بھاگنے کا خیال نہ رکھ	کیونکہ تو نہیں جانتا کہ اس میں سے کون کامیاب ہوگا
چو بینی که لشکر ز هم دست داد	به تنها مده جان شیرین بباد
جب تو دیکھے کہ تمام لشکر نے پیٹھ پھیر دی	تو تنہائی میں اپنی جانِ شیریں کو برباد نہ کر
اگر بر کناری برفتن بکوش	وگر در میانی لباس دشمن بپوش
اگر تو کنارے پر ہو تو جانے میں کوشش کر	اور اگر درمیان میں ہے تو دشمن کا سامان کر

وگر خود هزاری و دشمن دویست	چو شب شد در اقلیم دشمن مایست
اگر تم ایک ہزار ہو اور دشمن دو سو	تو جب رات پڑے تو دشمن کے ملک میں مت ٹھہر
شب تیره پنجه سوار از کمین	چو پانصد بشوکت بدرد زمین
اندھیری رات میں کمین گاہ سے پچاس سوار	پانسو کی طرح دبدبے سے زمین پھاڑ دیتے ہیں
چو خواهی بریدن بشب راهها	حذر کن نخست از کمینگاهها
جب تو رات کو راہیں طے کرنا چاہے	تو پہلے کمینگاہوں کا خیال رکھ
میان دو لشکر چو یک روزه راند	سر پنجه زورمندش نماند
جب دو لشکر فریقین کے درمیان ایک دن کی راہ لڑائی رہ جائے	تو اس کے زورمند پنجے کی طاقت نہیں رہتی
تو آسوده بر لشکر مانده زن	که نادان ستم کرد بر خویشتن
تو اپنی شستگی کی جگہ سے آرام کے ساتھ دشمن کو مار	کیونکہ نادان نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے
چو دشمن شکستی بیفگن علم	که بازش نیاید جراحت بهم
جب تو نے دشمن کو شکست دی تو علم مت گرا	کہ پھر اس کا زخم پھر نہ آ ملیگا
بسی در قفای هزیمت مران	نباید که دور افتی از یاوران
شکست کے بعد بہت پیچھا نہ کر	کیونکہ ایسا نہ ہو کہ تو مددگاروں سے دور جا پڑے
هوا بینی از گرد هیجا چو میغ	بگیرند گردت بزوبین و تیغ
لڑائی کی گرد سے تو ہوا کو بادل کی طرح دیکھیگا	اور تجھے نیزہ اور تلوار سے گھیر لیں گے
بدنبال غارت نراند سپاه	که خالی بماند پس پشت شاه
لوٹ کے پیچھے سپاہ کو نہ دوڑائے	کیونکہ بادشاہ پیچھے خالی رہ جاتا ہے

سپاه را نگهبانی شهریار ‌ ‌ ‌ به از جنگ در حلقهٔ کارزار

سپاہی کے بیچے بادشاہ کی نگہبانی کرنا ‌ ‌ ‌ لڑائی کے حلقے میں لڑائی سے بہتر ہے

گفتار

کلام

دلاور که باری تهور نمود ‌ ‌ ‌ بباید بمقدارش اندر فزود

جس دلاور نے ایک مرتبہ بہادری کی ہو ‌ ‌ ‌ اس کے حق خدمت میں زیادتی کرنی چاہیے

که بار دگر دل نهد بر هلاک ‌ ‌ ‌ ندارد ز پیکار یاجوج باک

تاکہ وہ دوسری مرتبہ بھی ہلاکت کی طرف رخ کرے ‌ ‌ ‌ اور یاجوج سے بھی لڑائی کرنے سے نہ ڈرے

کنون دست مردان جنگی ببوس ‌ ‌ ‌ نه آنگه که دشمن فرو کوفت کوس

سپاہی کو اطمینان میں خوش رکھ ‌ ‌ ‌ کہ مصیبت کے وقت کام آتا ہے

سپاهی که کارش نباشد به برگ ‌ ‌ ‌ چرا دل نهد روز هیجا بمرگ

لڑنے والے بہادروں کا ہاتھ ابھی چوم ‌ ‌ ‌ نہ اس وقت جبکہ دشمن نے نقارہ جنگ بجا دیا ہو

نواحی ملک از کف بدسگال ‌ ‌ ‌ بلشکر نگهدار و لشکر بمال

جب سپاہی کے کاموں کا سامان نہ ہو ‌ ‌ ‌ وہ لڑائی کے دن کیوں مرنے پر دل رکھے

سپاهی در آسودگی خوش بدار ‌ ‌ ‌ که در حالت سختی آید بکار

دشمن کے ہاتھ سے اپنی سرحدیں سپاہیوں کی مدد سے ‌ ‌ ‌ محفوظ رکھ اور سپاہیوں کی حفاظت مال سے کر

ملک را بود بر عدو دست چیر ‌ ‌ ‌ چو لشکر دل آسوده باشد و سیر

جبکہ لشکر والے آسودہ دل اور با اطمینان ہوں ‌ ‌ ‌ تو بادشاہ کا ہاتھ دشمن پر غالب آسکے

بهای سر خویشتن می خورد	نه انصاف باشد که سختی برد
وہ اپنے سر کی قیمت کھاتا ہے	یہ انصاف نہیں اگر اسپر ظلم ہو
چو دارند گنج از سپاهی دریغ	دریغ آیدش دست بردن به تیغ
جب سپاہیوں کو مال دینے سے دریغ کریں	تو وہ تلوار پر ہاتھ لے جانے سے دریغ کریگا
چه مردی کند در صف کارزار	چو دستش تهی باشد و کار زار
میدان جنگ میں وہ کیا بہادری کریگا	جب اس کا ہاتھ خالی ہو اور کام ابتر

گفتار

کلام

به پیکار دشمن دلیران فرست	هژبران بناورد شیران فرست
دشمن کی لڑائی کے واسطے بہادروں کو بھیج	اور شیروں کی لڑائی کے واسطے شیروں کو بھیج
برای جهاندیدگان کار کن	که صید آزمودست گرگ کهن
جہاں دیکھے ہوئے لوگوں کی عقل کے موافق کام کر	کیونکہ پرانا بھیڑیا شکار کو آزمائے ہوتا ہے
مترس از جوانان شمشیرزن	حذر کن ز پیران بسیار فن
جوان تلوار چلانے والوں سے مت ڈر	لیکن بہت سے ہنر جاننے والوں بوڑھوں سے پرہیز کر
جوانان پیل افگن شیرگیر	ندانند دستان روباه پیر
ہاتھی کو گرانے والے اور شیر کو پکڑنے والے جوان	بوڑھی لومڑی کے مکروں سے واقف نہیں ہوتے
خردمند باشد جهاندیده مرد	که بسیار گرم آزمودست و سرد
جہاندیدہ مرد بہت عقلمند ہوتا ہے	کیونکہ بہت سے گرم و سرد آزمائے ہوئے ہیں

جوانانِ شائستهٔ بخت ور ز گفتارِ پیران نه پیچند سر
لائق اور صاحب نصیب جوان بوڑھوں کی باتوں سے سر نہیں پھیرتے

گرت مملکت باید آراسته مده کارِ معظم به نوخاسته
اگر تجھے ملک آراستہ چاہیئے تو بڑا کام نئے آدمیوں کو مت دے

سپه را مکن پیشرو جز کسی که در جنگها بوده باشد بسی
سپاہ کا سردار اس شخص کے سوا مت بنا جو اکثر جنگوں میں رہا ہو

نتابد سگِ صید روی از پلنگ ز روبه رمد شیرِ نادیده جنگ
شکاری کتا چیتے سے سر نہیں پھیرتا لیکن شیر بغیر جنگ دیکھے لومڑی سے بھاگتا ہے

چو پرورده باشد پسر در شکار نترسد چو پیش آیدش کارزار
جب لڑکا شکار میں پالا گیا ہو تو نہیں ڈرتا جب اس کے سامنے لڑائی ہو

بکشتی و نخچیر و آماج و گوی دلاور شود مردِ پرخاشجوی
کشتی اور شکار اور نشانہ اور گیند میں لڑائی ڈھونڈنے والا مرد بہادر ہو

بگرمابه پرورده و عیش و ناز برنجد چو بیند درِ جنگ باز
حمام میں عیش و ناز سے پالا ہوا آزردہ ہوتا ہے جب جنگ کا دروازہ کھلا دیکھتا ہے

دو مردش نشانند بر پشتِ زین بود کش زند کودکی بر زمین
جس کو دو آدمی زین پر بٹھاتے ہیں ہو سکتا ہے کہ ایک لڑکا اسے پٹک دے

یکی را که دیدی تو در جنگ پشت بکش گر عدو در مصافش نکشت
جس شخص کی پیٹھ تو نے لڑائی میں دیکھی تو اسے مار ڈال اگر دشمن نے اسے لڑائی میں نہیں مارا

مخنّث به از مرد شمشیرزن	که روز وغا سر بتابد چو زن
اس تلوار چلانے والے سے ہیجڑا بہتر ہے	جو لڑائی کے دن عورت کی طرح سر پھیرے

حکایت

قصہ

چه خوش گفت گرگین به فرزند خویش	چو قربان پیکار بربست و کیش
گرگین نے اپنے لڑکے سے کیا ہی خوب کہا	جب اس نے لڑائی کا کمان اور ترکش باندھا
اگر چون زنان جست خواهی گریز	مرو آب مردان جنگی مریز
اگر تو عورتوں کی طرح بھاگنا چاہے	تو لڑائی میں مت جا اور لڑاکوں کی عزت مت مٹا
سواری که بنمود در جنگ پشت	نه خود را که نام آوران را بکشت
جس سپاہی نے میدان جنگ میں پیٹھ دکھائی	اس نے اپنے آپ کو نہیں بلکہ تمام بہادروں کو مار ڈالا
تهوّر نیاید مگر زان دو یار	که افتند در حلقۂ کارزار
ان دو یاروں کے سوا کسی سے بہادری نہ ہووے	جو لڑائی کے میدان میں گر پڑیں
دو همجنس و هم سفره و همزبان	بکوشند در قلب هیجا بجان
دو ہم قوم ہم نوالہ اور ہم زبان	جو لڑائی کے اندر جان سے کوشش کرتے ہیں
که ننگ آیدش رفتن از پیش تیر	برادر بچنگال دشمن اسیر
اس واسطے کہ اس کو تیر کے سامنے سے ہٹ جانے میں شرم	آتی ہے جب بھائی کو دشمن کے پنجے میں دیکھتا ہے
چو بینی که یاران نباشند یار	هزیمت بجائی غنیمت شمار
جب تو دیکھے کہ یار مددگار نہ ہو دیں	تو شکست کو غنیمت سمجھ

گفتار

کلام

دو تن پرور ای شاه کهتر نواز — یکی اهل بازو دوم اهل راز

اے چھوٹوں کے پرورش کرنے والے بادشاہ دو شخصوں کی پرورش کر — ایک اپنے مصاحب کی دوسرے جوانمرد کی

ز نام آوران گوی دولت برند — که دانا و شمشیرزن پرورند

جو لوگ داناؤں اور تلوار چلانے والوں کو پالتے ہیں — وہ ناموروں سے سبقت کی گیند لے جاتے ہیں

هر آن کو قلم را نورزید و تیغ — برو گر بمیرد مگوی ای دریغ

جس شخص نے تلوار اور قلم کو حاصل نہیں کیا — اگر وہ مر جائے تو افسوس مت کر

قلمزن نگهدار و شمشیرزن — نه مطرب که مردی نیاید ز زن

اہل قلم اور تلوار چلانے والے کی حفاظت کر — نہ کہ گویئے کی کیونکہ عورت سے بہادری نہیں ہو سکتی

نه مردیست دشمن در اسباب جنگ — تو مدهوش ساقی و آواز چنگ

یہ بہادری نہیں ہے کہ دشمن سامان جنگ میں ہو — اور تو ساقی اور چنگ کی آواز کا مست ہو

بسا اهل دولت ببازی نشست — که دولت برفتش ببازی ز دست

اکثر دولتمند کھیل میں بیٹھے — کہ دولت کھیل میں ان کے ہاتھ سے گئی

گفتار

کلام

نگویم ز جنگ بد اندیش ترس — در آوازهٔ صلح ازو بیش ترس

میں یہ نہیں کہتا کہ بداندیش کی لڑائی سے ڈر — صلح کے آوازے سے اس سے زیادہ ڈر

بسا کس بروز آیتِ صلح خواند — چو شب شد سپہ بر سرِ خفتہ راند

بہت سے لوگوں نے صلح کی راہ پر آیت الصلح خیر پڑھی — جب رات ہوئی تو سوئے ہوئے کے سر پر فوج چڑھا دی

زرہ پوش خسپند مرد اوژنان — کہ بستر بود خوابگاہِ زنان

آدمیوں کو گرانے والے زرہ پہنکر سوتے ہیں — اس واسطے کہ بچھونا عورتوں کے سونے کی جگہ ہے

بہ خیمہ درون مردِ شمشیر زن — برہنہ نخسپد چو در خانہ زن

تلوار مارنے والا آدمی خیمہ کے اندر اس طرح برہنہ نہیں سوتا — جس طرح عورتیں مکان کے اندر

بباید نہان جنگ را ساختن — کہ دشمن نہان آورد تاختن

سامان جنگ پوشیدہ طور پر کرنا چاہیئے — اس واسطے کے دشمن پوشیدہ حملہ کرتا ہے

حذر کار مردان کارآگہ است — یزک سدِ رویین لشکرگہ است

واقف کار آدمی پرہیز کرتے ہیں — آگے کی فوج لشکرگاہ کے لئے کانسی کی دیوار ہے

گفتار

کلام

میانِ دو بدخواہ کوتاہ دست — نہ فرزانگی باشد ایمن نشست

دو کمزور دشمنوں کے درمیان — بے پرواہ بیٹھے رہنا عقلمندی نہیں ہے

کہ با ہر دو باہم سگالند راز — شود دستِ کوتہ ایشان دراز

اس واسطے کہ اگر دونوں آپس میں رائے سوچیں — تو ان کا کمزور ہاتھ دراز ہو جائے

یکی را بہ نیرنگ مشغول دار — دگر را برآور ز ہستی دمار

ایک کو حیلہ میں مشغول رکھ — اور دوسرے کی ہستی سے ہلاکت نکال

اگر دشمنی پیش گیرد ستیز — بشمشیر تدبیر خونش بریز

اگر کوئی دشمن لڑائی اختیار کرے — تو تدبیر کی تلوار سے اس کا خون گرا

برو دوستی گیر با دشمنش — کہ زندان شود پیرہن بر تنش

جا اور اس کے دشمن کے ساتھ دوستی اختیار کر — تاکہ لباس اس کے بدن پر قید خانہ بن جائے

چو در لشکر دشمن افتد خلاف — تو بگذار شمشیر خود در غلاف

دشمن کی فوج میں مخالفت بڑھ جائے — تو تو اپنی تلوار میان میں بند کر دے

چو گرگان پسندند برہم گزند — برآساید اندر میان گوسفند

جب بھیڑیے آپس میں لڑائی پسند کریں — تو بکری درمیان میں آرام پا جائے

چو دشمن بدشمن شود مشتغل — تو با دوست بنشین بآرام دل

جب دشمن دشمن کے ساتھ مشغول ہوئے — تو تو دوست کے ساتھ تسکین سے بیٹھ

گفتار در ملاطفت دشمن از روی عاقبت اندیشی

دور اندیشی سے دشمن کے ساتھ مہربانی کرنا

چو شمشیر پیکار برداشتی — نگہدار پنہان رہ آشتی

جب تو نے لڑائی کی تلوار اٹھائی — تو پوشیدہ طور پر صلح کا بھی خیال رکھ

کہ لشکر کشان مغفر شگاف — نہان صلح جویند پیدا مصاف

اس واسطے کہ لشکر پھاڑنے والے اور خود چیرنے والے — پوشیدہ صلح ڈھونڈتے ہیں اور ظاہر میں لڑائی کرتے ہیں

دل مرد میدان نہانی بجوی — کہ باشد کہ در پایت افتد چو گوی

میدان کے مرد کا دل پوشیدہ ڈھونڈ کیونکہ — ہو سکتا ہے کہ گیند کی طرح تیرے پاؤں پر گر پڑے

چو سالار از دشمن افتد به چنگ ... بکشتن برش کرد باید درنگ

جب دشمن کا کوئی سردار ہاتھ میں آوے ... تو اس کے مار ڈالنے میں دیر کرنا چاہیئے

که افتد کزین نیمه هم سروری ... بماند گرفتار در چنبری

کیونکہ نہ جانیئے کہ ادھر کا بھی کوئی سردار ... کسی گھیرے میں گرفتار ہو جائے

دگر کشتی این بندی ریش را ... نه بینی دگر بندی خویش را

اگر تو نے اس زخمی قیدی کو مار ڈالا ... تو پھر تو اپنا قیدی بھی نہ دیکھیگا

نترسد که دوران شش بندی کند ... که بر بندیان زورمندی کند

کیا وہ قیدیوں پر سختی کرتا ہے ... وہ نہیں ڈرتا کہ زمانہ اس کو بھی قید کر دیگا

کسی بندیان را بود دستگیر ... که خود بوده باشد به بندی اسیر

وہ شخص قیدیوں کا ہاتھ پکڑنے والا ہوتا ہے ... کہ آپ کبھی کی قید میں قید ہوا ہو

اگر سر نهد بر خطت سروری ... چو نیکش بداری نهد دیگری

اگر تیرے حکم پر کوئی سردار سر جھکائے ... جب تو اس کو اچھی طرح رکھے تو وہ دوبارہ پھر سر جھکائیگا

اگر خفیه ده دل بدست آوری ... ازان به که صد ره شبیخون بری

اگر پوشیدہ طور پر دس دل ہاتھ میں لائے ... اس سے بہتر ہے کہ سو کو تو شبخون میں پکڑے

گفتار اندر حذر کردن از دشمنی که در طاعت آید

اس دشمن سے پرہیز کرو جو پناہ اور اطاعت میں آئے

گرت خویش دشمن شود دوستدار ... ز تلبیس ایمن مشو زینهار

اگر دشمن کا عزیز تیرا دوست ہو ... تو اس کے مکر سے ہرگز بے پرواہ مت ہو

کہ گردد درونش بکین تو ریش	چو یاد آیدش مہر پیوند خویش
کیونکہ جب اس کو اپنے عزیز کی محبت یاد آئے	تو اس کا دل تیری دشمنی سے زخمی ہو
بد اندیش را لفظ شیرین مبین	کہ ممکن بود زہر در انگبین
دشمن کی میٹھی باتوں پر خیال مت کر	اس واسطے ممکن ہے کہ شہد میں زہر ہووے
کسی جان از آسیب دشمن ببرد	کہ مر دوستان را بدشمن شمرد
جس شخص نے دوستوں کو دشمن شمار کیا	وہ دشمن کے آسیب سے جان سلامت لیگیا
نگہدارد آن شوخ درکیسہ دُر	کہ بیند ہمہ خلق را کیسہ بُر
وہ دانا موتی کو تھیلی میں محفوظ رکھتا ہے	جب وہ دیکھتا ہے کہ تمام خلقت جیب کترنے والی ہے
سپاہی کہ عاصی شود در امیر	ورا تا توانی بخدمت مگیر
جو سپاہی کہ مالک کا نافرمان ہو	اس سے جب تک ہوسکے تو خدمت مت لے
ندانست سالار خود را سپاس	ترا ہم نداند ز غدرش ہراس
اس نے اپنے سردار کا شکریہ نہ ادا کیا	تیرا بھی نہیں کرے گا اس کی بیوفائی سے ڈر
بسوگند و عہد استوارش مدار	نگہبان پنہان بر او برگمار
اس کے اقرار قسم کو درست مت جان	اس پر پوشیدہ نگہبان مقرر کر
نوآموز را ریسمان کن دراز	نہ بگسل کہ دیگر نبینیش باز
نئے سیکھنے والے کی رسی دراز کر اور اسے	مت توڑ کیونکہ تو اسے دوبارہ نہ دیکھیگا
چو اقلیم دشمن بجنگ و حصار	بگیری بزندانیانش سپار
جب تو دشمن کا ملک لڑائی اور محاصرہ سے لے لے	تو اس کو قیدیوں کے سپرد کر دے

که بندی چو دندان بخون دربرد — ز حلقوم بیدادگر خون خورد

اس واسطے کہ جب بندی دانت خون میں ڈبوئے — تو ظالم کی گردن سے خون چوسیگا

چو بر کندی از دست دشمن دیار — رعیت بسامان تر از وی بدار

جب دشمن کے ہاتھ سے تو نے ملک لے لیا — تو پہلے سے زیادہ اسے ساز و سامان سے رکھ

که گر باز کوبد در کارزار — برآرند عام از دماغش دمار

اس واسطے کہ اگر پھر لڑائی کا دروازہ کھٹکھٹائے — تو بیٹرے آدمی اس کے دماغ سے ہلاکت نکالدیں

وگر شهریان را رسانی گزند — در شهر بر روی دشمن مبند

اگر تو شہر والوں کو تکلیف پہنچائے — تو تو شہر کا دروازہ دشمن پر بند نہ کر

مگو دشمن تیغ زن بر در است — که هم باز دشمن بشهر اندر است

جبکہ دشمن کا شریک شہر میں ہے تو یہ مت کہو — کہ تلوار مارنے والا دشمن دروازے پر ہے

به تدبیر جنگ بداندیش کوش — مصالح بیندیش و نیت بپوش

اگر دوستی چاہتا ہے تو دشمن سے لڑائی کی کوشش کر — تو دوستی کا راستہ ڈھونڈ لیکن پوشیدہ رکھ

منه در میان راز با هر کسی — که جاسوس هم کاسه دیدم بسی

ہر ایک پر راز مت کھول کیونکہ بہت — دفعہ میں نے جاسوس کو ہمپیالہ دیکھا ہے دشمن کے

سکندر که با شرقیان حرب داشت — در خیمه گویند در غرب داشت

سکندر کہ جو مشرق سے لڑتا تھا کہتے ہیں — کہ خیمہ کا دروازہ مغرب میں رکھتا تھا

چو بهمن بزاولستان خواست شد — چپ آوازه افگند و ز راست شد

جب بہمن نے زابلستان کی طرف جانا چاہا — تو آواز بائیں طرف کی دی اور داہنی طرف گیا

اگر جز تو داند که عزم تو چیست — بر آن رای و دانش بباید گریست

اگر تیرے سوا کوئی تیرا ارادہ جانتا ہے — تو ایسی عقل اور دانائی پر رونا چاہیئے

کرم کن نہ پرخاش و کین آوری — کہ عالم بزیر نگین آوری

دشمنی اور لڑائی کی بجائے بخشش کر تاکہ — تو تمام عالم کو زیر کرے

چو کاری بر آید بلطف و خوشی — چہ حاجت بہ تندی و گردن کشی

جب خوشی اور مہربانی سے تیرا کام نکلتا ہے — تو کیا حاجت ہے تیزی اور قتل کی

نخواہی کہ باشد دلت دردمند — دل دردمندان بر آور ز بند

اگر تو چاہتا ہے کہ تیرا دل دردمند نہ ہو — تو دردمندوں کا دل قید سے آزاد کر

بہ بازو توانا نباشد سپاہ — برو ہمت از ناتوانان بخواہ

قوت سے سپاہ زبردست نہیں ہوتی — جا اور ناتوان سے قوت طلب کر

دعای ضعیفان امیدوار — ز بازوی مردی بہ آید بکار

امیدوار کمزوروں کی دعا — جوانمردی کی قوت سے زیادہ کام آتی ہے

ہر آنکہ استعانت بدرویش برد — اگر با فریدون زد از پیش برد

جس نے کہ درویش سے مدد حاصل کی — وہ فریدوں سے لڑا تو بھی سبقت لے گیا

باب دوم در احسان

دوسرا باب — احسان کا بیان

اگر ہوشمندی بمعنی گرای — کہ معنی ز صورت بماند بجای

اگر تو عقلمند ہے تو حقیقت کی طرف مائل رہ — کیونکہ حقیقت کو بقا ہے صورت کو بقا نہیں ہے

کرا دانش و جود و تقوی نبود	بصورت درش هیچ معنی نبود
جس کو دانائی بخشش اور پرہیزگاری نہ تھی	اس کی صورت میں حقیقت نہ تھی
کسی خسپد آسوده در زیر گل	که خسپند ازو مردم آسوده دل
وہ آدمی قبر میں آرام سے سوئیگا	کہ اس سے لوگ آسودہ دل سوئیں
غم خویش در زندگی خور که خویش	بمرده نپردازد از حرص خویش
تو اپنا غم زندگی میں کھا کہ اپنا عزیز	مردہ کی طرف اپنی حرص سے متوجہ نہ ہو
زر و نعمت اکنون بده کان تست	که بعد از تو بیرون ز فرمان تست
مال اور نعمت ابھی دے کہ تیرا ہے	کیونکہ تیرے بعد تیرے حکم سے باہر ہے
نخواهی که باشی پراگنده دل	پراگندگان را ز خاطر مهل
اگر تو چاہتا ہے کہ پراگندہ دل نہ ہووے	تو پراگندہ دلوں کو مت بھلا
پریشان کن امروز گنجینه چست	که فردا کلیدش نه در دست تست
آج کے دن خزانہ خرچ کر	کیونکہ کل اس کی کنجی تیرے ہاتھ میں نہیں ہے
تو با خود ببر توشه خویشتن	که شفقت نیاید ز فرزند و زن
تو اپنا زاد سفر اپنے ساتھ لے جا	کیونکہ لڑکے اور عورت سے مہربانی نہیں ہوسکتی
کسی گوی دولت ز دنیا برد	که با خود نصیبی بعقبی برد
وہ شخص دولت کا گیند دنیا سے لے جاتا ہے	جو اپنے ساتھ اپنا حصہ عقبیٰ میں لے جاتا ہے
بغمخوارگی چون سر انگشت من	نخارد کسی در جهان پشت من
غمخواری سے میرے ناخن کے سوا	کوئی میری پیٹھ نہ کھجاوے

مکن بر کف دست نہ ہر چہ ہست	کہ فردا بدندان بری پشت دست
جو کچھ ہے آج ہی خرچ نہ کر	تاکہ کل اپنی ہتھیلی کی پیٹھ نہ کاٹے
بہ پوشیدن ستر درویش کوش	کہ ستر خدایت بود پردہ پوش
درویش کا بدن چھپانے میں کوشش کر	تاکہ خدا تیرا پردہ چھپانے والا ہو
مگردان غریب از درت بی نصیب	مبادا کہ گردی بدرہا غریب
مسافر کو اپنے دروازے سے خالی مت پھیر	تاکہ ایسا نہ ہو کہ تو مسافر ہو کر دروازوں پر پھرے
بزرگی رساند بمحتاج خیر	کہ ترسد کہ محتاج گردد بغیر
وہ بزرگ محتاج کا بھلا کرتا ہے	جو ڈرتا ہے کہ میں دوسرے کا محتاج نہ ہوں
بحال دل خستگان در نگر	کہ باری دل خستہ باشی مگر
زخمی دلوں کے حال پر التفات کر	کیونکہ ہو سکتا ہے کہ کبھی تیرا دل بھی زخمی ہو
فروماندگان را درون شاد کن	ز روز فروماندگی یاد کن
عاجزوں کا دل شاد کر	اور عاجزی کا دن یاد کر
نخواہندۂ بر در دیگران	بشکرانہ خواہندہ از در مران
تو دوسروں کے دروازے پر مانگنے والا نہیں ہے	اس لئے تو شکرانے میں مانگنے والوں کو دروازے سے مت ہٹا

گفتار اندر نواخت یتیمان و رحمت بر حال ایشان

یتیموں کی خاطرداری کرنے اور ان کے حال پر رحم کرنے میں

پدر مردہ را سایہ بر سر فگن	غبارش بیفشان و خارش بکن
یتیموں کے سر پر سایہ ڈال اور ان کے سر سے	خاک جھاڑ اور ان کے پاؤں سے کانٹا نکال

ندانی چه بودش فرو مانده سخت
بود تازه بی بیخ هرگز درخت

تو نہیں جانتا کہ وہ کس قدر عاجز ہوگیا ہے
کیونکہ درخت بغیر جڑ کے ہرگز تازہ نہیں ہو سکتا

چو بینی یتیمی سر افگنده پیش
مده بوسه بر روی فرزند خویش

جب تو کسی یتیم کو سر جھکائے ہوئے اپنے سامنے دیکھے
تو اپنے بیٹے کے منہ پر بوسہ مت دے

یتیم ار بگرید که نازش خرد
وگر خشم گیرد که بارش برد

اگر یتیم روئے تو کون اس کا ناز اٹھائے
اور اگر غصہ ہو تو کون اس کا بوجھ اٹھائے

الا تا نگرید که عرش عظیم
بلرزد همی چون بگرید یتیم

خبردار کہ رونے نہ پائے کیونکہ عرش اعظم
لرزتا ہے جب کوئی یتیم روتا ہے

برحمت بکن آبش از دیده پاک
بشفقت بیفشانش از چهره خاک

شفقت سے اس کی آنکھ سے آنسو پونچھ
اور مہربانی سے اس کے چہرے سے خاک جھاڑ

اگر سایهٔ خود برفت از سرش
تو در سایهٔ خویشتن پرورش

اگر اس کا سایہ سر سے گزر گیا ہے
تو تو اسے اپنے سایہ میں پال

من آنگه سر تاجور داشتم
که سر در کنارش پدر داشتم

میں اس وقت تاج والا سر رکھتا تھا
جب سر باپ کی گود میں رکھتا تھا

اگر بر وجودم نشستی مگس
پریشان شدی خاطر چند کس

اگر میرے بدن پر کبھی مکھی بیٹھتی تھی
تو چند آدمیوں کا دل پریشان ہو جاتا تھا

کنون گر بزندان برندم اسیر
نباشد کس از دوستانم نصیر

اب اگر مجھے قید میں لے جائیں
تو کوئی میرے دوستوں سے مددگار نہ ہوگا

مرا باشد از درد طفلان خبر	که در طفلی از سر برفتم پدر
مجھ کو بچوں کے درد سے آگاہی ہے	کیونکہ بچپن میں میرے سر سے والد کا سایہ اٹھ گیا تھا

حکایت در ثمرهٔ نیکوکاری

بابت اندر نیکی کے ثمرے کے

کسی دید در خواب صدر خجند	که خاری ز پای یتیمی بکند
خجند کے سردار نے خواب میں ایک شخص کو دیکھا	کہ ایک یتیم کے پاؤں سے کانٹا نکالتا ہے
همی گفت در روضه‌ها می‌چمید	کز آن خار بر من چه گلها دمید
بہشتوں میں ٹہلتا تھا اور یہ کہتا تھا	کہ اس خار سے مجھ پر کیا گل اُگے
مشو تا توانی ز رحمت بری	که رحمت برندت چو رحمت بری
مہربانی کرنے سے آزردہ مت ہو تاکہ	جب تو آزردہ ہو تو تجھ پر مہربانی کریں
چو انعام کردی مشو خودپرست	که من سرورم دیگری زیردست
جب تو احسان کرے تو اس بات پر متکبر مت ہو	کہ تو سردار ہے اور دوسرا کمزور
اگر تیغ دورانش انداخته‌ست	نه شمشیر دوران هنوز آخته‌ست
اگر زمانے کی تلوار نے اسے گرایا ہے	تو کیا زمانے کی تلوار ابھی تک کھینچی ہوئی نہیں ہے
چو بینی دعاگوی دولت هزار	خداوند را شکر نعمت گذار
اگر تو اپنی دولت کی دعا مانگنے والے ہزاروں دیکھے	تو خدا کی نعمت کا شکر کر
که چشم از تو دارند مردم بسی	نه تو چشم داری بدست کسی
کہ تجھ سے بہت لوگ امید رکھتے ہیں	لیکن تو کسی کے ہاتھ کی طرف نہیں دیکھتا

کرم خوانده‌ام سیرت سروران	غلط گفتم اخلاق پیغمبران
بخشش سرداروں کی خصلت ہو میں نے پڑھا ہے	بلکہ میں نے غلط کہا ہے پیغمبروں کا اخلاق ہے

حکایت در اخلاق پیغمبران

در اخلاق پیغمبران

شنیدم که یک هفته ابن السبیل	نیامد به مهمان سرای خلیل ع
میں نے سنا کہ ایک ہفتہ کوئی مسافر	حضرت خلیل اللہ کے مہمان خانے میں نہ آیا
ز فرخنده خوئی نخوردی پگاه	مگر بینوائی درآید ز راه
مبارک عادت ہونے کی وجہ سے صبح کو نہ کھاتے	مگر جب کوئی غریب مسافری سے آجاتا
برون رفت و هر جانبی بنگرید	بر اطراف وادی نگه کرد و دید
باہر گئے اور ہر طرف دیکھا	اور بیابان اور اس کے ادہر ادہر دیکھا
به تنها یکی در بیابان چو بید	سر و مویش از برف پیری سفید
ایک شخص میدان میں بید کی طرح اکیلا	اور اس کے سر کے بال بڑھاپے سے برف کی طرح سفید تھے
به دلداریش مرحبائی بگفت	به رسم کریمان صلائی بگفت
دلداری کے واسطے اُسے مرحبا کہا	اور کریموں کی طرح اسے کھانے کی دعوت دی
که ای چشمهای مرا مردمک	یکی مردمی کن به نان و نمک
کہ اے میری آنکھ کی پتلی ایک بار	روٹی اور نمک سے مروت کر
نعم گفت و برجست و برداشت گام	که دانست خلقش علیه السلام
اس نے مانا اٹھا اور قدم بڑھایا واسطے	کہ اس نے حضرت خلیل کی اچھی عادت دیکھی

رقیبان مهمان سرای خلیل — بعزت نشاندند پیر ذلیل

حضرت خلیل اللہ کے مہمان خانے کے منتظموں نے — بڑی عزت سے کم مایہ بوڑھے کو بٹھایا

بفرمود ترتیب کردند خوان — نشستند بر هر طرف همگنان

فرمایا اور دسترخوان آراستہ کیا — اور سب لوگ ہر طرف بیٹھے

چو بسم الله آغاز کردند جمع — نیامد ز پیرش حدیثی به سمع

جب سب نے بسم اللہ شروع کی — تو بوڑھے سے کوئی بات کان میں نہ آئی

چنین گفت ای پیر دیرینه روز — چو پیران نمی بینمت صدق و سوز

اس کو ایسا کہا اے زیادہ دن کے بوڑھے — میں بوڑھوں کی طرح صدق و سوز نہیں دیکھتا

نه شرط است وقتی که روزی خوری — که نام خداوند روزی بری

کیا یہ شرط نہیں ہے کہ جب تو کھانا کھائے — تو روزی دینے والے مالک کا نام نہ لے

بگفتا نگیرم طریقی بدست — که نشنیدم از پیر آذر پرست

اس نے کہا میں ایسا طریقہ اختیار نہیں کرونگا — کیونکہ میں نے آتش پرست مرشد سے نہیں سنا

بدانست پیغمبر نیک فال — که گبر است پیر تباه بود حال

نیک خصلت پیغمبر نے جان لیا — کہ پریشان حال بوڑھا آتش پرست ہے

بخواری براندش چو بیگانه دید — که منکر بود پیش پاکان پلید

ذلت کے ساتھ اس کو نکالا کیونکہ اسے اجنبی دیکھا — کیونکہ پاک لوگوں کے پاس پلید برا ہوتا ہے

سروش آمد از کردگار جلیل — به هیبت ملامت کنان کای خلیل

خداوند تعالی کی طرف سے وحی آئی — اور جلال کے ساتھ سرزنش کی اور کہا اے خلیل

منش داده صد ساله روزی و جان — ترا نفرت آمد از و یک زمان

میں نے اسے سو سال روزی اور جان دی ہے — تجھے ایک ساعت میں نفرت آگئی

گر او می برد پیش آتش سجود — تو با پس چرا می بری دست جود

اگر وہ آگ کے آگے سجدہ کے جاتا ہے — تو تم کیوں بخشش کا ہاتھ پیچھے لے جاتے ہو

گفتار در احسان با مردم نیک و بد

اچھے اور برے لوگوں سے احسان کرنے کے بیان میں

گره بر سر بند احسان مزن — که این زرق و شید ست و آن مکر و فن

احسان کی گرہ پر تو گرہ مت لگا — کیونکہ یہ ریا اور فریب ہے اور وہ مکر و فن

زیان میکند مرد تفسیر دان — که علم و ادب میفروشد بنان

تفسیر جاننے والا شخص نقصان کرتا ہے — کہ علم و ادب روٹی کے عوض بیچتا ہے

کجا عقل یا شرع فتوی دهد — که مرد خرد دین بدنیا دهد

عقل و شرع کے ساتھ کب فتوی دیوے — کہ عقلمند آدمی دنیا کے عوض دین دیوے

ولیکن تو بستان که صاحب خرد — از ارزان فروشان برغبت خرد

ولیکن تو خرید کر کیونکہ عقلمند — سستا بیچنے والوں سے خواہش سے خریدتا ہے

حکایت عابد با شیاد شوخ دیل

ایک عابد کا قصہ — سے — خبیث مکار کے ساتھ

زبان دانی آمد بصاحب دلی — که محکم فرومانده ام در گلی

ایک گویا ایک عارف کے پاس آیا اور کہا — کہ ایک طرح کے کیچڑ میں سخت گرفتہ رہوں

یکی سفله را ده درم بر منست	که دانگی ازو بر دلم ده منست
ایک کمینے کے دس درم مجھ پر ہیں	اور اس کا ایک دانگ میرے دل پر دس من ہے
همه شب پریشان ازو حال من	همه روز چون سایه دنبال من
تمام رات اس سے میرا حال پریشان رہتا ہے	اور تمام دن سایہ کی طرح میرے پیچھے ہے
بکرد از سخنهای خاطر پریش	درون دلم چون در خانه ریش
دل پریشان کرنیوالی باتوں سے	میرا دل میرے گھر کے دروازے کی طرح مجروح کیا
خدایش مگر تا ز مادر بزاد	جز این ده درم چیز دیگر نداد
جب سے اس کو ماں نے جنا ہے شاید خدا نے	ان دس درموں کے سوا اور کچھ نہیں دیا
ندانسته از دفتر دین الف	نخوانده بجز باب لا ینصرف
دین کی کتاب کا الف تک نہ جانتا	اور نہ خرچ کرنے کے سوا اور کچھ نہ جانتا
خور از کوه یک روز سر بر نزد	که آن قلتبان حلقه بر در نزد
آفتاب نے پہاڑ سے ایک دن سر نہیں اٹھایا	کہ اس بھڑوے نے دروازے پر حلقہ نہ مارا ہو
در اندیشه‌ام تا کدامم کریم	از آن سنگدل دست گیرد بسیم
میں اس فکر میں ہوں کہ کوئی سخی میری روپیہ سے دستگیری کرے	مجھے اس سنگدل کے ہاتھ سے چھڑا دے
شنید این سخن پیر فرخ نهاد	درستی دو در آستینش نهاد
شیخ مبارک نسل نے یہ بات سنی	اور اس کی آستین میں دو اشرفیاں رکھدیں
زر افتاد در دست افسانه گوی	برون رفت از آنجا چو زر تازه روی
بات بنانے والے کے ہاتھ میں اشرفیاں پڑیں	اور وہاں سے خوش چہرہ آفتاب کی طرح گیا

یکی گفت شیخ این ندانی که کیست	بر او گر بمیرد نباید گریست
ایک شخص نے کہا اے عارف تو نہیں جانتا کہ یہ کون ہے	اسپر جو مر جائے تو رونا نہیں چاہیئے
گدائی که بر شیر نر زین نهد	ابوزید را اسپ و فرزین نهد
وہ فقیر ہے کہ نر شیر پر سوار ہووے	ابوزید کو اسپ اور فرزین دیوے
برآشفت عابد که خاموش باش	تو مرد زبان نیستی گوش باش
عارف رنجیدہ ہوا اور کہا کہ چپ رہ	تو بات کہنے کے قابل نہیں ہے سنتا رہ
اگر راست بود آنچه پنداشتم	ز خلق آبرویش نگهداشتم
اگر وہ سچ ہے جو کچھ میں نے سمجھا	تو لوگوں سے اس کی آبرو میں نے بچائی
اگر شوخ چشمی و سالوس کرد	الا تا نپنداری افسوس کرد
اگر اس نے بے حیائی اور مکر کیا	تو خبردار ہرگز مت سمجھ کہ میں نے افسوس کیا
که خود را نگهداشتم آبروی	ز دست چنان گربز یاوه گوی
اس واسطے کہ میں نے	ایسے مکر کرنے والے سے آبرو بچائی
بد و نیک را بذل کن سیم و زر	که این کسب خیرست و آن دفع شر
برے اور اچھے پر چاندی اور سونا بخشش کر	کیونکہ یہ نیکی حاصل کرنا اور وہ فساد دور کرتا ہے
خنک آنکه در صحبت عاقلان	بیاموزد اخلاق صاحبدلان
وہ شخص اچھا ہے کہ عقلمندوں کی صحبت میں	زندہ دل لوگوں کی خصلت سیکھے
گرت عقل و رایست و تدبیر و هوش	بعزت کنی پند سعدی بگوش
اگر تجھے عقل سمجھ ہوش تدبیر ہے	تو سعدی کی نصیحت سن

که غالب درین شیوه دارد مقال | نه در چشم و زلف و بناگوش و خال

کیونکہ اکثر آنکھ | اور زلف اور تل اور کان کی گفتگو کرتا ہے

حکایت پدر ممسک و فرزند جوانمرد

کنجوس باپ اور سخی بیٹا

یکی رفت و دینار ازو یادگار | خلف بود صاحبدلی هوشیار

ایک آدمی مر گیا اور اس کی یادگار | ایک عقلمند اور سخی لڑکا تھا

نه چون ممسکان دست بر زر گرفت | چو آزادگان دست ازو برگرفت

کنجوسوں کی طرح روپیہ پر نہ گیا | بلکہ بے پرواہوں کی طرح اس سے ہاتھ اٹھا لیا

ز درویش خالی نماندی درش | مسافر بمهمانسرای اندرش

فقیر سے اس کا دروازہ خالی نہ رہتا تھا | اور مسافر اس کے مسافرخانے میں رہتے تھے

دل خویش و بیگانه خورسند کرد | نه همچون پدر سیم و زر بند کرد

اپنے اور بیگانے کا دل خوش کر دیا | نہ کہ باپ کی طرح روپیہ جمع کیا

ملامت کنی گفتش ای باد دست | بیکره پریشان مکن هرچه هست

ایک ملامت کرنے والے نے اسے کہا | کہ اے فضول خرچ یکبارگی سب کچھ نہ خرچ کر دے

بسالی توان خرمن اندوختن | بیکدم نه مردی بود سوختن

خرمن تو جیسے ایک سال میں جمع کرتے ہیں | اس کو ایک دم جلا دینا انسانیت نہیں ہے

چو در تنگدستی نداری شکیب | نگهدار وقت فراخی حسیب

جب تو مفلسی میں صبر نہیں کرتا | تو آسودگی کے وقت حساب کا خیال رکھ

مثل

مثل

بدختر چہ خوش گفت بانوی دہ — کہ روز نوا برگ سختی بنہ

شہر گاؤں کی ایک عورت نے لڑکی سے کیا اچھا خوب کہا — کہ آسودگی کے دن پریشانی کا سامان جمع کر رکھ

ہمہ وقت بردار مشک و سبوی — کہ پیوستہ در دہ روان نیست جوی

ہر وقت مشک اور گھڑا بھرا رکھ — کیونکہ گاؤں میں ہمیشہ نہر جاری نہیں رہتی

بدنیا توان آخرت یافتن — بزر پنجۂ دیو بر تافتن

دنیا سے عقبیٰ حاصل کر سکتے ہیں — روپیہ سے ہی ایک دیو کا پنجہ پھیرنا ممکن ہے

ز دست تہی بر نیاید امید — بزر بر کنی چشم دیو سفید

خالی ہاتھ سے امید بر نہ آئے — روپیہ سے تو سفید دیو کی آنکھ نکال سکتا ہے

اگر تنگدستی مرو پیش یار — وگر سیم داری بیا و بیار

اگر تو مفلس ہے تو یار کے سامنے مت جا — اور اگر تو چاندی رکھتا ہے تو آ اور لے آ

تہیدست در خوبرویان مپیچ — کہ بی ہیچ مردم نیرزد بہ ہیچ

خالی ہاتھ خوبصورتوں سے مت مل — اس واسطے کہ مفلس کسی چیز کے لائق نہیں ہوتا

وگر ہر چہ داری بکف بر نہی — کف وقت حاجت بخایی تہی

اور جو کچھ ہے تو برباد کرے گا — تو تیرا ہاتھ ضرورت کے وقت خالی رہیگا

گدایان بسعی تو ہرگز قوی — نگردند ترسم تو لاغر شوی

فقیر تیری کوشش سے ہرگز قوی نہیں ہو سکتا — مگر میں ڈرتا ہوں کہ تو لاغر ہو جائیگا

باز آمدن بحکایت فرزند خلف

لایق بیٹے کی طرف پھر	متوجہ ہوا ہوں
چو مناع خبر این حکایت بگفت	ز غیرت جوانمرد را رگ نخفت
جب نیکی سے باز رکھنے والے نے یہ بات کہی	تو جوانمرد کی رگیں غیرت سے سست ہو گئیں
پراگنده دل گشت ازان گفتگوی	برآشفت و گفت ای پراگنده گوی
اس بات سے اس کا دل آزردہ ہوا	اور کہا اسے بے ہنگام بکنے والے
مرا دستگاہی کہ پیرامن است	پدر گفت میراث جد من است
میرا سرمایہ جو میرے پاس ہے	میرے والد نے کہا کہ میرے دادا کی وراثت ہے
نہ ایشان بخست نگہداشتند	بحسرت بمردند و بگذاشتند
کیا انہوں نے بخیل پن سے جمع نہیں کیا	افسوس سے مر گئے اور چھوڑ گئے
بدستم بیفتاد مال پدر	کہ بعد از من افتد بدست پسر
میرے ہاتھ باپ کا مال پڑا	اور میرے بعد لڑکے کے ہاتھ میں پڑیگا
ہمان بہ کہ امروز مردم خورند	کہ فردا پس از من بیغما برند
یہ بہتر ہے کہ میرے سامنے لوگ کھائیں	بہتر ہے اس سے کہ میرے بعد لوٹ لیجاویں
خور و پوش و بخشای و راحت رسان	نگہ می چہ داری ز بہر کسان
کھا پہن اور بخشش کر اور آرام پہنچا	لوگوں کے واسطے کیوں نگہ رکھتا ہے
برند از جہان با خود اصحاب رای	فرومایہ ماند بحسرت بجای
عقلمند جہان سے اپنے ساتھ لے جاتے ہیں	اور کمینے حسرت کیساتھ اپنی جگہ رہجاتے ہیں

زر و نعمت اکنون بده کان تست — که بعد از تو بیرون ز فرمان تست

اب زر و مال دے کہ تیرا ہے — اس واسطے کہ تیرے بعد تیرے حکم سے باہر ہے

به دنیا توانی که عقبی خری — بخر جان من ورنه حسرت خوری

تو دنیا سے عقبیٰ خرید سکتا ہے — اے میرے فرزند خرید لے ورنہ افسوس کریگا

حکایت اندر راحت رسانیدن بهمسایگان

ہمسایوں کو آرام پہنچانے کے بیان میں

بزارید وقتی زنی پیش شوی — که دیگر مخر نان ز بقال کوی

ایک دفعہ ایک عورت خاوند کے سامنے رو پڑی — کہ محلہ کے بنئے سے روٹی مت خرید (کنگ)

به بازار گندم فروشان گرای — که این جو فروش است گندم نمای

بازار کے گیہوں بیچنے والے کی طرف متوجہ ہو — کیونکہ یہ جو بیچنے والا اور گندم دکھلانے والا ہے

نه از مشتری کز زحام مگس — بیک هفته رویش ندیدست کس

نہ خریداروں سے بلکہ مکھیوں کے ہجوم سے — اس کا منہ ایک ہفتہ کسی نے نہ دیکھا

بدلداری آن مرد صاحب نیاز — بزن گفت کای روشنائی بساز

دلجوئی کے ساتھ اس منکسر المزاج نے عورت سے کہا — کہ اے گھر کی روشنی موافقت کر

بامید ما کلبه آنجا گرفت — نه مردی بود نفع ازو واگرفت

اس نے ہماری امید پر یہاں دکان لی ہے — اس سے نفع روک لینا مروت نہیں ہے

ره نیکمردان آزاده گیر — چو استاده دست افتاده گیر

بے پرواہ نیک لوگوں کی راہ اختیار کر — جب تو کھڑا ہوا ہے تو گرے ہوئے لوگوں کا ہاتھ پکڑ

به بخشای کانان که مرد حق اند | خریدار دکان بی رونق اند

مہربانی کر کیونکہ جو لوگ خدا کے مرد ہیں | وہ بے رونق دکان کے خریدار ہیں

جوانمرد اگر راست خواهی ولیست | کرم پیشهٔ شاه مردان علیست رضہ

جوانمرد اگر راستی کا خواہشمند ہو تو ولی ہے | بخشش بہادروں کے سردار حضرت علی رضہ کا شیوہ ہے

حکایت

قصہ

شنیدم که مردی براه حجاز | بهر خطوه کردی دو رکعت نماز

ہم نے سنا کہ ایک شخص حجاز کے راستہ میں | ہر قدم پر دو رکعت نماز پڑھتا تھا

چنان گرم رو در طریق خدای | که خار مغیلان نکندی ز پای

خدا کی راہ میں ایسا تیز چلنے والا | کہ ببول کا کانٹا پاؤں سے نہ نکالتا

باخر ز وسواس خاطر پریش | پسند آمدش در نظر کار خویش

آخر پریشانی دل کے وسوسے سے | اس کی نگاہ میں اپنا فعل پسند آگیا

به تلبیس ابلیس در چاه رفت | که نتوان ازین خوبتر راه رفت

ابلیس کے فریب سے کنوئیں میں گیا | کہ اس سے بہتر راہ چلنا ممکن نہیں

گرش رحمت حق نه دریافتی | غرورش سر از جاده برتافتی

اگر خدا کی مہربانی اس کا ساتھ نہ دیتی | تو اس کا غرور اسے راہ سے پھیر دیتا

یکی هاتف از غیب آواز داد | که ای نیک بخت مبارک نهاد

ایک فرشتے غیب سے آواز دی | کہ اے خوش نصیب مبارک ذات

مپندار گر طاعتی کردهٔ ٭ که نزلی بدین حضرت آوردهٔ

تو مت سمجھ کہ تو نے کوئی عبادت کی ٭ بلکہ درگاہ حضرت میں تحفہ لایا ہے

باحسان آسودہ کردن دلی ٭ بہ از الف رکعت بہر منزلی

احسان ایک دل کا خوش کرنا ٭ ہر منزل پر ہزار منزل سے بہتر ہے

حکایت

بسرہنگ سلطان چنین گفت زن ٭ کہ خیز ای مبارک در رزق زن

بادشاہ کے سپاہی سے اس کی عورت نے کہا ٭ کہ اے مرد مبارک اٹھ اور رزق کا دروازہ تلاش کر

برو تا ز خوانت نصیبی دہند ٭ کہ فرزندگانت بسختی درند

تو جا کہ تاکہ تجھے دسترخوان سے ایک حصہ دیا ٭ کیونکہ تیرے لڑکے سختی میں ہیں

بگفتا بود مطبخ امروز سرد ٭ کہ سلطان بشب نیت روزہ کرد

کہا آج باورچی خانہ ٹھنڈا ہوگا ٭ کیونکہ بادشاہ نے رات روزہ کی نیت کی تھی

زن از ناامیدی سر انداخت پیش ٭ ہمی گفت با خود دل از فاقہ ریش

عورت نے ناامیدی سے سر نیچا کیا ٭ اور اپنے فاقہ کے زخمی دل سے کہا

کہ سلطان ازین روزہ گوئی چہ خواست ٭ کہ افطار او عید طفلان ماست

تو بتا کہ بادشاہ نے اس روزہ سے کیا حاصل کیا ٭ کیونکہ اس کا روزہ نہ رکھنا ہمارے بچوں کی عید ہے

خورندہ کہ خیرش برآید ز دست ٭ بہ از صائم الدہر دنیا پرست

وہ کھانے والا کہ جس سے کہ نیکی آوے ٭ دنیا پرست ہمیشہ روزہ رکھنے والے سے بہتر ہے

مسلّم کسی را بود روزه داشت	که درمانده‌ای را دهد نان چاشت
اس شخص کو روزہ رکھنا واجب ہے	جو صبح کا کھانا کسی عاجز کو دیدیوے
وگرنه چه حاجت که زحمت بری	ز خود باز گیری و هم خود خوری
ورنہ کیا ضرورت ہے کہ تو رنج اٹھاوے	جب تو اپنے ہی لیئے بچائے اور اپنے پاس رکھے
خیالات نادان خلوت‌نشین	بهم برکند عاقبت کفر و دین
خلوت نشین نادان کے خیالات	آخر کفر و دین کو ملا دیتے ہیں
صفائیست در آب و آئینه نیز	ولیکن صفا را بباید تمیز
پانی اور شیشہ دونوں میں صفائی ہے	لیکن صفائی میں فرق ہے

حکایت کریم تنگدست با سائل

غریب سخی کا سوالی سے قصہ

یکی را کرم بود و قوّت نبود	کفافش بقدر مروّت نبود
ایک شخص کے پاس سخاوت تھی لیکن طاقت نہ تھی	اس کی روزی مروت کے موافق نہ تھی
که سفله خداوند هستی مباد	جوانمرد را تنگدستی مباد
کہ کمینہ دولت مند نہ ہووے	اور سخی مفلس نہ ہووے
کسی را که همّت بلند اوفتد	مرادش کم اندر کمند اوفتد
جس شخص کی ہمت بلند ہوتی ہے	تو اس کی مراد کمند میں کم پڑتی ہے
چو سیلاب ریزان که بر کوهسار	نگیرد همی بر بلندی قرار
گرنے والے سیلاب کی طرح جو پہاڑ سے گرتا ہے	بلندی پر قرار نہیں پکڑتا

نه در خورد سرمایه کردی کرم — تنک مایه بودی ازین لاجرم

پونجی کے مطابق خرچ نہیں کرتا تھا — اس وجہ سے ناچار تنگ دست ہو گیا

برش تنگدستی دو حرفی نبشت — که ای خوب فرجام فرخ سرشت

اسے ایک مفلس نے ایک رقعہ لکھا — کہ اے مبارک خصلت و اے نیک انجام

یکی دستگیرم بچندی درم — که چندست تا من بزندان درم

اسقدر درہم سے میری دستگیری کر — کیونکہ چند ہوئے ہیں قید خانے میں تھا

بچشم اندرش قدر چیزی نبود — ولیکن بدستش پشیزی نبود

اس کی نگاہ میں اس کی کچھ قدر نہ تھی — لیکن اس کے ہاتھ میں ایک کوڑی نہ تھی

بخصمان بندی فرستاده مرد — که ای نیکنامان آزاد مرد

قیدی کے قرض خواہوں کے پاس ایک آدمی بھیجا — کہ اے آزاد مرد نیک نامو

بدارید چندان کف از دامنش — وگر میگریزد ضمان بر منش

اس کے دامن سے کچھ دن ہاتھ اٹھا لو — اور اگر وہ بھاگ جائے تو اسکی ضمانت مجھپر ہے

وزانجا بزندان درآمد که خیز — وزین شهر تا پائی داری گریز

اور وہاں سے قید خانے میں آیا کہ اٹھ — اور جتنی طاقت رکھتا ہے اس سے دوڑ

چو گنجشک در باز دید از قفس — قرارش نبود اندرو یک نفس

جب اس نے پنجرے کا دروازہ دیکھا — تو چڑیا کی طرح ایک دم قرار نہ آیا

چو باد صبا زان زمین سیر کرد — نه سیری که بادش رسیدی بگرد

باد صبا کی طرح اس زمین سے اس طرح چلا — کہ ہوا بھی اس کی گرد کو نہ پہنچ سکی

گرفتند حالی جوان مرد را	که حاصل کنی سیم یا مرد را
اس وقت جواں مرد کو جا پکڑا	کہ یا روپیہ دے یا اس مرد کو لا
چو بیچارگان راه زندان گرفت	که مرغ از قفس رفته نتوان گرفت
عاجزوں کی طرح قید خانے کی راہ لی	کیونکہ پنجرے سے گئی ہوئی چڑیا پکڑی نہیں جا سکتی
شنیدم که در حبس چندی بماند	نه رقعه نبشت و نه فریاد خواند
میں نے سنا کہ چند دن قید میں رہا	اور نہ رقعہ لکھا نہ فریاد کی
زمانها نیاسود و شبها نخفت	بر او پارسائی گذر کرد و گفت
بہت دن بے آرام رہا اور نہ سویا	اس پر ایک فقیر گزرا اور بولا
نپندارمت مال مردم خوری	چه پیش آمدت تا بزندان دری
میں نہیں خیال کرتا کہ تو لوگوں کا مال کھاتا تھا	تجھ کو کیا ہوا کہ تو قید خانے میں ہے
بگفتا نه مالی ای مبارک نفس	نخوردم بحیلت گری مال کس
کہا کہ بیشک اے نیک مرد	میں نے فریب سے کسی کا مال نہیں کھایا
یکی ناتوان دیدم از بند ریش	خلاصش ندیدم بجز بند خویش
میں نے ایک آدمی کو قید سے زخمی دیکھا تھا	تو اس کی رہائی سوائے اپنی قید کے نہ دیکھی
ندیدم بنزدیک دانش پسند	من آسوده و دیگری پای بند
میں نے عقل کے نزدیک پسند نہ کیا	کہ میں آرام سے ہوں اور دوسرا قید میں
بمرد آخر و نیک نامی ببرد	زهی زندگانی که نامش نمرد
آخرکار مر گیا اور نیکنامی لے گیا	کیا اچھی زندگانی ہے کہ اس کا نام نہ مرا ہے

تن زنده دل خفته در زیر گل — به از عالمی زنده مرده دل

زندہ دل آدمی کا جسم خاک کے نیچے سویا ہوا — مردہ دلوں کے زندہ ایک جہان سے افضل ہے

دل زنده هرگز نگردد هلاک — تن زنده دل گر بمیرد چه باک

زندہ دل، ہرگز نہیں مرتا — اور اگر زندہ دل کا جسم مرگیا تو کیا ہوا (معمولی بات ہے)

حکایت در معنی احسان با خلق خدا

خلق خدا سے احسان کا ذکر

یکی در بیابان سگی تشنه یافت — برون از رمق در حیاتش نیافت

ایک شخص نے بیابان میں ایک پیاسا کتا دیکھا — اور اس کی زندگی میں چند سانس باقی تھے

کلاه دلو کرد آن پسندیده کیش — چو حبل اندران بست دستار خویش

اس پسندیدہ خصلت نے ٹوپی کو بوکا بنا دیا — اور رسی کی طرح اپنی پگڑی اس سے باندلی

بخدمت میان بست و بازو گشاد — سگ ناتوان را دمی آب داد

خدمت کے واسطے کمر باندھی اور تیار ہوگیا — اور پیاسے کتے کو تھوڑا سا پانی دیا

خبر داد پیغمبر از حال مرد — که داور گناهان او عفو کرد

اس زمانے کے پیغمبر نے اس آدمی کے حال کی خبر دی — کہ خدا نے اس کے سب گناہ بخشدیے

الا گر جفاکاری اندیشه کن — کرم پیشه گیر و وفا پیشه کن

خبردار اگر تو ظالم ہے تو سوچ — اور بخشش اور وفا اختیار کر

کسی با سگی نکوئی گم نه کرد — کجا گم شود خیر با نیک مرد

جس نے کتے سے نیکی کی تو ضائع نہیں کی — تو وہ انسان سے کی ہوئی نیکی کب گم کرے گا۔

کرم کن بران کت برآید ز دست ‏ ‏ جهان بان در خیر بر کس نبست

اس قدر بخشش کر کہ جتنی تم سے ہو سکے ‏ ‏ کیونکہ خدا نے نیکی کا دروازہ کسی پر بند نہیں کیا

گرت در بیابان نباشد چهی ‏ ‏ چراغی بنه در زیارتگهی

اگر تیرا بیابان میں کوئی کنواں نہیں ہے ‏ ‏ تو کسی قبر پر چراغ جلا دے

بقنطار زر بخش کردن ز گنج ‏ ‏ نه چندانکه دیناری از دسترنج

زیادہ روپیہ خزانے سے خرچ دینا ‏ ‏ اتنا نہیں جتنا کہ ایک دینار رنجیدہ آدمی کو

برد هر کسی بار در خورد زور ‏ ‏ گرانست پای ملخ پیش مور

ہر شخص اپنے زور کے مطابق بوجھ لیجاتا ہے ‏ ‏ ٹڈی کا پاؤں چیونٹی کے آگے وزنی ہے

تو با خلق نیکی کن ای نیکبخت ‏ ‏ که فردا نگیرد خدا بر تو سخت

اے نیک بخت تو خلقت سے نیکی کر ‏ ‏ تاکہ کل خدا تجھ سے سختی نہ کرے

گر از پا در آید نماند اسیر ‏ ‏ که افتادگان را بود دستگیر

اگر وہ آدمی جو عاجزوں کا مددگار ہے عاجز ہو جائیگا ‏ ‏ تو ہمیشہ عاجز نہیں رہیگا

بآزار فرمان مده بر رهی ‏ ‏ که باشد که افتد بفرماندهی

غلام کو تکلیف دینے والا کام مت دے ‏ ‏ کیونکہ ممکن ہے کہ کل وہ حاکم ہو جائے

چو تمکین و جاهت بود بر دوام ‏ ‏ مکن زور بر مرد درویش عام

اگر تو مرتبہ اور دبدبہ ہمیشہ کے لیے چاہتا ہے ‏ ‏ تو عام فقیر درویشوں پر سختی نہ کر

که افتد که با جاه و تمکین شود ‏ ‏ چو بیدق که ناگاه فرزین شود

ہو سکتا ہے کہ وہ یکلخت صاحب مرتبہ و عزت ہو جائے ‏ ‏ اور پیادہ کی طرح فرزانہ وزیر ہو جائے

نصیحت شنو مردم نیک بین	نباشد در و هیچ دل تخم کین
اے نیک بین آدمی نصیحت سن	کیونکہ اس سے کوئی دل میں کینہ کا بیج نہیں بوتا
خداوند خرمن زیان می کند	کہ بر خوشہ چین سرگران می خورد
کھیت کا مالک برا کرتا ہے	اگر خوشہ چین پر سختی کرتا ہے
نترسد کہ نعمت بمسکین دہد	وزان بار غم بر دل این نہد
ڈرتا ہے کہ نعمت فقیر کو دے	اور اس وجہ سے اپنے دل پر غم کا بوجھ رکھے
بسا زورمندان کہ افتادہ سخت	پس افتادہ را یاوری کرد بخت
بہت سے زور آور ایسے تھے کہ سخت عاجز ہو گئے	اور بہت گرے ہوؤں کی نصیبے نے مدد کی
دل زیر دستان نباید شکست	مبادا کہ روزی شوی زیر دست
زیر دستوں کا دل نہیں توڑنا چاہیئے	کہ شاید تو بھی کبھی زیر دست نہ ہو جائے

حکایت

قصہ

بنالید درویشی از ضعف حال	بر تندروئی خداوند مال
ایک درویش اپنے حال کی تنگی کی وجہ سے	ایک بدخصلت دولتمند کے پاس رویا
نہ دینار دادش سیہ دل نہ دانگ	برو زد بسر باری از تیرہ بانگ
سیاہ دل نے نہ اسے اشرفی دی نہ دمڑی	بلکہ بزور سے اسے غصہ کیساتھ جھڑکا
دل سایل از جور او خون گرفت	سر از غم برآورد و گفت ای شگفت
سوالی کا دل اس کے ظلم سے خون ہو گیا	اور اس نے غم سے سر اٹھایا اور کہا

تونگر ترش روئی باری چراست ۔ مگر می نترسد ز تلخی خواست

دولت مند غصے کیوں ہوتا ہے ۔ شاید سائل کے سوال کی سختی سے نہیں ڈرتا

بفرمود کوته نظر تا غلام ۔ برانندش بزاری و زجر تمام

اس ناعاقبت اندیش نے غلام کو حکم دیا ۔ تاکہ ذلت اور جھڑکی سے اسے نکال دیں

بناکردن شکر پروردگار ۔ شنیدم که برگشت از روزگار

پروردگار کی ناشکر گزاری کی وجہ سے ۔ ہم نے سنا کہ زمانہ اسپر گردش کھا گیا۔

بزرگیش سر در تباهی نهاد ۔ عطارد قلم در سیاهی نهاد

اس کی بزرگی نے سر تباہی کی طرف رکھا ۔ اور فلک کے منشی نے قلم سیاہی میں ڈالدی

شقاوت برهنه نشاندش چو سیر ۔ نه بارش رها کرد و نه بارگیر

بدبختی نے اسے لہسن کی طرح برہنہ ہی کر دیا ۔ نہ اس کا اسباب رہا نہ اسباب کا بردار

فشاندش قضا بر سر از فاقه خاک ۔ مشعبد صفت کیسه و دست پاک

قضا نے اسپر فاقہ کی خاک ڈالی ۔ بازیگر کی طرح اس کی ہتھیلی اور کیسہ خالی رہا

سراپای حالش دگرگونه گشت ۔ بگورش پس از مدتی برگذشت

اس کا تمام حال بدل گیا ۔ اس حالت پر ایک زمانہ گذر گیا

غلامش بدست کریمی فتاد ۔ تونگر دل و دست و روشن نهاد

اس کا غلام ایک سخی کے ہاتھ پڑ گیا ۔ جو ایک غنی اور فقیر دوست اور روشندل تھا

بدیدار مسکین آشفته حال ۔ چنان شاد بودی که مسکین بمال

پریشان حال فقیر کے دیدار سے ۔ ایسا خوش ہوتا تھا جیسے مسکین مال سے

[illegible]

شبانگہ یکی بر درش لقمہ جست　　ز سختی کشیدن قدمہاش سست

رات کے وقت اس کے دروازے سے کسی نے روٹی مانگی　　تکلیف اٹھانے سے اس کے قدم تھکے ہوئے

بفرمود صاحب نظر بندہ را　　کہ خوشنود کن مرد درماندہ را

جب اس کے دسترخوان سے ایک ٹکڑا لے گیا　　تو اس نے بیخود ہو کر ایک فریاد کی

چو نزدیک بردش ز خوان بہرۂ　　برآورد بیخویشتن نعرۂ

جو وہ مالک کے پاس واپس آیا　　تو اس کے رنج کے آنسوؤں نے حال ظاہر کر دیا

چو نزدیک آمد بر خواجہ باز　　عیان کرد اشکش بدیباچہ راز

جب وہ خواجہ کے پاس پھر آیا　　اور اس کے راز سے رو پڑا

بپرسید سالار فرخندہ خو　　کہ اشکت ز جور کہ آمد بروی

مبارک خصلت والے سردار نے پوچھا　　کہ کس کے ظلم سے تیرے منہ پر آنسو آئے

بگفت اندرونم بشوریدہ سخت　　بر احوال این پیر شوریدہ بخت

کہا میرا دل نہایت پریشان ہوا　　اس بوڑھے بدنصیب کے حال پر

کہ مملوک وی بودم اندر قدیم　　خداوند املاک و اسباب و سیم

میں اس کا غلام تھا　　اور یہ مال و اسباب اور بڑی جایداد کا مالک

چو کوتہ شد دستش از عز و ناز　　کند دست خواہش بدرہا دراز

جب اس کا حال غرور اور تکبر سے تنگ ہو گیا　　تو اب سوال کا ہاتھ دوسروں کے دروازے پر کرتا ہے

بخندید و گفت ای پسر جور نیست　　ستم بر کس از گردش دور نیست

ہلکا ہنسا اور کہا لڑکے یہ ظلم نہیں ہے　　گردش دوران کسی پر ظلم نہیں کرتی

نه آن تنگرو نیست بازرگان	که بردی سر از کبر بر آسمان
کیا یہ وہ بدنصیب سوداگر نہیں ہے	کہ غرور سے سر کو آسمان پر لیجاتا تھا
من آنم که آن روز از در براند	بروزِ منش دورِ گیتی نشاند
میں وہی ہوں کہ اس دن دروازے سے ہٹا دیا	زمانے کی گردش نے اسے میرے دروازے پر بٹھا دیا
نگه کرد باز آسمان سوی من	فرو شست گردِ غم از روی من
پھر آسمان نے میری طرف نگاہ کی	اور میرے چہرے سے غم کی گردش دھوئی
خدای ار بحکمت ببندد دری	کشاید بفضل و کرم دیگری
اگر خدا حکمت سے کوئی دروازہ بند کرتا ہے	تو اپنی مہربانی سے اس سے اچھا دوسرا کھول دیتا ہے
بسا مفلس بینوا سیر شد	بسا کارِ منعم زبر زیر شد
اکثر بے سروسامان مفلس آسودہ ہو گئے	اور اکثر دولت مندوں کے کام تہ و بالا ہو گئے

حکایت

قصہ

یکی سیرتِ نیکمردان شنو	اگر نیکمردی و پاکیزه رو
نیک مردوں کی ایک خصلت سن	اگر تو نیک مرد اور پاکیزہ رفتار ہے
که شبلی ز حانوتِ گندم فروش	بده برد انبانِ گندم بدوش
کہ شبلی رحمۃ اللہ ایک گیہوں فروش کی دکان سے	گندم کی ایک بوری کندھے پر اٹھا کر گاؤں لے گئے
نگه کرد موری در آن غله دید	که سرگشته از هر طرف میدوید
نظر کی تو ایک چیونٹی کو اس غلہ میں دیکھا	جو پریشانی کی حالت میں ہر طرف دوڑتی تھی

ز رحمت بر او شب نیارست خفت — بماوای خود بازش آورد و گفت

اسے مہربانی کے خیال سے تمام رات سونہ سکے — اس کو اپنے گھر واپس لائے اور کہا

مروت نباشد کہ این مور ریش — پراگندہ گردانم از جای خویش

مروت نہ ہوگی کہ اس عاجز چیونٹی کو — اپنی جگہ سے میں آوارہ کردوں

درون پراگندگان جمع دار — کہ جمعیت باشد از روزگار

پریشان لوگوں کو مطمئن کر — تاکہ زمانہ سے تجھ کو اطمینان نصیب ہو

چہ خوش گفت فردوسی پاکزاد — کہ رحمت بر آن تربت پاک باد

پاکیزہ فطرت فردوسی نے کیا خوب کہا — اس کی پاک قبر پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو

میازار موری کہ دانہ کش است — کہ جان دارد و جان شیرین خوش است

ایک چیونٹی کو نہ ستا اگر وہ دانہ لیجاتی ہے — کیونکہ وہ جان رکھتی ہے اور میٹھی جان اچھی ہے

سیاہ اندرون باشد و سنگدل — کہ خواہد کہ موری شود تنگدل

سیاہ دل اور بے رحم ہوگا — جو چاہے کہ چیونٹی رنجیدہ ہو

مزن بر سر ناتوان دست زور — کہ روزی بپایش درافتی چو مور

کمزور کے سر پر زور کا ہاتھ نہ مار — ایک دن اس کے پاؤں میں چیونٹی کی طرح پڑیگا

نبخشید بر حال پروانہ شمع — نگہ کن کہ چون سوخت در پیش جمع

شمع نے پروانہ کے حال پر رحم نہ کیا — غور کر کہ مجلس میں کس طرح جلتی ہے

گرفتم ز تو ناتوان تر بسی ست — توانا تر از تو هم آخر کسی ست

میں فرض کرتا ہوں کہ مجھ سے کمزور بہت ہیں — ولیکن آخر طاقتور بھی تو کوئی مجھ سے ہے

گفتار اندر جوانمردی و ثمرهٔ آن

جوانمردی اور اس کے فوائد

ببخش ای پسر کادمی زاد صید	باحسان توان کرد وحشی بقید
رحم کر اے لڑکے کیونکہ آدمی زادے شکار	احسان سے کرتے ہیں اور جانور کو دام سے
عدو را بالطاف گردن ببند	که نتوان بریدن بتیغ این کمند
دشمن کی گردن احسان سے باندھ	کیونکہ اس کمند کو تلوار سے نہیں کاٹا جا سکتا
چو دشمن کرم بیند و لطف و جود	نیاید دگر خبث ازو در وجود
جب دشمن بخشش مہربانی اور سخاوت دیکھتا ہے	تو اس سے پھر برائی عمل میں نہیں آتی
مکن بد که بد بینی از یار نیک	نروید ز تخم بدی بار نیک
برائی نہ کر تاکہ نیک یار سے برائی نہ دیکھے	برائی کے تخم سے نیکی کا پھل نہیں اُگتا
چو با دوست دشخوار گیری و تنگ	نخواهد که بیند ترا نقش و رنگ
جب دوست کیساتھ تو سختی اور درشتی کرے	وہ پسند نہ کریگا کہ تیری زیب و زینت دیکھے
وگر خواجه با دشمنان نیکخوست	بسی برنیاید که گردند دوست
اور اگر خواجہ دشمنوں کیساتھ نیک خو ہے	تو بہت عرصہ نہ گذریگا کہ وہ اس کے دوست بنجائینگے

حکایت در معنی صید کردن دلها باحسان

احسان سے لوگوں کے دلوں کو شکار کرنے کے بیان میں

بره در یکی پیشم آمد جوان	بتگ در پیش گوسفندی دوان
راہ میں ایک دفعہ ایک جوان میرے سامنے آیا	اس کے پیچھے ایک بکری دوڑی آتی تھی

بدو گفتم این ریسمانست و بند	که می آرد اندر پیت گوسفند
اس سے میں نے کہا کہ یہ رسی اور زنجیر ہے	جو کہ بکری کو تیرے پیچھے لاتی ہے
بیک طوق و زنجیر ازو باز کرد	چپ و راست پوئیدن آغاز کرد
فوراً اس نے اس کے طوق اور زنجیر کو کھول دیا	دائیں بائیں اس (بکری) نے دوڑنا شروع کیا
بره همچنان در پیش می دوید	که جو خورده بود از کف مرد و خوید
بکری کا بچہ اسی طرح اس کے پیچھے دوڑتا تھا	کیونکہ آدمی کے ہاتھ سے اس نے جو اور سبز گھاس کھایا ہوا تھا
چو باز آمد از عیش و بازی بجای	مرا دید و گفت ای خداوند رای
جب وہ بکری کا بچہ عیش و کھیل کے بعد اپنے جگہ پر آ گیا	مجھ کو دیکھا اور کہا اے صاحب عقل
نه این ریسمان می برد با منش	که احسان کمندیست در گردنش
میرے ساتھ اس کو یہ رسی نہیں لیجاتی	بلکہ اس کی گردن احسان کی ایک کمند ہے
بلطفی که دیدست پیل دمان	نیارد همی حمله بر پیلبان
مہر و احسان جو کہ مست ہاتھی نے دیکھا ہوا ہے	(وہی ہے) جس کی وجہ سے وہ پیلبان پر حملہ نہیں کرتا
بدان را نوازش کن ای نیکمرد	که سگ پاس دارد چو نان تو خورد
اے نیک مرد برے لوگوں پر بھی مہربانی کر	کیونکہ تیری حفاظت کرتا ہے جب تیری روٹی کھاتا ہے
جوانمرد کندست دندان یوز	که مالد زبان بر پنیرش دو روز
اس آدمی پر چیتے کا دانت کند ہے	کہ جس کے پنیر پر وہ چیتا، دو دن زبان ملے

حکایت درویش با روباه

ایک درویش | اور | لومڑی کا قصہ

یکی روبهی دید بیدست و پای — فروماند در صنع و لطف خدای

ایک شخص نے ایک لومڑی کو بیدست و پا دیکھا — اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور کاریگری پر حیران ہوا

کہ چون زندگانی بسر می برد — بدین دست و پا از کجا می خورد

کہ یہ کس طرح زندگی بسر کرتی ہے — اور کس طرح بغیر ہاتھوں اور پاؤں کے کھاتی ہے

درین بود درویش شوریدہ رنگ — کہ شیری درآمد شغالی بچنگ

درویش اسی خیال میں پریشان تھا — کہ ایک شیر ایک گیدڑ کو پنجے میں پکڑے ہوئے آیا

شغالی نگون بخت را شیر خورد — بماند آنچہ روباہ ازو سیر خورد

اس بدنصیب گیدڑ کو شیر نے کھایا — جو باقی رہا اسے لومڑی نے سیر ہو کر کھایا

دگر روز باز اتفاق اوفتاد — کہ روزی رسان قوت روزش بداد

دوسرے روز بھی ایسا ہی اتفاق ہوا — کہ رزاق مطلق نے اسے روز کی خوراک دیدی

یقین مرد را دیدہ بینندہ کرد — شد و تکیہ بر آفرینندہ کرد

یقین نے مرد کی بینائی کو زیادہ روشن کر دیا — گیا اور پیدا کرنے والے پر بھروسہ کر لیا

کزین پس بکنجی نشینم چو مور — کہ روزی نخوردند پیلان بزور

کہ اس کے بعد چیونٹی کی طرح خلوت میں بیٹھوں — کیونکہ ہاتھی طاقت کے ذریعہ روٹی نہیں کھاتا

زنخدان فرو برد چندی بجیب — کہ بخشندہ روزی فرستد ز غیب

چند دن سر بگریبان بیٹھا رہا — کہ روزی رساں غیب سے روزی بھیجیگا

نہ بیگانہ تیمار خوردش نہ دوست — چو چنگش رگ و استخوان ماند و پوست

نہ غیر نے اس کی خبر لی نہ اپنے نے — اور چنگ کی طرح اس کی رگیں اور گوشت رہگیا

چو صبرش نماند از ضعیفی و هوش
جب کمزوری کی وجہ سے اسے صبر اور ہوش نہ رہا
ز دیوار محرابش آمد بگوش
تو محراب دیوار سے اسے یہ آواز آئی

برو شیر درنده باش ای دغل
اے مکار جا اور پھاڑنے والا شیر بن
مینداز خود را چو روباه شل
اپاہج لومڑی کی طرح اپنے آپ کو نہ گرا

چنان سعی کن کز تو ماند چو شیر
اس طرح کوشش کر کہ شیر کی طرح تجھ سے باقی رہے
چه باشی چو روبه بوامانده سیر
لومڑی کی طرح جھوٹے سے کیوں سیر ہوتا ہے

چو شیران کرا گردن فربه است
جس کی گردن شیروں کی طرح موٹی ہے
گر افتد چو روبه سگ از وی به است
اگر وہ لومڑی کی طرح پڑے تو کتا اس سے بہتر ہے

بچنگ آر و با دیگران نوش کن
ہاتھ پاؤں ہلا اور دوسرے کے ساتھ کھا
نه بر فضلهٔ دیگران گوش کن
نہ دوسرے کے فضلہ پر کان رکھ

بخور تا توانی ببازوی خویش
جب تک تجھ سے ہو سکے اپنے زور بازو سے کھا
که سعیت بود در ترازوی خویش
تاکہ تیری کوشش تیرے اپنے ترازو میں ہو

چو مردان ببر رنج و راحت رسان
مردوں کی طرح تکلیف اٹھا اور راحت پہنچا
مخنث خورد دسترنج کسان
وہ ہیجڑا ہے جو دوسروں کی کمائی کھاتا ہے

برو دست گیر ای نصیحت پذیر
اے نصیحت قبول کرنے والے جا اور دوسرے کا ہاتھ پکڑ
نه خود را بیفکن که دستم بگیر
اور اپنے آپ کو نہ گرا کہ میرا ہاتھ پکڑ

خدا را بر آن بنده بخشایش است
اللہ تعالیٰ کی بخشش اس بندہ پر ہے
که خلق از وجودش در آسایش است
کہ لوگ جس کے وجود سے آرام میں ہوں

کرم ورزد آن سر که مغزی در وست ❊ که دون همتانند بی مغز پوست

سخاوت وہی آدمی کرتا ہے جس کے سر میں مغز ہے ❊ اور بے ہمت جو لوگ ہیں وہ بغیر مغز صرف چھلکا ہیں

کسی نیک بیند بهر دو سرای ❊ که نیکی رساند بخلق خدای

اس شخص کے لیے دونوں جہاں میں نیکی ہے ❊ جو مخلوق خدا کو نیکی پہنچاتا ہے

حکایت عابد بخیل

ایک کنجوس عابد کی حکایت

شنیدم که مردیست پاکیزه بوم ❊ شناسا و رهرو در اقصای روم

میں نے سنا ایک آدمی نیک سرشت ہے ❊ جو حق کے جاننے والا اور سیدھی راہ چلنے والا اطراف روم میں ہے

من و چند سالوک صحرا نورد ❊ برفتیم قاصد بدیدار مرد

میں اور چند دوسرے سیاح ❊ اس مرد کے دیدار کے ارادہ سے گئے

سر و چشم هر یک ببوسید و دست ❊ بتمکین و عزت نشاند و نشست

ہر ایک کا اس سر ہاتھ اور آنکھیں چومیں ❊ عزت و احترام کے ساتھ بٹھایا

زرش دیدم و زرع و شاگرد و رخت ❊ ولی بی مروت چو بی بر درخت

میں نے اس کے پاس روپیہ کھیتی نوکر اور اسباب دیکھا ❊ لیکن بے ثمر درخت کی طرح بے مروت تھا

بخلق و لطف گرم رو مرد بود ❊ ولی دیگدانش قوی سرد بود

اخلاق اور مہربانی کے لحاظ سے بڑا سرگرم تھا ❊ لیکن اس کا چولہا نہایت سرد تھا

همه شب نبودش قرار و هجوع ❊ ز تسبیح و تهلیل و ما را ز جوع

عبادت کے سبب سے اس کو تمام رات قرار اور نیند نہ تھی ❊ اور ہمیں بھوک کے سبب سے قرار نہ تھا

سحرگه میان بست و در باز کرد	همه لطف و دوشینه آغاز کرد
صبح کے وقت اس نے کمر باندھی اور دروازہ کھولا	اور کل کی طرح مہربانی شروع کی
یکی بذله شیرین خوش طبع بود	که با ما مسافر در آن ربع بود
ایک آدمی خوش مذاق اور خوش طبع تھا	جو ہمارے ساتھ اس مکان میں مہمان تھا
مرا بوسه گفتا به تصحیف ده	که درویش را توشه از بوسه به
اس نے کہا کہ ہم بوسہ تصحیف کے ساتھ دے	کیونکہ درویش کے لئے توشہ بوسہ سے بہتر ہے
بخدمت منه دست بر کفش من	مرا نان ده و کفش بر سر بزن
میری خاطر داری کے لئے میرے جوتے پر ہاتھ نہ رکھ	بلکہ مجھے روٹی دے اور جوتی میرے سر پر مار
بایثار مردان سبق برده اند	نه شب زنده داران دل مرده اند
مردوں نے ایثار کی وجہ سے سبقت حاصل کی ہے	نہ رات کے جاگنے والوں نے جنکے دل مردہ ہیں
همی دیدم از پاسبان تتار	دل مرده و چشم شب زنده دار
یہی حالت میں حاکم تتار کی دیکھی	کہ اس کا دل مردہ تھا اور آنکھیں رات کو جاگنے والیں
کرامت جوانمردی و نان دهی است	مقالات بیهوده طبل تهی است
مہربانی و مروت روٹی دینا ہے	بیہودہ باتیں محض خالی ڈھول ہیں
قیامت کسی باشد اندر بهشت	که معنی طلب کرد و دعوی بهشت
قیامت میں وہ شخص جنت میں ہوگا	کہ جس نے حقیقت طلب کی اور جنت کا دعوی چھوڑا
بمعنی توان کرد دعوی درست	دم بی قدم تکیه گاه است سست
حقیقت ہی سے دعوی درست ہو سکتا ہے	فضول باتیں کمزور تکیہ گاہ ہے

حکایت حاتم طائی و صفت جوانمردی وی

حاتم طائی اور اس کی سخاوت کی تعریف کے بیان میں

شنیدم در ایام حاتم که بود — بخیل اندرش بادپایی چو دود

میں نے سنا کہ حاتم طائی کے زمانہ میں — اس کے طویلے میں ایک گھوڑا دھوئیں سے زیادہ تھا

صبا سرعتی رعد بانگ ادهمی — که بر برق پیشی گرفتی همی

ہوا کی طرح چلنے والا رعد کی طرح گرجنے والا سیاہ رنگ تھا — اور بجلی پر بھی فوقیت رکھتا تھا

بتگ ژاله میریخت بر کوه و دشت — تو گفتی مگر ابر نیسان گذشت

دوڑنے میں پہاڑ اور جنگل پر ژالہ باری کرتا تھا — تو شاید یہ کہے گا کہ ابر نیساں گزرا ہے

یکی سیل رفتار هامون نورد — که باد از پیش باز ماندی چو گرد

سیلاب کی طرح صحراؤں کو طے کرنے والا — کہ ہوا گرد کی طرح اس کے پیچھے رہ جاتی تھی

بگفتند مردان صاحب علوم — سخنهای حاتم بسلطان روم

صاحب علم لوگوں نے — حاتم کی باتیں بادشاہ روم سے بیان کیں

که همتای او در کرم مرد نیست — چو اسپش بجولان و ناورد نیست

کہ بخشش میں اس کا ثانی کوئی نہیں — اور اس کے گھوڑے کی طرح لڑائی اور دوڑ میں دوسرا نہیں ہے

بیابان نوردی چو کشتی بر آب — که بالای سیرش نپرد عقاب

صحرا طے کرنے میں اس طرح جس طرح کشتی پانی پر — اور اس کی چال پر کوا بھی نہ اڑ سکے

بدستور دانا چنین گفت شاه — که دعوی خجالت بود بی گواه

بادشاہ نے عقلمند وزیر سے کہا — کہ بغیر گواہ کے دعویٰ میں شرمندگی ہوتی ہے

من از حاتم آن اسپ تازی نژاد — بخواهم گر او مکرمت کرد و داد

میں حاتم سے یہ گھوڑا طلب کروں — اگر اس نے مہربانی کی اور دے دیا

بدانم که در وی شکوه مهی است — وگر رد کند بانگ طبل تهی است

تو میں جانوں گا کہ اس میں بلندی کا دبدبہ ہے — اگر رد کیا تو جانوں گا کہ خالی ڈھول کی آواز ہے

رسولی خردمند عالم بطی — روان کرد و ده مرد همراه وی

ایک عقلمند قاصد طے کی جانب — بمعہ دس اور آدمیوں کے روانہ کیا

زمین مرده و ابر گریان برو — صبا کرده بار دگر جان درو

زمین مردہ تھی اور ابر اس پہ روتا تھا — اور صبا نے دوسری بار اس میں جان ڈالی تھی

بمنزلگه حاتم آمد فرود — برآسود چون تشنه بر زنده رود

یعنے ایسے موسم میں وہ قاصد حاتم کے گھر میں آیا — اور اس طرح آرام کیا جس طرح پیاسہ دو نہر پہ آرام کرتا ہے

سماطی بیفگند و اسپی بکشت — بدامن شکر دادشان زر بمشت

ایک دسترخوان بچھایا اور ایک گھوڑا ذبح کیا گیا — اور ان کے دامنوں میں شکر ڈالی گئی اور ہاتھ میں روپیہ دیا گیا

شب آنجا ببودند و روز دگر — بگفت آنچه دانست صاحب خبر

رات وہاں رہے اور دوسرے روز — جو کچھ مناسب سمجھا کہا

همی گفت حاتم پریشان چو مست — ز حسرت بدندان همی کند دست

قاصد کہہ رہا تھا اور حاتم مست کی طرح پریشان تھا — اور حسرت سے دانتوں سے ہاتھ کاٹتا تھا

که ای بهره ور موبد نیک نام — چرا پیش ازینم نگفتی پیام

کہ اے صاحب نصیب عقلمند اور نیک نام — کہ تو نے پہلے مجھے کیوں نہ کہا

من آن باد رفتار دلدل شتاب ... ز بہر شما دوش کردم کباب

میں نے اس دلدل رفتار گھوڑے کے ... کل تیرے لیے کباب بنا لیے تھے

کہ دانستم از دست باران سیل ... نشاید شدن در چراگاہ خیل

میں نے سمجھا کہ بارش اور سیلاب کی وجہ سے ... شاید گھوڑوں کے طویلہ میں جانا نہ ہو سکے

بنوعی دگر روی راہم نبود ... جز او پای بر درگاہم نبود

اور اس کے سوا میرے لئے کوئی چارہ نہ تھا ... کیونکہ اس کے سوا میری بارگاہ میں کوئی گھوڑا نہ تھا

مروت ندیدم در آئین خویش ... کہ مہمان بخسپد دل از فاقہ ریش

میں نے اپنے طریقہ میں مروت نہ دیکھی ... کہ مہمان فاقہ سے زخمی دل ہو کر سوئے

مرا نام باید در اقلیم فاش ... دگر مرکب نامور گو مباش

میرا نام ملک میں ظاہر ہونا چاہیئے ... اور اگر نامور گھوڑا نہ ہو تو کہہ کہ مت ہو

کسان را درم داد و تشریف و اسپ ... طبعی ست اخلاق نیکو نہ کسب

ان لوگوں روپے خلعت اور گھوڑے دیئے ... یہ نیک افعال فطرتی ہیں نہ کہ حاصل کئے ہوئے

خبر شد بروم از جوانمرد طی ... ہزار آفرین کرد بر طبع وی

روم میں حاتم کی جوانمردی کی خبر ہوئی ... اور لوگوں نے اس کی طبیعت کی ہزاروں تعریفیں کیں

ز حاتم بدین نکتہ راضی مشو ... ازین نغز تر ماجرای شنو

حاتم کی صرف اس بات سے خوش نہ ہو ... بلکہ اس سے بھی عجیب ماجرا ایک اور سن

حکایت در آزمودن بادشاہ یمن حاتم را بآزادمردی

بادشاہ یمن کا حاتم ... کو ... آزاد مردی میں آزمانا

ندانم که گفت این حکایت بمن — که بودست فرماندهی در یمن

میں نہیں جانتا کہ مجھ سے یہ کس نے بیان کیا — کہ یمن میں ایک بادشاہ ہوا ہے

ز نام آوران گوی دولت ربود — که در گنج بخشی نظیرش نبود

جو نامآوروں سے دولت کا گیند لیگیا تھا — اس لیے کہ روپیہ بخشنے میں اس کا کوئی ہمسر نہ تھا

توان گفت او را سحاب کرم — که دستش چو باران فشاندی درم

اسے سخاوت کا بادل کہا جاسکتا ہے — کیونکہ اس کے ہاتھ بارش کی طرح دولت جھاڑتے تھے

کسی نام حاتم نبردی برش — که سودا نرفتی ازو در سرش

کوئی شخص اس کے سامنے حاتم کا نام نہ لیتا تھا — کہ اس کے سر میں اس سے سودا ہوتا تھا

که چند از مقالات آن باد سنج — که نه ملک دارد نه فرمان نه گنج

کہ کب تک اس خام خیال کے قصے رہینگے — نہ جس کے پاس ملک ہے نہ حکومت نہ خزانہ

شنیدم که جشنی ملوکانه ساخت — چو چنگ اندر آن بزم خلقی نواخت

میں نے سنا کہ اس نے ایک شاہانہ جشن کیا — اور چنگ کی طرح اس بزم میں لوگوں کو سرفراز کیا

در ذکر حاتم کسی باز کرد — دگر کس ثنا گفتن آغاز کرد

کسی ایک نے اس بزم میں حاتم کا ذکر کیا — اور دوسرے نے اس کی تعریف شروع کردی

حسد مرد را بر سر کینه داشت — یکی را بخون خوردنش برگماشت

حسد نے مرد کو کینہ کے خیال میں رکھا — اور ایک آدمی کو حاتم کے مارنے پر مقرر کیا

که تا هست حاتم در ایام من — نخواهد به نیکی شدن نام من

کہ جب تک حاتم میرے زمانہ میں ہے — میرا نام نیکی کے ساتھ مشہور نہ ہوگا

بلاجوی راه بنی طی گرفت — بکشتن جوانمرد راپی گرفت

مصیبت طلب نے بنی طی کا راستہ اختیار کیا — اور حاتم کے مار ڈالنے کے لیئے روانہ ہوا

جوانی براه پیش باز آمدش — کزو بوی انسی فراز آمدش

ایک جوان راستہ میں اس کے سامنے آیا — اور اس سے اس کو محبت کی بو آئی

نکوروی و دانا و شیرین زبان — برخویش بر آن شبش میہمان

خوبصورت عقلمند شیرین زبان — اور اس کو اس رات اپنے پاس مہمان کی طرح لے گیا

کرم کرد و غم خورد و پوزش نمود — بداندیش را دل به نیکی ربود

مہربانی کی غمخواری کی اور عذر کیا — اور اس بداندیش کا دل نیکی کی طرف مائل کیا

نهادش سحر بوسه بر دست و پای — که نزدیک ما چند روزی بپای

اور صبح اس کے ہاتھ پاؤں کو چوما — تاکہ چند دن اس کے پاس ٹھہرے

بگفتا نیارم شد ایدر مقیم — که در پیش دارم مهمی عظیم

اس نے کہا کہ میں قیام نہیں کرسکتا — کہ مجھے ایک عظیم مہم درپیش ہے

بگفت ار نهی با من اندر میان — چو یاران یکدل بکوشم بجان

اس نے کہا کہ اگر تو اس مہم کا پتہ دے — تو دوستوں کی طرح میں بھی تیری مدد کروں

بمن دار گفت ای جوانمرد گوش — که دانم جوانمرد را پرده پوش

اس نے کہا اے جوانمرد میری بات غور سے سن — کہ میں جوانمرد کو پردہ پوش جانتا ہوں

درین بوم حاتم شناسی مگر — که فرخنده نام است و نیکو سیر

کہا تو اس مقام میں حاتم کو جانتا ہے — جو مبارک نام اور نیک خصلت ہے

سرش پادشاه یمن خواست | ندانم که چه کین در میان خاست

اس کا سر بادشاہ یمن نے مانگا ہے | میں نہیں جانتا کہ کیا کینہ پیدا ہوا ہے

گرم رہنمائی بدانجا که اوست | همین چشم دارم ز لطفت دوست

اگر وہاں تک تو رہنمائی کرے جہاں وہ ہے | تو اے دوست میں تجھ سے یہی امید رکھتا ہوں

بخندید برنا که حاتم منم | سر اینک جدا کن به تیغ از تنم

جوان ہنسا اور کہا کہ میں ہی حاتم ہوں | یہ سر ہے تلوار سے اور تن سے جدا کر

نباید که چون صبح گردد سفید | گزندت رسد یا شوی ناامید

ایسا نہ ہو کہ صبح روشن ہو جائے | تو تجھ کو تکلیف پہنچے یا ناامیدی ہو

چو حاتم به آزادگی سر نهاد | جوان برآمد خروشش از نهاد

جب حاتم نے آزادی سے سر جھکا دیا | تو جوان کے دل سے آہ و نالہ بلند ہوا

بخاک اندر افتاد و بر پای جست | گهش خاک بوسید و گه پا و دست

زمین پر گر پڑا اور وجد کرنے لگا | کبھی اس کے پاؤں کی خاک اور کبھی اس کے ہاتھ چومتا

بینداخت شمشیر و ترکش نهاد | چو فرمانبران دست بر کش نهاد

تلوار پھینک دی اور ترکش رکھ دیا | اور غلاموں کی طرح ہاتھ سینے پر رکھنے لگا

که گر من گلی بر وجودت زنم | نه مردم که در کیش مردان زنم

کہ اگر میں تیرے جسم پر ایک پھول بھی ماروں | تو مرد نہیں ہوں بلکہ عورت ہوں

دو چشمش ببوسید و در بر گرفت | وزانجا طریق یمن برگرفت

اس کی دونوں آنکھیں چومی اور گود میں اٹھا لیا | اور وہاں سے یمن کی طرف روانہ ہوا

ملک در میانِ دو ابروئی مرد	بدانست حالی کہ کاری نکرد
بادشاہ نے مرد کے بشرہ سے	جان لیا کہ ابھی اس نے کام نہیں کیا
بگفتش بیا تا چہ داری خبر	چرا سر نبستی بفتراک بر
اس کو کہا کہ آ کیا خبر ہے	کیوں اس کا سر تو نے زین کے تسمہ میں نہیں باندھا
مگر بر تو نام آوری حملہ کرد	نیاوردی از ضعف تابِ نبرد
شاید تجھ وہ نام آور حملہ آور ہوا	اور تو کمزوری کی وجہ سے اس سے نہ لڑ سکا
جوانمرد شاطر زمین بوسہ داد	ملک را ثنا گفت تمکین نہاد
جوانمرد چالاک نے زمین کو بوسہ دیا	بادشاہ کی تعریف کی اور ادب بجا لایا
بدو گفت کای شاہ دادو ہوش	ازین در سخن ہائی حاتم نیوش
اور اس نے کہا کہ اے منصف اور عاقل بادشاہ	حاتم طائی کی اس قسم کی باتیں سن
کہ دریافتم حاتمِ نامجوئی	ہنرمند و خوش منظر و خوبروئی
میں نے مشہور حاتم کو دریافت کیا	اور اسے صاحب جمال صاحب ہنر اور خوش شکل پایا
جوانمرد و صاحب خرد دیدمش	بمردانگی فوقِ خود دیدمش
میں نے اسے جوانمرد اور صاحب عقل دیکھا	اور مردانگی میں اسے اپنے سے بہتر پایا
مرا بارِ لطفش دوتا کرد پشت	بہ شمشیر احسان و فضلم بکشت
اس کی مہربانی کے بوجھ نے میری پشت خم کر دی	اور اسکے احسان و نیکی کی شمشیر نے مجھے قتل کر دیا
بگفت آنچہ دید از کرم ہائی وی	شہنشاہ ثنا گفت بر آلِ طی
اور جو کچھ اس کی مہربانیوں کی نسبت دیکھا کہا	شہنشاہ نے آل طی کی تعریف کی

فرستاده را داد مهر درم	که مهرست بر نام حاتم کرم
قاصد کو بادشاہ نے اشرفیاں اور درم دیئے	اور کہا کہ سخاوت حاتم کے نام پر ختم ہے
مراورا رسد گر گواهی دهند	که معنی و آوازه اش همرهند
جو تعریف اس کی کریں بجا ہے	کیونکہ اس کی شہرت اور اس کا باطن ایک ہے

حکایت دختر حاتم در روزگار پیغمبر علیه السلام

حاتم طائی کی لڑکی کی حکایت حضور صلعم کے زمانے میں

شنیدم که طی در زمان رسول	نکردند منشور ایمان قبول
میں نے سنا کہ آل طے رسول اللہ صلعم کے زمانہ میں	ایمان کی دعوت کو قبول نہ کیا
فرستاد لشکر بشیر و نذیر	گرفتند از ایشان گروهی اسیر
اس خوشخبری دینے والے اور ڈرانیوالے پیغمبر نے لشکر بھیجا	اور ان میں سے ایک گروہ کو قید کر لیا
بفرمود کشتن بشمشیر کین	که ناپاک بودند و ناپاک دین
تلوار سے ان کے قتل کرنے کا حکم فرمایا	کیونکہ وہ ناپاک دین والے بہت گستاخ تھے
زنی گفت من دختر حاتمم	بخواهم ازین نامور حاکمم
ایک عورت نے کہا کہ میں حاتم کی لڑکی ہوں	میری رہائی کیلئے حاکم سے عرض کریں
کرم کن بجای من ای محترم	که مولای من بود اهل کرم
کہ اے عزت والے مجھ پر رحم کر	کیونکہ میرا باپ بھی اہل کرم میں سے تھا
بفرمان پیغمبر پاک رای	گشادند زنجیرش از دست و پای
پاک عقل والے پیغمبر کے فرمان سے	اس کے ہاتھ پاؤں زنجیر سے کھول دیئے

در آن قوم باقی نهادند تیغ — که رانند سیلاب خون بی دریغ

اور باقی قوم میں تلوار رکھی — تاکہ بلا افسوس خون کا سیلاب بہایا جائے

بزاری بشمشیر زن گفت زن — مرا نیز با جمله گردن بزن

اس عورت نے جلاد کو نہایت عاجزی سے کہا — کہ میری گردن بھی سب کے ساتھ مار

مروت نبینم رهائی ز بند — بتنها و یارانم اندر کمند

میرا قید سے رہائی پانا خلاف مروت سمجھتی ہوں — ایسی حالت میں کہ میرے ساتھی قید میں ہوں

همی گفت گریان بر اخوان طی — بسمع رسول آمد آواز وی

یہی کہتی تھی اور طے کے بھائیوں پر روتی تھی — اس کی آواز رسول صلعم نے سن لی

ببخشید آن قوم و دیگر عطا — که هرگز نکرد اصل و گوهر خطا

اس قوم کو بخشدیا اور انعام دیا — کہ اصل اور گوہر سے کبھی خطا نہیں ہوتی

حکایت در آزاد مردی حاتم و ذکر بادشاه اسلام

حاتم کی آزاد مردی اور بادشاہ اسلام

ز بنگاه حاتم یکی پیرمرد — طلب ده درم سنگ فانید کرد

ایک بڈھے آدمی نے حاتم کے مکان سے — دس درہم شکر طلب کی

ز راوی چنین یاد دارم خبر — که پیشش فرستاد تنگی شکر

مجھے راوی سے ایسا ہی یاد ہے — کہ حاتم نے اس کے پاس شکر کی بوری بھیجدی

زن از خیمه گفت این چه تدبیر بود — همان ده درم حاجت پیر بود

عورت نے خیمہ سے کہا کہ یہ کیا تدبیر تھی — بوڈھے کو تو دس درہم شکر کی حاجت تھی

شنید این سخن نامبردار طی	بخندید و گفت ای دلارام حی
قبیلہ طے کے نام آور نے یہ بات سنی	ہنسا اور کہا کہ اے قبیلہ کی منظور نظر
گر او در خور حاجت خویش خواست	جوانمردی آل حاتم کجاست
اگرچہ اس نے اپنی حاجت کے مطابق طلب کی	تو آل حاتم کی جوانمردی کہاں ہے
چو حاتم بآزادمردی دگر	ز دوران گیتی نیامد مگر
حاتم کی طرح آزاد مرد کوئی اور	گردش زمانہ نے پیدا نہ کیا مگر
ابوبکر سعد آنکه دست نوال	نهد همتش بر دهان سوال
ابو سعد جس کی بخشش کا ہاتھ	اس کی ہمت سوالی کے منہ پر رکھتی ہے
رعیت پناها دلت شاد باد	بسعیت مسلمانی آباد باد
اے رعیت پناہ تیرا دل ہمیشہ خوش رہے	اور تیری کوششوں سے مسلمانی آباد رہے
سرافرازد این خاک فرخنده بوم	زعدلت بر اقلیم یونان و روم
اس مبارک ملک کی خاک سربلند کرتی ہے	تیرے عدل کی وجہ سے روم و یونان کے ملک پر
چو حاتم که گر نیستی فردی	نبردی کس اندر جهان نام طی
اگر حاتم کی طرح اس کا دبدبہ نہ ہوتا	تو جہان میں طے کا نام کوئی نہ لیتا
ثنا ماند از آن نامور در کتاب	ترا هم ثنا ماند و هم ثواب
اس نامور کی تو صرف تعریف ہی کتاب میں رہ گئی ہے	لیکن تیری تعریف بھی رہے گی اور ثواب بھی
که حاتم بدان نام و آوازه خواست	ترا سعی و جهد از برای خداست
کیونکہ حاتم نے سخاوت سے اپنی مشہوری چاہی	لیکن تیری محنت و کوشش صرف خدا کے لیے ہے

تکلف بر مرد درویش نیست ۔ وصیت همین یک سخن بیش نیست

مرد درویش کے نزدیک تکلیف کچھ چیز نہیں ۔ اور وصیت صرف ایک سخن سے زیادہ نہیں

که چندان که دستت بود خیر کن ۔ ز تو خیر ماند ز سعدی سخن

کہ جس قدر تجھ سے ہو سکے لوگوں سے نیکی کر ۔ تا کہ تیری نیکی اور سعدی کی بات باقی رہے

حکایت در حلم پادشاهان

بادشاہوں کی بردباری

یکی را خری در گل افتاده بود ۔ که سوداش خون در دل افتاده بود

ایک کا گدھا کیچڑ میں پھنس گیا تھا ۔ اور اس غصہ سے اس کا دل خون ہو رہا تھا

بیابان و باران و سرما و سیل ۔ فرو هشته ظلمت بر آفاق ذیل

بیابان تھا بارش تھی سردی کا موسم اور سیلاب تھا ۔ اور اندھیرے نے جہان پر اپنا دامن ڈالا ہوا تھا

همه شب درین غصه تا بامداد ۔ سقط گفت و نفرین و دشنام داد

تمام رات صبح تک اسی غصہ میں ۔ برا کہتا رہا لعنت بھیجتا رہا اور گالی دیتا رہا

نه دشمن برست از زبانش نه دوست ۔ نه سلطان که آن بوم و بر زان اوست

نہ دشمن اس کی زبان سے سلامت رہا نہ دوست ۔ اور نہ بادشاہ جس کی ملکیت وہ جنگل اور زمین تھی

قضا شاه کشور یکی نامجوی ۔ به نخچیرگه بد به چوگان و گوی

اتفاقاً ملک کا بادشاہ جو نامور شخص تھا ۔ شکار گاہ میں چوگان بازی میں مشغول تھا

شنید آن سخنهای دور از صواب ۔ نه صبر شنیدن نه روی جواب

اس نے یہ ناشائستہ باتیں سنیں ۔ جو نہ سننے کے قابل تھیں اور نہ جواب کے قابل

نگہ کرد سالارِ اقلیم دید
کہ بر پشتہ ماجرای شنید

ملک کے حاکم نے نظر اٹھائی اور دیکھا
کہ یہ باتیں ایک ٹیلہ پر سے سن رہا تھا

ملک شہ مگین در حشم بنگریست
کہ سودای این بر من از بہر چیست

بادشاہ نے شرم سے لشکر کی طرف دیکھا
کہ یہ مجھ پر کیوں غصہ ہو رہا ہے

یکی گفت شاہا بہ تیغش بزن
کہ نگذاشت کس را نہ دختر نہ زن

ایک نے کہا بادشاہ اسے تلوار سے قتل کر
کہ اس نے برا کہنے سے نہ کسی کی لڑکی کو اور نہ عورت کو چھوڑا

نگہ کرد سلطانِ عالی محل
خودش در بلا دید و خر در وحل

بلند مرتبہ بادشاہ نے نظر کی
تو اس کو غصہ میں اور اس کے گدھے کو کیچڑ میں دیکھا

ببخشید بر حالِ مسکین مرد
فرو خورد خشم سخن ہای سرد

اس مسکین آدمی کے حال پر رحم کیا
اور اس کی نامناسب باتوں کا درگذر کیا

زرش داد و اسپ و قبا پوستین
چہ نیکو بود مہر در وقتِ کین

اور اس کو روپیہ گھوڑا اور قبائے آستین دی
غصہ کے وقت میں رحم کرنا کیا اچھا ہوتا ہے

یکی گفتش ای پیرِ بی عقل و ہوش
عجب رستی از قتل گفتا خموش

ایک نے اس سے کہا کہ اے بیہوش بے عقل بوڑھے
تعجب ہے کہ تو قتل سے بچ گیا اس نے کہا چپ رہ

اگر من بنالیدم از دردِ خویش
وی انعام فرمود در خورد خویش

اگر میں اپنے درد کی وجہ سے رویا تھا
تو اس نے اپنی شان کے مطابق نعمتیں دیں

بدی را بدی سہل باشد جزا
اگر مردی احسن الی من اسا

بدی کا بدلہ بدی دینا آسان ہوتا ہے
اگر تو مرد ہے تو برائی کے عوض بھلائی کر

حکایت توانگر سفله و درویش صاحبدل

کمینہ امیر	اور	صاحب دل درویش
شنیدم که مغروری از کبر مست		در خانه بر روی سائل ببست
میں نے سنا کہ ایک مغرور تکبر سے مدہوش تھے		ایک سائل کو گھر سے خالی نکال دیا
بکنجی فرو ماند بنشست مرد		جگر گرم و آه از تف سینه سرد
وہ سائل ایک گوشہ میں بیکس ہو کر بیٹھ رہا		اس کا جگر گرم تھا اور اس کے سینے سے سرد آہ نکلتی تھی
شنیدش یکی مرد پوشیده چشم		بگفتا چه در تابت آورد خشم
اس کی آہوں کو ایک نابینا شخص نے سنا		اور کہا کہ کس بات نے تجھے یہ رنج و غصہ دیا
فرو گفت و بگریست بر خاک کوی		جفائی کز آن شخص آمد بروی
وہ اس کی گلی کی خاک پر بیٹھ کر رو دیا		اور جو شخص اس کے سامنے آیا اس سے اس کا ظلم بیان کیا
بگفت ای فلان ترک آزار کن		یک امشب بر من افطار کن
اس شخص نے اس کو کہا کہ اس رنج کو چھوڑ دے		اور ایک رات کا کھانا میرے ہاں سے کھا
بخلق و فریبش گریبان کشید		بمنزل در آوردش و خوان کشید
محبت اور فریب سے اس کا دامن کھینچا		اس کو گھر میں لایا اور دسترخوان بچھایا
برآسود درویش روشن نهاد		بگفت ایزدت روشنائی دهاد
درویش روشن دل آسودہ ہوا		اور اس نے کہا کہ اللہ تعالے تجھے بینائی عطا کرے
شب از نرگسش قطره چندی چکید		سحر دیده بر کرد و دنیا بدید
رات کو اس نابینا کی آنکھ سے چند قطرے ٹپکے		صبح اس کی آنکھ کھل گئی اور اس نے دنیا کو دیکھا

حکایت بشهر اندر افتاد و جوش ۔ کہ بیدیدۂ دیدہ بر کرد دوش

یہ قصہ شہر میں مشہور ہوا اور ایک شور ہوا ۔ کہ کل ایک اندھے نے آنکھ کھول لی

شنید این سخن خواجۂ سنگدل ۔ کہ برگشت درویش ازو تنگدل

اس خبر کو اس سنگدل مغرور نے سنا ۔ کہ وہ درویش اس سے آزردہ دل پھرا تھا

بگفتا حکایت کن ای نیکبخت ۔ کہ چون سہل شد بر تو این کار سخت

کہا کہ اے نیک بخت بیان کر ۔ کہ یہ مشکل کام کس طرح تجھ پہ آسان ہوا

کہ برکرد این شمع گیتی فروز ۔ بگفت ای ستمکار آشفتہ روز

اور کس نے یہ تیرا جہان روشن کرنیوالا چراغ روشن کیا ۔ اس نے کہا کہ اے ظالم بدبخت زمانہ

تو کوتہ نظر بودی و سست رای ۔ کہ مشغول گشتی بجغد از ہمای

تو کوتہ نظر اور کم عقل آدمی تھا ۔ جو ہمای کو چھوڑ کر الو سے مشغول ہوا

بروی من این در کسی کرد باز ۔ کہ کردی تو بر روی او در فراز

مجھ پہ یہ دروازہ اس نے کھولا ۔ کہ جس کے منہ پہ تونے دروازہ بند کردیا تھا

اگر بوسہ بر خاک مردان زنی ۔ بمردی کہ پیش آیدت روشنی

اگر تو مردوں کی خاک کو بوسہ دے ۔ جوانمردی کی قسم کہ روشنی تیرے سامنے آئے

کسانیکہ پوشیدہ چشم دل اند ۔ ہمانا کزین توتیا غافل اند

جن کی دل کی آنکھ بند ہے ۔ وہ اس سرمہ سے بالکل غافل ہیں

چو برگشتہ دولت ملامت شنید ۔ سر انگشت حسرت بدندان گزید

جب اس بدبخت نے یہ ملامت سنی ۔ تو حسرت سے انگشت بدندان ہوا اور کہا

کہ شہباز من صید دام تو شد — مرا بود دولت بنام تو شد

کہ میرا سپید باز تیرے جال میں پھنس گیا — دولت تو میری تھی تیرے نام ہو گئی

کسی چون بدست آورد چرہ باز — فرو بردہ چون موش دندان آز

وہ شخص کس طرح باز نر کو پکڑ سکتا ہے — جو چوہے کی طرح حرص سے دانت بند کرے

گفتار در دلداری خلقی تا رسند باہل دلی

خلق کی دلجوئی کے بیان میں — تاکہ کسی اہل دل کے پاس پہنچیں

الا گر طلبگار اہل دلی — ز خدمت مکن یکزمان غافلی

اگر تو کسی صاحب دل کا طلبگار ہے — تو خدمت سے ایک لمحہ غافل نہ رہ

خورش دہ بدراج و کبک و حمام — کہ یکروزت افتد ہمائی بدام

کبوتر تیتر ہنس کو خوراک دے — تاکہ ایک روز ہما تیرے جال میں پھنسے

چو ہر گوشہ تیر نیاز افگنی — امید است ناگہ کہ صیدی کنی

اگر تو ہر گوشہ میں عاجزی کا تیر مارے — تو امید ہے کہ دفعتہً کوئی شکار کرے

دری ہم برآید ز چندین صدف — ز صد چوبہ آید یکی بر ہدف

ایک سچا موتی کتنے سیپیوں سے نکلتا ہے — جس طرح کہ سو تیروں سے ایک تیر نشانہ پہ لگتا ہے

حکایت درین معنی

قصہ — اسی — حقیقت میں

یکی را پسر گم شد از راحلہ — شبانگہ بگردید در قافلہ

ایک شخص کا لڑکا منزل سے گم ہو گیا — وہ شخص رات کے وقت قافلہ میں پھرا

ز هر خیمه پرسید و هر سو شتافت | بتاریکی آن روشنائی بتافت

ہر خیمہ سے دریافت کیا اور ہر طرف دوڑا | اندھیرے میں روشنی چمکی

چو آمد بر مردم کاروان | شنیدم که می‌گفت با ساروان

جب قافلے کے آدمیوں کے پاس پہنچا | میں نے سنا کہ ساربان سے کہتا تھا

ندانی که چون راه بردم بدوست | هر آنکس که پیش آمدم گفتم اوست

تو نہیں جانتا کہ میں دوست کی تلاش کس طرح کر رہا ہوں | جو شخص میرے سامنے آتا تھا میں سمجھتا کہ وہی ہے

مشایخ بجان طالب هر کس اند | که باشد که وقتی بمردی رسند

بزرگ لوگ ہر شخص کو دل سے چاہتے ہیں | شاید کسی وقت کسی مرد تک پہنچ جائے

برند از برای دلی بارها | خورند از برای گلی خارها

ایک صاحب دل کے لیے ہزاروں مصیبتیں اٹھاتے ہیں | ایک پھول کے لیے کئی کانٹے کھاتے ہیں

حکایت هم درین معنی

اسی حقیقت کے متعلق حکایت

ز تاج ملک زاده در مناخ | شبی لعلی افتاده در سنگلاخ

ایک بادشاہزادے کے تاج سے اونٹ خانہ میں | ایک رات ایک لعل پتھروں میں گر گیا

پدر گفتش اندر شب تیره رنگ | چه دانی که گوهر کدام است سنگ

اس کے باپ نے کہا کہ تاریک رات میں | تو کیا جانتا ہے کہ موتی کونسا اور پتھر کونسا ہے

همه سنگها گوش دار ای پسر | که لعل از میانش نباشد بدر

اے لڑکے تمام پتھروں کا خیال رکھ | کیونکہ لعل ان پتھروں سے باہر نہ ہوگا

در اوباش پاکان شوریدہ رنگ
ہمان جائی تاریک لعل اندو سنگ

اوباش لوگوں میں صاحب دل مست حال
ایسے ہی ہیں جیسے تاریک جگہ میں پتھر اور لعل

بعزت بکش بار ہر جاہلی
کہ افتی بسر وقت صاحبدلی

ہر جاہل کا بوجھ عزت سے برداشت کر
ایک نہ ایک دن کسی صاحبدل سے ملاقات کریگا

کسی را کہ با دوستی سر خوش است
نہ بینی کہ چون بار دشمن کش است

جو شخص کہ کسی دوست سے محبت رکھتا ہے
تو نہیں دیکھتا کہ کس طرح وہ دشمن کا بوجھ اٹھاتا ہے

بدرد چو گل جامہ از دست خار
کہ خون در دل افتادہ خندد چو نار

وہ اپنا جامہ پھول کی طرح کانٹے کے ہاتھ سے پھاڑتا ہے
جو دل کے خون ہونے سے انار کی طرح ہنستا ہے

غم جملہ خور در ہوائی یکی
مراعات صد کن برائی یکی

ایک ہی خواہش کے لئے سب کا غم کھا
اور ایک کے لئے سو کی رعایت کر

گرت خاکپایان شوریدہ سر
حقیر و فقیر اند اندر نظر

جو پریشان حال اور خاک پا
تیری نظر میں حقیر و فقیر ہیں

تو ہرگز مبین شان بچشم پسند
کہ ایشان پسندیدہ حق پسند

تو ہرگز انہیں پسندیدہ نگاہ سے نہ دیکھ
کیونکہ ان کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ خدا کے پسندیدہ ہیں

کسی را کہ نزدیک ظنت بد اوست
چہ دانی کہ صاحب ولایت خود اوست

اور جو شخص تیرے خیال میں برا ہے
تجھے کیا معلوم کہ وہ صاحب ولایت ہے

در معرفت بر کسانیست باز
کہ درہاست بر روی ایشان فراز

خدا کی معرفت کا دروازہ ان لوگوں پر کھلا ہے
جن کے منہ پر لوگوں کے دروازے بند ہیں

بسا تلخ عیشان تلخی چشان	که آیند در حله دامن کشان
بہت سے لوگ جو رنج اور سختی اٹھاتے ہیں	قیامت کے دن لباس فاخرہ پہنے ہوئے آئینگے
ببوسی گرت عقل و تدبیر ہست	ملکزادہ را در نواخانہ دست
اگر تجھ میں عقل اور دور اندیشی ہے	تو شاہزادے کا ہاتھ جیلخانے میں چوم
کہ روزی فرج یابد از شہربند	بلندیت بخشد چو گردد بلند
کہ جس دن وہ قید سے رہائی پائے	تجھ کو بلند مرتبہ دے جبکہ خود صاحب مرتبہ ہو
مسوزان درخت گل اندر خریف	کہ در نوبہارت نماید ظریف
خزاں میں پھولوں کا درخت نہ جلا	تاکہ نوبہار کے دنوں میں تجھ کو اچھا معلوم ہو

حکایت پدر بخیل و فرزند لاابالی

بخیل باپ اور بے پرواہ لڑکے کا قصہ

یکی زہرۂ خرج کردن نداشت	زرش بود و یارای خوردن نداشت
ایک شخص خرچ کرنیکا حوصلہ نہ رکھتا تھا	اس کے پاس روپیہ بہت تھا لیکن خرچ کرنیکی توفیق نہ تھی
نخوردی کہ خاطر بیاسایدش	نہ دادی کہ فردا بکار آیدش
وہ دل کی آسودگی کے لئے خرچ نہ کرتا تھا	اور نہ کسی کو دیتا تھا تاکہ قیامت کو کام آئے
شب و روز در بند زر بود و سیم	زر و سیم در بند مرد لئیم
رات دن سونے چاندی کی فکر میں رہتا تھا	اور سونا چاندی اس کنجوس کی قید میں تھا
بدانست روزی پسر در کمین	کہ ممسک کجا کرد زر در زمین
ایک دن اس کے لڑکے نے پوشیدگی سے دریافت کیا	کہ اس کے بخیل باپ نے روپیہ کس جگہ دفن کیا ہے

زخاکش برآورد و بر باد داد	شنیدم که سنگی در آنجا نهاد
زمین سے اس کو نکال لیا اور خرچ کر دیا	اور میں نے سنا کہ اس جگہ پتھر رکھدیا
جوانمرد را زر بقائی نکرد	بیک دستش آمد بدیگر بخورد
جوانمرد کے پاس زر نے قیام نہ کیا	ایک ہاتھ آیا اور دوسرے ہاتھ میں کھایا
کزین کم زنی بود ناپاک رو	کلاهش ببازار و میزر گرو
کیونکہ وہ فضول خرچ اور بد وضع تھا	اس کا پاجامہ اور کلاہ بازار میں گرو تھا
نهاده پدر چنگ در نای خویش	پسر چنگی و نائی آورد پیش
باپ نے اپنا پنجہ اپنے حلق پر رکھے ہوئے	بانسری اور چنگ بجانے والے لڑکے کو اپنے سامنے بلایا
پدر زار و گریان همه شب نخفت	پسر بامدادان بخندید و گفت
باپ رونے دھونے کی وجہ سے تمام رات نہ سویا	لڑکا صبح کو ہنسا اور کہا
زر از بهر خوردن بود ای پدر	ز بهر نهادن چه سنگ و چه زر
باپ روپیہ صرف کرنے کے لیے ہوتا ہے	اور رکھنے کے لیے تو پتھر اور روپیہ برابر ہے
زر از سنگ خارا برون آورند	که بخشند و پوشند و آسان خورند
روپیہ سخت پتھروں سے نکالتے ہیں	تاکہ لوگوں کو دیں پہنیں اور آرام سے کھائیں
زر اندر کف مرد دنیا پرست	هنوز ای برادر بسنگ اندرست
بخیل آدمی کے ہاتھ میں روپیہ	ابھی تک اے بھائی پتھر کے اندر ہے
چو در زندگانی بدی با عیال	گرت مرگ خواهند از ایشان منال
اگر تو اپنی اولاد سے زندگی میں برا ہے	اگر وہ تیری موت چاہیں تو غم نہ کر

چو چشمان رو آنکه خورند از تو سیر — که از بام پنجه گز افتی بزیر
چشماروں کی طرح لوگ اس وقت فراغت سے کھائیں گے — کہ تو پچاس گز کے بلند کوٹھے پر سے نیچے گرے

بخیل توانگر بدینار و سیم — طلسمیست بالای گنجی مقیم
مالدار کنجوس چاندی و اشرفی کے حق میں — ایک طلسم ہے جو خزانہ پر قایم ہے

ازان سالها می بماند زرش — که لرزد طلسمی چنین بر سرش
اور اس کا روپیہ مدت سے رہتا ہے — کیونکہ یہ طلسم کنجوسی اس کے سر پر لپٹا رہتا ہے

بسنگ اجل ناگهش بشکنند — بآسودگی گنج قسمت کنند
موت کے پتھر سے اس کو اچانک توڑ دیں — تاکہ آسودگی کے ساتھ روپیہ تقسیم کریں

پس از بردن و گرد کردن چو مور — بخور پیش ازان کت خورد کرم گور
چیونٹی کی طرح لیجانے اور جمع کرنے کے بعد — اس سے پیشتر کھا لے کہ تجھے قبر کے کیڑے کھائیں

سخنهای سعدی مثالست و پند — بکار آیدت گر شوی کاربند
سعدی کی باتیں نصیحت اور مثال ہیں — اگر تو ان پر عمل کرے تو نصیحت کام آئیں گی

دریغست ازین روی برتافتن — کزین روی دولت توان یافتن
ان سے منہ پھیرنا افسوس ہے — اس لیے کہ ان سے دولت پانا ممکن ہے

حکایت احسان اندک و ثمرهٔ آن بی نهایت

تھوڑے احسان اور اس کے بے انتہا پھل کے بیان میں

جوانی بدانگی کرم کرده بود — تمنای پیری برآورده بود
ایک جوان نے ایک دانگ خیرات کیا تھا — اور ایک بوڑھے کی تمنا پوری کی تھی

بجرمی گرفت آسمان ناگهش | فرستاد سلطان بکشتن گهش

آسمان نے ناگہاں اس کو ایک جرم میں گرفتار کر لیا | اور بادشاہ نے اس کو قتل گاہ میں بھیج دیا

تماشا کنان بر در و کوی و بام | تکاپوی ترکان و جوشش عوام

دیکھنے والے گلی کوچہ اور مکانوں پر | سپاہیوں کا دوڑنا اور خلقت کا جوش

چو دید اندر آشوب درویش پیر | جوان را بدست خلایق اسیر

جب اس بڈھے نے اس کو اس مصیبت میں دیکھا | کہ جوان لوگوں کے ہاتھوں میں اسیر ہے

دلش بر جوانمرد مسکین بخست | که باری دل آورده بودش بدست

اس کے دل نے اس جوانمرد غریب پر رحم کھایا | کیونکہ ایک دفعہ وہ اس کا دل ہاتھ میں لے چکا تھا

برآورد زاری که سلطان بمرد | جهان ماند و خوی پسندیده برد

رونا شروع کر دیا کہ بادشاہ مر گیا | دنیا رہ گئی اور وہ اچھے عمل ساتھ لے گیا

بهم بر همی سود دست دریغ | شنیدند ترکان آهخته تیغ

افسوس کے ہاتھ ملتا تھا | تلوار کھینچے ہوئے سپاہیوں نے سنا

بفریاد از ایشان برآمد خروش | تپانچه زنان بر سر و روی و دوش

ان کی فریاد سے ایک شور اٹھا | وہ اپنے سروں اور منہ پر طمانچے مارتے تھے

پیاده بسر تا در بارگاه | دویدند و بر تخت دیدند شاه

دربار عام تک پیدل رفتاری سے | دوڑتے اور تخت پر بادشاہ کو دیکھا

جوان از میان رفت و بردند پیر | بگردن بر تخت سلطان اسیر

جوان درمیان سے بھاگ گیا اور بڈھے | کو گردن سے پکڑ کر بادشاہ کے پاس لے گئے

به هوش پسر پرسید و هیبت نمود | که مرگ منت خواستن بر چه بود
اس پر رعب دکھلایا اور ڈرا کر پوچھا | کہ میری موت تو کس لیے چاہتا تھا

چو نیک است خوی من و راستی | بد مردم آخر چرا خواستی
جب میری خصلت نیک اور سچی ہے | تو تو نے لوگوں کا برا کس لیے چاہا

برآورد پیر دلاور زبان | که ای حلقه در گوش حکمت جهان
بوڑھے دلاور نے کہا | اے کہ تیرے حکم کا فرمانبردار جہان ہے

بقول دروغی که سلطان بمرد | نمردی و بیچاره جان ببرد
ایک جھوٹی بات کی وجہ سے کہ بادشاہ مرگیا | تو نہ مرا لیکن ایک غریب کی جان سلامت رہی

ملک زین حکایت چنان برشگفت | که چیزش ببخشید و چیزی نگفت
بادشاہ اس بات سے ایسا خوش ہوا | اس کو کچھ دیا اور کچھ نہ کہا

وزین جانب افتان و خیزان جوان | همی رفت بیچاره هر سو دوان
اور اس طرف وہ جوان گرتا پڑتا | بیچارہ ہر طرف دوڑتا ہوا جاتا تھا

یکی گفتش از چارسوی قصاص | چه کردی که آمد بجانت خلاص
ایک شخص نے پوچھا کہ عدالت سے | تو نے کیا کیا کہ تیری جان سلامت بچی

بگوشش فرو گفت کای هوشمند | بجانی و دانگی رهیدم ز بند
اس کے کان میں کہا کہ اے عقلمند | کہ ایک دانگ اور جان کی وجہ سے قید سے رہائی پائی

یکی تخم در خاک از آن می نهد | که روز فروماندگی بر دهد
ایک شخص خاک میں بیج اس لئے بوتا ہے | کہ اس کی عاجزی کے دن وہ پھول دیوے

جوی باز دارد بلای درشت	عصائی ندیدی که عوجی بکشت
ایک جو خدا کی راہ میں دیا ہوا سخت بلا کو رد کرتا ہے	تو نے دیکھا نہیں کہ عصا نے عوج کو مار ڈالا
حدیثی درست آخر از مصطفی است	که بخشایش و خیر دفع بلاست
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث درست ہے	کہ نیکی اور سخاوت بلاؤں کو رفع کرتی ہے
عدو را نبینی درین بقعه پای	که بوبکر سعدست کشور کشائی
دشمن کا قیام اس ملک میں نہ دیکھیگا	کیونکہ بوبکر سعد یہاں کا بادشاہ ہے
بگیر ای جهانی بروی تو شاد	جهانی تو شادی بروی تو باد
اے بادشاہ، جہاں تجھ پر خوش ہو	اور ایک جہان کی خوشی تیرے نصیب ہو
کس از کس بدور تو باری نبرد	گلی در چمن جور خاری نبرد
کسی شخص نے تیرے عہد میں رنج نہ اٹھایا	ایک پھول نے بھی چمن میں خار کا ظلم نہ اٹھایا
توئی سایه لطف حق بر زمین	پیمبر صفت رحمة العالمین
تو زمین پر خدا کی عنایت کا سایا ہے	تو پیغمبر صفت ہے اور جہان کے لئے رحمت ہے
ترا قدر اگر کس نداند چه غم	شب قدر را می ندانند هم
تیری قدر اگر لوگ نہ جانیں تو کیا غم ہے	کیونکہ شب قدر کو بھی تو لوگ نہیں جانتے

حکایت در معنی ثمره نیکوکاری

نیک کاموں کے ثمرہ کی حقیقت کے بیان میں

کسی دید صحرای محشر بخواب	مس تفته روی زمین ز آفتاب
کسی شخص نے میدان حشر کو خواب میں دیکھا	کہ زمین آفتاب کی گرمی سے تانبے کی طرح گرم تھی

همی بر فلک شد ز مردم خروش

آسمان پر لوگوں سے ایک شور بپا تھا

دماغ از تپش می برآمد بجوش

اور دماغ گرمی کی وجہ سے کھولتا تھا

یکی شخص ازین جمله در سایهٔ

ایک شخص ان سب میں سے سایہ میں تھا

بگردن بر از خلد پیرایهٔ

اور اس کی گردن میں بہشت کا ایک زیور تھا

بپرسید کای مجلس آرای مرد

اس سے دریافت کیا کہ اے مجلس کو زینت دینے والے مرد

که بود اندرین مجلست پای مرد

اس محفل میں تیرا وسیلہ کون ہوا ہے

زری داشتم بر در خانه گفت

اس نے کہا کہ میرے گھر کے دروازے پر انگور کا درخت

بسایه درش نیکمردی بخفت

اس کے سایہ میں ایک مرد سوتا تھا

درین وقت نومیدی آن مرد راست

اس ناامیدی کے وقت اس سچے مرد نے

گناهم ز دادار داور بخواست

میرے گناہ عادل حاکم سے بخشوائے (خدا سے)

که یا رب برین بنده بخشایشی

کہ اے رب اس بندہ پر رحم کر

کزو دیده‌ام وقتی آسایشی

کیونکہ اس سے ایک وقت میں نے آرام پایا ہے

چه گفتم چو حل کردم این راز را

اس راز حل کرنے کے بعد میں نے کیا کہا

بشارت خداوند شیراز را

شیراز کے بادشاہ کو خوشخبری ہو

که آفاق در سایهٔ همتش

کہ جہان اس کی ہمت کے سایہ میں

مقیم اند بر سفرهٔ نعمتش

اس کی نعمتوں کے دسترخوان پر مقیم ہے

درختی ست مرد کرم باردار

سخی ایک پھلدار درخت کی طرح ہے

وزو بگذری هیزم کوهسار

اس کے علاوہ دوسرا پہاڑ کی لکڑی ہے

حطب را اگر تیشہ بر پی زنند　　درخت برومند را کی زنند

جلانے والی لکڑی پر اگر تیشہ لگائیں　　درخت پھل دار کو کب کاٹتے ہیں

بسی پای باری درخت ہنر　　کہ ہم میوہ داری و ہم سایہ ور

اے ہنر کے درخت بہت دیر تک قائم رہو　　کہ تو میوہ بھی رکھتا ہے اور سایہ بھی

گفتار در ہیبت ملوک و سیاست مُلک

بادشاہوں کے رعب اور انتظام کے بیان میں

بگفتیم در باب احسان بسی　　ولیکن نہ شرط است با ہر کسی

میں نے احسان کے بارہ میں بہت کچھ بیان کیا　　لیکن ہر ایک کے لیے شرط نہیں ہے

بخور مردم آزار را خون و مال　　کہ از مرغ بد کندہ بہ پر و بال

لوگوں کے ستانے والے کا خون اور مال کھا　　کیونکہ برے پرندہ کے پر و بال اکھاڑنے ہی بہتر ہیں

کسی کو با خواجہ تست جنگ　　بدستش چرا میدہی چوب و سنگ

اس شخص کی تیرے مالک کے ساتھ لڑائی ہے　　اس کے ہاتھ میں پتھر اور لکڑی کیوں دیتا ہے

بر انداز بیخی کہ خار آورد　　درختی بپرور کہ بار آورد

وہ جڑ نکال دے جو کانٹا پیدا کرے　　اور جو درخت پھل پیدا کرے اس کی پرورش کر

کسی را بدہ پایۂ مہتران　　کہ بر کہتران سر ندارد گران

اس شخص کو سرداری کا مرتبہ دے　　جو کمزور لوگوں پر ظلم نہ کرے

نبخشائی بر ہر کجا ظالمی است　　کہ رحمت برو جور بر عالمی است

اگر کہیں کوئی ظالم ہے تو اس پر بخشش نہ کر　　کیونکہ اس پر رحم کرنا ایک جہان پر ظلم کرنا ہے

جهان‌سوز را کشته بهتر چراغ ‏ یکی به در آتش که خلقی بداغ

جہان کو جلانے والے ظالم کا چراغ بجھا ہوا بہتر ہے ‏ ایک شخص کو آگ میں جلنا بہتر ہے بہ نسبت ایک خلق داغ ہونے سے

هر آنگه که بر دزد رحمت کنی ‏ ببازوی خود کاروان می‌زنی

جس وقت تو چور پر رحمت کرے ‏ اپنے بازو سے تمام قافلہ کو مارتا ہے

جفاپیشگان را بده سر بباد ‏ ستم بر ستم پیشه عدلست و داد

ظالموں کا سر کاٹ ڈال ‏ کیونکہ ظالم پر ظلم کرنا عدل وانصاف کرنا ہے

گفتار در معنی احسان با کسی که سزاوار نباشد

اس شخص پر احسان کرنے کے بیان میں جو احسان کا مستحق نہ ہو

شنیدم که مردی غم خانه خورد ‏ که زنبور در سقف او لانه کرد

میں نے سنا کہ ایک شخص نے اپنے گھر کا غم کھایا ‏ کیونکہ بھڑوں نے اس کی چھت پر چھتہ لگایا تھا

زنش گفت از اینان چه خواهی مکن ‏ که مسکین پریشان شوند از وطن

اس کی عورت نے کہا تو ان کو مت اکھیڑ ‏ کیونکہ یہ مسکین وطن سے پریشان ہونگے

بشد مرد نادان پی کار خویش ‏ گرفتند یک روز زن را به نیش

وہ بیوقوف شخص جب کام پر گیا ‏ تو ایک روز انہوں نے عورت کو ڈنگ مارا

بیامد ز دکان سوی خانه مرد ‏ بر آن بی‌خرد زن بسی طیره کرد

مرد دکان سے گھر میں آیا ‏ اور اس بیوقوف کو بہت غصہ ہوا

زن بی‌خرد بر در و بام و کوی ‏ همی کرد فریاد و می‌گفت شوی

بیوقوف عورت دروازے اور گلی کوچہ میں ‏ فریاد کرتی تھی اور اس کا شوہر کہتا تھا

مکن بدخوئی بر مردم ای زن ترش	تو گفتی که زنبور مسکین مکش
اے عورت لوگوں پر غصہ مت ہو	تو نے کہا تھا کہ بھڑوں کو نہ مار
کسی با بدان نیکوئی چون کند	بدان را تحمل بد افزون کند
کوئی شخص بروں کے ساتھ نیکی کیوں کرے	برے لوگوں سے محبت کرنا لوگوں سے بدی کرنا ہے
چو اندر سری بینی آزار خلق	بشمشیر تیزش بیازار حلق
اگر تو کسی کے سر میں لوگوں کے ستانیکا خیال دیکھے	تو شمشیر تیز سے اس کے حلق کو کاٹ ڈال
سگ آخر که باشد که خوانش نهند	بفرمائی تا استخوانش دهند
کتا آخر کون ہے جس کے سامنے خوان رکھیں	تو حکم کر تا کہ اسے ہڈی دیں
چه نیکو زدست این مثل پیرده	ستور لگدزن گرانبار به
کیا اچھی مثال گاؤں کے بوڑھے نے کہی ہے	لات مارنے والا چوپایہ لدا ہوا بہتر ہے
اگر نیک مردی نماید عسس	نیارد بشب خفتن از دزد کس
اگر کوتوال شہر مہربانی کرے	تو چوروں کے ڈر سے کوئی شخص رات کو نہ سو سکے
نی نیزه در حلقهٔ کارزار	بقیمت تر از نیشکر صد هزار
کانے کا نیزہ لڑائی کے میدان میں	سو ہزار گنے کی قیمت سے بہتر ہے
نه هر کس سزاوار باشد بمال	یکی مال خواهد یکی گوشمال
ہر شخص مال دینے کے لئے بہتر نہیں ہے	ایک تو مال چاہتا ہے دوسرا گوشمالی چاہتا ہے
چو گربه نوازی کبوتر برد	چو فربه کنی گرگ یوسف درد
اگر تو بلی کی پرورش کریگا تو وہ کبوتر لیجائیگی	اگر تو بھیڑیئے کو پالیگا تو وہ یوسفؑ کو پھاڑیگا

بنائی کہ محکم ندارد اساس
بلندش مکن ور کنی زو ہراس

وہ مکان جس کی بنیاد محکم نہ ہو
اس کو بلند نہ کر اگر کرے تو خوف زدہ رہ

گفتار اندر پیش بینی و عاقبت اندیشی

پیش بینی اور عاقبت اندیشی کے بیان میں

چہ خوش گفت بہرام صحرا نشین
چو یکران توسن زدش بر زمین

بہرام صحرا نشین نے کیا اچھا کہا
جب شریر گھوڑے نے اسے زمین پر پٹکا

دگر اسپی از گلہ باید گرفت
کہ گر سر کشد باز شاید گرفت

کوئی اور گھوڑا گلہ میں سے لینا چاہیئے
جو شرارت کرے تو اس کو روک سکیں

سر چشمہ شاید گرفتن بہ بیل
چو پر شد نشاید گذشتن بہ پیل

چشمہ کا منہ سلائی سے بند کرنا چاہیئے
جب بھر جائے تو پھر ہاتھی سے بھی نہ گذر سکیگا

بہ بند ای پسر دجلہ گر آب کاست
کہ سودی ندارد چو سیلاب خاست

جب دجلہ کا پانی کم ہو جائے اس وقت اے لڑکے اسکو بند کر
جب سیلاب آجائے تو پھر کوئی فایدہ نہیں

چو گرگ خبیث آمد اندر کمند
بکش ورنہ دل برکن از گوسفند

جب خبیث بھیڑیا کمند میں پھنس جائے
تو مار ڈال ورنہ بکری سے ناامید ہو جا

ز ابلیس ہرگز نیاید سجود
نہ از بد گہر نیکوئی در وجود

شیطان سے سجدہ نہیں ہوتا
اور نہ بدطینت سے نیکی وجود میں آتی ہے

بد اندیش را جای فرصت مدہ
عدو در چہ و دیو در شیشہ بہ

دشمن کو وقت اور موقعہ نہ دے
دشمن کنویں میں اور دیو شیشہ میں قید ہو تو بہتر ہے

مگو شاید این مار کشتن بچوب	چو سر زیر سنگت بود دار و بکوب
بہ مت کہو کہ سانپ کو لکڑی سے مار	جب اس کا سر پتھر کے نیچے آئے تو کچل ڈال
قلمزن کہ بد کرد با زیر دست	قلم بہتر او را بہ شمشیر دست
لکھنے والا جس نے کمزور کے ساتھ برائی کی	اس کے ہاتھ تلوار سے کاٹ ڈالنا بہتر ہے
مدبر کہ قانون بد می نہد	ترا می برد تا بہ آتش دہد
مدبر کو جو برے قانون جاری کرتا ہے	تجھے اس لئے لے جاتا ہے کہ دوزخ میں ڈالے
مگو ملک را این مدبر بس است	مدبر مخوانش کہ مدبر کس است
بادشاہ سے مت کہہ کہ یہ مدبر کافی ہے	اس کو مدبر مت کہو بلکہ وہ بدبخت ہے
سعید آورد قول سعدی بجای	کہ توقیر ملک است و تدبیر رای
نیک آدمی سعدی کی باتوں پر عمل کرتا ہے	کیونکہ اس کی بات تدبیر اور عقل کو زیادہ کرتی ہے

باب سوم در عشق (۳)

تیسرا باب عشق کے بیان میں

خوشا وقت شوریدگان غمش	اگر ریش بینند وگر مرہمش
اس کے غم کے پریشانوں کا وقت اچھا ہے	اگر وہ زخم دیکھیں یا اس سے مرہم دیکھیں
گدایان از پادشاہی نفور	بامیدش اندر گدائی صبور
فقیر جو بادشاہی سے نفرت کرتے ہیں	اس کی امید میں فقیری ہی میں صابر ہیں
دمادم شراب الم در کشند	وگر تلخ بینند دم در کشند
دمبدم غم کی شراب پیتے ہیں	اگر تلخ شراب دیکھتے ہیں تو خاموش ہو جاتے ہیں

بلائی خمار است در عیش مل	سلح دار خار است با شاخ گل
خمار کی تکلیف شراب کے عیش میں ہے	شاخ گل کے ساتھ ہتھیار رکھنے والا کانٹا ہے
نہ تلخ است صبری کہ در یاد او	کہ تلخی شکر باشد از دست دوست
اس کی یاد میں جو صبر ہے وہ تلخ نہیں ہے	کیونکہ تلخی دوست کے ہاتھ سے شکر بنجاتی ہے
اسیرش نخواہد رہائی ز بند	شکارش نجوید خلاص از کمند
اس کا قیدی رہائی نہیں چاہتا	اس کا شکار کمند سے خلاصی نہیں چاہتا
سلاطین عزلت گدایان حی	منازل شناسان گم کردہ پی
گوشہ نشینی کے سلطان خدا کے فقیر ہیں	منزل شناس قدم کا نشان بھولے ہوئے ہیں
ملامت کشانند مستان یار	سبکتر برد اشتر مست بار
یار کے عاشق ملامت اختیار کرتے ہیں	جیسے مست اونٹ بوجھ جلد اٹھا لیجاتا ہے
بسر وقتشان خلق کی رہ برند	کہ چون آب حیوان بظلمت درند
ان کے وقت کے لوگ کب راہ پاتے ہیں	کیونکہ آب حیوان کی طرح اندھیرے میں ہیں
چو بیت المقدس درون پر قباب	رہا کردہ دیوار بیرون خراب
بیت المقدس کی طرح ان کا قلب روشن ہے	اور باہر کی دیوار خراب چھوڑی ہوئی ہے
چو پروانہ آتش بخود در زنند	نہ چون کرم پیلہ بخود در تنند
پروانے کی طرح اپنے آپ کو آگ لگاتے ہیں	ریشم کے کیڑے کی طرح اپنے اوپر تنتے نہیں ہیں
دلارام در بر دلارام جوی	لب از تشنگی خشک بر طرف جوی
معشوق گود میں ہے اور معشوق کو ڈھونڈتے ہیں	ہونٹ پیاس سے خشک ہیں نہر کے کنارہ ہوتے

نگویم که بر آب قادر نیند | که بر ساحل نیل مستسقی اند

میں نہیں کہتا کہ پانی پر قادر نہیں ہیں | بلکہ دریائے نیل کے کناروں پر استسقا کے مریض ہیں

گفتار اندر ثبوت عشق حقیقی بدلیل مجازی

عشق حقیقی کا ثبوت عشق مجازی کی دلیل سے

ترا عشق همچون خودی ز آب و گل | رباید همی صبر و آرام دل

تجھ جیسے آب و گل کے بنے ہوئے انسان کا عشق | تیرے صبر اور تیرے دل کے آرام کو چھین لیتا ہے

به بیداریش فتنه بر خد و خال | بخواب اندرش پای بند خیال

بیداری میں اس کے رخسار اور تل پر فریفتہ | اور سونے میں اس کے خیال کا پابند ہے

بصدقش چنان سر نهی بر قدم | که بینی جهان با وجودش عدم

اور خلوص سے اس طرح اس کے پاؤں پر سر رکھتا ہے | کہ با وجود ہونے کے جہان کو نیست جانتا ہے

چو در چشم شاهد نیاید زرت | زر و خاک یکسان نماید برت

اگر تیرا روپیہ معشوق کی آنکھ کو نہ بھاوے | تو روپیہ اور مٹی تجھ کو برابر معلوم ہوتے ہیں

دگر با کست در نیاید نفس | که با او نماند دگر جای کس

اور کسی دوسرے کے ساتھ تیرا دل نہیں لگتا | بلکہ اس کے ساتھ کسی دوسرے کی جگہ نہیں رہتا

تو گوئی بچشم اندرش منزلست | وگر چشم بر هم نهی در دلست

تو کہتا ہے کہ اس کی قیامگاہ تیری آنکھ ہے | اور اگر تو آنکھ بند کرے تو وہ تیرے دل میں ہوتا ہے

نه اندیشه از کس که رسوا شوی | نه قوت که یکدم شکیبا شوی

نہ تجھے کسی کا خوف کہ تو رسوا ہوتا ہے | اور نہ یہ طاقت کہ ایک لحظہ صبر کرے

گرت جان بخواهد بکف بر نهی — ورت تیغ بر سر نهد سر نهی

اگر وہ جان مانگتا ہے تو ہتھیلی پر رکھ دیتا ہے — اگر تلوار اٹھاتا ہے تو سر جھکا دیتا ہے

چو عشقی که بنیاد او بر هواست — چنین فتنه انگیز و فرمان رواست

ایسا عشق جس کی بنیاد ہوس پر ہے — اس طرح کا فتنہ انگیز اور حکم کرنیوالا ہے

عجب داری از سالکان طریق — که باشند در بحر معنی غریق

تو خدا کی راہ پر چلنے والوں پر تعجب ہوتا ہے — جو حقیقت کے دریا میں ڈوبے ہوتے ہیں

بسودای جانان ز جان مشتغل — بذکر حبیب از جهان مشتغل

معشوق کی فکر میں جان سے بے پرواہ — اور دوست کی یاد میں جہان سے غافل

بیاد حق از خلق بگریخته — چنان مست ساقی که می ریخته

یاد خدا میں جہان سے بھاگے ہوئے — ایسے ساقی کی طرح مست جو شراب گرا رہا ہو

نشاید بدارو دوا کردشان — که کس مطلع نیست بر دردشان

ان کا علاج دوا سے نہ کرنا چاہیئے — کیونکہ کوئی بھی ان کے درد سے واقف نہیں

الست از ازل همچنانشان بگوش — بفریاد قالوا بلی در خروش

الست بربکم کی صدا اسی طرح ان کے کانوں میں ہے — اور قالوا بلیٰ کی فریاد سے وہ اسی طرح جوش میں ہیں

گروهی عمل دار عزلت نشین — قدمهای خاکی دم آتشین

گوشہ نشینی میں بیٹھنے والے حاکم — خاکی قدم اور آہ گرم والے

بیک نعره کوهی ز جا بر کنند — بیک ناله ملکی ز جا بر کنند

ایک نعرہ سے پہاڑ اپنی جگہ سے ہلا دیں — ایک نالہ سے ملک کو تہ و بالا کر دیں

چو باد اند پنہان و چالاک پوی	چو مشک اند خاموش و تسبیح گوی
ہوا کی طرح آنکھوں سے پنہاں اور تیز چلنے والے	مشک کی طرح خاموش اور ذکر الہی کرنے والے
سحرہا بگریند چندان کہ آب	فرو شوید از دیدہ شان کحل خواب
صبح کو اتنا روتے ہیں کہ پانی	ان کی آنکھ سے سرمہ دھو دیتا ہے
فرس کشتہ از بس کہ شب راندہ اند	سحرگہ خروشان کہ واماندہ اند
گھوڑے کو مار ڈالے ہوئے کہ تمام رات کو چلا ہے	صبح کو فریاد کرنے والے کہ تھک گئے ہیں
شب و روز در بحر سودا و سوز	ندانند ز آشفتگی شب ز روز
رات دن سودا اور سوز کے دریا میں	پریشانی کی وجہ سے رات کو دن نہیں جانتے
چنان فتنہ بر حسن صورت نگار	کہ با حسن صورت ندارند کار
خدا کی خوبی پر ایسے فریفتہ	کہ ظاہری صورت سے کام نہیں رکھتے ہیں
ندادند صاحبدلان دل بہ پوست	وگر ابلہی داد بیمغز و گوشت
صاحبدلوں نے (چمڑے) انسان کے ساتھ دل نہ لگایا	اور اگر کسی بیوقوف نے دیا تو وہ بےمغز اور بیل ہے
می صرف وحدت کسی نوش کرد	کہ دنیا و عقبی فراموش کرد
وحدت کی خالص شراب جس نے نوش کی	اس نے دنیا اور عقبے کو فراموش کر دیا

حکایت گدازادہ با پادشاہزادہ

ایک فقیر کے لڑکے	اور بادشاہ کے لڑکے کا قصہ
شنیدم کہ وقتی گدازادۂ	نظر داشت با پادشاہزادۂ
میں نے سنا کہ ایک وقت ایک فقیر کا لڑکا	ایک بادشہزادہ پر عاشق تھا

همی رفت و می پخت سودای خام — خیالش فرو برده دندان بکام

جاتا تھا اور خام خیالی پکاتا تھا — اور اس کا خیال اسے ہر وقت رہتا تھا

زمیدانش خالی نبودی چو میل — همه وقت پهلوی اسپش چو پیل

اور قوس کے نشان کی اس کے میدان سے خالی نہ رہتا تھا — اور ہر وقت اس کے گھوڑے کے پہلو میں ہاتھی کی طرح رہتا تھا

دلش خون شد و راز در دل بماند — ولی پایش از گریه در گل بماند

اس کا دل خون ہوگیا اور راز دل میں رہا — اور اس کے پاؤں رونے سے کیچڑ میں بھر گئے

رقیبان خبر یافتندش ز درد — دگرباره گفتندش این جا مگرد

نگہبانوں نے اس کے درد سے اطلاع پائی — اور اسے کہا کہ پھر اس جگہ نہ پھرنا

دمی رفت و یاد آمدش روی دوست — دگر خیمه زد بر سر کوی دوست

ایک لمحہ کے لیے چلا گیا اور پھر اس کو دوست کا چہرہ یاد آیا — پھر دوست کی گلی کے سر پر خیمہ ڈال دیا

غلامی شکستش سر و دست و پای — که باری نگفتیمت ایدر مپای

غلام نے اس کے ہاتھ پاؤں اور سر کو توڑا — اور کہا کہ تجھے جو کہا ہے کہ یہاں نہ ٹھیر

دگر رفت و صبر و قرارش نبود — شکیبائی از روی یارش نبود

پھر چلا گیا لیکن اس کو صبر قرار نہ تھا — اور یار کا چہرہ دیکھنے کے بغیر اس کو صبر نہ تھا

مگس وارش از پیش شکر بجور — براندندی و باز گشتی بفور

مکھی کی طرح اس کو ظلم سے شکر کے آگے سے — ہٹاتے تھے لیکن وہ پھر فی الفور آجاتا تھا

کسی گفتش ای شوخ دیوانه رنگ — عجب صبر داری تو بر چوب و سنگ

کسی نے اس کو کہا اے بے حیا دیوانے — تو عجب آدمی ہے جو لکڑی اور پتھر کی مار پر صبر کرتا ہے

بگفت این جفا بر من از دوست است
نه شرط است نالیدن از دست دوست

اس نے جواب دیا کہ یہ ظلم مجھ پر دوست کی طرف سے ہے
دوست کے ہاتھ سے فریاد کرنا شرط نہیں ہے

من اینک دم دوستی میزنم
گر او دوست دارد و گر دشمنم

میں ابھی تک دوستی کا دم بھرتا ہوں
خواہ وہ مجھے دوست سمجھے یا دشمن

ز من صبر بی او توقع مدار
که با او هم امکان ندارد قرار

بغیر اس کے مجھ سے صبر کی توقع نہ رکھ
بلکہ اس کے ساتھ بھی قرار کا امکان نہیں

نه نیروی صبرم نه جای ستیز
نه امکان بودن نه پای گریز

نہ مجھے صبر کی طاقت اور نہ لڑنے کی جگہ
نہ بھاگنے کی طاقت نہ رہنا ممکن ہے

مگو زین در بارگه سر بتاب
وگر سر چو میخم کشد در طناب

مت کہو کہ میں اس بارگاہ سے سر پھیروں
اگرچہ وہ میرا سر میخ کی طرح طناب میں کھینچے

نه پروانه جان داده در پای دوست
به از زنده در کنج تاریک اوست

کیا پروانے نے دوست کے قدموں پر جان نہیں دی
وہ زندہ سے بہتر ہے جو تاریک گوشہ میں ہے

بگفت ار خوری زخم چوگان او
بگفتا به پایش در افتم چو گو

اس کو کہا کہ اگر تو اس کی چوگان کا زخم کھائے
اس نے کہا میں گیند کی طرح اس کے پاؤں میں گر پڑوں

بگفتا سرت گر ببرد به تیغ
بگفت این قدر بنود از وی دریغ

کہا اگر وہ تیرا سر تلوار سے کاٹ ڈالے
اس نے جواب دیا کہ اسپر بھی اس سے افسوس نہ ہو

یکی را که معشوق باشد یکی
نیازارد از وی به اندکی

ایک شخص جس کا ایک ہی معشوق ہو
وہ تھوڑی چیز کے لئے آزردہ نہیں ہوتا

مرا خود ز سر نیست چندان خبر
که تاج است بر تارکم یا تبر

مجھے اپنے سر کی اتنی خبر نہیں ہے
کہ میرے سر پر تاج ہے یا کلہاڑی

مکن با من ناشکیبا عتیب
که در عشق صورت نبندد شکیب

مجھ بے صبر پر غصہ مت ہو
کیونکہ عشق میں صبر کی صورت نہیں بنتی

چو یعقوبم ار دیده گردد سپید
نبرم ز دیدار یوسف امید

اگر یعقوبؑ کی طرح میری آنکھ سفید ہو جائے
تب بھی یوسفؑ کے دیدار سے امید قطع نہ کروں

رکابش ببوسید روزی جوان
برآشفت و برتافت از وی عنان

ایک دن اس جوان نے اس کی رکاب چوم لی
وہ اس پر خفا ہوا اور باگ پھیر لی

بخندید و گفتا عنان بر مپیچ
که سلطان عنان بر نپیچد ز هیچ

ہنسا اور کہا کہ باگ مت پھیر
کیونکہ بادشاہ ادنےٰ آدمی سے بھی باگ نہیں پھیرتا

مرا با وجود تو هستی نماند
بیاد توام خودپرستی نماند

تیری ہستی سے میرے وجود کی ہستی نہ رہی
اور تیری یاد میں میری خود بینی نہیں رہی

گرم جرم بینی مکن عیب من
توئی سر برآورده از جیب من

اگر مجھ سے خطا دیکھے تو عیب مت کر
کیونکہ تو نے ہی میرے گریبان سے سر نکالا ہوا ہے

بدان زهره دستت زدم در رکاب
که خود را نیاوردم اندر حساب

تیری رکاب میں میں نے اس حوصلہ سے ہاتھ مارا
کہ اپنے آپ کو میں حساب میں نہ لایا

کشیدم قلم در سر نام خویش
نهادم قدم بر سر کام خویش

میں نے اپنے نام پر قلم کھینچا ہے
اور اپنے مقصد کی راہ پر قدم رکھا ہے

مرا خود کشد تیر آن چشم مست	چه حاجت که آری به شمشیر دست
مجھے اس مست آنکھ کا تیر مارے ڈالتا ہے	اس کی ضرورت نہیں کہ تو تلوار ہاتھ میں اٹھائے
تو آتش به نی در زن و درگذر	که نه خشک در بیشه ماند نه تر
تو عشق کی آگ نے میں لگا اور چلا جا	تا کہ جنگل میں نہ خشک چیز رہے نہ تر

حکایت در معنی فنا اہل محبت

اہل محبت کے	فنا	ہونے کے بیان میں

شنیدم که در لحن خنیاگری	به رقص اندر آمد پری پیکری
سنا میں نے کہ ایک گویئے کی آواز پر	ایک پری پیکر ناچنے لگ گیا
ز دلهای شوریده پیرامنش	گرفت آتش شمع در دامنش
اس کے گرد شوریدہ دلوں سے	شمع کی آگ اس کے دامن سے لگ گئی
پراگنده خاطر شد و خشمناک	یکی گفتش از دوستداران چه باک
وہ غصہ ہوا اور پریشان خاطر ہوا	ایک نے دوستوں میں سے اسے کہا کہ کیا ڈر ہے
ترا آتش ای دوست دامن بسوخت	مرا از خود بیکبار از من بسوخت
اے دوست تیرا تو دامن ہی آگ نے جلایا ہے	اور میرے تن کو یکبارگی اس نے جلا دیا
اگر یاری از خویشتن دم مزن	که شرک است با یار و با خویشتن
اگر تو یار ہے تو اپنی ہستی کا دم نہ مار	کیونکہ آئین محبت میں اپنی ہستی کو قائم رکھنا اور دوست کیا

حکایت در معنی اشتغال اہل محبت

اہل الفت کی مشغولیت	کا	حقیقت میں

چنین دارم از پیر دانندہ یاد — کہ شوریدۂ سر بصحرا نہاد

ایک پیر دانا سے مجھے اس طرح یاد ہے — کہ ایک عاشق صحرا کو روانہ ہوا

پدر در فراقش نخورد و نخفت — پسر را ملامت بکردند و گفت

باپ نے اس کے فراق میں نہ کھایا نہ سویا — بیٹے کو اس نے ملامت کی اور بیٹے نے کہا

از آنگہ کہ یارم کس خویش خواند — دگر با کسم آشنائی نماند

جس وقت سے یار نے مجھے اپنا آدمی کہا ہے — میرا تعلق کسی دوسرے سے نہیں رہا

بحقش کہ تا حق جمالم نمود — دگر ہر چہ دیدم خیالم نمود

اس کے حق کی قسم جب سے اس نے اپنا جمال مجھے دکھایا — اور جو کچھ بھی میں نے دیکھا ہے مجھے خیال معلوم ہوا

نشد گم کہ روی از خلائق بتافت — کہ گم کردۂ خویش را باز یافت

وہ گم نہیں ہوا جس نے خلقت سے منہ پھیر لیا — بلکہ اپنی گمشدگی کو پھر پا لیا

پراگندگانند زیر فلک — کہ ہم دد توان خواندشان ہم ملک

پریشان لوگ جو آسمان کے نیچے ہیں — ان کو درندہ بھی کہا سکتا ہے اور فرشتہ بھی

زیاد ملک چون ملک نارمند — شب و روز چون دد ز مردم رمند

خدا کی یاد میں فرشتوں کی طرح آرام نہیں کرتے — اور درندوں کی طرح رات دن آدمیوں سے بھاگتے ہیں

قوی بازوانند کوتاہ دست — خردمند شیدا و ہشیار مست

مضبوط بازوں والے اور کوتہ دست ہیں — عقلمند عاشق اور ہوشیار مست ہیں

گہ آسودہ در گوشۂ خرقہ دوز — گہ آشفتہ در مجلسی خرقہ سوز

کبھی آسودہ تنہائی میں گدڑی سینے والے — کبھی مجلس میں دیوانے گدڑی جلانے والے

نه سودای خودشان نه پروای کس
ان کو اپنے خیال میں کسی کی پرواہ نہیں
نه در کنج توحیدشان جای کس
اور ان کے گوشہ توحید میں کسی کی جگہ نہیں

پریشیده عقل و پراگنده هوش
پریشان عقل اور پراگندہ ہوش والے
ز قول نصیحت گر آگنده گوش
اور نصیحت کی باتوں سے کان بھرے ہوئے

بدریا نخواهد شدن بط غریق
بط دریا میں ڈوبنے والی نہ ہوگی
سمندر چه داند عذاب الحریق
اور سمندر جلنے کی تکلیف کو کیا جانے

تهیدست مردان پر حوصله
مفلس اور حوصلہ والے مرد
بیابان نوردان بی قافله
اور بیابان میں بغیر قافلہ کے پھرنے والے

ندارند چشم از خلائق پسند
لوگوں سے پسندیدگی کی توقع نہیں رکھتے
که ایشان پسندیدهٔ حق بسند
کیونکہ ان کے لیے اللہ کی پسندیدگی کافی ہے

عزیزان پوشیده از چشم خلق
عزیز لوگوں کی آنکھوں سے چھپے ہوئے
نه زنارداران پوشیده دلق
نہ زنار پوش گدڑی پہنے ہوئے

پر از میوه و سایه ور چون رزاند
میوہ سے پر اور انگور کی طرح سایہ دار
نه چون ما سیه کار و ازرق زراند
ہم جیسے گنہگار نیلے کپڑے رکھنے والے

بخود سر فرو برده همچون صدف
صدف کی طرح اپنے طرف سر جھکائے ہوئے
نمانند دریا برآورده کف
نہ کہ دریا کی طرح جوش میں

نه مردم همین استخوانند و پوست
نہ سب آدمی یہاں ہڈی اور چمڑہ ہیں
نه هر صورتی جان معنی دروست
اور نہ ہر صورت کے اندر حقیقت کی جھلک ہے

نه سلطان خریدار هر بنده است
نه در زیر هر ژنده زنده ایست
نہ بادشاہ ہر غلام کا خریدار ہے
ہر گدڑی کے نیچے ایک زندہ دل ہے

اگر ژاله هر قطرهٔ دُر شدی
چو خرمهره بازار ازو پُر شدی
اگر اولے کا ہر قطرہ موتی بن جاتا
تو کوڑیوں کی طرح ان سے بازار بھر جاتا

چو غازی بخود بر نه بندد پای
که محکم رود پای چوبین جای
بازی گر کی طرح لکڑی کا پاؤں ہیں باندھتے ہیں
لکڑی کا پاؤں بھلا کب جگہ سے مضبوط چل سکتا ہے

حریفان خلوت سرای الست
بیک جرعه تا نفخهٔ صور مست
الست کی خلوت کے ہم مجلس
ایک گھونٹ سے قیامت تک ہم مدہوش

بتیغ از غرض بر نگیرند چنگ
که پرهیز و عشق آبگینه است و سنگ
تلوار کے خوف سے مقصد کے ہاتھ نہیں اٹھاتے
کیونکہ پرہیز اور عشق شیشہ اور پتھر ہے

حکایت در معنی غلبهٔ وجد و سلطنت عشق

غلبۂ وجد اور سلطنت عشق کی حقیقت

یکی شاهدی در سمرقند داشت
که گفتی بجای سمرقند داشت
ایک شخص کا معشوق سمرقند میں تھا
تو کہے کہ بجائے بات کے قند رکھتا تھا

جمالی گرو برده از آفتاب
ز شوخیش بنیاد تقوی خراب
خوبصورتی میں آفتاب سے سبقت لیگیا تھا
اور اس کی شوخی سے تقوی کی بنیاد خراب تھی

تعالی الله از حسن تا غایتی
که پنداری از رحمتست آیتی
بزرگی ہے خدا کے لئے وہ معشوق اس قدر خوبصورت تھا
تو سمجھے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی ایک نشانی ہے

همی رفتی و دیدها در پیش	دل دوستان کرد جان برخلیش
وہ جاتا تھا اور لوگوں کی نظریں اس کی طرف رہتی	اور دوستوں کے دل اس کے پیچھے پر خون بہاتے
نظر کردی این دوست در وی نهفت	نگه کرد باری به تندی و گفت
اور یہ دوست اس کو دزدیدہ نظروں سے دیکھتا	ایک دفعہ (معشوق) نے غصہ سے دیکھا اور کہا
که ای خیره سر چند پویی پیم	ندانی که من مرغ دامت نیم
اے بے حیا کب تک میرے پیچھے دوڑے گا	تو نہیں جانتا کہ میں تیرے جال میں پھنسنے والا پرندہ نہیں
گرت بار دیگر ببینم به تیغ	چو دشمن ببرمت سر بیدریغ
اگر تجھ کو دوسری دفعہ دیکھوں گا تو تلوار سے	بغیر افسوس کے دشمن کی طرح تیرا سر اڑا دونگا
کسی گفتش اکنون سر خویش گیر	ازین سهل‌تر مطلبی پیش گیر
ایک شخص نے اس کو کہا کہ اب اپنی راہ پر چل	اور اس سے آسان تر کوئی مقصد تلاش کر
نپندارم این کام حاصل کنی	مبادا که جان در سر دل کنی
میں یہ گمان نہیں کرتا کہ تو یہ مقصد حاصل کریگا	ایسا نہ ہو کہ کہیں دل کے خیال میں جان دیدے
چو مفتون صادق ملامت شنید	بدرد از درون نالهٔ برکشید
جب عاشق صادق نے یہ ملامت سنی	تو درد کے ساتھ دل سے ایک نالہ کیا
که بگذار تا زخم تیغ هلاک	بغلطاندم لاشه در خون و خاک
تو مجھے موت کی تلوار کا زخم لگ جائے	تا کہ میری لاش خاک اور خون میں غلطاں ہو
مگر پیش دشمن بگویند و دوست	که این کشته دست و شمشیر اوست
شاید لوگ دوست اور دشمن سے کہیں	کہ یہ اس کی تلوار اور ہاتھ کا مارا ہوا ہے

نمی بینم از خاک کویش گریز — بہ بیدادگو آبرویم بریز

میں اس کی گلی کی خاک سے بھاگتا نہیں — ظالم سے کہو کہ میری آبرو گرا دے

مرا توبہ فرمائی ای خود پرست — ترا توبہ زین گفتن اولی تر است

اے خود پسند تو مجھے توبہ کے لئے کہتا ہے — تیرے لئے ایسا کہنے سے توبہ کرنی بہتر ہے

ببخشائی بر من کہ ہر چہ او کند — وگر قصد خون است نیکو کند

مجھ پر بخشش کر کہ جو کچھ بھی وہ کرے — اگر وہ میرے قتل کا ارادہ رکھتا ہے تو بہتر ہے

بسوزاندم ہر شبی آتشش — سحر زندہ گردم بہ بوی خوشش

اس کی محبت کی آگ مجھے ہر رات جلاتی ہے — اور صبح کو اس کی خوشبو سے زندہ ہو جاتا ہوں

اگر میرم امروز در کوی دوست — قیامت زنم خیمہ پہلوی دوست

اگر میں آج دوست کی گلی میں مر جاؤں — تو قیامت کے دن دوست کے پہلو میں خیمہ لگا دوں گا

مدہ تا توانی درین جنگ پشت — کہ زندہ است سعدی کہ عشقش بکشت

جہاں تک ہو سکے ایسی جنگ میں پیٹھ نہ دکھلا — کیونکہ سعدی سر زندہ ہے جب کہ اس کو عشق نے مار دیا

حکایت فدا شدن اہل محبت ہلاک را غنیمت دانستن

اہل محبت کا فدا ہونا اور موت کو غنیمت سمجھنا

یکی تشنہ میگفت و جان می سپرد — خنک نیکبختی کہ در آب مرد

ایک شخص پیاسا جا رہا تھا اور جان دے رہا تھا — وہ اچھا نیک بخت تھا جو پانی میں ڈوب مرا

بدو گفت نابالغی کای عجب — چو مردی چہ سیراب چہ خشک لب

ایک کم سن لڑکے نے کہا کہ تعجب ہے — جب تو مر رہا ہے تو کیا سیراب اور کیا پیاسا

بگفتا نہ آخر دہان تر کنم ‌‌ ‌ که تا جان شیرینش در سر کنم
اس نے کہا آخر منہ تو تر کروں ‌ ‌ تاکہ جان شیریں کو اس کے خیال میں دوں

فتد تشنہ در آبدان عمیق ‌ ‌ کہ داند کہ سیراب میرد غریق
پیاسا گہرے تالاب میں گرتا ہے ‌ ‌ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ ڈوبا ہوا آسانی سے مرتا ہے

اگر عاشقی دامن او بگیر ‌ ‌ و گر گویدت جان بدہ گو بگیر
اگر تو عاشق ہے تو اس کا دامن پکڑ ‌ ‌ اگر وہ تجھ سے کہے کہ جان دے تو کہہ لے لے

بہشت تن آسانی آنگہ خوری ‌ ‌ کہ بر دوزخ نیستی بگذری
بدن کا بہشت تو اس وقت حاصل کرے ‌ ‌ جب نیستی کے دوزخ پر گذر جائے

دل تخم کاران بود بارکش ‌ ‌ چو خرمن بر آید بخسپند خوش
تخم نے ڈالنے والوں کا دل بوجھ اٹھانے والا ہوتا ہے ‌ ‌ جب خرمن ہو جاتا ہے تو آرام سے سوتے ہیں

درین مجلس آنکس بکامی رسید ‌ ‌ کہ در دور آخر بجامی رسید
اس محفل میں وہ شخص کامیاب ہوتا ہے ‌ ‌ جو آخری دور میں ایک جام پاتا ہے

حکایت در صبر و ثبات روندگان

سالکوں کے استقلال اور صبر کے بیان میں

چنین نقل دارم ز مردان راہ ‌ ‌ فقیران منعم گدایان شاہ
مردان راہ سے مجھے ایسی حکایت یاد ہے ‌ ‌ فقیر دولتمند اور محتاج بادشاہ

کہ پیری بدریوزہ شد بامداد ‌ ‌ در مسجدی دید و آواز داد
صبح کے وقت ایک بوڑھا گداگری کو گیا ‌ ‌ ایک مسجد کا دروازہ دیکھا اور آواز دی

یکی گفتش اینجا نه خلق نیست — که چیزی دهندت بشوخی مایست

ایک نے اس سے کہا کہ یہ خلق کا گھر نہیں ہے — جو تجھے کوئی چیز دیں بے حیائی سے نہ ٹھہر

بپرسید این خانۂ کیست پس — که بخشایشی نیست بر حال کس

اس نے پوچھا پھر یہ کس کا گھر ہے — کہ اس کی مہربانی کسی کے حال پر نہیں

بگفتا خموش این چه لفظ خطاست — خداوند خانه خداوند ماست

اس نے کہا چپ یہ کیا خطا کا لفظ ہے — اس گھر کا مالک ہمارا مالک ہے

نگه کرد قندیل و محراب دید — بسوز از جگر نعره بر کشید

اس نے نگاہ کی اور محراب و قندیل کو دیکھا — اور سوز کے ساتھ ایک جگر سے نعرہ کیا

که حیف است ازینجا فراتر شدن — دریغ است محروم ازین در شدن

کہ اس سے آگے جانے پر افسوس ہے — اور افسوس ہے اس دروازہ سے محروم رہنے پر

برفتم بنومیدی از هیچ کوی — چرا از در حق روم زرد روی

میں کسی گلی سے بھی نا امید ہو کر نہ گیا — تو کس طرح میں خدا کے دروازہ سے مایوس پھروں

هم اینجا کنم دست خواهش دراز — که دانم نگردم تهی دست باز

میں اس جگہ ہاتھ سوال دراز کرتا ہوں — جہاں میں جانتا ہوں کہ خالی نہ پھروں گا

شنیدم که سالی مجاور نشست — چو فریاد خواهان بر آورد دست

میں نے سنا ایک سال تک مجاور بیٹھا — اور فریادیوں کی طرح ہاتھ نہ اٹھایا

شبی پای عمرش فرو شد بگل — طپیدن گرفت از ضعیفش دل

ایک رات وہ قریب المرگ ہوگیا — اور دل کی کمزوری سے تڑپنے لگا

سحر برد شخصی چراغش بسر — رمق دید ازو چون چراغ سحر

صبح کو ایک شخص اس کے سرہانے چراغ لے گیا — اور چراغ سحری کی طرح اس کا سانس دیکھا

همی گفت غلغل کنان از فرح — و من دق باب الکریم انفتح

خوشی سے شور کرتا ہوا یہ کہتا تھا — جس نے کریم کے دروازہ کو کھٹکھٹایا کھل گیا

طلبگار باید صبور و حمول — که نشنیده ام کیمیاگر ملول

طالب صابر اور برداشت کرنیوالا چاہیئے — کہ میں نے کیمیا گر کو ملول نہیں سنا

چه زرها بخاک سیه در کند — که باشد که روزی مسی زر کند

کس قدر سونا خاک میں ملاتا ہے — تاکہ کسی دن تانبے کو سونا بنا لے

زر از بهر چیزی خریدن نکوست — نخواهی خریدن از ناز دوست

روپیہ کسی چیز کی خریداری کے لیئے اچھا ہے — دوست کے ناز کے عوض میں نہ خریدنا چاہیئے

گر از دلبری دل بتنگ آیدت — دگر غمگساری بچنگ آیدت

اگر ایک معشوق سے تیرا دل تنگ ہو جائے — تو کوئی دوسرا غمگسار تیرے ہاتھ لگے

مبر تلخ عیشی ز روی ترش — بآبی دگر آتشش باز کش

کسی ترش رو سے تلخ عیش نہ اٹھا — اس کی آگ کسی دوسرے پانی سے بجھا

ولی گر بخوبی ندارد نظیر — باندک دل آزار ترکش مگیر

اور اگر وہ خوبصورتی میں نظیر نہیں رکھتا — تو معمولی بات کی آزردگی پر اس کو نہ چھوڑ

توان از کسی دل بپرداختن — که دانی که بی او توان ساختن

اس سے دل خالی کیا جا سکتا ہے — جسے تو سمجھے کہ بغیر اس کے موافقت ممکن ہے

حکایت در معنی آنکہ طالب صادق بجفائی برنگردد

عاشق صادق کا جفائے معشوق سے نہ پھرنے کے بیان میں

شبی تا سحر صالحی زنده داشت ‌‌ ‌ سحر دستهای دعا برفراشت

ایک رات ایک نیک آدمی صبح تک جاگتا رہا ‌ اور صبح کے وقت دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے

یکی هاتف انداخت در گوش پیر ‌ که بی حاصلی رو سر خویش گیر

ایک ہاتف نے اس بوڑھے کے کان میں کہا ‌ کہ تو بیہودہ ہے اور اپنا راستہ لے

برین در دعای تو مقبول نیست ‌ بخواری برو یا بزاری بایست

اس دروازے پر تیری دعا قبول نہیں ‌ ذلت کے ساتھ جا یا عاجزی سے ٹھہرا [?] رہ

شبی دیگر از ذکر و طاعت نخفت ‌ مریدی ز حالش خبر داشت گفت

دوسری رات عبادت اور ذکر کی وجہ سے نہ سویا ‌ ایک مرید نے اس کے حال سے خبر پاکر کہا

چو دیدی کزان روی بستست در ‌ به بیحاصلی سعی چندین مبر

جب تو نے دیکھا کہ اس طرف سے دروازہ بند ہے ‌ تو بے فائدہ اس طرف کوشش نہ کر

بدیباچه بر اشک یاقوت فام ‌ بحسرت ببارید و گفت ای غلام

یاقوتی رنگ کے آنسو چہرے پر ‌ افسوس کے ساتھ برسائے اور کہا اے لڑکے

مپندار گر وی عنان برشکست ‌ که من باز دارم ز فتراک دست

تو خیال نہ کر اگر اس نے عنان پھیر لی ‌ تو میں شکار بند سے ہاتھ اٹھا لوں

بنومیدی آنگه بگردیدمی ‌ ازین ره که راه دگر دیدمی

مایوس ہو کر میں اس وقت پھرتا ‌ اگر اس راہ کے علاوہ اور کوئی راہ دیکھتا

چو خواهنده محروم گشت از دری — چه غم گر شناسد در دیگری

جب مانگنے والا ایک دروازہ سے خالی پھرا — تو کیا غم کہ دوسرے دروازہ کو پہچانے

شنیدم که راهم درین کوی نیست — ولی هیچ راهی دگر روی نیست

میں نے سنا کہ اس گلی میں میرے لئے راہ نہیں — لیکن دوسری طرف بھی میرے لیے کوئی راستہ نہیں

درین بود سر بر زمین فدای — که گفتند در گوش جانش ندای

اسی خیال میں سر نیاز زمین پر رکھے تھا — کہ اس کی جان کے کان میں آواز دی

قبول است گرچه هنر نیستش — که جز ما پناهی دگر نیستش

پسند ہے اگرچہ وہ ہنرمند نہیں — کیونکہ سوائے ہمارے اس کی کوئی جائے پناہ نہیں

حکایت

قصہ

یکی در نشاپور دانی چه گفت — چو فرزندش از فرض خفتن بخفت

تو جانتا ہے کہ ایک شخص نے نیشاپور میں کیا کہا — جب اس کا لڑکا عشا کی نماز سے سو گیا

توقع مدار ای پسر گر کسی — که بی سعی هرگز بجایی رسی

اے لڑکے اگر تو عقلمند ہے تو امید نہ رکھ — کہ بغیر کوشش کے مقصود حاصل کرے

سمیلان چو بر نگیرد قدم — وجودیست بی منفعت چون عدم

جو سمیلان نہیں بڑھتی ہے — عدم کی طرح ایک وجود بے فائدہ ہے

طمع دار سود و بترس از زیان — که بی بهره باشند فارغ زیان

نفع کا طمع رکھ اور نقصان سے ڈر — کیونکہ بے فکر لوگ بے نصیب رہتے ہیں

حکایت در صبر بر جفای آنکه از صبر نتوان کرد

حکایت اس شخص کے ظلم پر صبر کے بیان میں کہ اس سے صبر نہیں کیا جا سکتا

شکایت کند نوعروسی جوان ‌‌ به پیری ز داماد نامهربان

ایک نوجوان دلہن شکایت کرتی ہے ‌‌ باپ کے پاس بے مروت داماد کے بارے میں

که مپسند چندین که با این پسر ‌‌ به تلخی رود روزگارم بسر

یہ پسند نہ کر کہ اس لڑکے کے ساتھ ‌‌ تلخی کے ساتھ میں زمانہ بسر کروں

کسانیکه با من درین منزل‌اند ‌‌ نبینم که چون من پریشان‌دل‌اند

جو عورتیں میرے ہمراہ اس منزل میں ہیں ‌‌ میں نہیں دیکھتی کہ میری طرح پریشان دل ہیں

زن و مرد باهم چنان دوست‌اند ‌‌ که گوئی دو مغز و یکی پوست‌اند

عورت و مرد باہم اس طرح خوش ہیں ‌‌ تو کہے کہ ایک پوست دو مغز ہیں

ندیدم درین مدت از شوی من ‌‌ که باری بخندد در روی من

میں نے اپنے شوہر سے اس مدت میں نہیں دیکھا ‌‌ کہ ایک مرتبہ بھی میرے سامنے ہنسا ہو

شنید این سخن پیر فرخنده فال ‌‌ سخندان بود مرد دیرینه سال

اس مبارک بوڑھے نے یہ بات سنی ‌‌ بوڑھا آدمی سخن فہم ہوتا ہے

جوابی چه پیرانه‌اش گفت خوش ‌‌ که گر خوبروی است بارش بکش

کیا بوڑھوں جیسا اس کو اچھا جواب دیا ‌‌ کہ اگر وہ خوبصورت ہے تو اس کے ناز اٹھا

دریغ است روی از کسی تافتن ‌‌ که دیگر نشاید چنو یافتن

اس شخص سے منہ پھیرنا افسوس ہے ‌‌ کہ اس جیسا اور دوسرا نہ پا سکے

چرا سرکشی زانکه گر سر کشد	بحرف وجودت قلم در کشد
اگر وہ سرکشی کرتا ہے تو تو کیوں سرکشی کرتی ہے	کہ وہ تیری زندگی خراب کرے
رضا ده بفرمان حق بنده وار	که چون او نه بینی خداوندگار
خدا کے حکم غلام کی طرح راضی رہو	کیونکہ اس جیسا اور مالک نہ دیکھے گی

حکایت

قصہ

بهم روز بر بنده دل بسوخت	که میگفت و فرمانده‌اش میفروخت
ایک دن میرا دل ایک غلام کی حالت پر جلا	اس کا مالک اس کو بیچتا تھا اور کہتا تھا
ترا بنده از من به افتد بسی	مرا چون تو دیگر نیفتد کسی
مجھ جیسے غلام تجھ کو بہت ملیں گے	مگر مجھے تجھ جیسا مالک نہ ملیگا

حکایت در معنی اختیار در درمان از قبل دوست

دوست کی طرف سے دوا پہ درد پہ اختیار کرنے کی حقیقت میں

طبیبی پری چهره در مرو بود	که در باغ دل قامتش سرو بود
شہر مرو میں ایک خوبصورت حکیم تھا	لوگوں کے دل کے باغ میں اس کا قد سرو تھا
نه از درد دلهای ریشش خبر	نه از چشم بیمار خویشش خبر
نہ اس کو زخمی دلوں کے درد کی خبر	نہ اپنی بیمار آنکھ کی اس کو خبر تھی
حکایت کند دردمندی غریب	که خوش بود چندی سرم با طبیب
ایک دردمند مسافر بیان کرتا ہے	کہ چند دن تک میرا خیال اس حکیم کے بارے میں اچھا تھا

نمیخواستم تندرستی خویش ... که دیگر نباید طبیبم به پیش

میں اپنی تندرستی نہیں چاہتا تھا ... کیونکہ پھر وہ حکیم میرے سامنے نہ آئیگا

بسا عقل زور آور چیره دست ... که سودای عشقش کند زیر دست

بہت زور آور اور غالب عقل کو ... عشق کا سودا زبردست کر دیتا ہے

چو سودا خرد را بمالید گوش ... نیارد دگر سر بر آورد ز هوش

جب سودائے عقل کی گوشمالی کی ... تو پھر ہوش سے سر نہیں اٹھا لی

حکایت در معنی استیلای عشق بر عقل

عقل پر عشق کے غالب ہونے کی ... حقیقت

یکی پنجهٔ آهنین راست کرد ... که با شیر زور آوری خواست کرد

ایک شخص نے اپنے مضبوط ہاتھ کو درست کیا ... اور شیر کے ساتھ زور آزمائی چاہی

چو شیرش بسر پنجه در خود کشید ... دگر زور در پنجهٔ خود ندید

جب شیر نے اس کو اپنے پنجہ سے کھینچا ... تو پھر اس نے اپنے پنجہ میں طاقت نہ دیکھی

یکی گفتش آخر چه پیچی چو زن ... بسر پنجهٔ آهنینش بزن

ایک نے کہا آخر کیوں عورت کی طرح سوتا ہے ... اپنے آہنی پنجہ سے اس کو مار

شنیدم که مسکین در آن زیر گفت ... نشاید بدین پنجه با شیر گفت

میں نے سنا کہ وہ عاجز اس درندہ کے قبضہ میں کہتا ... تھا اس پنجہ سے شیر کے ساتھ مقابلہ نہ کرنا چاہیئے

چو بر عقل دانا شود عشق چیر ... همان پنجهٔ آهنین است و شیر

جب دانا کی عقل پر عشق غالب ہوتا ہے ... تو وہی پنجہ آہنی اور شیر ہے

تو در پنجهٔ شیر مرد اوژنی — چه سود ت کند پنجهٔ آهنی

تو شیر مرد کے پنجہ میں ہے — تجھ کو لوہے کا پنجہ کیا فائدہ کرے

چو عشق آمد از عقل دیگر مگوی — که در دست چوگان اسیرست گوی

جب عشق آیا تو پھر عقل سے بات نہ کر — کیونکہ چوگان کے ہاتھ میں گیند قید میں ہے

حکایت در معنی عزت محبوب در نظر محب

معشوق کی عزت عاشق کی نظروں میں

میان دو عمزاده وصلت فتاد — دو خورشید سیمای مهتر نژاد

دو چچا زادوں کے درمیان رہنے کا اتفاق ہوا — دونوں کا چہرہ آفتاب کی طرح اور شریف فطرت تھے

یکی را بغایت خوش افتاده بود — دگر نافروسرکش افتاده بود

ایک نہایت خوش مزاج تھا — دوسرا نفرت کرنے والا اور سرکش تھا

یکی لطف و خلق پریوار داشت — یکی روی در روی دیوار داشت

ایک کا خلق و لطف پری کی طرح تھا — اور دوسرا اپنا منہ دیوار کی طرف رکھتا تھا

یکی خویشتن را بیاراستی — دگر مرگ خویش از خدا خواستی

ایک اپنے آپ کو سجاتا تھا — اور دوسرا خدا سے اپنی موت چاہتا تھا

پسر را نشاندند پیران ده — که مهرت بر این نیست مهرش بده

لڑکے کو گاؤں کے بوڑھے نے بٹھایا اور کہا — اگر تیری اس سے محبت نہیں تو اس کا مہر دے

بخندید و گفتا بصد گوسفند — تغابن نباشد رهائی ز بند

ہنسا اور کہا کہ سو بکریوں کے عوض — قید سے رہائی پانے کا افسوس نہیں

بناخن پریچهره میکند پوست	که هرگز بدین کی شکیبم ز دوست
پری چہرہ ناخنوں سے کھال نوچتی تھی	کہ اس مہر کے ساتھ دوست سے کس طرح صبر کروں گی
کند ترک مهر و وفا و وصول	مرا زان چه گر رد کند یا قبول
محبت وفا اور ملاقات کو ترک کرے	مجھے اس سے کیا رد کرے یا قبول کرے
بیا تا چنین زندگانی کنم	جفا بینم و مهربانی کنم
آ میں اس طرح زندگی بسر کروں	جفا دیکھوں اور مہربانی کروں
نه صد گوسفندم که سی صد هزار	نباید بنادیدن روی یار
نہ سو بکریاں بلکہ تین لاکھ	دوست کے چہرہ دیکھنے کے عوض میں نہ چاہئیں
ترا هر چه مشغول دارد ز دوست	گر انصاف پرسی دلآرامت اوست
جو کچھ تجھ کو دوست سے مشغول رکھے	اگر انصافاً پوچھے تو تیرا معشوق وہی ہے
یکی پیش شوریده حال نبشت	که دوزخ تمنای کنی یا بهشت
ایک شخص نے ایک شوریدہ سر عاشق کو لکھا	کہ دوزخ کی تمنا کرتا ہے یا بہشت کی
بگفتا مپرس از من این ماجرا	پسندیدم آنچه او پسندد مرا
اس نے کہا مجھ سے یہ ماجرا نہ پوچھ	میں نے وہی پسند کیا جو وہ میرے لیے پسند کرتا ہے

حکایت مجنون و صدق محبت او با لیلی

مجنوں لیلیٰ اور اس کی سچی محبت لیلیٰ	کے ساتھ کا حال
بمجنون کسی گفت کای نیک پی	چه بودت که دیگر نیائی بحی
ایک نے مجنوں سے کہا کہ اے نیک قدم	تجھے کیا ہوا کہ تو پھر قبیلہ میں کبھی نہیں آتا

مگر در سرت شور لیلی نماند ۔ خیالت دگر گشت و میلی نماند

شاید تیرے سر میں لیلیٰ کا سودا نہیں رہا ۔ تیرا خیال بدل گیا اور تجھے کچھ میلان نہیں رہا

چو بشنید بیچاره بگریست زار ۔ که ای خواجه دستم ز دامن بدار

جب اس نے سنا تو بیچارہ بہت رویا ۔ کہ اے خواجہ میرے دامن سے ہاتھ اٹھا

مرا خود دل دردمندست خیز ۔ تو نیزم نمک بر جراحت مریز

میرا دل خود دردمند ہے - اٹھ ۔ اور تو بھی میرے زخم پر نمک نہ چھڑک

نه دوری دلیل صبوری بود ۔ که بسیار دوری ضروری بود

دور رہنا صابر ہونے کی دلیل نہیں ہے ۔ بلکہ اکثر اوقات دور رہنا ضروری ہوتا ہے

بگفت ای وفادار فرخنده خوی ۔ پیامی که داری بلیلی بگوی

اس نے کہا اے باوفا مبارک خصلت ۔ اگر تیرا پیام لیلیٰ کی طرف ہے تو کہو

بگفتا مبر نام من پیش دوست ۔ که حیف است ذکر من آنجا که اوست

مجنوں نے کہا میرا نام دوست کے سامنے نہ لے ۔ افسوس میرا ذکر اس جگہ ہو جہاں وہ ہو

حکایت سلطان محمود و صدق محبت او بر ایاز

سلطان محمود کی سچی محبت اور ایاز کی خصلت

یکی خرده بر شاه غزنین گرفت ۔ که حسنی ندارد ایاز ای شگفت

ایک شخص نے سلطان محمود پر نکتہ چینی کی ۔ تعجب ہے کہ ایاز خوبصورتی نہیں رکھتا

گلی را که نه رنگ باشد نه بوی ۔ غریب است سودای بلبل بروی

جب پھول میں رنگ اور بو نہ ہو ۔ بلبل کا اس پر عاشق ہونا تعجب ہے

به محمود گفت اینحکایت کسی — بپیچید از اندیشه برخود بسی

محمود سے کسی نے یہ ذکر کیا — اور اس نے اس فکر سے بہت پیچ و تاب کھایا

که عشق من ای خواجه بر خوی اوست — نه بر قد و بالای نیکوی اوست

کہا کہ میرا عشق اس کی خصلت پر ہے — اس کے خوبصورت بلند قد پر نہیں ہے

شنیدم که در تنگنائی شتر — بیفتاد و بشکست صندوق در

میں نے سنا کہ اونٹ ایک تنگ گلی میں — گر پڑا اور موتی کا صندوق ٹوٹ گیا

بیغما ملک آستین برفشاند — وز آنجا بتعجیل مرکب براند

بادشاہ نے لوٹ کے لئے حکم دیدیا — اور وہاں سے جلدی گھوڑا چلایا

سواران پی در و مرجان شدند — ز سلطان بیغما پریشان شدند

سوار موتی اور مرجان چننے میں مشغول ہوئے — اور لوٹ کی وجہ سے بادشاہ سے علیحدہ ہوگئے

نماند از وشاقان گردن فراز — کسی در قفای ملک جز ایاز

بلند مرتبہ ملازم بھی نہ رہے — سوائے ایاز کے بادشاہ کے پیچھے

نگه کرد کای دلبر پیچ پیچ — ز یغما چه آورده گفت هیچ

دیکھ کر کہا کہ اے معشوق دل پھنسانیوالے — لوٹ سے کیا لایا ایاز نے کہا کچھ نہیں

من اندر قفای تو می تاختم — ز خدمت به نعمت نپرداختم

میں تیرے پیچھے دوڑتا تھا — خدمت کی وجہ سے نعمت کی طرف مشغول نہ ہوا

گرت قربتی هست در بارگاه — بخلعت مشو غافل از پادشاه

اگر دربار میں تیری کچھ عزت ہے — تو خلعت کی وجہ سے بادشاہ سے غافل نہ ہو

خلافِ طریقت بود کاولیا ‌‌ ‌‌ تمنا کنند از خدا جز خدا

یہ طریقت کے خلاف ہے اگر اولیا ‌‌ ‌‌ خدا سے سوائے خدا کے تمنا کرے

گر از دوست چشمت بر احسان اوست ‌‌ ‌‌ تو در بند خویشی نہ در بند دوست

اگر دوست سے تجھ کو احسان کی امید ہے ‌‌ ‌‌ تو تو اپنی فکر میں ہے نہ کہ دوست کی فکر میں

ترا تا دہن باشد از حرص باز ‌‌ ‌‌ نیاید بگوش دل از غیب راز

تیرا منہ جب تک حرص سے کھلا رہیگا ‌‌ ‌‌ تو غیب سے تیرے کان میں کوئی بھید نہ آئیگا

حقیقت سرائیست آراستہ ‌‌ ‌‌ ہوا و ہوس گرد برخاستہ

حقیقت ایک سجا ہوا گھر ہے ‌‌ ‌‌ ہوا و ہوس اس کی اٹھی ہوئی گرد ہے

نہ بینی کہ جائے کہ برخاست گرد ‌‌ ‌‌ نہ بیند نظر گرچہ بیناست مرد

تو نہیں جانتا کہ جس جگہ گرد اٹھتی ہے ‌‌ ‌‌ تو نظر کچھ نہیں دیکھتی اگرچہ آدمی بینا ہے

حکایت در صحتِ قدم درست مردان

درست مردوں کے قدم کی حقیقت

قضا را من و پیری از فاریاب ‌‌ ‌‌ رسیدیم در خاک مغرب بآب

اتفاق سے میں اور ایک بوڑھا فاریاب کا رہنے والا ‌‌ ‌‌ مغرب کی زمین میں دریا کے کنارے پہنچے

مرا یک درم بود و برداشتند ‌‌ ‌‌ بکشتی و درویش بگذاشتند

میرے پاس ایک درم تھا مجھکو اٹھا لیا ‌‌ ‌‌ کشتی والے نے اور بوڑھے فقیر کو چھوڑ دیا

سیاہان براندند کشتی چو دود ‌‌ ‌‌ کہ آن ناخدا ناخدا ترس بود

ملاحوں نے کشتی دھوئیں کی طرح چلائی ‌‌ ‌‌ کیونکہ وہ ملاح خدا سے بے خوف تھا

مرا گریه آمد ز تیمار جفت	بر آن گریه قهقه بخندید و گفت
مجھ کو ساتھی کی غمخواری سے رونا آیا	میرے رونے پر وہ ساتھی ہنسا اور کہا
مخور غم برای من ای پر خرد	مرا آن کس آرد که کشتی برد
اے عقلمند میرے لئے غم نہ کھا	مجھ کو وہ لائیگا جو کشتی چلاتا ہے (خدا)
بگسترد سجاده بر روی آب	خیال است پنداشتم یا بخواب
پانی پر اس نے سجادہ بچھا دیا	میں نے خیال تصور کیا ہے یا خواب
ز مدهوشیم دیده آن شب نخفت	نگه بامدادان بمن کرد و گفت
مدہوشی سے میری آنکھ اس رات نہ لگی	صبح کو اس نے میری طرف دیکھا اور کہا
عجب ماندی ای یار فرخنده رای	ترا کشتی آورد و ما را خدای
اے مبارک رائے دوست تجھے تعجب ہے	کہ تجھ کو کشتی لائی اور مجھکو خدا لایا
مرا اهل صورت بدین نگروند	که ابدال در آب و آتش روند
اہل دنیا میری طرف اس لیے رجوع نہیں کرتے	کہ ابدال پانی اور آگ میں چلتے ہیں
نه طفلی کز آتش ندارد خبر	نگهداردش مادر مهرور
کیا لڑکا جو آگ سے خبردار نہیں	اس کی محبت والی ماں اس کی حفاظت نہیں کرتی
پس آنانکه در وجد مستغرق اند	چنین دان که منظور عین الحق اند
پس وہ لوگ جو وجد میں ڈوبے ہوئے ہیں	اس طرح جان کہ خدا کی نظروں میں پسندیدہ ہیں
نگهدارد از تاب آتش خلیل	چو تابوت موسی ز غرقاب نیل
ابراہیم علیہ السلام کو وہ آگ کی گرمی سے محفوظ رکھتا	جس طرح اس نے تابوت موسیٰ کو دریائے نیل میں ڈوبنے سے بچایا

چو کودک بدستِ شناور برست	نترسد دگر دجلہ پہناور ست
جب لڑکا تیراک کے ہاتھ میں ہے	تو ڈرتا نہیں کہ دریائے دجلہ فراخ ہے
تو بر روئے دریا قدم چون نی	چو مردان کہ بر خشک تر دامنی
تو دریا میں کس طرح قدم رکھے	مردوں کی طرح جب زمین پر بد اعمال ہے

گفتار اندر معنی فنای موجودات بکبریای باری عزّ اسمہ تعالیٰ

موجودات کے فنا ہونے کی حقیقت (اللہ تعالیٰ) کی بزرگی سے (بزرگ ہے نام اس کا)

رہ عقل جز پیچ بر پیچ نیست	بر عارفان جز خدا ہیچ نیست
عقل کی راہ سوائے پیچ در پیچ کے نہیں ہے	عارفوں کے نزدیک خدا کے سوا اور کچھ نہیں ہے
توان گفتن این با حقایق شناس	ولی خردہ گیرند اہل قیاس
حقیقت شناس لوگوں سے یہ باتیں کہی جا سکتی ہیں	اہل قیاس جو ہیں وہ نکتہ چینی کرتے ہیں
کہ پس آسمان و زمین چیستند	بنی آدم و دام و دد کیستند
پس یہ زمین و آسمان کیا ہیں	انسان چار پائے اور درندے کون ہیں
پسندیدہ پرسیدہ ای ہوشمند	بگویم گر آید جوابت پسند
اے عقلمند تو نے اچھی بات پوچھی	میں کہوں اگر تجھے جواب پسند آئے
کہ ہامون و دریا و کوہ و فلک	پری آدمی زاد و دیو و ملک
کہ جنگل دریا پہاڑ اور آسمان	پری اور آدم زاد دیو اور فرشتے
ہمہ ہرچہ ہستند ازان کمتر اند	کہ با ہستیش نام ہستی برند
یہ سب جو کچھ بھی ہیں اس سے کمتر ہیں	کیونکہ اس کی ہستی کے ساتھ ان کی ہستی کا نام لیتے ہیں

عظیم است پیش تو دریا بموج ⁂ بلند است گردون گردان باوج

تیرے سامنے دریا لہروں کی وجہ سے بڑا ہے ⁂ اور گردش کرنے والا آسمان ہے بلندی کی وجہ سے

ولی اہل صورت کجا پی برند ⁂ کہ ارباب معنی بملکی درند

لیکن اہل صورت کیسے سراغ پائیں ⁂ کیونکہ صاحب حقیقت اس ملک میں ایسا

کہ گر آفتاب است یک ذرہ نیست ⁂ وگر ہفت دریاست یک قطرہ نیست

یہ جو آفتاب ہے ایک ذرہ کے برابر نہیں ⁂ اور جو سات دریا ہیں ایک قطرہ نہیں

چو سلطان عزت علم برکشد ⁂ جہان سر بجیب عدم درکشد

اگر عزت کا بادشاہ (خدا) جھنڈا اٹھائے ⁂ تو جہان معدوم ہو جائے

حکایت دہقان در لشکر سلطان

ایک کسان کا قصہ بادشاہ کے لشکر میں

رئیس دہی با پسر در رہی ⁂ گذشتند بر قلب شاہنشہی

ایک گاؤں کا رئیس ایک لڑکے کے ساتھ جا رہا تھا ⁂ دونوں کا گذر شاہنشاہ کے لشکر پر ہوا

پسر چاوشان دید و تیغ و تبر ⁂ قباہای اطلس کمرہای زر

لڑکے نے نقیب اور تیغ و تبر دیکھے ⁂ قبائیں اطلس کی اور سنہری کمربند دیکھے

یلان کماندار نخچیر زن ⁂ غلامان ترکش کش تیرزن

پہلوان تیر انداز شکاری ⁂ غلام ترکش اٹھانے والے اور تیر چلانے والے

یکی در برش پرنیانی قباہ ⁂ یکی بر سرش خسروانی کلاہ

ایک جس کے بدن پر ریشمی قبا ⁂ ایک جس کے سر پر شاہی کلاہ

پسر کان همه شوکت و پایه دید | پدر را بغایت فرومایه دید
لڑکے نے کہ وہ شان و شوکت دیکھی | اپنے باپ کو نہایت عاجز دیکھا

که حالش بگردید و رنگش بریخت | ز هیبت بہ بیغوله در گریخت
کہ اس کا حال دگرگوں ہوا اور رنگ اڑ گیا | اور ڈر سے ایک گوشہ میں بھاگ گیا

پسر گفتش آخر بزرگ دهی | بسرداری از سر بزرگان بهی
لڑکے نے اس سے کہا آخر تو گاؤں کا سردار ہے | سرداری میں تو سرداروں کا سردار ہے

چه بودت که ببریدی از جان امید | بلرزیدی از بادشاهی چو بید
تجھے کیا ہوا کہ تو نے جان سے امید قطع کر دی | اور بید کی طرح بادشاہ سے کانپنے لگا

بلی گفت سالار و فرمان دهم | ولی عزتم هست تا در دهم
کہا ہاں میں سالار و حاکم ہوں | مگر میری اس وقت تک ہے جب میں گاؤں میں ہوں

بزرگان ازان دهشت آلوده اند | که در بارگاه ملک بوده اند
بزرگ اس خوف سے بھرے ہوئے ہیں | جو بادشاہ کے دربار میں رہے ہیں

تو ای بیخبر همچنان در دهی | که بر خویشتن منصبی می نهی
اے بےخبر تو اس طرح تو گاؤں میں ہے | کہ اپنے لئے ایک مرتبہ رکھتا ہے

نگفتند حرفی زبان آوران | که سعدی نگوید مثالی بران
شاعروں نے کوئی ایسی بات نہیں کہی | کہ اس پر سعدی نے مثال نہ کہی ہو

حکایت کرم شب تاب

ایک جگنو کی حکایت

مگر دیده باشی که در باغ و راغ ——— بتابد بشب کرمکی چون چراغ

شاید تو نے باغ اور سبزہ زار میں دیکھا ہو ——— ایک کیڑے کو چراغ کی طرح چمکتا ہوا

یکی گفتش ای کرمک شب فروز ——— چه بودت که بیرون نیائی بروز

ایک نے اسے کہا کہ اے رات کے چمکنے والے کیڑے ——— تجھے کیا ہوتا ہے کہ تو دن کو باہر نہیں آتا

ببین کآتشین کرمک خاکزاد ——— جواب از سر روشنائی چه داد

دیکھ اس خاک نژاد آتشین کیڑے نے ——— روشندلی کے رو سے کیا اچھا جواب دیا

که من روز و شب جز بصحرا نیم ——— ولی پیش خورشید پیدا نیم

کہ میں رات دن سوائے صحرا کے اور کہیں نہیں ——— مگر سورج کے سامنے روشن نہیں

حکایت دانشمند با اتابک سعد بن زنگی غفرالله له

ایک عقلمند کی حکایت اتابک سعد بن زنگی کے ساتھ

ثنا گفت بر سعد زنگی کسی ——— که بر تربتش باد رحمت بسی

کسی نے سعد زنگی کی تعریف کی ——— اس کی قبر پر اللہ کی بہت رحمت ہو

درم داد و تشریف و بنواختش ——— بمقدار خود منزلت ساختش

درم دیا خلعت دیا اور اس کو سرفراز کیا ——— اور اپنی حیثیت کے مطابق اس کی عزت کی

چو الله و بس دید بر نقش زر ——— بشورید و برکند خلعت ز بر

جب اس نے سکہ پر (اللہ بس) دیکھا ——— پریشان ہوا اور خلعت بدن سے اتار ڈالا

ز سوزش چنان شعله در جان گرفت ——— که برجست و راه بیابان گرفت

اس کے سوز سے اس کی جان کو آگ لگ گئی ——— اٹھا اور بیابان کو روانہ ہوا

یکی گفتش از همنشینان دشت / چه دیدی که حالت دگرگونه گشت

ایک نے جنگل کے ہمنشینوں میں سے اس کو کہا / تو نے کیا دیکھا کہ تیری حالت دگرگوں ہوئی

تو اوّل زمین بوسه دادی سه جای / نبایستی آخر زدن پشت پای

تو نے پہلے زمین کو تین جگہ سے چوما (یعنی شاہی ادب بجالایا) / آخر کو اس کو ٹھکرانا نہیں چاہیئے تھا

بخندید کاول ز بیم و امید / همی لرزه بر تن فتادم چو بید

ہنسا اور کہا کہ پہلے خوف اور امید سے / میرے بدن کو بید کی طرح لرزہ ہوا

بآخر ز تمکین الله و بس / نه چیزم بچشم اندر آمد نه کس

آخر میں (اللہ و بس) کے دبدبے سے / نہ کوئی چیز میری آنکھوں میں سمائی نہ کوئی آدمی

حکایت مرد حق شناس

ایک اللہ کے پہچاننے والے کی حکایت

بشهری در از شام غوغا فتاد / گرفتند پیری مبارک نهاد

شام کے ایک شہر میں شور ہوا / کہ ایک بوڑھے مبارک آدمی کو پکڑ لیا گیا

هنوز آن حدیثم بگوش اندرست / چو قیدش نهادند بر پای و دست

ابھی تک وہ بات میرے کان میں ہے / جب بیڑی اس کے ہاتھ پاؤں میں ڈالی گئی

که گفت ار نه سلطان اشارت کند / کرا زهره باشد که غارت کند

کہا کہ جب تک سلطان (یعنی خدا) اشارہ نہ کرے / کس کی طاقت ہے کہ لوٹ مار کرے

بباید چنین دشمنی دوست داشت / که میدانمش دوست بر من گماشت

اپنے دشمن کو دوست رکھنا چاہیئے / کہ میں جانتا ہوں کہ دوست نے مجھ پر مسلط کیا

اگر عز و جاه است و گر ذل و قید — من از حق شناسم نه از عمرو زید

اگر عزت مرتبہ ہے یا ذلت و قید ہے — میں حق کی طرف سے سمجھتا ہوں نہ کہ عمرو زید سے

ز علت مدار ای خردمند بیم — چو داروی تلخت فرستد حکیم

بیماری سے اے عقل والے خوف نہ کر — جب تجھکو تلخ دوا حکیم بھیجے

بخور هر چه آید ز دست حبیب — نه بیمار داناتر است از طبیب

کھا جو کچھ دوست کے ہاتھ سے آئے — طبیب سے بیمار زیادہ عقلمند نہیں ہے

حکایت صاحب نظر پارسا

ایک پارسا عارف کی حکایت

یکی را چو من دل بدست کسی — گرو بود و می برد خواری بسی

ایک کا دل میری طرح کسی کے ہاتھ میں — گرو تھا اور وہ بہت مصیبت اٹھاتا تھا

پس از هوشمندی و فرزانگی — بدف بر زدندش ز دیوانگی

دانائی اور عقلمندی کے بعد — اس کی دیوانگی کو لوگوں نے مشہور کیا

قفا خوردی از دست یاران خویش — چو مسمار پیشانی آورده پیش

اپنے دوستوں کے ہاتھ سے گردنی کھاتا — جب میخ کی طرح اپنی پیشانی سامنے کرتا

خیالش چنان بر سر آشوب کرد — که بام دماغش لگدکوب کرد

جنون نے اس کے سر پر انتہا ہجوم کیا — کہ اس کے دماغ کے کو لاتوں سے کوٹا

ز دشمن جفا بردی از بهر دوست — که تریاق اکبر بود زهر دوست

دوست کی خاطر دشمنوں کی جفا میں برداشت کر — کیونکہ دوست کا زہر تریاق اکبر ہوتا ہے

نبودش ز تشنیع یاران خبر — کہ غرقہ ندارد ز باران خبر

اس کو یاروں کی طعن کی خبر نہ تھی — اس لیے کہ غرق ہونے ہوئے کو بارش کی خبر نہیں ہوتی

کرا پای خاطر برآید بسنگ — نیندیشد از شیشۂ نام و ننگ

جس شخص کے دل کا پاؤں پتھر پر آتا ہے — وہ شرم وحیا کے شیشے سے خوف نہیں کرتا

شبی دیو خود را پریچہرہ ساخت — درآغوش آنمرد بروی بتاخت

ایک رات شیطان نے اپنے کو پری چہرہ بنایا — اس مرد کی گود میں آیا اور اس پر حملہ کیا

سحرگہ مجال نمازش نبود — زیاران کس آگہ ز رازش نبود

صبح اس کو نماز ادا کرنے کی مجال نہ تھی — اس کے یاروں سے کوئی بھی اس راز سے واقف نہ تھا

بآبی فرو رفت نزدیک بام — بروبستہ سردی در از رخام

کوٹھے کے نزدیک پانی کی طرف گیا — سردی نے اس کا دروازہ برف سے بند کیا ہوا تھا

نصیحتگری لومش آغاز کرد — کہ خود را بکشتی درین آب سرد

ایک نصیحت کرنے والے نے اس پر ملامت شروع کی — کہ تو نے اپنے آپ کو اس سرد پانی میں مار ڈالا

ز برنائی منصف برآمد خروش — کہ زنہار ازین حرف منکر خموش

انصاف پسند جوان نے شور کیا — کہ ضرور ایسی بری باتوں سے خاموش رہ

مرا پنج روز این پسر دل فریفت — ز مہرش چنانم کہ نتوان شکیفت

پانچ روز سے میرا دل اس لڑکے نے فریفتہ کیا — اس کی محبت میں میرے لیے صبر کرنا ممکن نہیں

نپرسید باری بخلق خوشم — نگر تا چہ بارش بجان میکشم

اس نے ایک دفعہ بھی خوش خلقی سے نہ پوچھا — دیکھ میں کس قدر اس کا بوجھ اپنی جان پر کھینچتا ہوں

پس آن را که شخصم ز خاک آفرید	بقدرت درو جان پاک آفرید
پس وہ جس نے میرا بدن خاک سے بنایا	اور قدرت سے اس میں جان ڈالی
عجب داری ار بار امرش برم	که دایم باحسان و فضلش درم
مجھے تعجب ہے کہ میں اس کے حکم کا بوجھ اٹھاتا ہوں	کہ ہمیشہ اس کے احسان و فضل میں ہوں

گفتار در سماع اہل دل و تقریر حق و باطل آن

اہل باطن کے سماع اور اس کے حق و باطل کے متعلق

اگر مرد عشقی کم خویش گیر	وگرنه ره عافیت پیش گیر
اگر تو مرد عاشق ہے تو اپنے آپ کو نیست سمجھ	اگر نہیں تو عافیت کا راستہ لے
مترس از محبت که خاکت کند	که باقی شوی گر هلاکت کند
محبت سے نہ ڈر کہ تم کو خاک میں ملاتی ہے	اگر وہ تجھ کو ہلاک کرے تو تو باقی رہے گا
نروید نبات از حبوب درست	مگر خاک بروی بگردد نخست
درست دانہ سے سبزہ نہیں اگتا	مگر جب تک اس پر پہلے مٹی نہ بکھرے
ترا با حق آن آشنائی دهد	که از دست خویشت رهائی دهد
وہ تجھ کو خدا سے آشنا کرتا ہے	جو تجھ کو تیرے ہاتھ سے رہائی دلاتا ہے
که تا با خودی در خودت راه نیست	وزین نکته جز بیخود آگاه نیست
جب تک تو خودی میں ہے تجھ کو اپنے میں راہ نہیں	اور اس نکتہ سے سوائے بے خود کے کوئی آگاہ نہیں
نه مطرب که آواز پای ستور	سماع است اگر عشق داری و شور
مطرب نہیں بلکہ چارپایہ کے پاؤں کی آواز ہے	اگر تجھے عشق و شور ہے تو راگ ہے

مگس پیش شوریده دل پر نزد	که او چون مگس دست بر سر نزد
شوریدہ دل کے سامنے مکھی پر نہیں مارتی	کیونکہ وہ مکھی کی طرح ہاتھ سر پر مارتا ہے
نہ بم داند آشفتہ سامان نہ زیر	بآواز مرغی بنالد فقیر
عاشق نہ بلند آواز جانتا ہے نہ باریک	ایک پرندہ کی آواز سے فقیر نالہ کرتا ہے
سراینده خود می نگردد خموش	ولیکن نہ ہر وقت باز ست گوش
گانے والا آپ خاموش نہیں رہتا	لیکن ہر وقت کان کھلا ہوا نہیں ہے
چو شوریدگان می پرستی کنند	بر آواز دولاب مستی کنند
جب عاشق محبت کی شراب پیتے ہیں	تو گراری کی آواز پر مستی کرتے ہیں
برقص اندر آیند دولاب وار	چو دولاب بر خود بگریند زار
گراری کی طرح ناچتے ہیں	اور گراری کی طرح اپنے آپ پر روتے ہیں
بہ تسلیم سر در گریبان برند	چو طاقت نماند گریبان درند
تسلیم کے ساتھ سر گریبان میں لے جاتے ہیں	جب طاقت نہیں رہتے تو گریبان پھاڑتے ہیں
بگویم سماع ای برادر کہ چیست	مگر مستمع را بدانم کہ کیست
میں بتاؤں کے اے بھائی سماع کیا ہے	مگر میں نہیں جانتا کہ سننے والا کون ہے
گر از برج معنی بود طیر او	فرشتہ فروماند از سیر او
اگر حقیقت کے برج سے اس کی پرواز ہو	تو فرشتہ اس کے سیر سے عاجز رہتا ہے
و گر مرد لہو ست و بازی و لاغ	قوی تر شود لہوش اندر دماغ
اگر بیہودہ کھیل کود کا آدمی ہے	تو بیہودگی اور اس کے دماغ میں مضبوطی ہوتی ہے

چه مرد سماع است شهوت پرست — به آواز خوش خفته خیزد نه مست

شہوت پرست راگ سننے کے قابل نہیں ہے — اچھی آواز سے سویا ہوا مست ہو کر نہیں اٹھتا

پریشان شود گل بباد سحر — نه هیزم که نشکافدش جز تبر

بادِ سحر سے گل (پھول) کھلتا ہے — نہ کہ لکڑی جو سوائے کلہاڑی کے نہیں پھٹتی

جهان پر سماع است و مستی و شور — ولیکن چه بیند در آئینه کور

جہاں راگ مستی اور شور سے بھرا ہوا ہے — لیکن آئینہ میں اندھا کیا دیکھتا ہے

مکن عیب درویش حیران و مست — که غرق است از آن میزند پا و دست

حیران و مست فقیر کی برائی نہ کر — کیونکہ وہ غرق ہے اس لئے وہ ہاتھ پاؤں مارتا ہے

نه بینی شتر بر حدای عرب — که چونش برقص اندر آرد طرب

اونٹ کو نہیں دیکھتا کہ عرب کے حدی خوان کی آواز — خوشی اس کو کس طرح وجد میں لاتی ہے

شتر را چو شور طرب در سر است — اگر آدمی را نباشد خر است

اونٹ کے سر میں جب خوشی کا شور ہے — اگر آدمی کو نہ ہو تو گدھا ہے

حکایت

قصہ

شکر لب جوانی نی آموختی — که دلها در آتش چو نی سوختی

ایک شیریں زبان جوان بانسری سیکھتا تھا — اور دلوں کو نرکل کی طرح آگ میں جلاتا تھا

پدر بارها بانگ بر وی زدی — بتندی و آتش در آن نی زدی

باپ کئی دفعہ اس کو آواز مارتا تھا اور — وہ تندی اور غصہ سے آگ اس بانسری میں لگاتا (یعنی بجاتا)

شبی بر ادای پسر گوش کرد — سماعش پریشان و مدهوش کرد

ایک رات اس نے لڑکے کی روش پر کان لگائے — راگ نے اس کو مدہوش اور پریشان کیا ہوا تھا

همی گفت بر چهره افگنده خوی — که آتش بمن در زد این بار نی

چہرہ سے پسینہ ٹپکتا تھا اور کہتا تھا — کہ اس دفعہ بانسری نے مجھکو آگ لگا دی

ندانی که شوریده حالان مست — چرا بر فشانند در رقص دست

تو نہیں جانتا کہ عاشق مست حال — وجد میں ہاتھ کیوں جھاڑتے ہیں

گشاید دری بر دل از واردات — فشانند سر دست بر کائنات

واردات سے ایک دروازہ ان پر کھلتا ہے — اور وہ کائنات پر ہاتھ جھاڑتے ہیں یعنی ترک کرتے ہیں

حلالش بود رقص بر یاد دوست — که هر آستینیش جانی در اوست

دوست کی یاد میں رقص کرنا اس پر حلال ہے — کیونکہ اس کی ہر آستین میں ایک جان ہے

گرفتم که خود چابکی در شنا — برهنه توانی زدن دست و پای

میں فرض کرتا ہوں تو خود تیرنے میں چالاک ہے — مگر ننگے ہاتھ پاؤں مار سکتا ہے

بکن خرقهٔ نام و ناموس و زرق — که عاجز بود مرد با جامه غرق

مکر اور نام و ناموس کی گدڑی اتار ڈال — کیونکہ کپڑوں کے ساتھ ڈوبنے والا آدمی عاجز ہوتا ہے

تعلق حجابست و بی حاصلی — چو پیوندها بگسلی واصلی

تعلق حجاب ہے اور بے حاصلی ہے — جب رشتوں کو توڑتا ہے تو واصل ہوتا ہے

حکایت

قصہ

کسی گفت پروانہ را کای حقیر	برو دوستی درخور خویش گیر
کسی نے پروانہ کو کہا کہ اے حقیر	جا اور اپنے لائق دوست تلاش کر
رہی رو کہ بینی طریق رجا	تو و مہر شمع از کجا تا کجا
ایسا راستہ چل کہ امید کی راہ دیکھے	تجھ میں اور شمع کی محبت میں بہت فرق ہے
سمندر نہ‌ای گرد آتش مگرد	کہ مردانگی باید آنگہ نبرد
تو سمندر نہیں ہے آتش کے گرد نہ گھوم	لڑائی کے وقت جوانمردی چاہیئے
ز خورشید پنہان شود موش کور	کہ جہل است با آہنی پنجہ زور
اندھی چھچھوندر آفتاب سے پنہاں رہتی ہے	کیونکہ مضبوط پنجہ آدمی سے زور آزمائی جہالت ہے
یکی را چو دانی کہ خصم تو اوست	نہ از عقل باشد گرفتن بدوست
ایک شخص کو تو جانتا ہے کہ تیرا دشمن ہے	تو اس کو دوست بنانا عقلمندی نہیں ہے
ترا کس نگوید نکوئی کنی	کہ جان در سر کار وی می کنی
تجھے کوئی نہیں کہتا کہ تو اچھا کرتا ہے	کہ جان اس کی دوستی میں برباد کرتا ہے
گدائی کہ از پادشہ خواست دخت	قفا خورد و سودای بیہودہ پخت
جس فقیر نے بادشاہ سے اس کی لڑکی طلب کی	گردنی کھائی اور بیہودہ خیال پکایا
کجا در حساب آورد چون تو دوست	کہ روی ملوک و سلاطین دروست
تیرے جیسے دوست کو شمع کب حساب میں لاتی ہے	کیونکہ بادشاہوں اور امیروں کی نظر اس کی طرف ہے
مپندار کو در چنان مجلسی	مدارا کند با چو تو مفلسی
یہ خیال نہ کر کہ ایسی مجلس میں	تیرے جیسے مفلس کی مدارات کی جائے

وگر با همه خلق نرمی کند	تو بیچاره بر تو گرمی کند
اگر تمام مخلوق کے ساتھ وہ نرمی کرے	تو تو عاجز ہے تجھ پر غصہ کرے گی
نگه کن که پروانهٔ سوزناک	چه گفت ای عجب گر بسوزم چه باک
نظر کر کہ اس سوز سے بھرے ہوئے پروانے نے	کیا کہا متعجب اگر میں جلوں تو کیا ڈر ہے
مرا چون خلیل آتشی در دل است	که پنداری این شعله بر من گل است
میرے دل میں ابراہیم علیہ السلام کی طرح ایک آگ ہے	میں سمجھتا ہوں کہ یہ شعلہ میرے لیے پھول ہے
نه دل دامن دلستان می کشد	که مهرش گریبان جان می کشد
دل معشوق کا دامن نہیں کھینچتا ہے	بلکہ اس کی محبت جان کا گریبان کھینچتی ہے
نه خود را بر آتش بخود می زنم	که زنجیر شوق است در گردنم
میں اپنے آپ کو خود آگ پر نہیں مارتا	بلکہ عشق کی زنجیر میری گردن میں ہے
مرا همچنان دور بودم که سوخت	نه این دم که آتش بمن در فروخت
مجھے اسی طرح جب میں دور تھا جلایا	اس وقت مجھ کو آگ نہیں لگی
نه آن میکند یار در شاهدی	که با او توان گفتن از زاهدی
معشوق معشوقی میں ناز ادا نہیں کرتا ہے	کہ اس سے پارسائی کے متعلق کہا جا سکے
که عیبم کند بر تولای دوست	که من راضیم کشته در پای دوست
کون میری برائی دوست کی محبت کرتا ہے	جبکہ میں دوست کے پاؤں پر مرا ہوا راضی ہوں
مرا بر تلف حرص دانی چرا است	چو او هست اگر من نباشم رواست
تو جانتا ہے مجھے اپنے فنا ہونے پر کیوں طمع ہے	جب کہ وہ موجود تو میں نہ ہوں تو جائز ہے

بسوزم که یار پسندیده اوست   که در وی سرایت کند سوز دوست

میں جلتا ہوں کہ پسندیدہ یار وہی ہے   جس میں دوست کا جلنا اثر کرے

مرا چند گوئی که در خورد خویش   حریفی بدست آر همدرد خویش

مجھے تو کب تک کہیگا کہ اپنے لایق   کوئی ہمدرد دوست حاصل کر

بدان ماند اندرز شوریده حال   که گوئی بکژدم گزیده منال

عاشق کو نصیحت کرنا اس کے مشابہ ہے   کہ تو بچھو کے کاٹے ہوئے کو کہو کہ مت رو

کسی را نصیحت مگو ای شگفت   که دانی که در وی نخواهد گرفت

کسی ایسے شخص کو نصیحت نہ کر   جس کو تو جانے کہ اس میں اثر نہ کریگی

ز کف رفته بیچاره را لگام   نگویند کاهسته ران ای غلام

لگام ہاتھ سے چھوٹے ہوئے بیچارہ کو   نہیں کہتے کہ اے غلام آہستہ چلا

چه نغز آمد این نکته در سندباد   که عشق آتش است ای پسر پند باد

کتاب سندباد میں کیا پسندیدہ نکتہ ہے   کہ عشق آگ ہے اور نصیحت ہوا ہے

بباد آتش تیز برتر شود   پلنگ از زدن کینه ورتر شود

آگ ہوا سے زیادہ تیز ہو جاتی ہے   چیتا مارنے سے زیادہ تر دشمن ہو جاتا ہے

چو نیکت بدیدم بدی میکنی   که رویم فرا چون خودی میکنی

جب میں نے تجھے اچھی طرح دیکھا تو تو برا کرتا ہے   کہ اپنا چہرہ اپنے جیسے کے سامنے کرتا ہے

ز خود بهتری جوی و فرصت شمار   که با چون خودی گم کنی روزگار

اپنے سے بہتر تلاش کر اور بہتر جان   کیونکہ اپنے جیسے کے ساتھ تو عمر ضائع کرتا ہے

پی چون خودان خود پرستان روند	بکوی خطرناک مستان روند
اپنے جیسے کے پیچھے خود پرست جاتے ہیں	خطرناک گلی میں مست جاتے ہیں
من اول که این کار سر داشتم	دل از سر بیکبار بر داشتم
میں نے اول جب یہ کام شروع کیا	تو دل کو سر سے مایوس کر دیا
سر انداز در عاشقی صادق است	که بد زهره بر خویشتن عاشق است
عشق میں سر دینے والا سچا ہے	کیونکہ بزدل اپنے پر عاشق ہوتا ہے
اجل ناگهی در کمینم کشد	همان به که آن نازنینم کشد
اچانک اجل مجھ کو گھات سے مار ڈالے	اس سے بہتر ہے کہ وہ نازنین اپنے ہاتھ سے مار ڈالے
چو بی شک نبشته ست بر سر هلاک	بدست دلارام خوشتر هلاک
جب بلاشبہ سر پر مرنا لکھا ہے	تو معشوق کے ہاتھ سے مرنا اچھا ہے
نه روزی به بیچارگی جان دهی	پس آن به که در پای جانان دهی
کیا تو ایک روز عاجزی سے جان نہ دیگا	پس یہ بہتر ہے کہ دوست کے پاؤں کے نیچے دے

مخاطبه شمع و پروانه

شمع اور پروانہ کی گفتگو

شبی یاد دارم که چشمم نخفت	شنیدم که پروانه با شمع گفت
ایک رات مجھے یاد ہے کہ میری آنکھ نہ لگی	میں نے سنا کہ پروانہ نے شمع کو کہا
که من عاشقم گر بسوزم رواست	ترا گریه و سوز باری چراست
میں عاشق ہوں جلوں تو روا ہے	تو کیوں جلتی اور روتی ہے

بگفت ای هوادار مسکین من	برفت انگبین یار شیرین من
اُس نے جواب دیا کہ اے مسکین کے عاشق	میرا یار شیریں جو شہد تھا مجھ سے جدا ہوا
چو شیرینی از من بدر می‌رود	چو فرهادم آتش بسر می‌رود
جب شیریں مجھ سے باہر نکل جاتی ہے	تو فرہاد کی طرح آگ میرے سر پر آ جاتی ہے
همی گفت و هر لحظه سیلاب درد	فرو می‌دویدش برخسار زرد
شمع یہ کہتی تھی اور ہر لحظہ درد کا سیلاب	اس کے زرد رخساروں کے نیچے بہتا تھا
که ای مدعی عشق کاری تو نیست	که نه صبر داری نه یاری ایست
اے مدعی عشق تیرا کام نہیں ہے	نہ تجھے صبر ہے اور نہ ٹھہرنے کی طاقت ہے
تو بگریزی از یک شعلهٔ خام	من استاده‌ام تا بسوزم تمام
اے خام تو ایک شعلہ کے سامنے سے بھاگ گیا ہے	میں کھڑی ہوں تاکہ سب جل جاؤں
ترا آتش عشق از پر بسوخت	مرا بین که از پای تا سر بسوخت
آتش عشق نے اگرچہ تیرا پر جلا دیا	تو مجھے دیکھ کہ سر سے پاؤں تک جلا دیا
نرفته ز شب همچنان بهره	که ناگه بکشتش پری چهره
رات سے زیادہ حصہ نہ گذرا تھا	کہ ناگاہ اس کو ایک پری چہرہ نے بجھا دیا
همی گفت و میرفت دودش بسر	همین بود پایان عشق ای پسر
یہ کہتی تھی اور اس کے سر سے دھواں اٹھتا تھا	کہ اے لڑکے یہ عشق کی انتہا تھی ۔
اگر عاشقی خواهی آموختن	بکشتن فرج یابی از سوختن
اگر تو عاشقی سیکھنا چاہتا ہے	تو مر جانے سے جلنے سے خوشی پائیگا

مکن گریہ بر گور مقتول دوست	بر و خرمی کن کہ مقبول اوست
دوست کے مقتول کی قبر پر گریہ نہ کر	بلکہ اس پر خوشی کر کہ اس کا مقبول ہے
اگر عاشقی سر مشوی از مرض	چو سعدی فرو شوی دست از غرض
اگر تو عاشق ہے تو مرض سے صحت نہ چاہ	بلکہ سعدی کی طرح مطلب سے ہاتھ دھو
فدائی ندارد ز مقصود چنگ	وگر بر سرش تیر بارند و سنگ
عاشق مقصود سے ہاتھ نہیں اٹھاتا	اگرچہ اس کے سر پر تیر اور پتھر برسیں
بدریا مرو گفتمت زینہار	وگر میروی تن بطوفان سپار
میں نے تجھکو کہا کہ تو دریا میں مت جا	اگر جاتا ہے تو بدن کو طوفان کے حوالہ کر دے

(۴) باب چہارم در تواضع

چوتھا باب تواضع یعنے عاجزی کے بیان میں

ز خاک آفریدت خداوند پاک	پس ای بندہ افتادگی کن چو خاک
خداوند پاک نے تجھکو خاک سے پیدا کیا	پس اے بندے خاک کی طرح عاجز رہ
حریص و جہان سوز و سرکش مباش	ز خاک آفریدت آتش مباش
حریص اور جہان کا جلانیوالا اور سرکش نہ ہو	تجھ کو خاک سے پیدا کیا ہے آگ نہ بن
چو گردن کشید آتش ہولناک	بہ بیچارگی تن بینداخت خاک
جب ہولناک آتش نے گردن اٹھائی	تو عاجزی سے خاک نے اس پر اپنا بدن ڈالا
چو این سرفرازی نمود آن کمی	ازین دیو کردند ازان آدمی
جب اس نے (آگ نے) غرور کیا اور اس (خاک نے) عاجزی کی	تو اللہ تعالے نے آگ سے دیو اور خاک سے آدمی پیدا کئے

حکایت درین معنی

حکایت اسی حقیقت میں

یکی قطره باران ز ابری چکید	خجل شد چو پهنای دریا بدید
ایک بارش کا قطرہ بادل سے ٹپکا	تو دریا کی چوڑائی دیکھ کر شرمندہ ہوا
که جائی که دریاست من کیستم	گر او هست حقا که من نیستم
کہ جس جگہ دریا ہے میں کیا ہوں	جب دریا ہے تو خدا کی قسم میں کچھ بھی نہیں ہوں
چو خود را بچشم حقارت بدید	صدف در کنارش بجان پرورید
جب اس نے اپنے آپ کو حقارت کی نگاہ سے دیکھا	تو سیپ نے اس کو اپنی جان سے پرورش کیا
سپهرش بجائی رسانید کار	که شد نامور لؤلؤی شاهوار
آسمان نے اس کا کام اس درجہ تک پہنچا دیا	تو وہ ایک مشہور موتی پادشاہ کے لائق ہوگیا
بلندی ازان یافت کو پست شد	در نیستی کوفت تا هست شد
بلندی اس وجہ سے پائی کہ پست ہوا	نیستی کا دروازہ کھٹکھٹایا تو ہست ہوا

حکایت در معنی نظر مردان حق در خویشتن بحقارت

مردان خدا نے اپنے آپ کو حقارت سے دیکھنا

جوانی خردمند پاکیزه بوم	ز دریا بر آمد بدربند روم
ایک عقلمند جوان پاک فطرت	دریا کے راستہ سے روم کے بندر میں آیا
درو فضل دیدند و فقر و تمیز	نهادند رختش بجائی عزیز
اس میں بزرگی فقیری اور تمیز دیکھی گئی	اس کا اسباب عزت کی جگہ پر رکھا گیا

سرِ صالحان گفت روزی بمرد	کہ خاشاک مسجد بیفشان و گرد
نیک لوگوں کے سردار نے ایک لائق مرد سے کہا	کہ مسجد کا کوڑا اور خاک جھاڑ
ہمان کین سخن مرد رہرو شنید	برون رفت و بازش کس آنجا ندید
جب اس راہ خدا پر چلنے والے مرد نے سنا	باہر چلا گیا اور پھر اس کو کسی نے نہ دیکھا
بر آن حمل کردند یاران و پیر	کہ پروائی خدمت ندارد فقیر
یاروں اور بوڑھوں نے یہ خیال کیا	کہ فقیر خدمت کی پرواہ نہیں رکھتا
دگر روز خادم گرفتش براہ	کہ ناخوب کردی برائی تباہ
دوسرے روز خادم نے اس کو راستہ میں پکڑا	کہ تونے بے عقلی سے برا کیا
ندانستی ای کودکِ خود پسند	کہ مردان ز خدمت بجائی رسند
اے خود پسند لڑکے تو نہیں جانتا	کہ مرد خدمت سے مرتبہ کو پہنچتے ہیں
گرستن گرفت از سرِ صدق و سوز	کہ ای یارِ جان پرورِ دل فروز
وہ صدق اور سوز کی وجہ سے رونے لگا	کہ اے یار جان کے پرورش کرنیوالے اور دل روشن کرنیوالے
نہ گرد اندران بقعہ دیدم نہ خاک	من آلودہ بودم دران جائی پاک
میں نے اس جگہ نہ گرد دیکھی اور نہ خاک	صرف میں اس پاک جگہ میں آلودہ تھا
گرفتم قدم لاجرم باز پس	کہ پاکیزہ مسجد از خاک و خس
ناچار میں نے قدم پیچھے کو اٹھایا	کیونکہ مسجد خاک اور کوڑے سے صاف بہتر ہے
طریقت جزین نیست درویش را	کہ افگندہ دارد تنِ خویش را
درویش کے لیے سوا اس کے کوئی راہ نہیں	کہ اپنے بدن کو عاجز سمجھے

بلندیت باید تواضع گزین — که این بام را نیست سلّم جزین

اگر تو بلندی چاہتا ہے تو عاجزی کر — کیونکہ اس بام کو سوا اِن سیڑھیوں کے اور راستہ نہیں

حکایت سلطان بایزید بسطامی رحمة اللہ در تواضع

عارفوں کے بادشاہ حضرت بایزید بسطامی رحمة اللہ علیہ کا حال عاجزی میں

شنیدم که وقتی سحرگاه عید — ز گرمابه آمد برون بایزید

سنا ہیں ایک دن عید کی صبح کو — حضرت بایزیدؒ حمام سے باہر آئے

یکی طشت خاکسترش بیخبر — فرو ریختند از سرائی بسر

ایک راکھ کا طشت بے خبری سے — ایک گھر کے لوگوں نے ان کے سر پر گرایا

همی گفت شولیده دستار و موی — کف دست شکرانه مالان بروی

بال اور پگڑی منتشر تھے اور کہتے تھے — اور شکرانہ کی ہتھیلی منہ پر ملتے تھے

که ای نفس من درخور آتشم — بخاکستری روی درهم کشم

کہ اے نفس میں آگ کے قابل ہوں — راکھ سے کس طرح رنجیدہ ہو جاؤں

بزرگان نکردند در خود نگاه — خدا بینی از خویشتن بین مخواه

بزرگوں نے خود بینی نہیں کی — خود بین لوگوں سے خدا بینی نہ چاہ

بزرگی بناموس و گفتار نیست — بلندی بدعوی و پندار نیست

بزرگی عزت اور باتوں سے نہیں ہوتی — اور بلندی دعوی اور غرور سے نہیں ہوتی

قیامت کسی بینی اندر بهشت — که معنی طلب کرد و دعوی بهشت

قیامت کو اس شخص کو بہشت میں دیکھیگا — جس نے حقیقت کو طلب کیا اور دعوی کو چھوڑ دیا

تواضع سر رفعت افرازدت	تکبر بخاک اندر اندازدت
عجز بندہ مرتبہ کا سربلند کرتا ہے	اور غرور تجھکو خاک میں ملاتا ہے
بگردن فتد سرکش تندخوی	بلندیت باید بلندی مجوی
سرکش تند خو گردن کے بل گرتا ہے	اگر تو بلندی چاہتا ہے تو بلندی نہ ڈھونڈ

گفتار در عجب و عاقبت آن و شکستگی و برکت آن

غرور اور اس کے انجام کے بیان میں | عاجزی اور اس کی برکت کے بیان میں

ز مغرور دنیا رہ دین مجوی	خدا بینی از خویشتن بین مجوی
دنیا کے غرور کرنے والے دین کا راستہ نہ ڈھونڈھ	اپنے آپ کو دیکھنے والے سے خدا کا دیکھنا نہ ڈھونڈ
گرت جاہ باید مکن چون خسان	بچشم حقارت نگہ در کسان
اگر تو مرتبہ چاہتا ہے تو کمینوں کی طرح	حقارت سے لوگوں کو نہ دیکھ
گمان کی برد مردم ہوشمند	کہ در سرگرانیست قدر بلند
عقلمند آدمی کب یہ خیال کرتا ہے	کہ غرور کرنے سے بلند مرتبہ ملتا ہے
ازین نامورتر محلی مجوی	کہ خوانند خلقت پسندیدہ خوی
اس سے زیادہ قدر و منزلت نہ ڈھونڈ	کہ لوگ تجھکو اچھی خصلت والا کہیں
نہ گر چون توئی بر تو کبر آورد	بزرگش نبینی بچشم خرد
کیا تیرے جیسا کوئی نہیں جو تجھ پر غرور کرے	مگر تو اس کو چھوٹی آنکھ سے بڑا نہیں دیکھتا
تو نیز ار تکبر کنی ہمچنان	نمائی کہ پیشت تکبر کنان
تو بھی اگر تکبر کرے تو ایسا ہی ہے	جس طرح تیرے آگے غرور کرنے والے معلوم ہوتے ہیں

چو استادۂ بر مقام بلند بر افتادہ گر ہوشمندی مخند

اگر تو بلند مقام پر کھڑا ہے عقلمند ہے تو عاجز آدمی پر نہ ہنس

بسا ایستادہ درآمد ز پائی کہ افتادگانش گرفتند جائی

بہت سے کھڑے ہوئے لوگ گر پڑے اور گرے ہوئے لوگوں نے ان کی جگہ لے لی

گرفتم کہ خود ہستی از عیب پاک تعنت مکن بر من عیبناک

میں فرض کرتا ہوں کہ تو عیب سے پاک ہے تو مجھ پُر عیب پر سرکشی نہ کر

یکی حلقۂ کعبہ دارد بدست یکی در خراباتی افتادہ مست

ایک کے ہاتھ میں کعبہ کی کنڈی ہے اور ایک شراب خانہ میں مست پڑا ہے

گر آن را بخواند کہ نگذاردش ورین را براند کہ باز آردش

اگر خدا اس کو بلائے تو کون روکے اور اگر اس کو رد کردے تو کون پھیر لائے

نہ مستظہرست این باعمال خویش نہ آنرا در توبہ بستست پیش

نہ یہ اپنے اعمال سے قوت پائے ہوئے ہے نہ اس کے آگے توبہ کا دروازہ بند ہے

حکایت عیسیٰ علیہ السلام و عابد ناپارسا

حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور ایک عابد ناپارسا کی حکایت

شنیدستم از راویان کلام کہ در عہد عیسیٰ علیہ السلام

روایت کرنے والوں سے میں نے یہ سنا کہ عیسےٰ علیہ السلام کے زمانہ میں

یکی زندگانی تلف کردہ بود بہ جہل و ضلالت سر آوردہ بود

ایک شخص نے زندگی تلف (ضائع) کی ہوئی تھی کیونکہ جہالت اور گمراہی میں مبتلا تھا

دلیری سیاہ نامۂ سخت دل	ز ناپاکی ابلیس ازوی خجل
ایک سخت دل گنہگار	شیطان بھی اس کی پلیدی سے شرمندہ تھا
بسر بردہ ایام بی حاصلی	نیاسودہ تا بودہ از وی دلی
زمانہ بے حاصلی میں گذرا ہوا	اور جب سے وہ پیدا ہوا ایک دل بھی اس سے آسودہ نہ ہوا
سرش خالی از عقل و پر احتشام	شکم فربہ از لقمہ ہائی حرام
اس کا سر عقل سے خالی اور تکبر سے بھرا ہوا	اور اس کا پیٹ حرام کے لقموں سے پھولا ہوا
بناراستی دامن آلودہ	بناداشتی دودہ اندودہ
جھوٹ سے دامن آلودہ کئے ہوئے	اور برے کاموں سے خاندان کو تباہ کئے ہوئے
نہ پائی چو بیندگان راست رو	نگوشی چو مردم نصیحت شنو
نہ اس کا پاؤں سیدھے راستہ پر چلنے والوں کی طرح	نہ اس کا کان نصیحت سننے والے مرد کی طرح
چو سال بد از وی خلایق نفور	نمایان بہم چون مہ نوز دور
برے سال کی طرح لوگ اس سے نفرت کرتے	اور نئے چاند کی طرح ایک دوسرے کو دکھاتے
ہوا و ہوس خرمنش سوختہ	جوی نیکنامی نیندوختہ
حرص و خواہش نے اس کا خرمن جلایا ہوا تھا	اور نیک نامی کا ایک جو بھی اس نے جمع نہ کیا تھا
سیاہ نامہ چندان تنعم براند	کہ در نامہ جائی نبشتن نماند
بد اعمال نے اتنی اپنی نفس پروری کی ہوئی تھی	کہ اس کے اعمال نامہ لکھنے کی جگہ نہ تھی
گنہگار و خودرائی شہوت پرست	بغفلت شب و روز مخمور مست
گنہگار خود پسند اور شہوت پرست	غفلت میں رات دن مست اور مدہوش

شنیدم کہ عیسیٰ درآمد ز دشت ۔ بمقصورۂ عابدی برگذشت
سنا میں نے کہ عیسیٰ علیہ السلام جنگل میں آئے ۔ اور ایک عابد کے حجرہ پر سے گزرے

بزیر آمد از غرفہ خلوت نشین ۔ بپایش درافتادہ سر بر زمین
وہ خلوت نشین بالا خانہ سے نیچے آیا ۔ اس کے پاؤں پر گر پڑا اور سر زمین پر رکھا

گنہگار برگشتہ اختر ز دور ۔ چو پروانہ حیران در ایشان ز نور
بدنصیب گنہگار دور سے ۔ ان کے نور سے پروانہ کی طرح حیران

تأمل بحسرت کنان شرمسار ۔ چو درویش در دست سرمایہ دار
افسوس کے ساتھ غور کرتا ہوا شرمندہ ۔ فقیر کی طرح دولت مند کے ہاتھ میں

خجل زیر لب عذر خواہان بسوز ۔ ز شبہای در غفلت آوردہ روز
پوشیدہ طور پر شرمندہ اور سوز سے عذر چاہنے والا ۔ غفلت کی بسر کی ہوئی راتوں سے دن کئے ہوئے

سرشک غم از دیدہ باران چو میغ ۔ کہ عمرم بغفلت گذشت ای دریغ
اشک غم آنکھوں سے بادل کی طرح برساتا ہوا ۔ کہ میری عمر غفلت سے گزری افسوس

برانداختم نقد عمر عزیز ۔ بدست از نکوئی نیاوردہ چیز
میں نے اپنی عمر عزیز کی نقدی کو ضائع کر دیا ۔ اور نیکی سے کوئی چیز ہاتھ میں نہ لایا

چو من زندہ ہرگز مبادا کسی ۔ کہ مرگش بہ از زندگانی بسی
میری طرح زندہ کوئی شخص نہ ہو ۔ کہ اس کی موت زندگانی سے بہت بہتر ہے

برست آنکہ در عہد طفلی بمرد ۔ کہ پیرانہ سر شرمساری نبرد
وہ چھوٹ گیا جو بچپن میں مر گیا ۔ کیونکہ بوڑھوں کی طرح شرمندگی نہ لے گیا

گناہم ببخشای ای جہان آفرین	اگر با من آید بئس القرین
اے جہان کے پیدا کرنے والے میرے گناہ بخش	کہ اگر یہ میرے ساتھ آئے تو برا ساتھی ہے
درین گوشہ نالان گنہگار پیر	کہ فریاد حالم رس ای دستگیر
بوڑھا گنہگار اس گوشہ میں رونے والا	میرے حال کی فریاد کو پہنچ اے دستگیر
نگون ماندہ از شرمساری سرش	روان آب حسرت بشیب برش
شرمندگی سے اس کا سر جھکا ہوا	اور حسرت کے آنسوں سفید بالوں پر جاری
وزان نیمہ عابد سری پر غرور	ترش کردہ بر فاسق ابرو ز دور
اور اس طرف سے غرور سے بھرے ہوئے سر والا عابد	دور سے گنہگار پر ابرو چڑھائے ہوئے
کہ این مدبر اندر پئی ما چراست	نگون بخت نادان چہ جنس ماست
کہ یہ بدنصیب ہمارے پیچھے کیوں ہے	الٹے نصیب والا بیوقوف کیا ہماری جنس سے ہے
بگردن باتش در افتادۂ	بباد ہوا عمر بر دادۂ
گردن کے بل آگ میں گرا ہوا	ہوا و ہوس میں عمر برباد کئے ہوئے
چہ خیر آمد از نفس تر دامنش	کہ صحبت بود با مسیح و منش
اس گنہگار کے نفس سے کیا نیکی آتی ہے	کہ اس کو مجھ سے اور مسیح سے صحبت حاصل ہو
چہ بودی کہ زحمت ببردی ز پیش	بدوزخ برفتی پی کار خویش
کیا اچھا ہوتا کہ آگے سے زحمت لے جاتا	اور اپنے عمل کے عوض میں دوزخ میں جاتا
ہمی رنجم از طلعت ناخوشش	مبادا کہ در من فتد آتشش
اس کی بری صورت سے مجھے رنج ہوتا ہے	ایسا نہ ہو کہ اس کی آگ مجھ پر پڑے

به محشر که حاضر شود انجمن
خدایا تو با او مکن حشر من

قیامت کے دن جب اہل مجلس حاضر ہوں
تو اے خدا میرا حشر اس کے ساتھ نہ کرنا

درین بد که وحی از جلیل الصفات
درآمد به عیسی علیه الصلوات

وہ اسی خیال میں تھا کہ وحی اللہ تعالیٰ کی طرف سے
عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی

که گر عالم ست آن وگر وی جهول
مرا دعوت هر دو آمد قبول

کہ اگر وہ عالم ہے یا جاہل ہے
مجھے دونوں کی دعا قبول ہے

تبه کرده ایام برگشته روز
بنالید بر من بزاری و سوز

برگشتہ دن زمانہ برباد کئے ہوئے
زاری اور افسوس سے میری درگاہ میں رویا

به بیچارگی هر که آید برم
نیندازمش ز آستان کرم

جو عجز کے ساتھ میری درگاہ میں آیا
میں اسے اپنے آستانہ کرم سے نہیں گراتا

عفو کردم از وی عملهای زشت
درآرم بفضل خودش در بهشت

میں نے اس کے برے اعمال معاف کیے
اور اپنے فضل سے اس کو بہشت میں لاتا ہوں

وگر عار دارد عبادت پرست
که در خلد با وی بود هم نشست

اور اگر عبادت کرنے والا شرم کرتا ہے
کہ اس کے ساتھ بہشت میں بیٹھے

بگو ننگ ازو در قیامت مدار
که آن را به جنت برند این بنار

کہو کہ قیامت میں اس سے شرم نہ کرے
کہ اس کو جنت میں لیجائیں گے اور اس کو دوزخ میں

که آن را جگر خون شد از سوز و درد
گر این تکیه بر طاعت خویش کرد

کیونکہ اس کا کلیجہ درد اور سوز سے خون ہو گیا
اگر اس نے اپنی عبادت پر بھروسہ کیا۔

ندانست در بارگاہِ غنی	کہ بیچارگی بہ ز کبر و منی
یہ نہ سمجھا کہ غنی کی درگاہ میں	خودی اور غرور سے عاجزی بہتر ہے
کرا جامہ پاک ست و سیرت پلید	درِ دوزخش را نباید کلید
جس کے کپڑے پاکیزہ رہیں اور عادت بری	اس کے دوزخ کے دروازہ کے لئے کنجی نہیں ہے
برین آستان عجز و مسکینیت	بہ از طاعت و خویشتن بینیت
اس آستان پر تیری عاجزی اور غریبی	اطاعت اور خود بینی سے بہتر ہے
زخود را ز نیکان شمردی بدی	نمی گنجد اندر خدائی خودی
اگر اپنے آپ کو تو نے نیک شمار کیا تو برا کیا	خدائی میں خودی نہیں سماتی
اگر مردی از مردی خود مگوی	نہ ہر شہسواری بدر برد گوی
اگر مرد ہے تو اپنی جوانمردی کی تعریف نہ کر	کیونکہ ہر شہسوار گیند باہر نہیں لے جاتا
پیاز آمد آن بی ہنر جملہ پوست	کہ پنداشت چون پستہ مغزی در وست
وہ بے ہنر پیاز کی طرح چھلکا نکلا	جو یہ سمجھا کہ پستہ کی طرح اس میں مغز ہے
ازین نوع طاعت نیاید بکار	برو عذرِ تقصیر طاعت بیار
اس طرح کی عبادت کام نہیں آتی	جا اپنی عبادت کے گناہ کا عذر کر
نخورد از عبادت بر آن بی خرد	کہ با حق نکو بود و با خلق بد
وہ بے وقوف اپنی عبادت کا پھل نہیں کھاتا	جو خدا کے ساتھ نیک ہو اور لوگوں کے ساتھ برا
سخن ماند از عاقلان یادگار	ز سعدی ہمین یک سخن یاد دار
عقلمندوں کی باتیں یادگار رہ جاتی ہیں	سعدی کی صرف یہی ایک بات یاد رکھ

گنہگار اندیشناک از خدای　　بہ از پارسائی عبادت نمائی

خدا سے ڈرنے والا گنہگار　　ظاہری عبادت کرنے والے پارسا سے بہتر ہے

حکایت دانشمند درویش و قاضی متکبّر

عقلمند فقیر اور　مغرور　قاضی کی حکایت

فقیہی کہن جامۂ تنگدست　　در ایوان قاضی بہ صف بر نشست

ایک عالم پرانے کپڑوں والا فقیر　　قاضی کے محل میں قطار میں بیٹھا

نگہ کرد قاضی درو تیز تیز　　معرف گرفت آستینش کہ خیز

قاضی نے اس کو غصہ کی نگاہ سے دیکھا　　چوبدار نے اس کا دامن پکڑا کہ اُٹھ

ندانی کہ برتر مقام تو نیست　　فروتر نشین یا برو یا بایست

تو نہیں جانتا کہ تیرا درجہ بلند نہیں ہے　　نیچے بیٹھ جا یا کھڑا رہ

بجائی بزرگان دلیری مکن　　چو سرپنجہ ات نیست شیری مکن

بزرگوں کی جگہ پر دلیری نہ کر　　جب تم میں قوت نہیں تو شیری نہ کر

نہ ہر کس سزاوار باشد بصدر　　کرامت بجاہ ست منزل بقدر

ہر شخص صدارت کے قابل نہیں ہے　　بزرگی مرتبہ سے ہے اور مرتبہ اندازہ سے

دگر رہ چہ حاجت بپند کس است　　ہمین شرمساری عقوبت بس است

دوسری دفعہ کسی کو نصیحت کرنے کی کیا ضرورت ہے　　یہی شرمساری کافی عذاب ہے

بعزت ہر آن کو فروتر نشست　　بخواری نیفتد ز بالا بہ پست

عزت کے ساتھ جو شخص نیچے بیٹھا　　وہ خواری کے ساتھ بلندی سے نیچے نہیں گرتا

چو آتش برآورد درویش دود	فروتر نشست از مقامی کہ بود
آگ کی طرح درویش نے آہ کا دھواں نکالا	اور جس مقام میں تھا اس سے بہت نیچے بیٹھا
فقیہان طریق جدل ساختند	لِم لانسلّم درانداختند
عالموں نے بحث کو شروع کیا	کس واسطے اور ہم نہیں مانتے کہنے لگے
کشادند برہم درِ فتنہ باز	بلا و نعم کردہ گردن دراز
اس میں فتنہ فساد کے دروازے کھول دیئے	ہاں اور نہیں کے ساتھ گردن اونچی کی
تو گفتی خروسانِ شاطر بجنگ	فتادند درہم بمنقار چنگ
تو کہے کہ چالاک مرغ لڑائی میں	آپس میں پنجوں اور چونچوں سے لڑنے لگے
یکی بیخود از خشمناکی چو مست	یکی بر زمین میزند ہر دو دست
ایک غصہ میں مست کی طرح آپے سے باہر	ایک غصہ سے زمین پر دونوں ہاتھ مارتا ہے
فتادند در عقدۂ پیچ پیچ	کہ در حلِّ آن رہ نبردند ہیچ
ایک پیچیدہ عقدہ میں گر گئے	اور کوئی بھی اس کے حل کرنے کی راہ کی طرف نہ گیا
کہن جامۂ در صفِ آخرین	بغرّش درآمد چو شیرِ عرین
پرانے کپڑوں والا آخری صف میں	غرانے والے شیر کی طرح چلانے لگا
کہ برہان قوی باید و معنوی	نہ رگہای گردن بحجت قوی
دلیل مضبوط اور حقیقی ہونا چاہیئے	نہ کہ بحث کرنے میں گردن کی رگیں موٹی
مرا نیز چوگان حرفست گوئی	بگفتند اگر نیک دانی بگوئی
میرے پاس بھی حرفوں کی چوگان اور گیند ہے	لوگوں نے کہا اگر تو بہتر جانتا ہے تو کہہ

بکلک فصاحت بیانیکہ داشت — بدلہا چو نقش نگین برنگاشت

خوش بیانی کی قلم سے جو بیان اس کے پاس تھا — دلوں پر نگینہ کی طرح لکھ دیا

سر از کوی صورت بمعنی کشید — قلم بر سر حرف دعویٰ کشید

خیال کو طا کی گلی سے حقیقت کی ے گیا — اور حرف دعویٰ پر قلم کھینچ دیا

بگفتندش از ہر کنار آفرین — کہ بر عقل و طبعت ہزار آفرین

لوگوں نے ہر طرف سے اس کو آفرین کہی — کہ تیری عقل و طبیعت پر ہزار شاباش

سمند سخن تا بجائی براند — کہ قاضی چو خر در خلابی بماند

سخن کے گھوڑے کو ہر طرف چلایا — کہ قاضی گدھے کی طرح کیچڑ میں پھنس گیا

برون آمد از طاق و دستار خویش — باکرام و لطفش فرستاد پیش

قاضی نے اپنا جامہ اور پگڑی اتار ڈالی — بخشش اور مہربانی سے اس کو پیش کی

کہ ہیہات قدر تو نشناختم — بشکر قدومت نپرداختم

افسوس میں نے تیری قدر نہ پہچانی — اور تیرے آنے کا شکریہ ادا نہ کیا

دریغ آیدم با چنین پایۂ — کہ بینم ترا در چنین پایۂ

مجھے افسوس آیا کہ باوجود اس علم کے — تجھے اس حالت میں دیکھوں

معرف بدلداری آمد برش — کہ دستار قاضی نہد برسرش

چوبدار خوشامد سے اس کے پاس آیا — تاکہ قاضی کی پگڑی اس کے سر پر رکھے

بدست و زبان منع کردش کہ دور — منہ بر سرم پای بند غرور

ہاتھ اور زبان سے منع کیا کہ دور رہ — میرے سر پر غرور کی بیڑی نہ رکھ

که فردا شود بر کهن میزران
بدستار پنجه گزم سرگران

تاکہ کل پرانے آزار والوں پر
اپنی پچاس گز کی دستار کی وجہ سے غرور نہ کروں

چو مولام خوانند و صدر کبیر
نمایند مردم بچشمم حقیر

جب مجھ کو اپنا مولا اور صدر اعظم کہیں
تو آدمی میری آنکھوں میں حقیر معلوم ہونگے

تفاوت کند هرگز آب زلال
گرش کوزه زرین بود یا سفال

کیا میٹھے پانی میں کبھی فرق پیدا ہوتا ہے
اگرچہ اس کا برتن سونے کا ہو یا مٹی کا

خرد باید اندر سر مرد و مغز
نباید مرا چون تو دستار نغز

آدمی کے سر میں عقل اور مغز چاہیئے
مجھے تیری طرح عمدہ پگڑی کی ضرورت نہیں

کس از سر بزرگی نباشد بچیز
کدو سر بزرگست و بیمغز نیز

کوئی شخص بڑا سر ہونیکی وجہ سے کسی چیز کے لائق نہیں ہوتا
کدو بزرگ سر ہے اور بے مغز بھی ہے

میفراز گردن بدستار و ریش
که دستار پنبه ست و سبلت حشیش

داڑھی اور پگڑی کی وجہ سے سر بلند نہ کر
کیونکہ پگڑی روئی ہے اور مونچھ سوکھی گھاس ہے

بصورت کسانیکه مردم وش اند
چو صورت همان به که دم درکشند

وہ لوگ جو ظاہر میں آدمی کی طرح ہیں
تصویر کی طرح بہتر ہیں کہ خاموش رہیں

بقدر هنر جست باید محل
بلندی و نحسی مکن چون زحل

ہنر کے مطابق مرتبہ تلاش کرنا چاہیئے
زحل (ستارہ) کی طرح بلندی اور نحوست نہ کر

نی بوریا را بلندی نکوست
که خاصیت نیشکر خود دروست

چٹائی کے نرکل کی طرح بلندی زیبا ہے
کیونکہ نیشکر کی خاصیت خود اس کے اندر موجود ہے

بدین عقل و ہمت نخوانم کست
اس عقل اور ہمت کی وجہ سے میں تجھکو آدمی نہ کہوں

وگر میبرد صد غلام از پست
اگرچہ تیرے پیچھے سو غلام جاتے ہیں

چہ خوش گفت خرمہرہ در گلی
ایک کوڑی نے ایک کیچڑ میں کیا پسندیدہ بات کہی

چو برداشتش پر طمع جاہلی
جب اس کو ایک طامع جاہل نے اٹھایا

مرا کس نخواہد خریدن بہیچ
مجھے کوئی شخص بھی کسی چیز کے عوض نہ خریدیگا

بدیوانگی در حریرم مپیچ
دیوانگی میں مجھ کو ریشم میں نہ لپیٹ

نہ منعم بمال از کسی بہتر است
امیر مال کی وجہ سے کسی سے بہتر نہیں ہے

خر ار جُلِّ اطلس بپوشد خر است
گدھا اگر اطلس کی جھول پہنے آخر گدھا ہے

بدین شیوہ مردِ سخن گوی چست
اس طرح مرد سخن گو چالاک نے

بآبِ سخن کینہ از دل بشست
سخن کے پانی سے کینہ دل سے دھویا

دلِ آزردہ را سخت باشد سخن
دل آزردہ شخص کی باتیں سخت ہوتی ہیں

چو خصمت بیفتاد سستی مکن
جب تیرا دشمن گرگیا تو دیر نہ کر

چو دستت رسد مغزِ دشمن برآر
جب تیرا ہاتھ پہنچے تو دشمن کا مغز نکال لے

کہ فرصت فرو شوید از دل غبار
کیونکہ وقت دل سے غبار دھو دیتا ہے

چنان ماند قاضی بجورش اسیر
چوبدار اس کے پیچھے گیا اور ہر سو دوڑا

کہ گفت اِنَّ ہٰذا الیَومٌ عَسِیر
کہ ایک جوان اس صفت و شکل کا کسی نے دیکھا ہے

بدندان گزید از تعجب یدین
تعجب سے دونوں ہاتھ دانتوں سے کاٹے

بماندش در و دیدہ چون فرقدین
اور اس کی آنکھیں فرقدین ستارہ کی طرح کھلی رہیں

وز انجا جوان روی ہمت بتافت	برون رفت بازش نشان کس نیافت
اور اس جگہ سے جوان نے آرادہ کا منہ پھیرا	باہر چلا گیا اور پھر اس کا نشان کسی نے نہ پایا
غریو از بزرگان مجلس بخاست	کہ گوئی چنین شوخ چشم از کجاست
مجلس کے بزرگوں نے ایک شور کیا	ٹوکے(?) کہ یہ سوخ چشم کہاں سے ہے
نقیب از پیش رفت و ہر سو دوید	کہ مردی بدین نعت و صورت کہ دید
چوبدار اس کے پیچھے گیا اور ہر سو دوڑا	کہ ایک جوان اس صفت و شکل کا کسی نے دیکھا ہے
یکی گفت ازین نوع شیرین نفس	درین شہر سعدی شناسیم و بس
ایک نے کہا اس قسم کا شیریں زبان	اس شہر میں صرف سعدی کو جانتے ہیں اور بس
بر آن صد ہزار آفرین کین بگفت	حق تلخ بین تا چہ شیرین بگفت
اس پر لاکھ شاباش جس نے یہ کہا	کڑوے سچ کو دیکھ کر کس قدر میٹھا بیان کیا

حکایت در توبہ کردن پادشاہزادہ گنجہ

مقام گنجہ کے پادشاہ زادہ کے توبہ کرنیکے بیان میں

یکی بادشاہزادہ در گنجہ بود	کہ نااہل و ناپاک و سرپنجہ بود
ایک بادشاہزادہ مقام گنجہ کے رہنے والا تھا	اور وہ نااہل ناپاک اور ظالم تھا
بہ مسجد درآمد سرایان و مست	می اندر سر و ساتگینی بدست
مسجد میں گاتا ہوا اور مستی سے آیا	شراب پیے ہوئے اور ایک پیالہ ہاتھ میں
بمقصورہ در پارسائی مقیم	زبان دلاویز و قلبی سلیم
ایک حجرہ میں ایک پارسا رہتا تھا	اس کی زبان دل آویز اور قلب سلیم تھا

تنی چند او گفت بر مجتمع | چو عالم نباشی کم از مستمع

چند آدمی اس کی گفتگو پر جمع تھے | اگر تو عالم نہ ہو تو سننے والے سے کم نہ ہو

چو بی عزتی پیشه کرد آن حرون | شدند آن عزیزان خراب اندرون

جب اس شریر نے بے عزتی اختیار کی | تو ان عزیزوں کے دل خراب ہوگئے

چو منکر بود پادشاه را قدم | که یارد زد از امر معروف دم

جب بادشاہ کا طریقہ برا ہو | تو امر معروف سے کون دم مار سکے

تحکم کند سیر بر بوی گل | فرو ماند آواز چنگ از دهل

لہسن پھول کی خوشبو پر غالب ہوتا ہے | ڈھول کے سامنے چنگ کی آواز عاجز ہوتی ہے

گرت نهی منکر برآید ز دست | نشاید چو بی دست و پایان نشست

اگر تیرا ہاتھ برے کاموں سے منع کر سکے | تو بے ہاتھ پاؤں والوں کی طرح نہ بیٹھنا چاہیے

وگر دست قوت نداری بگوی | که پاکیزه گردد به اندرز خوی

اگر قوت کا ہاتھ نہیں تو کہو | کیونکہ نصیحت سے عادت اچھی ہو جاتی ہے

چو دست و زبان را نماند مجال | بهمت نمایند مردی رجال

جب ہاتھ اور زبان میں طاقت نہیں رہتی | لوگ ہمت سے جوانمردی کرتے ہیں

یکی پیش دانای خلوت‌نشین | بنالید و بگریست سر بر زمین

ایک شخص ایک عقلمند خلوت نشین کے سامنے | سر زمین پر رکھ کر رویا اور چلایا

که یکباری آخر برین رند مست | دعا کن که ما بی زبانیم و دست

کہ ایک مرتبہ آخر اس مست رند پر | دعا کر کہ ہم بے دست و پا ہیں

دم سوزناک از دل باخبر ۔ قوی‌تر که هفتاد تیغ و تبر

زندہ دل کی ایک سوز بھری آہ ۔ ستر تیغ و تبر سے زیادہ مضبوط ہوتی ہے

برآورد مرد جهاندیده دست ۔ چه گفت ای خداوند بالا و پست

مرد جہاندیدہ نے ہاتھ اٹھائے ۔ کیا کہا اے بلندی و پستی کے مالک

خوش است این پسر وقتش از روزگار ۔ خدایا همه وقت او خوش بدار

یہ لڑکا اچھا ہے زمانے سے اس کا وقت ۔ اے خدا ہمیشہ خوش رکھ

کسی گفتش ای قدوهٔ راستی ۔ بدین بد چرا نیکوئی خواستی

کسی نے کہا کہ اے سچائی کے رہبر ۔ اس بد کے لیے تو نے کیوں نیکی طلب کی

چه بدعهد را نیک خواهی ز بهر ۔ چه بد خواستن بر سر خلق شهر

کیا بدعہد کے لیے تو نیک نصیب چاہتا ہے ۔ کیا شہر کے لوگوں کے لیے تو برائی چاہتا ہے

چنین گفت بینندهٔ تیزهوش ۔ چو سرّ سخن در نیابی مجوش

اس تیز ہوش دیکھنے والے نے کہا ۔ جب تو بات کا بھید نہ جانے تو جوش نہ کر

بطامات مجلس بیاراستم ۔ ز داد آفرین توبه‌اش خواستم

میں نے فکر سے مجلس سجائی ہے ۔ انصاف پیدا کرنے والے سے میں نے اسکی توبہ چاہی ہے

که هر گه که باز آید از خوی زشت ۔ بعیشی رسد جاودان در بهشت

اس لیے کہ جب وہ بری عادت سے باز آجائے ۔ تو ہمیشہ کے عیش کے لیے وہ بہشت میں پہنچ جائے

چنین پنج روزست عیش مدام ۔ بترک اندرش عیشهای مدام

اور یہ شراب کا عیش صرف پانچ دن کا ہے ۔ اور اس کے ترک کرنے میں ہمیشہ کا عیش ہے

حدیثی کہ مرد سخن ساز گفت
یکی زان میان پیش ملک باز گفت

جو بات کہ اس سخن فہم آدمی نے کہی
ان میں سے ایک نے بادشاہ سے کہہ دی

ز وجد آب در چشمش آمد چو میغ
بباریدبر چہرہ سیل دریغ

وجد سے بادل کی طرح اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے
اور افسوس کا سیلاب چہرے پر برسایا

بہ نیران شوق اندرونم بسوخت
حیا دیدہ بر پشت پایش بدوخت

عشق کی آگ سے اس کا اندر جل گیا
اور حیا نے آنکھ اس کے پاؤں کی پشت پر لگا دی

بر نیک محضر فرستاد کس
در توبہ کوبان کہ فریاد رس

اس نیک آدمی کے پاس آدمی بھیجا
توبہ کا دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے کہ فریاد کو پہنچ

قدم رنجہ فرمای تا سر نہم
سر جہل و ناراستی بر نہم

قدم رنجہ فرما تا کہ میں اپنا سر رکھوں
اور جہالت اور کجی کا بوجھ اپنے سر سے اتاروں

دو رویہ ستادند بر در سپاہ
سخن پرور آمد در ایوان شاہ

دروازہ کے دونوں طرف فوج کھڑی ہو گئی
اور وہ سخن پرور عابد بادشاہ کے محل میں آیا

شکر دید و عناب و شمع و شراب
دہ از نعمت آباد و مردم خراب

شراب و شمع شکر و عناب دیکھے
گاؤں نعمتوں سے آباد اور آدمی خراب دیکھے

یکی غایب از خود یکی نیم مست
یکی شعر گویان صراحی بدست

ایک نیم مست اور ایک مدہوش
ایک ہاتھ میں شراب کی صراحی اور شعر پڑھتا ہوا

ز سوئی بر آوردہ مطرب خروش
ز دیگر سو آواز ساقی کہ نوش

اور ایک طرف مطرب شور مچائے ہوئے
اور ایک طرف ساقی کی آوازیں کہ پیو

حریفان خراب از می لعل رنگ
سر چنگی از خواب در بر چو چنگ

حریف شراب لعل رنگ سے مست
اور چنگ بجانیوالیکا سر نیند سے چنگ کی طرح گود میں

نبود از ندیمان گردن فراز
بجز نرگس آنجا کسی دیده باز

مغرور صاحبوں میں سے کوئی بھی نہ تھا
سوائے نرگس کے آنکھیں کھولے ہوئے

دف و چنگ با یکدگر سازگار
برآورده زیر از میان ناله زار

چنگ اور دف ایک دوسرے سے ملے ہوئے
اور ایک باریک درد ناک آواز درمیان نکالے ہوئے

بفرمود درهم شکستند خرد
مبدل شد آن عیش صافی بدرد

بادشہ نے حکم دیا اور باجے توڑ دیئے گئے
اور وہ صفائے عیش درد سے مبدل ہوگیا

شکستند چنگ و گسستند رود
بدر کرد گوینده از سر سرود

چنگ توڑ دیئے گئے اور رود بھی توڑ دیئے گئے
اور گانے والے راگ کو سر سے باہر نکال دیا

بمیخانه در سنگ بر دن زدند
کدو را نشاندند و گردن زدند

شرابخانہ میں مٹکوں پر پتھر مارے گئے
صراحی کو بٹھایا اور سر توڑ دیا گیا

روان خمر و چنگ اوفتاده نگون
تو گفتی شدست از بط کشته خون

شراب بہتی ہوئی اور چنگ سرنگوں پڑا ہوا
تو کہے کہ بط کشتہ کا خون ہے

خم آبستن خمر نه ماهه بود
دران فتنه دختر بینداخت زود

مٹکے کو شراب کا نو ماہ کا حمل تھا
اس فتنہ میں لڑکی یعنی شراب جلدی سے گرا دی گئی

شکم تا بنافش دریدند مشک
قدح را برو چشم خونین پر اشک

مشک کو پیٹ سے ناف تک پھاڑ دیا گیا
پیالہ کی خون آلود آنکھیں اس کے لئے پر آب تھیں

بفرمود تا سنگ صحن سرای — بکندند و کردند نو باز جای

عابد کے حکم سے گھر کے صحن تک کا پتھر — اکھاڑ دیا گیا اور اس کی جگہ نیا لگا یا گیا

کہ گلگونۂ خمر یاقوت فام — بشستن نمی‌شد ز روی رخام

کیونکہ شراب یاقوت رنگ کی سرخی — دھونے سے سنگ مرمر کے پتھر سے نہیں جاتی تھی

عجب نیست بالوعہ گر شد خراب — کہ خورد اندران روز چندان شراب

تعجب نہیں اگر نابداں خراب ہو جائے — کیونکہ اس دن اتنی شراب پی گئی تھی

دگر ہر کہ بربط گرفتی بکف — قفا خوردی از دست مردم چو دف

پھر جو شخص ہاتھ میں بربط پکڑتا — دف کی طرح آدمیوں کے ہاتھ سے گدی کھاتا

وگر فاسقی چنگ بردی بدوش — بمالیدی اورا چو طنبور گوش

اگر کوئی فاسق کندھے پر چنگ اٹھاتا — تو طنبور کی طرح اس کی گوشمالی کی جاتی

جوانی سر از کبر پندار مست — چو پیران بکنج عبادت نشست

وہ جوان جو غرور اور تکبر سے مست تھا — بوڑھوں کی طرح خلوت گاہ عبادت میں جا بیٹھا

پدر بارہا گفتہ بودش بہول — کہ پاکیزہ رو باش و شائستہ قول

باپ نے کئی دفعہ اس کو جھڑکی دیکر کہا تھا — کہ نیک چال چلن اور عمدہ گفتار والا بن

جفائی پدر برد و زندان و بند — چنان سودمندش نیامد کہ پند

باپ کا ظلم اور قید و بند کی سختی جھیلی — مگر اس کو ایسا فایدہ نہ ہوا جیسا کہ نصیحت عابد سے

گرش سخت گفتی سخن گوی سہل — کہ بیرون کن از سر جوانی و جہل

اگر کوئی اس کو سختی و نرمی سے کہتا — کہ اپنے سر سے جوانی و جہالت کو دور کر

خیالِ غرورش بر آن داشتی
کہ درویش را زندہ نگذاشتی

تو اس کا خیال غرور اسے اس پر آمادہ کرتا
کہ وہ درویش ناصح کو زندہ نہ چھوڑتا

سپر نفگند شیرِ غران ز جنگ
نیندیشد از تیغ برانِ چنگ

شیر غران جنگ سے پیچھے نہیں بھاگتا
لیکن ہاتھ کاٹنے والی تلوار سے ڈرتا ہے

بہ نرمی ز دشمن توان کرد دوست
چو با دوست نرمی کنی دشمن اوست

نرمی سے دشمن کو دوست بنایا جا سکتا ہے
اگر دوست سے سختی کرے تو وہ دشمن ہے

چو سندان کسی سخت روئی نکرد
کہ خائیسک تادیب بر سر نخورد

کسی نے سندان کی طرح سخت روئی نہ کی
کہ تادیب کا ہتھوڑا اس پر کھایا

بگفتن درشتی مکن با امیر
چو بینی کہ سختی کند سست گیر

امیر کے ساتھ سخت کلامی نہ کر
جب دیکھے کہ وہ سختی کرتا ہے تو عاجزی کر

باخلاق با ہر کہ بینی بساز
اگر زیر دست است اگر سرفراز

اخلاق سے ہر کسی کو اپنا ہوا رفیق بنا
چاہے کمزور ہے یا زبردست ہے

کہ این گردن از نازکی برکشد
بگفتار خوش وان سر اندر کشد

کیونکہ یہ ناز سے گردن اٹھاتا ہے
اور خوش کرنے والی باتوں سے سر جھکا لیتا ہے

بشیرین زبانی توان بردگوی
کہ پیوستہ تلخی برد تند خوی

شیریں زبانی سے گیند لیجایا جا سکتا ہے
کیونکہ تند خو آدمی ہمیشہ تکلیف اٹھاتا ہے

تو شیرین زبانی ز سعدی بگیر
ترش روئی را گو بہ تلخی بمیر

تو شیریں بیانی سعدی رحمۃ اللہ علیہ سے سیکھ
اور ترش روسے کہو کہ تلخی سے مر جائے

حکایت طواف عسل

ایک شہد فروش کا قصہ

شکرخندۂ انگبین می فروخت	کہ دلہا ز شیرینیش می بسوخت
ایک خوبصورت شہد بیچتا تھا	اور دل اس کی شیرینی سے جلتے تھے
نباتی میان بستہ چون نیشکر	برو مشتری از مگس بیشتر
گنے کی طرح مٹھاس کمر سے باندھے ہوئے	اور اس کے خریدار مکھیوں سے زیادہ تھے
گر او زہر برداشتی فی المثل	بخوردند از دست او چون عسل
اگر مثلاً وہ زہر بھی دیتا	تو لوگ اس کے ہاتھ سے شہد کی طرح کھاتے
گرانی نظر کرد در کار او	حسد برد بر روز بازار او
ایک بدخصلت نے اس کے کام کو دیکھا	اور اس کی گرم بازاری پر رشک کیا
دگر روز شد گرد گیتی روان	عسل بر سر و سرکہ بر ابروان
دوسرے روز لوگوں کے گرد دوڑتا ہوا گیا	شہد سر پہ اٹھائے اور سرکہ ابروں پہ ملا ہوا
بسی گشت فریادخوان پیش و پس	کہ ننشست بر انگبینش مگس
بہت شور مچاتا ہوا آگے پیچھے گیا	اور اس کے شہد پہ ایک مکھی بھی نہ بیٹھی
شبانگہ چو نقدش نیامد بدست	بدل تنگروئی بکنجی نشست
رات کو جب نقدی اس کے ہاتھ میں نہ آئی	تو اداس چہرہ لئے ہوئے ایک گوشہ میں بیٹھا
چو عاصی ترش کردہ روی از وعید	چو ابروی زندانیان روز عید
گنہگار کی طرح برے وعدوں سے منہ کھٹا کئے ہوئے	اور عید کے دن جیسا قیدیوں کا بھوئیں ہوتی ہیں

زنی گفت باری کنان شوی را	عسل تلخ باشد ترش روی را
ایک عورت نے مذاق سے شوہر کو کہا	کہ ترش رو کو شہد بھی کڑوا معلوم دیتا ہے
حرامست بردن نان آنکس چشید	که چون سفره ابرو بهم در کشید
مجھ پر اس شخص کی روٹی چکھنا حرام ہے	جس نے اپنے ابرو دسترخواں کی طرح پیچے ہوئے ہوں
مکن خواجه بر خویشتن کار سخت	که بدخوی باشد نگونسار بخت
اے صاحب اپنے لئے سخت کام نہ کر	کیونکہ بدخو آدمی بہت شرمندہ ہوتا ہے
گرفتم که سیم و زرت چیز نیست	چو سعدی زبانت خوش نیز نیست
میں فرض کرتا ہوں کہ تیرے پاس سونا چاندی نہیں	پر کیا سعدی کی طرح تیری زبان بھی اچھی نہیں ہے

حکایت در معنی تواضع نیکمردان

نیک آدمیوں کی عاجزی کی حقیقت

شنیدم که فرزانهٔ حق پرست	گریبان گرفتش یکی رند مست
سنا میں نے کہ ایک عقلمند حق پرست کا	ایک رند مست نے گریبان پکڑ لیا
ازان تیره دل مرد صافی درون	قفا خورد و سر بر نکرد از سکون
اس سیاہ باطن آدمی سے اس صاف باطن نے	گردنی کھائی اور صبر سے سر اونچا نہ کیا
یکی گفتش آخر نه مردی تو نیز	تحمل دریغ است ازین بی تمیز
ایک نے اس سے کہا کیا تو آخر مرد نہیں ہے	اس بے تمیز سے تحمل کرنا افسوس ہے
شنید این سخن مرد پاکیزه خوی	بدو گفت ازین نوع با من مگوی
مرد پاکیزہ خصلت نے جب یہ بات سنی	تو اس سے کہا کہ اس قسم کی بات مجھ سے نہ کہو

در دست نادان گریبان مرد	که با شیر جنگی سگالد نبرد
اگر کوئی نادان مست اپنے آدمی کا گریبان پھاڑے	کہ جو لڑنے والے شیر کے ساتھ لڑ سکتا ہے
ز ہشیار عاقل نزیبد کہ دست	زند در گریبان نادان مست
عقلمند ہوشیار کو زیبا نہیں ہے کہ ہاتھ	نادان مست کے گریبان میں ڈالے
ہنرور چنین زندگانی کند	جفا بیند و مہربانی کند
عاقل اس طرح زندگی بسر کرتا ہے کہ	ظلم دیکھتا ہے اور مہربانی کرتا ہے

حکایت در معنی عزت نفس مردان

مردوں کے نفس کی عزت کی حقیقت

سگی پای صحرا نشینی گزید	بہ خشمی کہ زہرش ز دندان چکید
ایک کتا نے ایک صحرا نشین کا پاؤں کاٹا	اس غصہ سے کہ اس کا زہر اس کے دانتوں سے ٹپکا
شب از درد بیچارہ خوابش نبرد	بخیل اندرش دختری بود خرد
رات کو وہ بیچارہ درد سے نہ سویا	اس کے اہل و عیال میں ایک چھوٹی لڑکی تھی
پدر را جفا کرد و تندی نمود	کہ آخر ترا نیز دندان نبود
باپ کو برا بھلا کہا اور سختی دکھلائی	کہ آخر کیا تیرے دانت نہ تھے
پس از گریہ مرد پراگندہ روز	بخندید کای بابک دلفروز
پریشان آدمی نے رونے کے بعد	ہنس کر کہا کہ اے دل خوش کرنے والی لڑکی
مرا گرچہ ہم سلطنت بود و بیش	دریغ آمدم کام و دندان خویش
اگرچہ مجھ کو بھی ہر چند زیادہ غصہ تھا	مجھ کو اپنے تالو اور دانتوں کا افسوس ہوا

محالست گر تیغ بر سر خورم ‖ کہ دندان بپای سگ اندر برم

ناممکن ہے اگر سر پر تلوار بھی کھاؤں ‖ کہ اپنے دانتوں سے کتوں کے پاؤں کاٹوں

توان کرد با ناکسان بدرگی ‖ ولیکن نیاید ز مردم سگی

نالائقوں سے برائی کی جا سکتی ہے ‖ لیکن آدمی کو کتا بننا نہیں آتا

حکایت خواجۂ نیکوکار و بندۂ نافرمان

ایک نیک مالک اور نافرمان غلام کی حکایت

بزرگی ہنرمند آفاق بود ‖ غلامش نکوہیدہ اخلاق بود

ایک بزرگ زمانہ کا ہنرمند تھا ‖ اور اس کا غلام بدخصلت تھا

ازین خفرقی موی بالیدۂ ‖ بدی سرکہ در روی مالیدۂ

بدصورتی سے بال بڑھائے ہوئے ‖ چہرے پر سرکہ ملے ہوئے جیسے ترش رو تھا

چو ثعبانش آلودہ دندان بزہر ‖ گرو بردہ از زشت رویان شہر

بڑے سانپ کی طرح اس کے دانت زہر سے بھرے تھے ‖ اور شہر کے تمام بدصورتوں پر سبقت رکھتا تھا

مدامش بروی آب چشم سبل ‖ دمیدی بوی پیاز از بغل

پر آشوب آنکھ کا پانی ہمیشہ اس کے چہرے پر بہتا ‖ اور اس کے بدن سے پیاز کی بو آتی تھی

گرہ وقت پختن بر ابرو زدی ‖ چو پختند با خواجہ زانو زدی

کھانا پکانے کے وقت منہ بناتا تھا ‖ اور پک چکنے کے مالک کے ساتھ بیٹھ کر کھاتا تھا

دمادم بنان خوردنش ہمنفس ‖ وگر مردی آبی ندادی بکس

اور ہمیشہ روٹی کھانے کے لئے اس کے ساتھ تھا ‖ اور کاہل ایسا کہ مرنا قبول کرتا لیکن کسی کو پانی نہ دیتا

بگفت اندرو کار کردی نه چوب
نہ کہنے سے کام کرتا اور نہ مارنے سے
شب و روز ازو خانه در کند و کوب
رات دن اس کی وجہ سے گھر میں لڑائی رہتی تھی

گهی خار و خس در ره انداختی
کبھی راستہ میں کانٹا کوڑا ڈال دیتا
گهی ماکیان در چه انداختی
کبھی مرغیاں کنوئیں میں پھینک دیتا

ز سیماش وحشت فراز آمدی
اس کی پیشانی سے وحشت ظاہر ہوتی تھی
نرفتی بکاری که باز آمدی
اگر کبھی کام کے لئے جاتا تو پھر نہ آتا

کسی گفت ازین بندهٔ بد خصال
کسی نے اس بدخصلت غلام کو کہا
چه خواهی ادب یا هنر یا جمال
تو کیا چاہتا ہے ادب ہنر یا خوبصورتی

نیرزد وجودی بدین ناخوشی
ایسی ناخوشی ایسے وجود کیساتھ زیبا نہیں
که جورش پسندی و بارش کشی
کہ اس کا ظلم پسند کرے اور بوجھ اٹھائے

منت بندهٔ خوب نیکو سیر
میں تجھ کو ایک نیک خصلت غلام
بدست آرم این را به نخاس بر
خرید دیتا ہوں اس کو فروخت کے لیے بازار لیجا

وگر یک پشیز آورد سر مپیچ
اگر ایک پیسہ پر بھی بکے تو سر نہ پھیر
گرانست اگر راست خواهی بهیچ
اگر سچ پوچھے تو یہ مفت بھی گراں ہے

شنید این سخن مرد نیکو نهاد
نیک خصلت انسان نے یہ بات سنی
بخندید کای یار فرخ نژاد
ہنسا کہ اے دوست مبارک فطرت والے

بدست این پسر طبع و خویش نیک
اس لڑکے کی طبیعت اور عادت بری ہے لیکن
مرا زو طبیعت شود خوب و نیک
میری طبیعت اس سے نیک خصلت بن رہی ہے

چو زو کرده باشم تحمل بسی
توانم جفا بردن از هر کسی

اگر میں اس کی باتوں کو برداشت کرتا رہونگا
تو ہر شخص کے ظلم اٹھانے کے قابل ہونگا

مروت ندانم که بفروشمش
بدیگر کسی عیب برگویمش

میں مروت نہیں سمجھتا کہ اس کو فروخت کروں
اور اس کے عیوب کسی دوسرے سے کہوں

چو من در بلایش تحمل کنم
بسی به بود گر تحول کنم

اگر میں اس کی سختی میں تحمل کروں
تو اس سے بہتر ہے کہ اس کو کسی دوسرے کے حوالہ کروں

چو خود را پسندی کسی را پسند
تو در زحمتی دیگری را مبند

جو اپنے لیے پسند کرتا ہے دوسرے کے لیے بھی وہی پسند کر
تو دوسرے کو عذاب میں مبتلا نہ کر

تحمل چو زهرت نماید نخست
ولی شهد گردد چو در طبع رست

تحمل پہلے پہل زہر معلوم ہوتا ہے
لیکن جب طبع میں سماتا ہے تو شہد ہوجاتا ہے

حکایت معروف کرخی و مسافر رنجور

حضرت معروف کرخی (رحمۃ اللہ علیہ) اور ایک بیمار مسافر کا قصہ

کسی راه معروف کرخی بجست
که بنهاد معروفی از سر نخست

کسی شخص نے حضرت معروف کرخی کی راہ تلاش کی
یہاں تک کہ پہلے سر سے خودی نکالدی

شنیدم که مهمانش آمد یکی
ز بیماریش تا بمرگ اندکی

سنا میں نے کہ ایک دن انکے ہاں ایک مہمان آیا
اور وہ بیماری کی وجہ سے مرنے کے قریب تھا

سرش موی و رویش صفا ریخته
بمویش جان در تن آویخته

درویش کے بالوں نے اس کے سر اور چہرہ کی صفائی کو چھوڑ دیا
اور اس کی جان ایک بال میں لٹکی ہوئی تھی

شب آنجا بیفگند و بالش نهاد — روان دست در بانگ نالش نهاد

رات کو اس جگہ رکھا اور تکیہ دیا — اور اس کے ہاتھ فریاد و نالہ کر رہے تھے

نه خوابش گرفتی به شب یک نفس — نه از دست فریاد او خواب کس

رات کو ایک دم بھی اس کو نیند نہ آئی — اور نہ اس کی فریاد سے کوئی دوسرا سویا

نهادی پریشان و طبعی درشت — نمی‌مرد و خلقی به حجت بکشت

ایک پریشان فطرت اور سخت طبیعت تھی — جو خود تو مرتی نہ تھی لیکن لوگوں کو تکرار سے مار ڈالا تھا

ز فریاد و نالیدن و خفت و خیز — گرفتند از و خلق راه گریز

اس کی فریاد رونے سونے اٹھنے کی وجہ سے — لوگوں نے اس سے بھاگنے کا راستہ اختیار کیا

ز دیار مردم در آن بقعه کس — همان ناتوان ماند و معروف و بس

رہنے والے آدمیوں میں سے اس مکان میں — وہ بیمار اور صرف حضرت کرخی رہ گئے

شنیدم که شبها ز خدمت نخفت — چو مردان میان بست و کرد آنچه گفت

سنا میں نے کہ اس کی خدمت کی وجہ سے راتوں کو نہ سوئے — مردوں کی طرح کمر باندھی جو کچھ اس نے کہا کیا

شبی بر سرش لشکر آورد خواب — که چند آورد مرد ناخفته تاب

ایک رات نیند نے ان پر غلبہ کیا — مرد کب تک نہ سونے کی تاب لا سکتا ہے

بیکدم که چشمانش خفتن گرفت — مسافر پراگنده گفتن گرفت

جونہی کہ ان کی آنکھیں سونے لگیں — مسافر بیمار نے پریشان باتیں شروع کر دیں

که لعنت برین نسل ناپاک باد — که نامند و ناموس و زرق اند و باد

اس نسل ناپاک پر لعنت ہو — کہ جو نام اور عزت والے غرور اور مکر کرنے والے ہیں

بلند اعتقادان پاکیزه پوش ‌ ‌ فریبنده پارسائی فروش

اچھے لباس والے اور بلند اعتقاد ‌ ‌ فریب دینے والے اور نیکی بیچنے والے

چه دانند لت انبانی از خواب مست ‌ ‌ که بیچاره دیده بر هم نه بست

بہت کھانیوالے اور خواب سے بدمست کیا جانیں ‌ ‌ کہ کسی بیچارہ نے آنکھ بند نہیں کی

سخن های منکر بمعروف گفت ‌ ‌ که یکدم چرا غافل از وی بخفت

حضرت معروف کرخی کو برا بھلا کہا ‌ ‌ کہ کیوں سے غفلت کرکے دم بھر سوئے

فرو خورد شیخ این حدیث از کرم ‌ ‌ شنیدند پوشیدگان حرم

شیخ نے یہ بات مہربانی سے برداشت کی ‌ ‌ اور محل کی پردہ نشین عورتوں نے سنی

یکی گفت معروف را در نهفت ‌ ‌ ندیدی که درویش نالان چه گفت

ایک نے حضرت معروف کو علیحدگی میں کہا ‌ ‌ تو نے نہیں سنا کہ درویش رونے والے نے کیا کہا

برو زین سپس گو سر خویش گیر ‌ ‌ تعنت مبر جای دیگر بمیر

اس کے پاس جا اور کہو کہ اپنی راہ لے ‌ ‌ رنج نہ لے جائے اور دوسری جگہ پر مرے

نکوئی و رحمت بجای خود است ‌ ‌ ولی با بدان نیکمردی بد است

نیکی و مہربانی اپنی جگہ پر ہے ‌ ‌ لیکن بروں کے ساتھ نیکی کرنی بری ہے

سر سفله را گر دبالش منه ‌ ‌ سر مردم آزار بر سنگ به

کمینہ کے سر کے نیچے تکیہ نہ رکھ ‌ ‌ لوگوں کو ستانیوالے کا سر پتھر پر بہتر ہے

مکن با بدان نیکی ای نیکبخت ‌ ‌ که در شوره نادان نشاند درخت

اے نیک بخت بروں کے ساتھ نیکی نہ کر ‌ ‌ کیونکہ شور زمین میں بیوقوف درخت لگاتا ہے

نگویم مراعات مردم مکن	کرم پیش نامردمان گم مکن
میں نہیں کہتی کہ لوگوں سے مہربانی نہ کر	لیکن نالائقوں کے ساتھ نیکی ضائع نہ کر
باخلاق نرمی مکن با درشت	کہ سگ را نمالند چون گربہ پشت
خوش خلقی سے سخت آدمی کیساتھ نرمی نہ کر	کیونکہ کتے کی پیٹھ بلی کی طرح نہیں ملتے
گر انصاف خواہی سگ حق شناس	بسیرت بہ از مردم ناسپاس
اگر انصاف کی بات پوچھتا ہے تو حق شناس کتا	سیرت میں ناشکرے آدمی سے بہتر ہے
ببرف آب رحمت مکن بر خسیس	چو کردی مکافات بر یخ نویس
کمینہ آدمی پر ٹھنڈے پانی سے مہربانی نہ کر	جو تو نے کی تو اس اجر برف پر لکھے ضائع سمجھ
ندیدم چنین پیچ بر پیچ کس	مکن ہیچ رحمت برین ہیچکس
میں نے ایسا ٹیڑھا آدمی کبھی نہیں دیکھا	اس نالائق پر کبھی کوئی مہربانی نہ کر
بخندید و گفت ای دلارام جفت	پریشان مشو زین پریشان کہ گفت
حضرت معروف کرخی ہنسے اور کہا اے دلا آرام	اس بات پر پریشان نہ ہو کہ اس نے بری باتیں کہیں
گر از ناخوشی کرد بر من خروش	مرا ناخوش از وی خوش آید بگوش
اگر اس نے مجھ پر رنج کی وجہ سے شور کیا	تو میرے کانوں کو اس کی بری باتیں بھلی معلوم ہوئیں
جفای چنین کس بباید شنود	کہ نتواند از بیقراری غنود
ایسے آدمی کا ظلم سننا چاہیئے	جو بیقراری کی وجہ سے اونگھ نہیں سکتا
چو خود را قوی حال بینی و خوش	بشکرانہ بار ضعیفان بکش
جب تو اپنے آپ کو مضبوط اور خوش دیکھے	تو شکرانہ کیساتھ کمزوروں کا بوجھ برداشت کر

اگر خود همین صورتی چون طلسم | بمیری و اسمت بماند چو جسم

اگر خود تو اسی صورت طلسم کی طرح ہے | تو مر جائے اور تیرا نام جسم کی طرح رہے

دگر پرورانی درخت کرم | بری نیکنامی خوری لاجرم

اگر تو مہربانی کے درخت کا پرورش کرنیوالا ہے | تو نیک نامی کا پھل ضرور کھائیگا

نه بینی که در کرخ تربت بسیست | بجز گور معروف معروف نیست

تو نہیں دیکھتا کہ کرخ شہر میں بہت سی قبریں ہیں | لیکن سوائے معروف کرخی کی قبر کے کوئی مشہور قبر نہیں

بدولت کسانی سر افراختند | که تاج تکبر بینداختند

دولت سے ان لوگوں نے سر بلند کیا | جنہوں نے تکبر کے تاج کو سر سے پھینکدیا

تکبر کند مرد حشمت پرست | نداند که حشمت بحلم اندرست

عزت پرست آدمی تکبر کرتا ہے | نہیں جانتا کہ عزت بردباری میں ہے

حکایت در معنی سفاہت نا اہلان و تحمل نیکمردان

نااہل لوگوں کے کمینہ پن اور نیک لوگوں کے تحمل کے بیان میں

طمع برد شوخی بصاحبدلی | نبود آن زمان در میان حاصلی

ایک شریر ایک صاحبدل کے پاس طمع لیگیا (یعنی کچھ مانگا) | اس وقت اس کے پاس کچھ موجود نہ تھا

کمر بند و دستش تهی بود پاک | که زر برفشاندی برویش چو خاک

اس کا کمربند اور ہاتھ خالی و صاف تھا | کہ مٹی کی طرح اس کے منہ پر روپیہ جھاڑتا

برون تاخت خواہندہ خیرہ روی | نکوہیدن آغاز کردش بکوی

بے حیا مانگنے والا باہر چلا گیا | اور گلی میں اس کو گالیاں دینی شروع کر

که زنهار ازین کژدمان خموش ‌‌ ‌‌ پلنگان درنده صوف پوش

کہ اے خاموش بچھوؤں سے اللہ پناہ دے ‌‌ ‌‌ یہ گدڑی پوش پھاڑنے والے شیر ہیں

که چون گربه زانو بدل برنهند ‌‌ ‌‌ وگر صیدی افتد چو سگ در جهند

بلی کی طرح گھاٹ میں بیٹھے ہیں ‌‌ ‌‌ اگر کوئی شکار گرے تو کتے کی طرح کودتے ہیں

سوی مسجد آورده دکان شید ‌‌ ‌‌ که در خانه کمتر توان یافت صید

مسجد کی طرف مکر کی دکان لائے ہوئے ‌‌ ‌‌ کیونکہ گھر میں شکار کم پا سکتے ہیں

ره کاروان شیرمردان زنند ‌‌ ‌‌ ولی جامه مردان اینان کنند

شیر مرد ہیں جو قافلے کی راہ لوٹتے ہیں ‌‌ ‌‌ لیکن یہ آدمیوں کے کپڑے پھاڑتے ہیں

سپید و سیاه پاره بر دوخته ‌‌ ‌‌ بسا لوس پنهان زر اندوخته

سفید اور سیاہ ٹکڑے سیئے ہوئے ہیں ‌‌ ‌‌ مکر اور پوشیدگی سے روپیہ جمع کئے ہوئے ہیں

زهی جو فروشان گندم نمای ‌‌ ‌‌ جهانگرد شبکوک خرمن گدای

کیا خوب ہے گندم دکھانیوالے اور جو فروخت کرنیوالے ‌‌ ‌‌ جہان کے گھومنے والے رات کے مانگنے کم ہمت فقیر ہیں

مبین در عبادت که پیرند و سست ‌‌ ‌‌ که در رقص و حالت جوانند و چست

نہ دیکھ کہ عبادت کرنے میں بوڑھے اور سست ہیں ‌‌ ‌‌ کیونکہ وجد اور ناچ کی حالت میں جوان اور چست ہیں

عصای کلیم اند بسیار خوار ‌‌ ‌‌ پس آنگه نمایند خود را نزار

موسیٰ علیہ السلام کے عصا کی طرح بہت کھانے والے ہیں ‌‌ ‌‌ پھر اس وقت اپنے آپ کو دبلا بتلاتے ہیں

نه پرهیزگار و نه دانشور اند ‌‌ ‌‌ همین بس که دنیا بدین میخرند

نہ پرہیزگار ہیں اور نہ عقلمند ہیں ‌‌ ‌‌ یہی کافی ہے کہ دنیا کو دین کے عوض خریدتے ہیں

عبادی بلالانه در تن کنند | بدخل حبش جامهٔ زن کنند

حضرت بلال رض کی طرح عبا پہنتے ہیں | اور حبش کے خراج سے عورت کے کپڑے بناتے ہیں

نه سنت ببینی درایشان اثر | مگر خواب پیشین و نان سحر

سنت کا ایک اثر تو ان میں نہ دیکھیگا | مگر دوپہر کے وقت سونا اور صبح کے وقت کھانا

شکم تا سر آگنده از لقمه تنگ | چو زنبیل دریوزه هفتاد رنگ

تنگ لقموں سے پیٹ منہ تک بھرا ہوا | بھیک مانگنے کی جھولی کی طرح ستر رنگ

نخواهم درین باب ازین بیش گفت | که شنعت بود سیرت خویش گفت

اس بارہ میں میں اس سے زیادہ کہنا نہیں چاہتا | کیونکہ اپنی تعریف کرنا برائی ہوتی ہے

فرو گفت ازین شیوه نادیده گوی | نه بیند هنر دیدهٔ عیب جوی

اس مشہور نے اس قسم کی بہت باتیں کہیں | عیب تلاش کرنے والی آنکھ ہنر نہیں دیکھتی

یکی کرده بی آبروئی بسی | چه غم دارد از آبروئی کسی

ایک شخص جس نے اپنی بہت بے عزتی کی ہوئی ہو | وہ کسی کی آبرو کا کیا غم رکھتا ہے

مریدی بشیخ این سخن نقل کرد | اگر راست پرسی نه از عقل کرد

ایک مرید نے پیر سے یہ بات کہی | اگر تو سچ پوچھے تو اس نے اچھا نہ کیا

بدی در قفا عیب من کرد و خفت | بتر زو قرینی که آورد و گفت

ایک بد نے میری غیر حاضری میں برائی کی اور چلا گیا | اس سے بدتر وہ ہے جو اپنے ساتھ لایا اور کہا

یکی تیری افگند و در ره فتاد | وجودم نیازرد و رنجم نداد

ایک شخص نے تیر پھینکا اور وہ راستہ میں گر پڑا | اس نے میرے بدن کو نہ ستایا اور نہ دکھ دیا

تو برداشتی آمدی سوی من ‏ همین در سپوزی به پهلوی من
تو نے وہ اٹھایا اور میری طرف آیا ‏ اور اس کو میرے پہلو میں چبھو دیا

بخندید صاحبدل نیک خوی ‏ که سهل است ازین سخت‌تر گو بگوی
صاحب دل نیک خصلت والا ہنسا ‏ کہ اس سے زیادہ کہنا بھی آسان ہے کہہ کہہ

هنوز آنچه گفت از بدم اندکیست ‏ از آنها که من دانم از صد یکیست
اب تک جو اس نے میری برائی کی ہے کم ہے ‏ اور وہ جو میں جانتا ہوں ان میں سے ایک ہے

ز روی گمان بر من اینها که بست ‏ من از خود یقین می شناسم که هست
اس نے شبہ کے طور پر جو کچھ میری نسبت کہا ‏ میں یقین سے جانتا ہوں کہ ہے

وی امسال پیوست با ما وصال ‏ کجا داندم عیب هفتاد سال
وہ تو اس سال مجھ سے ملا ‏ میرے ستر سال کے عیب کہاں جانے

به از من کس اندر جهان عیب من ‏ نداند بجز عالم الغیب من
میرے عیب جہان میں مجھ سے بہتر ‏ سوائے اللہ کے اور کوئی نہیں جانتا

ندیدم چنین نیک پندار کس + که ‏ .... پنداشت عیب من اینست و بس
میں نے اس طرح کا نیک یقین آدمی کوئی نہیں دیکھا کہ ‏ جس نے میرے عیبوں کو صرف اتنا ہی سمجھا ہو

بمحشر گواه گناهم گر اوست ‏ ز دوزخ نترسم که حالم نکوست
اگر قیامت کے دن وہ میرے گناہوں کا گواہ ہے ‏ تو میں دوزخ سے نہیں ڈرتا کیونکہ میرا حال اچھا ہے

گرم عیب گوید بداندیش من ‏ بیا گو ببر نسخه از پیش من
اگر میرا دشمن میرا عیب بیان کرتا ہے ‏ تو اس کو کہو کہ اور مجھ سے میرے گناہوں کی کتاب لے جا

کسان مردِ راہِ خدا بودہ اند ۔۔۔ کہ برجاس تیرِ بلا بودہ اند

وہ لوگ خدا کے مرد ہوتے ہیں ۔۔۔ جو تیرِ بلا کا نشانہ بنے ہوئے ہیں

زبان باش تا پوستینت درند ۔۔۔ کہ صاحبدلان بارِ شوخان برند

چپ رہ تاکہ لوگ تیرے عیب بیان کریں ۔۔۔ کیونکہ صاحب دل شریروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں

گر از خاکِ مردم سبوئی کنند ۔۔۔ بسنگش ملامت کنان بشکنند

اگر آدمی کی خاک سے گھڑا بنائیں ۔۔۔ تو اس کو ملامت کرنے والے پتھر سے توڑ دیں

حکایت در گستاخی درویشان و حلم پادشاہان

درویشوں کی گستاخی اور بادشاہوں کی بردباری کے بیان میں ذکر

ملک صالح از پادشاہانِ شام ۔۔۔ برون آمدی صبحدم با غلام

بادشاہانِ شام میں سے ملک صالح نام بادشاہ ۔۔۔ صبح کے وقت غلام کیساتھ باہر آیا

بگشتی در اطرافِ بازار و کوی ۔۔۔ برسمِ عرب نیمہ بربستہ روی

بازار اور ہر گلیوں کی طرف پھرا ۔۔۔ رسمِ عرب کے مطابق آدھا منہ بند کئے ہوئے

کہ صاحب نظر بود و درویش دوست ۔۔۔ ہر آنکہ این دو دارد ملک صالح اوست

کیونکہ وہ صاحبِ نظر اور فقیر دوست تھا ۔۔۔ جو شخص ان دو خصلتوں کا مالک ہو صالح بادشاہ وہی ہے

دو درویش در مسجدی خفتہ یافت ۔۔۔ پریشان دل و خاطر آشفتہ یافت

ایک مسجد میں دو درویشوں کو سویا ہوا پایا ۔۔۔ پریشان حال اور پراگندہ دل دیکھا

شب سردشان دیدہ نابردہ خواب ۔۔۔ چو حربا تأمل کنان آفتاب

رات کے جاڑے کی وجہ سے ان کو نیند نہ آئی تھی ۔۔۔ اور وہ گرگٹ کی طرح آفتاب کو دیکھ رہے تھے

یکی زان دو میگفت با دیگری	کہ ہم روز محشر بود داوری
ایک نے ان دونوں میں دوسرے کو کہا	کہ قیامت کے دن بھی کوئی حاکم ہوگا
گر این پادشاہان گردن فراز	کہ در لہو و عیش اند با کام و ناز
اگر یہ گردن بلند کرنے والے (مغرور) بادشاہ	جو کہ کھیل عیش مقصد اور ناز میں ہیں
درآیند با عاجزان در بہشت	من از گور سر بر نگیرم ز خشت
غریبوں کے ساتھ بہشت میں داخل ہوسکے	تو میں قبر کی اینٹ سے سر نہ اٹھاؤنگا
بہشت برین ملک و ماوای ماست	کہ بند غم امروز بر پای ماست
بہشت بریں ہمارا ملک اور ہمارے رہنے کی جگہ ہے	کیونکہ غموں کی زنجیر آج ہمارے پاؤں میں ہے
ہمہ عمر ازینان چہ دیدی خوشی	کہ در آخرت نیز زحمت کشی
تمام عمر تو نے ان سے کیا خوشی دیکھی	کہ قیامت کے دن بھی ان کی زحمت اٹھائے
اگر صالح آنجا بدیوار باغ	درآید بکفشش بدرم دماغ
اگر صالح نام بادشاہ باغ کی دیوار میں	آئے تو جوتی سے اس کی کھوپری پھوڑ دوں
چو مرد این سخن گفت صالح شنید	دگر بودن آنجا مصالح ندید
جب مرد نے یہ بات کہی اور صالح نے سنی	تو پھر اس جگہ رہنا مصلحت نہ سمجھا
دمی رفت تا چشمۂ آفتاب	ز چشم خلایق فرو شست خواب
اس وقت صالح گیا یہانتک کہ آفتاب کے چشمہ نے	لوگوں کی آنکھوں سے نیند کو دھو دیا
روان ہر دو کس را فرستاد و خواند	بہیبت نشست و بحرمت نشاند
دو آدمیوں کو بھیجکر ان کو بلایا	رعب کیساتھ بیٹھا اور عزت کیساتھ بٹھایا

برایشان ببارید باران جود　ز دستشان گرد ذل از وجود

اور ان پر سخاوت کی بارش کی　اور ذلت کی خاک ان کے بدن سے دھو ڈالی

پس از رنج و سرمای و باران سیل　نشستند با نامداران خیل

سردی بارش اور سیلاب کی تکلیف اٹھانیکے بعد　نامور لوگوں کے ساتھ بیٹھے

گدایان بیجامہ شب کردہ روز　معطر کنان جامہ بر عود سوز

فقیر بلا کپڑا رات کو دن کیے ہوئے　عود اور سوز سے کپڑوں کو خوشبودار کیے ہوئے

یکی گفت ازینان ملک را نہان　کہ ای حلقہ در گوش حکمت جہان

ایک نے ان میں سے پوشیدہ طور پر بادشاہ کو کہا　کہ اے تیرے حکم کا فرمانبردار جہان

پسندیدگان در بزرگی رسند　ز ما بندگانت چہ آمد پسند

پسندیدہ لوگ مرتبہ کو پہنچتے ہیں　ہم غلاموں سے تجھے کیا پسند آیا ہے

شہنشہ ز شادی چو گل بر شگفت　بخندید بر روی درویش و گفت

بادشاہ خوشی سے پھول کی طرح شگفتہ ہوا　فقیر کے سامنے ہنسا اور کہا

من آنکس نیم کز غرور حشم　ز بیچارگان روی درہم کشم

میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں کہ لشکر کے غرور سے　غریبوں سے منہ پھیرے رکھوں

تو ہم با من از سر بنہ خوی زشت　کہ ناسازگاری کنی در بہشت

تو بھی میرے ساتھ برا سلوک کر　تاکہ بہشت میں مجھ سے ناموافق رہے

من امروز کردم در صلح باز　تو فردا مکن در برویم فراز

میں نے آج صلح کا دروازہ کھولدیا ہے　تو کل قیامت کو میرے سامنے دروازہ بند نہ کر

چنین راہ اگر مقبلی پیش گیر — شرف بایدت دست درویش گیر

اگر تو مقبول ہے تو ایسی راہ اختیار کر — اگر تو بزرگی چاہتا ہے تو فقیر کا ہاتھ پکڑ

بر از شاخ طوبیٰ کسی برنداشت — کہ امروز تخم ارادت نکاشت

شاخ طوبیٰ سے اس شخص نے پھل نہ اٹھایا — کہ آج کے دن جس نے اعتقاد کا بیج نہ بویا

ارادت نداری سعادت مجوی — بچوگان خدمت توان برد گوی

اگر تو اعتقاد نہیں رکھتا تو سعادت نہ ڈھونڈ — خدمت کی چوگان سے گیند لیجایا جا سکتا ہے

ترا کی بود چون چراغ التہاب — کہ از خود پری ہمچو قندیل از آب

تجھے چراغ کی طرح کس طرح روشنی حاصل ہو — جب تو خود غرور سے بھرا ہے جیسے قندیل پانی سے

وجودی دہد روشنائی بجمع — کہ سوزیش در سینہ باشد چو شمع

وہی وجود مجلس کو روشنی دیتا ہے — جو سینہ میں شمع کی طرح سوز رکھتا ہو

حکایت اندر محرومی خویشتن بینان

مغرور لوگوں کی بدنصیبی کے بیان میں

یکی در نجوم اندکی دست داشت — ولیک از تکبر سری مست داشت

ایک شخص نجوم میں کچھ مہارت رکھتا تھا — لیکن تکبر کی وجہ سے سرمست رکھتا تھا

سوی گوشیار آمد از راہ دور — دلی پر ارادت سری پر غرور

گوشیار نجومی کے پاس بہت دور سے آیا — دل اعتقاد سے بھرا ہوا لیکن سر غرور سے پُر

خردمند ازو دیدہ بردوختی — یکش حرف خدمت نیاموختی

عقلمند نے اس سے چشم پوشی کی — اور خدمت کے متعلق ایک حرف نہ سکھلایا

چو بی بہرہ عزم سفر کرد باز	بدو گفت دانائی گردن فراز
جب بے نصیب نے پھر سفر کا ارادہ کیا	اس سے بلند گردن والے دانا نے کہا
تو خود را گمان بردۂ پر خرد	انائی کہ پر شد دگر چون برد
تو اپنے آپ پر عقلمندی کا گمان کرتا ہے	جو برتن پہلے بھرا ہو پھر کس طرح بھرا جائے
ز دعوی تہی آئی تا پر شوی	تو از خود پری زان تہی میروی
اگر دعویٰ سے خالی آتا تو بھر جاتا	تو خودی سے بھرا ہے اس لئے خالی جاتا ہے
ز ہستی در آفاق سعدی صفت	تہی گرد و باز آئی پر معرفت
جہان میں سعدی کی طرح خودی سے	خالی ہو تا کہ معرفت سے بھرا جائے

حکایت در معنی تسلیم و حق شناسی آن

تسلیم کی حقیقت اور اس کی حق شناسی

بخشم از ملک بندہ سر تافت	بفرمود جستن کسش در نیافت
ایک غلام نے غصہ کی وجہ سے بادشاہ سے سر پھیرا	بادشاہ نے اسکو ڈھونڈنے کا حکم دیا لیکن انہوں نے نہ پایا
چو باز آمد از راہ خشم و ستیز	بشمشیر زن گفت خونش بریز
جب واپس آیا تو بادشاہ نے غصہ اور لڑائی کی راہ سے	جلاد کو اس کا خون بہانے کا حکم دیا
بخون تشنہ جلاد نا مہربان	برون کرد چون تشنہ دشنہ زبان
خون کے پیاسے جلاد نا مہربان نے	پیاسے کی طرح خنجر باہر نکالی
شنیدم کہ گفت از دل تنگ ریش	خدایا بحل کردمش خون خویش
سنا میں نے کہ اس زخمی دل غلام نے کہا	اے خدا میں نے اپنا خون اس کو معاف کیا

که پیوسته در نعمت و ناز و تام	در اقبال او بوده ام دوستکام
کیونکہ ہمیشہ ناز و نعمت اور تمام میں	اس کے اقبال میں خوش و خرم رہا ہوں
مبادا که فردا بخون منش	بگیرند و خرم شود دشمنش
ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن میں خون کے عوض میں	اس کو پکڑیں اور اس کے دشمن خوش ہوں
ملک را چو گفت وی آمد بگوش	دگر دیگ خشمش نیاورد جوش
بادشاہ کے کان میں جب اس کی یہ بات پہنچی	پھر اس کے غصہ کی دیگ میں جوش نہ آیا
بسی بر سرش داد و بر دیده بوس	خداوند رایت شد و طبل و کوس
اس کے سر اور آنکھوں پر بہت بوسے دیئے	اور وہ غلام صاحب نشان و دھول اور نقارہ کا ہوا
برفق از چنان سهمگین جایگاه	رسانید دهرش بدان پایگاه
نرمی کی وجہ سے ایسی خوفناک جگہ سے	زمانہ نے اس کو اس مرتبہ تک پہنچا دیا
غرض زین حدیث آنکه گفتار نرم	چو آبست بر آتش مرد گرم
غرض اس بات سے یہ ہے کہ نرم کلامی	غصہ کے بھرے ہوئے مرد کی آگ پر پانی کی طرح ہے
نبینی که در معرض تیغ و تیر	بپوشند خفتان صد تو حریر
تو نہیں دیکھتا کہ تیغ و تیر کے میدان میں	سو تہ کے حریر کا جلتہ پہنتے ہیں
تواضع کن ای دوست با خصم تند	که نرمی کند تیغ برنده کند
اے دوست تند دشمن کے ساتھ عاجزی کر	کیونکہ نرمی کاٹنے والی تلوار کو کند کر دیتی ہے

حکایت در عجز و نیازمندی صالحان

نیک لوگوں کی عاجزی اور خاکساری کے بیان میں

ز ویرانۂ عارفِ ژندہ پوش	یکی را نباح سگ آمد بگوش
ایک گدڑی پوش فقیر کے ویرانہ سے	ایک آدمی کو کتے کی آواز آئی
بدل گفت کوی سگ اینجا چراست	درآمد کہ درویش صالح کجاست
دل میں کہا کہ کتا یہاں کیوں ہے	اندر آیا تاکہ دیکھے کہ نیک فقیر کہاں ہے
نشان سگ از پیش از پس ندید	بجز عارف آنجا دگر کس ندید
آگے پیچھے کتے کا نشان تک نہ دیکھا	اور سوائے عارف کے اور کسی کو نہ پایا
خجل باز گردیدن آغاز کرد	کہ شرم آمدش بحث آن راز کرد
شرمندگی سے واپس جانے لگا	کیونکہ اس کو اس راز کی بحث سے شرم آئی
شنید از درون عابد آواز پای	ہلا گفت بر در چہ پائی درای
فقیر نے اندر سے اس کے پاؤں کی آواز سنی	کہا خبردار دروازہ پر کیوں کھڑا ہے اندر آ
نہ پنداری ای دیدۂ روشنم	کز ایدر سگ آواز کرد این منم
اے میری روشن آنکھ تو نہیں جانتا	جو یہاں کتے نے آواز کی وہ میں ہی ہوں
چو دیدم کہ بیچارگی می خرد	نہادم ز سر کبر و رای و خرد
جب میں نے دیکھا کہ خدا عاجزی خریدتا ہے	تو میں نے سر سے عقل اور غرور کو نکال دیا
چو سگ بر درش بانگ کردم بسی	کہ مسکین تر از سگ ندیدم کسی
اس کے دروازہ پر کتا کی طرح بہت آواز کی	کیونکہ میں نے کتا سے زیادہ مسکین کوئی نہیں دیکھا
چو خواہی کہ در قدر والا رسی	ز شیب تواضع بہ بالا رسی
اگر تو چاہتا ہے کہ بلند مرتبہ پر پہنچے	تو عاجزی کی پستی سے بلندی پر پہنچیگا

درین حضرت آنان گرفتند صدر
که خود را فروتر نهادند قدر

اس دربار میں انہوں نے عزت کی جگہ لی
جنہوں نے اپنے مرتبہ کو بہت نیچے رکھا

چو سیل اندر آمد بهول و نهیب
فتاد از بلندی بسر در نشیب

جب سیلاب زور شور میں آیا
تو بلندی سے سر کے بل زمین پر گر پڑا

چو شبنم بیفتاد مسکین و خرد
نگر کافتابش بعیوق برد

جب شبنم مسکین اور عاجز ہو کر گر پڑی
دیکھ آفتاب اس کو بلندی پر لے گیا

حکایت حاتم اصم وسیرت او در تواضع

حاتم اصم اور عاجزی میں اس کی سیرت کا بیان

گروهی برانند از اهل سخن
که حاتم اصم بود باور مکن

مورخین کا ایک گروہ اس پر متفق ہے
کہ حاتم بہرے تھے اس کو باور نہ کر

برآمد طنین مگس بامداد
که در چنبر عنکبوتی فتاد

صبح کے وقت مکھی کی آواز آئی
کہ وہ مکڑی کے جالے میں گر پڑی

همه ضعف و خاموشیش کید بود
مگس قند پنداشتش قید بود

اس کی کمزوری اور خاموشی مکر تھی
مکھی نے اس کو قند سمجھا اور قید ہو گئی

نگه کرد شیخ از سر اعتبار
که ای پای بند طمع پای دار

شیخ نے عبرت کی نظر سے دیکھا
اے طمع کے پھندی ٹھہر جا

نه هر جا شکر باشد و شهد و قند
که در گوشها دام باز است و بند

ہر جگہ شکر شہد اور قند نہیں ہوتی
بلکہ کونوں میں جال اور پھندا موجود ہے

یکی گفت از آن حلقهٔ اهل رای	عجب دارم ای مرد راه خدای
عقلمندوں کے حلقہ میں سے ایک نے کہا	اے راہ خدا کے مرد مجھے تعجب ہے
مگس را تو چون فهم کردی خروش	که ما را بشواری آمد بگوش
مکھی کا شور تو نے کس طرح سن لیا	کہ جو ہمارے کانوں میں مشکل سے آیا
تو آگاه گردی ببانگ مگس	نشاید اصم خواندنت زین سپس
تو جو مکھی کی آواز سے خبردار ہو گیا ہے	اس کے بعد تم کو بہرا نہیں کہنا چاہیئے
تبسم کنان گفت ای تیزهوش	اصم به که گفتار باطل نیوش
مسکراتے ہوئے کہا کہ اے تیز ہوش	بہرا ہونا بہتر ہے بہ نسبت اس کے جو بیہودہ باتوں کو سنے
کسانیکه با من بخلوت درند	مرا عیب پوش و هنر گسترند
وہ لوگ جو میرے ساتھ خلوت میں ہیں	میرے عیب پوشیدہ رکھنے والے اور ہنر ظاہر کرنے والے ہیں
چو پوشیده دارندم اخلاق دون	کند هستیم زیر نخوت زبون
جب میرے برے اخلاق کو چھپاتے ہیں	تو مجھ کو خودی غرور تکبر خراب کرتا ہے
فرا می نمایم که می نشنوم	مگر کز تکلف مبرا شوم
میں ظاہر کرتا ہوں کہ میں نہیں سنتا	شاید تکلیف سے بری ہو جاؤں
چو کالیوه دانندم اهل نشست	بگویند نیک و بدم هر چه هست
جب بیوقوف لوگ مجھ کو لیتے پاس بیٹھنے والا جانیں	تو میری نیکی اور بدی جو کچھ بھی ہو کہدیں
اگر بد شنیدن نیاید خوشم	ز کردار بد دامن اندر کشم
اگر مجھ کو برا سننا اچھا معلوم نہیں دیتا	تو مجھے چاہیئے کہ برے کاموں سے بچوں

بحبل ستایش فرا چه مشو — چو حاتم اصم باش و غیبت شنو

تعریف کی رسی کے ساتھ کنوئیں میں نہ گر — حاتم کی طرح بہرا بن اور غیبت سن

سعادت نجست و سلامت نیافت — که گردن ز گفتار سعدی بتافت

اس نے سعادت نہ ڈھونڈھی اور سلامتی نہ پائی — جس نے سعدیؒ کی باتوں سے گردن پھیری

ازین به نصیحت گری بایدت — ندانم پس از وی چه پیش آیدت

اس سے اچھا تجھ کو نصیحت کرنیوالا چاہیے — میں نہیں جانتا کہ اس کے بعد تجھے کیا پیش آئے

حکایت زاهد و دُزد

ایک پرہیزگار اور چور کی حکایت

عزیزی در اقصای تبریز بود — که همواره بیدار و شب خیز بود

ایک عزیز تبریز کی طرف رہتا تھا — ہمیشہ جاگنے والا اور رات کو اٹھنے والا تھا

شبی دید جایی که دزدی کمند — بپیچید و بر طرف بامی فگند

ایک رات اس نے دیکھا کہ ایک چور نے کمند — لپیٹی اور ایک مکان پر پھینکدی

کسان را خبر کرد و آشوب خاست — ز هر جانبی مرد با چوب خاست

لوگوں کو اس نے خبر دی اور شور مچایا — لوگ ہر طرف لاٹھیاں لیکر اٹھے

چو نامردم آواز مردم شنید — میان خطر جای بودن ندید

جب نامرد نے آدمیوں کی آواز سنی — تو خطرہ میں ٹھیرنے کی جگہ نہ پائی

نهیبی از آن گیر و دار آمدش — گریزی بوقت اختیار آمدش

اس دار و گیر سے اس کو خوف آیا — اور اس وقت اس نے بھاگنا اختیار کیا

ز رحمت دل پارسا موم شد / کہ شب دزد بیچارہ محروم شد

رحم سے نیک آدمی کا دل موم ہوگیا / کہ رات کو چور بیچارہ محروم واپس گیا

بتاریکی از وی فراز آمدش / براہ دگر پیش باز آمدش

اندھیرے میں اس کے سامنے آیا / دوسرے راستہ سے پھر اس کے آگے آیا

کہ یارا مرو کآشنای توام / بمردانگی خاکپائی توام

کہ اے دوست نہ جا میں تیرا آشنا ہوں / مردانگی میں میں تیرے پاؤں کی خاک ہوں

ندیدم بسنجیدگی چون تو کس / کہ جنگ آوری بر دو نوع ست بس

میں نے تیری طرح کسی کو بہادر نہیں دیکھا / کیونکہ جنگ صرف دو قسم پر ہے

یکی پیش خصم آمدن مردوار / دوم جان بدر بردن از کارزار

ایک تو دشمن کے سامنے مردوں کی طرح آنا / دوم میدان سے اپنی جان کو سلامت بچانا

بدین ہر دو خصلت غلام توام / چہ نام تو مولائی نام توام

ان دو خصلتوں کی وجہ سے میں تیرا غلام ہوں / تیرا کیا نام کیونکہ میں تیرے نام کا غلام ہوں

گرت رائی باشد بحکم کرم / بجائی کہ میدانمت رہ برم

اگر مہربانی سے تیری رائے ہو / تو جو جگہ میں جانتا ہوں وہاں تجھ کو پہنچا دوں

سرائیست کوتاہ و در بستہ سخت / نہ پندارم آنجا خداوند رخت

ایک چھوٹا سا گھر ہے لیکن دروازہ مضبوط بند ہے / وہاں کے اسباب کے مالک کو میں نہیں جانتا ہوں

کلوخی دو بالائی ہم بر نہیم / یکی پائی بر دوش دیگر نہیم

ایک دو ڈھیلے نیچے اوپر رکھ لیں / اور ایک دوسرے کے کندھوں پر پاؤں رکھیں

بچندانکه دستت افتد یسار
ازان به که گردی تهیدست باز

جس قدر تیرے ہاتھ لگے موافقت کر
اس سے بہتر ہے کہ تو خالی ہاتھ جائے

بدلداری و چاپلوسی و فن
کشیدش سوی خانهٔ خویشتن

دلداری خوشامد اور فریب سے
اس کو اپنے گھر کی طرف لایا

جوانمرد شب رو فرو داشت دوش
بکتفش برآمد خداوند هوش

رات کے چلنے والے جوانمرد نے کندھا جھکایا
اور وہ فقیر اس کے کندھوں پر چڑھا

بغلطاق و دستار و رختی که داشت
ز بالا بدامان او در گذاشت

ٹوپی پگڑی اور جو اسباب کہ رکھتا تھا
اوپر سے اس چور کے دامن میں رکھ دیا

وز انجا برآورد غوغا که دزد
ثواب ای جوانان و یاری و مزد

پھر اس جگہ شور کیا کہ چور
اے جوانوں میری مدد سے ثواب حاصل کرو

بدر جست از آشوب دزد دغل
دوان جامهٔ پارسا در بغل

کھوٹا چور شور کی وجہ سے باہر کودا
دوڑتا ہوا فقیر کے کپڑے بغل میں لئے ہوئے

دل آسوده شد مرد نیک اعتقاد
که سرگشته را برآمد مراد

وہ مرد نیک اعتقاد آسودہ دل ہوا
کہ ایک پریشان کی مراد پوری ہوئی

خبیثی که بر کس ترحم نکرد
ببخشود بروی دل نیک مرد

ایک خبیث جس نے کسی پر مہربانی نہیں کی
ایک نیک دل کے مرد نے اس پر بخشش کی

عجب نیست در سیرت بخردان
که نیکی کنند از کرم بر بدان

عقلمندوں کی خصلت سے تعجب نہیں ہے
کہ بخشش کی وجہ سے بروں پر نیکی کریں

در اقبال نیکان بدان می زیند — وگر چہ بدان اہل نیکی نیند

نیکوں کے اقبال میں برے لوگ جلتے ہیں — اگرچہ برے نیکی کے قابل نہیں ہیں

حکایت در معنی جفای دشمن از بہر دوست

دوست کے لیۓ دشمن کی جفاؤں کی حقیقت کے بیان میں

یکی را چو سعدی دلی سادہ بود — کہ با سادہ روئی در افتادہ بود

ایک شخص کا دل سعدی کی طرح سادہ تھا — کہ ایک سادہ رو یعنے معشوق کے ساتھ لگا ہوا تھا

جفا بردی از دشمن سخت گوی — ز چوگان سختی بجستی چو گوی

سخت کلام دشمن کی جفا میں برداشت کرتا تھا — اور سختی کی چوگان میں گیند کی طرح اچھلتا تھا

ز کس چین بر ابرو نینداختی — ز یاری بہ تندی نپرداختی

اور کسی شخص سے ابروں پر بل نہ ڈالتا — اور ہمنشینی سے غصہ کی طرف نہ آتا

یکی گفتش آخر ترا ننگ نیست — خبر زین ہمہ سیلی و سنگ نیست

ایک نے اسے کہا کہ آخر تجھے شرم نہیں آتی — اور اس تمام پتھر اور گردی سے خبر نہیں

تن خویشتن سغبہ دونان کنند — ز دشمن تحمل زبونان کنند

کمینہ لوگ اپنے بدن کو ذلیل کرتے ہیں — اور دشمن سے تحمل کمزور کرتے ہیں

نشاید ز جاہل خطا در گذشت — کہ گویند یارا و مردی نداشت

جاہل کی خطا سے درگذر نہ کرنا چاہیۓ — کیونکہ لوگ کہیں گے کہ طاقت اور جوانمردی نہ رکھتا تھا

چہ خوش گفت شیدای شوریدہ سر — جوابی کہ شاید نبشتن بہ زر

ایک عاشق شوریدہ سر نے کیا اچھا کہا ہے — وہ ایسا جواب ہے جو سونے سے لکھنا چاہیۓ

دلم خانهٔ مهر یارست و بس — ازان می نگنجد درو کین کس

میرا دل یار کی محبت کا گھر ہے — اس سبب سے اس میں کسی کینہ نہیں سماتا

حکایت

قصہ

چه خوش گفت بهلول فرخنده خوی — که بگذشت بر عارف جنگجوی

بہلول مبارک خصلت نے کیا اچھا کہا ہے — جب کہ وہ ایک جنگجو عابد کے پاس گئے

گر این مدعی دوست بشناختی — به پیکار دشمن نپرداختی

اگر یہ مدعی دوست کو پہچان لیتا — تو دشمن کے ساتھ لڑائی میں مشغول نہ ہوتا

گر از هستی حق خبر داشتی — همه خلق را نیست پنداشتی

اگر حق تعالےٰ کی ہستی سے خبر رکھتا — تو تمام مخلوق کو فانی سمجھتا

حکایت لقمان حکیم با بغدادی

لقمان حکیم اور ایک بغداد کے شخص کی حکایت

شنیدم که لقمان سیه فام بود — نه تن پرور و نازک اندام بود

سنا ہیں نے کہ لقمان سیاہ رنگ کے تھے — تن پرور اور نازک اندام نہ تھے

یکی بندهٔ خویش پنداشتش — به بغداد در کار گل داشتش

ایک شخص نے ان کو اپنا بندہ غلام سمجھا — اور بغداد میں مزدوری مٹی کے کام میں لگا دیا

بسالی سرائی پرداختش — کس از بنده خواجه نشناختش

ایک سال تک انہوں نے مکان بنا دیا — کسی نے بھی اس شخص کے غلام اور ان میں تمیز نہ کی

چو پیش آمدش بندهٔ رفته باز	ز لقمانش آمد نهیبی فراز
جب اس کا غلام گیا ہوا پھر واپس آیا	تو اس کو لقمان سے ڈر لگنے لگا
بپایش درافتاد و پوزش نمود	بخندید لقمان که پوزش که سود
ان کے پاؤں پر گر پڑا اور عذر خواہی کی	لقمان ہنسنے کہ عذر خواہی سے کیا فائدہ
بسالی ز جورت جگر خون کنم	بیکساعت از دل بدر چون کنم
ایک سال تیرے ظلم سے جگر خون کروں	تو ایک ساعت میں اس کو دل سے کیسے نکال دوں
ولی هم ببخشایم ای نیکمرد	که سود تو ما را زیانی نه کرد
لیکن میں پھر بھی معاف کر دیتا ہوں	کیونکہ تیرے نفع نے میرا نقصان نہیں کیا
تو آباد کردی شبستان خویش	مرا حکمت و معرفت گشت بیش
تو نے اپنا محل آباد کر لیا	اور مجھے حکمت و معرفت میں ترقی ہوی
غلامیست در خیلم ای نیکبخت	که فرمایمش وقتهای کار سخت
اے نیک بخت میرے گھر میں ایک غلام ہے	اکثر اوقات اس کو مشکل کام کے لیئے کہتا ہوں
دگر ره نیازارمش سخت دل	چو یاد آیدم سختی کار گل
دوسری دفعہ میں اس کا دل سخت نہ ستاؤنگا	جب مجھکو مٹی کے کام کی سختی یاد آئیگی
هر آنکس که جور بزرگان نبرد	نسوزد دلش بر ضعیفان خرد
جس شخص نے بزرگوں کی سختی برداشت نہ کی	اس کا دل کمزور چھوٹوں پر نہ جلیگا
چنین گفت بهرام شه با وزیر	که دشخوار بر زیردستان مگیر
بہرام بادشاہ نے وزیر سے یہ کہا	کہ کمزور لوگوں پر سختی نہ کر

گر از حاکمان سختت آید سخن | تو بر زیردستان درشتی مکن

اگر حاکم لوگ تجھ پر سختی کریں | تو تو اپنے ماتحت لوگوں پر سختی نہ کر

حکایت جنید بغدادی رح و سیرت او در تواضع

حضرت جنید بغدادی کی خصلت عاجزی میں حکایت

شنیدم که در دشت صنعا جنید | سگی دید برکنده دندان صید

سنا میں نے کہ صنعا کے جنگل میں جنید نے رح | ایک کتے شکار کرنے والے کے دانت اکھڑے دیکھے

ز نیروی سرپنجهٔ شیرگیر | فرومانده عاجز چو روباه پیر

شیر پکڑنے والے پنجہ کی طاقت سے | اب وہ ایک کمزور بوڑھی لومڑی کی طرح ہو گیا

پس از غرم و آهو گرفتن به پی | لگد خورده از گوسپندان حی

پہاڑی بکرے اور ہرن پکڑنے کے بعد | اب وہ محلہ کی بکریوں سے لاتیں کھاتا تھا

چو مسکین و بی طاقتش دید و ریش | بدو داد یک نیمه از زاد خویش

جب اس کو مسکین بے طاقت اور زخمی دیکھا | تو اپنے توشہ میں سے اس کو آدھا دیدیا

شنیدم که می‌گفت و خون می‌گریست | که داند که بهتر ز ما هر دو کیست

سنا میں نے حضرت جنید کہتے تھے اور روتے تھے | کون جانتا ہے کہ ہم دونوں میں سے کون بہتر ہے

بظاهر من امروز ازین بهترم | دگر تا چه راند قضا بر سرم

بظاہر تو آج میں اس سے بہتر ہوں | پھر دیکھئے قضا میرے سر پر کیا جاری کرے

گرم پای ایمان نلغزد ز جای | بسر بر نهم تاج عفو خدای

اگر میرے ایمان کے پاؤں جگہ سے نہ ہٹے | تو میں پھر خدا کی بخشش کا تاج سر پر رکھوں

وگر کسوت معرفت در برم — نماند به بسیار ازین کمترم

اور اگر معرفت کا جامہ میرے بدن پر — نہ رہا تو میں اس سے بہت کمتر ہوں

که سگ با همه زشت نامی چو مرد — مر او را بدوزخ نخواهند برد

کیونکہ کتا جب باوجود اس تمام بدنامی کے مرا — تو اس کو دوزخ کی راہ پر نہ لیجائیں گے

ره این است سعدی که مردان راه — بعزت نکردند در خود نگاه

ای سعدی راستہ یہ ہے کہ خدا کے راہ پر چلنے والوں — اپنے آپ کو عزت کی نگاہ سے نہ دیکھا

ازین بر ملایک شرف داشتند — که خود را به از سگ نپنداشتند

اور اسی وجہ سے وہ فرشتوں سے افضل تھے — کہ اپنے آپ کو وہ کتے سے بہتر نہ جانتے تھے

حکایت پارسا و بربط زن

ایک نیک آدمی اور ایک بربط بجانے والے کی حکایت

یکی بربطی در بغل داشت مست — بشب بر سر پارسائی شکست

ایک مست آدمی بغل میں بربط لیئے ہوئے تھا — رات کے وقت ایک پارسا کے سر پہ توڑ دی

چو روز آمد آن نیکمرد سلیم — بر سنگدل برد یکمشت سیم

جب دن ہوا تو وہ نیک فطرت مرد — ایک مٹھی روپوں کی اس سنگدل کے پاس لے گیا

که دوشینه معذور بودی و مست — ترا و مرا بربط و سر شکست

کہ کل رات جب تو معذور و مست تھا — تیری بربط اور میرا سر ٹوٹ گیا

مرا به شد آن زخم و برخاست بیم — ترا به نخواهد شد الا بسیم

میرا تو زخم اچھا ہو گیا اور ڈر جاتا رہا — لیکن تیرا بربط سوائے روپیہ کے اچھا نہ ہوگا

ازین دوستان خدا بر سراند	که از خلق بسیار بر سر خورند
اسی سبب سے خدا کے دوست غالب ہیں	کہ لوگوں سے بہت درد و دکھ برداشت کرتے ہیں

حکایت در معنی صبر مردان بر جفای نا اہلان

نا اہل لوگوں کی جفاؤں پر خدا کے مردوں کے صبر کی حکایت

شنیدم که در خاک وخش از مہان	یکی بود در کنج خلوت نہان
سنا ہیں کہ شہر وخش کی زمین کے بزرگوں میں سے	ایک بزرگ کنج خلوت میں پوشیدہ تھے
مجرد بمعنی نه عارف بدلق	که بیرون کند دست حاجت بخلق
حقیقت میں آزاد نہ گدڑی پہنے ہوئے فقیر	کہ دست حاجت لوگوں کے سامنے پھیلائے
سعادت گشاده دری سوی او	در از دیگران بسته بر روی او
نیک بختی نے اس پر دروازہ کھول دیا تھا	اور دوسروں کے دروازے اس پر بند تھے
زبان آوری بیخرد سعی کرد	ز شوخی به بد گفتن نیکمرد
ایک بیوقوف شاعر نے کوشش کی	بیہودگی سے اس نیک مرد کو برا کہنے میں
که زنهار ازین مکر و دستان و ریو	بجای سلیمان نشستن چو دیو
کہ اس مکر و حیلہ و فریب سے پناہ	کہ سلیمان کی جگہ میں دیو کی طرح بیٹھنا
دمادم بشویند چون گربه روی	طمع کرده در صید موشان کوی
اور گھڑی گھڑی بلی کی طرح منہ دھوتے ہیں	گلی کے چوہوں کے شکار کا لالچ کرتے ہیں
ریاضت کش از بهر نام و غرور	که طبل تهی را رود بانگ دور
نام اور غرور کے لیے ریاضت کرنے والے	کیونکہ خالی ڈھول کی آواز بہت دور جاتی ہے

همی گفت و خلقی بر او انجمن ‌‌ بر ایشان تفرّج کنان مرد و زن

شاعر یہ کہتا تھا اور لوگ جمع تھے ‌‌ اور مرد و عورت اس پر خوشی کرتے تھے

شنیدم که بگریست دانای وخش ‌‌ که یا رب مر این مرد را توبه بخش

سنا میں نے کہ وخش کا رہنے والا دانا رویا ‌‌ کہ اے رب اس شخص کو خاص توبہ کی توفیق بخش

وگر راست گفت ای خداوند پاک ‌‌ مرا توبه ده تا نگردم هلاک

اگر اے خدائے پاک اس نے سچ کہا ہے ‌‌ تو مجھے توبہ کی توفیق دے تاکہ میں ہلاک نہ ہوں

پسند آمدم از عیب جوی خودم ‌‌ که معلوم من کرده خوی بدم

مجھے اپنے عیب ڈھونڈھنے والے کی یہ بات پسند آئی ‌‌ کہ اس نے میری بری عادت مجھ پر ظاہر کر دی

گر آنی که دشمنت گوید مرنج ‌‌ وگر نیستی گو برو باد سنج

اگر تو وہی ہے جو تجھے کو دشمن کہتا ہے تو رنج نہ کر ‌‌ اور اگر تو نہیں ہے تو اس کو کہو کہ ہوا کو تول

وگر ابلهی مشک را گنده گفت ‌‌ تو مجموع شو کو پراگنده گفت

اور اگر ایک بیوقوف نے مشک کو گندہ کہہ دیا ‌‌ تو تو اطمینان رکھ کہ اس نے پراگندہ بات کہی

وگر میرود در پیاز این سخن ‌‌ چنین است گو گنده مغزی مکن

اگر یہ بات پیاز کے متعلق کی جائے ‌‌ تو وہ ایسا ہی ہے کہو کہ بحث نہ کر

نه آئین عقل است و رای خرد ‌‌ که دانا فریب مشعبد خورد

رائے سمجھداری اور عقل کا طریقہ یہ نہیں ہے ‌‌ کہ عقلمند آدمی بازیگر کا دھوکا کھائے

پس کار خویش آنکه عاقل نشست ‌‌ زبان بد اندیش بر خود ببست

جس شخص نے اپنا کام عقلمندی سے کیا ‌‌ تو اس نے بداندیش کی زبان اپنے لئے بند کر دی

تو نیکو روش باش تا بدسگال — نیابد بنقص تو گفتن مجال

تو نیک چلن رہ تاکہ دشمن — تیرے نقصان کی بات کہنے کی مجال نہ رکھے

چو دشخوارت آید ز دشمن سخن — تو بر زیردستان درشتی مکن

جب دشمن کی باتوں سے تجھے سختی پہنچے — تو تو کمزور لوگوں پر سختی نہ کر

جز آنکس ندانم نکوگوی من — کہ روشن کند بر من آہوی من

میں اس شخص کے سوا اپنا خیرخواہ کسی کو نہیں سمجھتا — کہ جو مجھ پر میرے عیب ظاہر کرے

حکایت امیر المومنین حضرت علی رضؓ و سیرت آنہاد تواضع

حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور آپ کی خصلت عاجزی کے بیان میں

کسی مشکلی برد پیش حضرت علی رضؓ — مگر مشکلش را کند منجلی

کوئی شخص ایک مشکل حضرت علی رضؓ کے پاس لے گیا — تاکہ وہ اس کی مشکل کو حل کریں

امیر عدوبند کشورگشای — جوابش بگفت از سر علم و رای

امیر دشمن کے قید کرنیوالے اور ملک کے فتح کرنیوالے نے — علم وعقل کی راہ سے اس کو جواب دیا

شنیدم کہ شخصی در آن انجمن — بگفتا چنین نیست یا بوالحسن

سنا میں نے ایک شخص نے اس مجلس سے — کہا کہ اے حسن کے باپ یہ اس طرح نہیں ہے

نرنجید ازو حیدر نامجوی — بگفت ار تو دانی ازین بہ بگوی

نامور حیدر اس سے رنجیدہ نہ ہوئے — کہا اگر تو اس سے بہتر جانتا ہے تو کہو

بگفت آنچہ دانست و پاکیزہ گفت — بگل چشمہ خور نشاید نہفت

جو کچھ وہ جانتا تھا کہا اور اچھا کہا — مٹی سے آفتاب کا چشمہ نہیں چھپایا جا سکتا

پسندید از شاه مردان جواب	که من بر خطا بودم او بر صواب
شاہ مرداں نے اس کا جواب پسند کیا	کہ میں غلطی پر تھا اور وہ راستی پر ہے
به از من سخن گفت و دانا یکیست	که بالاتر از علم او علم نیست
مجھ سے اچھی بات کہی اور دانا صرف ایک خدا ہی ہے	کہ اس کے علم سے بڑھ کر کوئی علم نہیں ہے
گر امروز بودی خداوند جاه	نکردی خود از کبر در وی نگاه
اگر آج کے دن کوئی صاحب مرتبہ ہوتا	تو غرور سے اس کی طرف نگاہ نہ کرتا
بدر کردی از بارگاه حاجبش	فرو کوفتندی بناواجبش
دربار سے اس کو دربان نکال دیتا	اور ناحق اس کو مارتے کوٹتے
که من بعد بی آبروئی مکن	ادب نیست پیش بزرگان سخن
کہ اس کے بعد بے عزتی نہ کرے	بزرگوں کے سامنے بات کرنا ادب نہیں ہے
یکی را که پندار در سر بود	مپندار هرگز که حق بشنود
جس شخص کے سر میں غرور ہو	یہ خیال نہ کر کہ وہ حق بات سنیگا
ز علمش ملال آید از وعظ ننگ	شقایق بباران نروید ز سنگ
علم سے اس کو رنج اور نصیحت سے شرم آتی ہے	بارش سے پتھر میں لالہ نہیں اگتا
نبینی که از خاک افتاده خوار	بروید گل و بشگفد نوبهار
تو نہیں دیکھتا کہ بیج مٹی میں پڑا ذلیل ہو کر پڑتا ہے	پھر پھول ہو کر اگتا ہے اور نوبہار ہو کر کھلتا ہے
مریز ای حکیم آستینهای در	کجا بینی از خویشتن خواجه پر
اے حکیم آستین سے موتی نہ گرا	جس جگہ تو صاحب کو غرور سے بھرا ہوا دیکھے

بچشم کسان در نیاید کسی ‏ ‏ ‏ ‏ که از خود بزرگی نماید بسی

وہ شخص لوگوں کی آنکھوں کو اچھا نہیں لگتا ‏ ‏ ‏ ‏ جو اپنی بزرگی کو بہت ظاہر کرے

مگو تا بگویند شکرت هزار ‏ ‏ ‏ ‏ چو خود گفتی از کس توقع مدار

مت کہو جب تک تیرے مشکور نہ ہوں ‏ ‏ ‏ ‏ جو تو اپنے آپ کہیگا تو شکر کی تو نہ رکھ

حکایت امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی حکایت

گدائی شنیدم که در تنگ جای ‏ ‏ ‏ ‏ نهادش عمر پای بر پشت پای

سنا میں نے کہ ایک فقیر تنگ جگہ میں تھا ‏ ‏ ‏ ‏ حضرت عمر رض نے اس کی پشت پر پاؤں رکھ دیا

ندانست درویش بیچاره کوست ‏ ‏ ‏ ‏ که رنجیده دشمن نداند ز دوست

فقیر بیچارہ نے نہ جانا کہ وہ کون ہے ‏ ‏ ‏ ‏ کیونکہ رنجیدہ آدمی دوست دشمن کی تمیز نہیں رکھتا

برآشفت بر وی که کوری مگر ‏ ‏ ‏ ‏ بدو گفت سالار عادل عمر رض

فقیر حضرت پر غصہ ہوا کہ شاید تو اندھا ہے ‏ ‏ ‏ ‏ امیر سالار عادل حضرت عمر رضی نے کہا

نه کورم ولیکن خطا رفت کار ‏ ‏ ‏ ‏ ندانستم از من گنه درگذار

میں اندھا تو نہیں لیکن مجھ سے غلطی ہوئی ‏ ‏ ‏ ‏ میں نہیں جانتا تھا تو میرا گناہ معاف کر

چه منصف بزرگان دین بوده اند ‏ ‏ ‏ ‏ که با زیردستان چنین بوده اند

بزرگان دین منصف مزاج تھے ‏ ‏ ‏ ‏ کہ درویشوں کے ساتھ یہ سلوک کرتے تھے

فروتن بود هوشمند گزین ‏ ‏ ‏ ‏ نهد شاخ پر میوه سر بر زمین

پسندیدہ عقلمند عاجز ہوتا ہے ‏ ‏ ‏ ‏ میوہ سے بھری ہوئی شاخ زمین پر سر جھکاتی ہے

بنازند فردا تواضع کنان ‌‌ نگون از خجالت سر گردنان

کل قیامت کو عاجزی کرنے والے ناز کرینگے ‌‌ اور مغروروں کا سر شرمندگی سے جھکیگا

اگر می بترسی ز روز شمار ‌‌ ازان کز تو ترسد خطا درگذار

اگر تو قیامت کے دن سے ڈرتا ہے ‌‌ تو اس شخص کی خطا درگذر کر جو تجھ سے ڈرتا ہے

مکن چیرہ بر زیردستان ستم ‌‌ کہ دستیست بالائی دست تو ہم

اے غالب کمزور لوگوں پر ظلم نہ کر ‌‌ کیونکہ ایک ہاتھ تیرے ہاتھ پر بھی ہے

حکایت

قصہ

یکی خوب کردار خوش خوی بود ‌‌ کہ بدسیرتان را نکوگوی بود

ایک شخص نیک عمل نیک مزاج تھا ‌‌ یہاں تک کہ برے لوگوں کو بھی نیک ہی کہتا تھا

بخوابش کسی دید چون درگذشت ‌‌ کہ باری حکایت کن از سرگذشت

جب وہ مرا تو کسی نے اس کو خواب میں دیکھا اور پوچھا ‌‌ کہ اپنی سرگذشت سے ایک حکایت کر

دہانی بخندہ چو گل باز کرد ‌‌ چو بلبل بصوت خوش آغاز کرد

گل کی طرح ہنستے سے اس نے منہ کھولا ‌‌ اور بلبل کی طرح اچھی آواز سے بولا

بگفتند با من بسختی بسی ‌‌ کہ من سخت نگرفتمی بر کسی

فرشتوں نے مجھ سے سختی سے نہ پوچھا ‌‌ کیونکہ میں نے کسی پر سختی نہ کی ہوئی تھی

حکایت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ و شکستگی او

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کی عاجزی کے بیان میں

چنین یاد دارم کہ سقای نیل	نکرد آب بر مصر سالی سبیل
مجھے ایسا یاد ہے کہ ایک دفعہ آسمان نے	ایک سال مصر میں بارش نہ برسائی
گروہی سوی کوہساران شدند	بزاری طلبگار باران شدند
ایک گروہ پہاڑوں کی طرف گیا	اور عاجزی سے بارش کی دعا کی
گرستند و از گریہ جوئی روان	بیاید مگر گریۂ آسمان
روتے تھے اور ان کے رونے سے نہر جاری ہوئی	تا شاید آسمان کو بھی رونا آئے (یعنے بارش برسائے)
بذی النون خبر برد از ایشان کسی	کہ بر خلق رنج است و سختی بسی
ان میں سے ایک شخص حضرت ذوالنون کی طرف گیا	کہ لوگوں پر بہت سختی اور مصیبت ہے
فرو ماندگان را دعائی بکن	کہ مقبول را رد نباشد سخن
حضرت عاجزوں کے لئے دعا کیجئے	کیونکہ مقبول کی دعا رد نہیں ہوتی
شنیدم کہ ذوالنون بمدین گریخت	بسی بر نیامد کہ باران بریخت
سنا میں نے کہ حضرت ذوالنون مداین کو بھاگ گئے	بہت دن نہ گذرے کہ بارش ہو گئی
خبر شد بمدین پس از روز بیست	کہ ابر سیاہ دل بر ایشان گریست
مداین میں بیس روز کے بعد خبر ہوئی	کہ سیاہ دل بادل ان پر رویا ہے (یعنے بارش ہو گئی)
سبک عزم باز آمدن کرد پیر	کہ پر شد ز سیل بہاران غدیر
حضرت نے جلد واپس آنے کا ارادہ کیا	کہ بہت بارش سے تالاب بھر گئے
بپرسید ازو عارفی در نہفت	چہ حکمت درین رفتنت بود گفت
ایک عارف نے حضرت سے پوشیدگی میں پوچھا	آپ کے جانے میں کیا حکمت تھی

شنیدم که بر مرغ و مور و دوان	شود تنگ روزی بفعل بدان
میں نے سنا ہے پرندوں چیونٹی اور درندوں پر	بداعمال لوگوں کی وجہ سے روزی تنگ ہو جاتی ہے
درین کشور اندیشه کردم بسی	پریشان تر از خود ندیدم کسی
اس ملک میں میں نے بہت غور کیا	اپنے سے زیادہ گنہگار کسی کو نہ پایا
برفتم مبادا که از شر من	به بندد در خیر بر انجمن
تو اس وقت لوگوں میں عزیز ہو گا	کہ خاص اپنے آپ کو کچھ چیز نہ سمجھے گا
توانگه شوی پیش مردم عزیز	که مر خویشتن را نگیری بچیز
جس بزرگ نے اپنے آپ کو چھوٹا سمجھا	وہ دنیا اور آخرت میں بزرگ ہو گیا
بزرگی که خود را بخردی شمرد	بدنیا و عقبی بزرگی ببرد
اس دنیا سے وہ بندہ پاک گیا	جو کسی کمتر آدمی کی پاؤں کی خاک ہوا
ازین خاکدان بندهٔ پاک شد	که در پای کمتر کسی خاک شد
اس جہان سے وہ بندہ پاک گیا	کہ ایک کمتر آدمی کے پاؤں کی خاک ہوا
الا ایکه بر خاک ما بگذری	بخاک عزیزان که یاد آوری
اے شخص جو کہ میری قبر پر گذرے	مجھے عزیزوں کی قسم مجھے یاد کر
که گر خاک شد سعدی او را چه غم	که در زندگی خاک بود است هم
اس واسطے اگر سعدی خاک ہو گیا تو کیا غم	کیونکہ زندگی میں بھی وہ خاک رہا ہے
به بیچارگی تن فرا خاک داد	وگر گرد عالم بر آمد چو باد
عاجزی سے خاک کو بدن دے دیا	اگرچہ جہان میں ہوا کی طرح آیا

بسی بر نیاید کہ خاکش خورد — دگر بارہ بادش بعالم بود

بہت دن نہ گذریں کہ خاک اس کو کھا لے — اور دوسری مرتبہ ہوا اس کو جہان میں لیجائے

نگر تا گلستان معنی شگفت — بر و ہیچ بلبل چنین خوش نگفت

دیکھ جب سے معنے کا باغ شگفتہ ہوا — اس پر کسی بلبل (یعنے شاعر نے) ایسا اچھا نہ کہا

عجب گر بمیرد چنین بلبلی — کہ بر استخوانش نروید گلی

تعجب ہے اگر ایسا بلبل مر جائے — اور اس کی ہڈیوں سے پھول پیدا نہ ہو

باب پنجم در رضا (۵)

پانچواں باب رضا کے بیان میں

شبی زیت فکرت ہمی سوختم — چراغ بلاغت برافروختم

ایک رات فکر کا روغن میں جلاتا تھا — اور خوش بیانی کا چراغ روشن کرتا تھا

پراگندہ گوئی حدیثم شنید — جز احسنت گفتن طریقی ندید

ایک بدگو نے میری باتیں سنیں — سوائے احسنت کہنے کے کوئی چارہ نہ دیکھا

ہم از خبث نوعی در و درج کرد — کہ ناچار فریاد خیزد ز درد

لیکن اس میں ایک طرح کی برائی بھی ملا دی — کیونکہ درد سے بے ساختہ آواز اٹھتی ہے

کہ فکرش بلیغ ست و رایش بلند — درین شیوہ زہد و طامات و پند

کہ اس کا خیال بلند ہے اور اس کی رائے اونچی ہے — اور وعظ و نصیحت کے اس میں طریقے ہیں

نہ در خشت و کوپال و گرز گران — کہ این شیوہ ختم ست بر دیگران

لیکن چھوٹے نیزہ اور چھوٹے گرز اور بڑی گرزیں نہیں — بلکہ ان کا بیان کرنا دوسروں پر ختم ہے

نداند که ما را سر جنگ نیست
وگرنه مجال سخن تنگ نیست

نہیں جانتا ہے کہ ہم کو لڑائی کا خیال نہیں
ورنہ بات کرنے کی طاقت کم نہیں ہے

توانم که تیغ زبان برکشم
جهان سخن را قلم درکشم

میں زبان کی تلوار کو کھینچ سکتا ہوں
اور جہان سخن کو نابود کر سکتا ہوں

بیا تا درین شیوه چالش کنیم
سر خصم را سنگ بالش کنیم

آ تاکہ اس طریق میں مقابلہ کریں
اور دشمن کے سر کو پتھر کا تکیہ بنائیں

گفتار در صبر و رضا و تسلیم بحکم قضا

حکم خدا کے ساتھ صبر و رضا اور تسلیم کے بیان میں

سعادت به بخشایش داور است
نه در چنگ و بازوی زورآور است

نیک بختی اللہ تعالیٰ کی بخشش سے ہے
طاقتور کے بازو اور پنجہ میں نہیں ہے

چو دولت نبخشد سپهر بلند
نیاید بمردانگی در کمند

جب آسمان بلند دولت نہ بخشے
تو جوانمردی سے کمند میں نہیں آتی

نه سختی رسید از ضعیفی بمور
نه شیران بسرپنجه خوردند و زور

چیونٹی کو کمزوری سے سختی نہ پہنچی
اور نہ شیروں نے قوت اور زور سے کھایا

چو نتوان بر افلاک دست آختن
ضروریست با گردشش ساختن

جب آسمان پر نہ پہنچ سکیں
تو اس کی گردش کے ساتھ موافقت ضروری ہے

گرت زندگانی نبشتست دیر
نه مارت گزاید نه شمشیر و شیر

اگر تیری زندگانی دیر تک لکھی ہے
تو نہ تجھ کو سانپ کاٹ سکتا ہے نہ تلوار نہ شیر

وگر در حیاتت نماندست بهر　　چنانت کشد نوشدارو که زهر

اور اگر تیری زندگی کا حصہ باقی نہیں ہے　　تو تجھ کو نوشدارو اس طرح مارے جس طرح زہر

نه رستم چو پایان روزی بخورد　　شغاد از نهادش برآورد گرد

کیا نہیں سنا جب رستم نے آخری روزی کھائی　　تو شغاد نے اس کی ذات سے گرد نکال دی یعنی مار ڈالا

حکایت شاطر سپاهانی

سپاہان کے ایک جوانمرد کی حکایت

مرا در سپاهان یکی یار بود　　که جنگ آور و شوخ و عیار بود

شہر سپاہان میں میرا ایک دوست تھا　　لڑائی لڑنے والا اور شوخ عیار تھا

مدامش بخون دست و خنجر خضاب　　بر آتش دل خصم ازو چون کباب

ہمیشہ اس کے ہاتھ اور خنجر کو خون کا خضاب تھا　　اور اس کے دشمن کا دل آگ پر کباب کی طرح رہتا تھا

ندیدمش روزی که ترکش نبست　　ز پولاد پیکانش آتش نجست

میں نے کسی دن نہیں دیکھا کہ اس نے ترکش نہ باندھا ہو　　اور اس کے تیر کے فولاد سے آگ نہ نکلی ہو

دلاور بسرپنجهٔ گاو زور　　ز هولش بشیران در افتاده شور

گاؤ زور کے سر پنجہ سے دلاور　　اور اس کی ہیبت سے شیروں میں شور پڑا ہوا تھا

بدعوی چنان ناوک انداختی　　که عذرا بهر یک یک انداختی

دعوے کے ساتھ اس طرح تیر مارتا　　کہ عذرا کو ایک ایک ساتھ گرا دیتا

چنان خار در گل ندیدم که رفت　　که پیکان او در سپرهای جفت

ایسا خار میں نے پھول میں گیا نہ دیکھا　　جیسے اس کے تیر ڈھالوں میں

نزد تارک جنگجوئی بخشت — که خود و سرش را نه در هم سرشت

نہیں کسی لڑنے والے کے سر پر نیزہ مارا — کہ اس کے خود اور سر کو باہم نہ ملایا ہو

چو گنجشک روز ملخ در نبرد — بکشتی چہ گنجشک پیشش چہ مرد

ٹڈی نکلنے کے دن چڑیا کی طرح لڑائی میں — اس کے سامنے مار ڈالتے ہیں کیا چڑیا اور کیا آدمی

گرش بر فریدون بدی تاختن — امانش ندادی بہ تیغ آختن

اگر اس کو فریدوں پر حملہ کرنا ہوتا — تو اس کو تلوار نکالنے کی بھی مہلت نہ دیتا

پلنگانش از زور سرپنجہ زیر — فرو برده چنگال در مغز شیر

اس کے سرپنجہ کے زور سے شیر عاجز تھے — شیر کے مغز میں پنجہ لے جاتا

گرفتی کمربند زور آزمای — وگر کوه بودی بکندی ز جای

جنگ آزما لوگوں کی کمر کو پکڑتا — اور اگر پہاڑ ہوتا تو اس کو جگہ سے اکھاڑتا

زره پوش را چون تبرزین زدی — گذر کردی از مرد و بر زین زدی

زرہ پوش آدمی کو اس طرح تبر مارتا — کہ آدمی سے گذر کر زین پر جا لگتا

نہ در مردی او را نہ در مردمی — دوم در جہان کس شنید آدمی

جوانمردی میں اور نہ مروت میں اس کا — ثانی کسی نے جہان میں نہ سنا

مرا یکدم از دست نگذاشتی — کہ با راست طبعان سری داشتی

مجھ کو اپنے پاس سے ایک لمحہ علیحدہ نہ کرتا — کیونکہ راست طبع آدمیوں سے محبت رکھتا تھا

سفر ناگہم زان زمین در ربود — کہ عیشم در آن بقعہ روزی نبود

ناگہاں ایک سفر نے مجھ کو اس زمین سے جدا کیا — کیونکہ اس جگہ کا عیش میرے نصیب میں نہ تھا

قضا نقل کرد از عراقم بشام	خوش آمد در آن خاک پاکم مقام
خدا نے مجھکو عراق سے شام میں بھیجا	اور مجھے اس جگہ ٹھیرنا اچھا معلوم ہوا
دگر پر شد از شام پیمانہ ام	کشید آرزومندی خانہ ام
پھر شام سے میرا دل بھر گیا	میرے گھر کی آرزو نے مجھے کھینچا
قضا را چنان اتفاق اوفتاد	کہ بازم گذر در عراق افتاد
اتفاقاً ایسا اتفاق پڑا	کہ پھر میرا گذر عراق سے پڑا
شبی سر فرو شد باندیشہ ام	بدل برگذشت آن ہنرپیشہ ام
ایک رات میرا سر خیال میں گیا	اور پھر میرے دل میں اس ہنرمند کی یاد پیدا ہوئی
نمک ریش دیرینہ ام تازہ کرد	کہ بودم نمک خوردہ از دست مرد
نمک نے میرے دل کے پرانے زخموں کو زندہ کر دیا	کیونکہ میں نے اس مرد کے ہاتھ کا نمک کھایا تھا
بدیدار وی زی سپاہان شدم	بمہرش طلبگار و خواہان شدم
اس کے دیکھنے کے لئے شہر سپاہان کو گیا	اس کی محبت سے اس کا طلبگار اور چاہنے والا ہوا
جوان دیدم از گردش دہر پیر	خدنگش کمان ارغوانش زریر
جوان کو گردش زمانہ سے بوڑھا پایا	اس کا قد کمان کی طرح جھکا ہوا اور سرخ رنگ زرد دیکھا
چو کوہ سپیدش سر از برف موی	دوان آبش از برف پیری بروی
سفید بالوں کی برف سے اس کا سر پہاڑ کی طرح سفید دیکھا	اور بڑھاپے کی برف کا پانی اس کے چہرہ پر بہتا تھا
فلک دست قوت برو یافتہ	سر دست مردیش برتافتہ
آسمان نے قوت کا ہاتھ اس پر رکھا	اور اس کی جوانمردی کا پنجہ پھیرا

به در کرد گیتی غرور از سرش — سر ناتوانی به زانو برش

جہاں نے اس کے سر سے غرور باہر کر دیا تھا — اور ناتوانی کا سر اس کے زانو پر تھا

بدو گفتم ای سرور شیرگیر — چه فرسوده کردت چو روباه پیر

اس سے میں نے کہا کہ اے شیر کے پکڑنیوالے سردار — کس چیز نے تجھ کو بوڑھی لومڑی کی طرح عاجز کر دیا

بخندید کز روز جنگ تتر — بدر کردم آن جنگجویی ز سر

ہنسا اور کہا کہ تاتار کی جنگ کے بعد سے — میں اس جنگجوئی کو سر سے باہر کر دیا

زمین دیدم از نیزه چون نیستان — گرفته علمها چو آتش در آن

میں نے زمین کو نیزہ سے جنگل کی طرح دیکھا — اور آگ کی طرح اس میں جھنڈا لئے ہوئے

برانگیختم گرد هیجا چو دود — چو دولت نباشد تهور چه سود

اور لڑائی کی گرد کو میں نے دھوئیں کی طرح اڑایا — جب اقبال ہی نہ ہو تو جوانمردی سے کیا فائدہ

من آنم که چون حمله آوردمی — به رمح از کف انگشتری بردمی

میں وہ ہوں کہ جب حملہ کرتا تھا — تو نیزے سے ہتھیلی میں سے انگوٹھی لے جاتا تھا

ولی چون نکرد اخترم یاوری — گرفتند گردم چو انگشتری

لیکن جب میرے ستارہ نے میری مدد نہ کی — تو انگوٹھی کی طرح مجھکو گھیر لیا

غنیمت شمردم طریق گریز — که نادان کند با قضا پنجه تیز

میں نے اپنا بھاگنے کا راستہ غنیمت جانا — کیونکہ بیوقوف حکم خدا سے پنجہ تیز کرتا ہے

چه یاری کند مغفر و جوشنم — چو یاری نکرد اختر روشنم

میرا خود اور زرہ میری کیا مدد کرے — جب کہ میرے روشن ستارہ نے میری مدد نہ کی

کلید ظفر چون نباشد بدست	ببازو در فتح نتوان شکست
جب ہاتھ میں فتح کی کنجی نہ ہو	تو بازو سے فتح کے دروازہ کو نہیں توڑا جا سکتا
گروہی پلنگ افگن پیل زور	در آہن سر مرد و سم ستور
ایک گروہ شیر گرانے والا اور ہاتھی کی طاقت والا	لوہے میں غرق آدمی کا سر اور گھوڑے کے سم ظاہر تھے
ہمانگہ کہ دیدیم گرد سپاہ	زرہ جامہ کردیم و مغفر کلاہ
اس وقت جبکہ سپاہ کی گرد دیکھی	ہم نے زرہ اور خود کی ٹوپی کو پہن لیا
چو ابر اسب تازی برانگیختیم	چو باران بلالک فرو ریختیم
بادل کی طرح ہم نے عربی گھوڑے کو اٹھایا	اور بارش کی طرح تلوار کا جوہر گرایا
دو لشکر بہم بر زدند از کمین	تو گفتی زدند آسمان بر زمین
دونوں لشکروں نے ایک دوسرے پر حملہ کیا	تو کہے کہ آسمان کو زمین پر دے مارا
ز باریدن تیر ہمچون تگرگ	بہر گوشہ برخاست طوفان مرگ
اولوں کی طرح تیروں کے برسنے سے	ہر گوشہ سے موت کا طوفان اٹھا
بصید ہژبران پرخاش ساز	کمند اژدہائی دہن کردہ باز
شیروں سے لڑنے والوں کے شکار کے لیے	اژدہا کی طرح کمندوں نے منہ کھول دیئے
زمین آسمان شد ز گرد کبود	چو انجم درو برق شمشیر و خود
نیلی رنگ کی گرد سے زمین آسمان بن گئی	ستاروں کی طرح اس میں تلواریں اور خود چمکے
سواران دشمن چو دریافتیم	پیادہ سپر در سپر بافتیم
جب دشمن کے سواروں کو ہم نے پایا	تو پیادہ ہو کر ڈھال سے ڈھال ہم نے ملائی

چه زور آورد پنجهٔ جهد مرد ‌‌ ‌ چو بازوی توفیق یاری نکرد
مرد کی کوشش کا پنجہ کیا زور کرے ‌ ‌ جب کہ بازوے توفیق نے اس کی مدد نہ کی

نه شمشیر کند آوران کند بود ‌ ‌ که کین آوری اختری تند بود
لڑنے والوں کی تلوار کچھ کند نہ تھی ‌ ‌ بلکہ یہ دشمنی سخت ستارے کی طرف سے تھی

کس از لشکر ما ز هیجا برون ‌ ‌ نیامد جز آغشته خفتان بخون
کوئی بھی ہمارے لشکر میں سے لڑائی سے باہر ‌ ‌ نہ آیا بغیر جبلہ خون میں آلودہ کیے ہوئے

کسان را نشد ناوک اندر حریر ‌ ‌ که گفتم بدوزند سندان به تیر
حریر میں ان لوگوں کا تیر نہ گیا ‌ ‌ کہ میں نے کہا تھا کہ تیرے آہرن کو ڈیں گے

چو صد دانه مجموع در خوشهٔ ‌ ‌ فتادیم هر دانه در گوشهٔ
سو دانہ کی طرح اکٹھے ایک خوشہ میں ‌ ‌ علیحدہ علیحدہ دانہ کی طرح ایک طرف کو دبھاگے،

بنامردی از هم بدادیم دست ‌ ‌ چو ماهی که با جوشن افتد بشست
نامردی کیسا تھا ایک دوسرے سے علیحدہ علیحدہ ہوگئے ‌ ‌ مچھلی کی طرح بغیر جوشن کے شکار ہوگئے

چو طالع ز ما روی برپیچ بود ‌ ‌ سپر پیش تیر قضا هیچ بود
جبکہ مقدر کا چہرہ ہم سے پھرا ہوا تھا ‌ ‌ تو ڈھال تیر قضا کے سامنے کچھ نہ تھی

حکایت

قصہ

یکی آهنین پنجه در اردبیل ‌ ‌ همی بگذرانید بیلک ز بیل
ایک شخص لوہے کے پنجہ والا شہر اردبیل میں ‌ ‌ دو شاخہ تیر کو بیلک زمین کھودنیکا آلہ میں گذر دیتا تھا

نمد پوشی آمد بجنگش فراز	جوانی جهان سوز پیکار ساز
ایک کمبل پوش لڑائی کے لیئے اس کے سامنے آیا	جہان کے جلا دینے والا جوان جنگ کرنیوالا
بپرخاش جستن چو بهرام گور	کمندی بکتفش بر از خام گور
لڑائی تلاش کرنے میں بہرام گور کی طرح	ایک گورخر کی کھال اس کے کندھے پر
به پنجاه تیر خدنگش بزد	که یکچوبه بیرون نرفت از نمد
خدنگ کے پچاس تیر اس کو مارے	لیکن ایک تیر بھی اس کے کمبل سے باہر نہ گیا
دلاور درآمد چو دستان گرد	بخم کمندش درآورد و برد
بہادر دستان گرد پہلوان کی طرح آیا	کمند کے پیچ اس کو پھانس لیا اور لے گیا
بلشکرگهش برد و خیمه درست	چو دزدان خونی بگردن ببست
لشکرگاہ میں خیمہ کے دروازہ پر اس کے ہاتھ	خونی چوروں کی طرح گردن سے باندھ دیئے
شب از غیرت و شرمساری نخفت	سحرگه پرستاری از خیمه گفت
رات بھر شرم اور غیرت سے نہ سویا	صبح کے وقت ایک لونڈی نے خیمہ سے کہا
تو کاهن بناوک بدوزی بتیر	نمد پوش را چون فتادی اسیر
تو کہ لوہے اور تیر کو تیر سے سیتا ہے	کمبل پوش سے کس طرح گرفتار ہو گیا
شنیدم که میگفت و خون میگریست	ندانی که روز اجل کس نزیست
سنا میں نے کہ خون روتا تھا اور کہتا تھا	تو نہیں جانتا کہ اجل کے دن کوئی نہیں جیا
من آنم که در شیوهٔ طعن و ضرب	برستم درآموزم آداب حرب
میں وہ ہوں کہ نیزہ اور تلوار چلانے میں	رستم کو لڑائی کے آداب سکھاؤں

چو بازوی بختم قوی حال بود ‌‌‌ ‌‌ ‌ سطبری پیلم نمد می نمود

جب میرے نصیب کا بازو زبردست تھا ‌ تو بیلچہ کی موٹائی مجھ کو نمدہ معلوم ہوتی تھی

کنونم که در پنجه اقبال نیست ‌ نمد پیش تیرم کم از بیل نیست

اب جب کہ میرے پنجہ میں اقبال نہیں ہے ‌ تو نمدہ میرے تیر کے سامنے بیلچہ سے کم نہیں ہے

بروز اجل نیزه جوشن درد ‌ ز پیراهن بی اجل نگذرد

اجل کے دن نیزہ جوشن پھاڑ دیتا ہے ‌ اور جس پر موت نہ ہو اس کے پیراہن سے نہیں گزرتا

کرا تیغ قهر اجل در قفاست ‌ برهنه است اگر جوشنش چند لاست

جس شخص کے پیچھے موت کے غصہ کی تلوار ہے ‌ وہ برہنہ ہے اگرچہ اس کا جوشن کئی تہ کا ہو

ورش بخت یاور بود دهر پشت ‌ برهنه نشاید بساطور کشت

اور اگر اس کا نصیب یاور ہو اور زمانہ مددگار ہو ‌ وہ ننگا بھی ہو تو تلوار سے نہیں مارا جا سکتا

نه دانا بسعی از اجل جان ببرد ‌ نه نادان بناساز خوردن بمرد

نہ کوئی عقلمند کوشش سے موت سے بچ سکا ‌ اور نہ کوئی بیوقوف ناموافق چیز کھانے سے مرگیا

حکایت طبیب و کرد

ایک حکیم اور گنوار کی حکایت

شبی کردی از درد پهلو نخفت ‌ طبیبی دران ناحیت بود گفت

ایک رات ایک گنوار درد پہلو کی وجہ سے نہ سویا ‌ اس طرف ایک حکیم تھا اس نے کہا

ازین دست کو برگ رز می خورد ‌ عجب دارم ار شب بپایان برد

اس وجہ سے کہ وہ انگور کے پتے کھاتا ہے ‌ مجھے تعجب ہے کہ رات بسر کر دے اور نہ مرے

که در سینه پیکان تیرِ تتار ॥ به از ثقل مأکول ناسازگار

اس لیے بہتر تاتار کا پیکان سینہ میں ॥ بہتر ہے غذائے غیر موافق سے

گر افتد به یک لقمه در روده پیچ ॥ همه عمر نادان برآید به هیچ

اگر ایک لقمہ سے آنتوں میں اینٹھیں پڑ جائیں ॥ تو بیوقوف کی تمام عمر بے چینی سے گذرے

قضا را طبیب اندر آن شب بمرد ॥ چهل سال ازین رفت زنده است کرد

اتفاقاً حکیم اس رات مر گیا ॥ اور کرد اس کے بعد چالیس سال تک زندہ رہا

حکایت

قصہ

یکی روستائی سقط شد خرش ॥ علم کرد بر تاک بستان سرش

ایک کسان کا گدھا مر گیا ॥ اس نے باغ کی ٹٹی پر اس کا سر لٹکا دیا

جهاندیده پیری بر او برگذشت ॥ چنین گفت خندان به ناطور دشت

ایک جہاندیدہ بوڑھے کا اس پر گذر ہوا ॥ اور اس جنگل کے نگہبان کو ہنستے ہوئے کہا

مپندار جان پدر کین حمار ॥ کند دفع چشم بد از کشتزار

باپ کی جان یہ نہ سمجھ کہ یہ گدھا ॥ بری نظر کو کھیت سے دور کریگا

که این دفع چوب از سر و گوش خویش ॥ نمی کرد تا ناتوان مرد و ریش

کیونکہ یہ گدھا اپنے سر اور کان سے لکڑی کو دفع ॥ اپنی زندگی میں دفع نہیں کرتا تھا یہاں تک کہ ناتوان زخمی مرگیا

که داند طبیب از کسی رنج برد ॥ که بیچاره خواهد خود از رنج برد

حکیم کسی کی تکلیف کو رفع کرنا کیا جانے ॥ بلکہ بیچارہ خود رنج سے مرگیا

حکایت

قصہ

شنیدم کہ دیناری از مفلسی ... بیفتاد و مسکین بجستش بسی
میں نے سنا ایک مفلس سے ایک دینار ... گر پڑا اور اس مسکین نے بہت تلاش کیا

بآخر سر ناامیدی بتافت ... یکی دیگرش ناطلب کردہ یافت
آخر اس نے ناامیدی کا سر پھیرا ... اور ایک شخص نے بلا تلاش کیے اس کو پا لیا

بہ بدبختی و نیکبختی قلم ... بگردید و ما ہمچنان در شکم
بدبختی اور نیک بختی کے ساتھ قلم ... پھر گیا اور ہم اسی طرح ماں کے پیٹ میں تھے

نہ روزی بسرپنجگی می خورند ... کہ سرپنجگان تنگ روزی ترند
روزی زور کی وجہ سے نہیں کھاتے ہیں ... بلکہ زور آور زیادہ تنگ روزی ہیں

حکایت

قصہ

فروکوفت پیری پسر را بچوب ... بگفت ای پدر بیگناہم مکوب
ایک بوڑھے نے اپنے لڑکے کو لکڑی سے مارا ... لڑکے نے کہا اے باپ مجھ کو بے گناہ نہ مار

توان بر تو از جور مردم گریست ... ولی چون تو جورم کنی چارہ چیست
لوگوں کے ظلم سے میں تیرے سامنے رو سکتا ہوں ... اگر تو ظلم کرے تو پھر کیا تدبیر ہے

بداور خروشد خداوند ہوش ... نہ از دست داور برآرد خروش
صاحب عقل آدمی خدا کے پاس فریاد کرتا ہے ... خدا کے ہاتھ سے شور نہیں کرتا

حکایت

قصہ

بلند اختری نام او بختیار ۔ قوی دستگہ بود و سرمایہ دار

ایک بلند ستارے والا جس کا نام بختیار تھا ۔ بڑا صاحب مال اور صاحب مقدور تھا

ہمو را در آن بقعہ زر بود و مال ۔ دگر تنگدستان برگشتہ حال

اس کے پاس اس جگہ مال اور روپیہ تھا ۔ اور دوسرے لوگ تنگدست اور پریشان حال تھے

زنی جنگ پیوست با شوی خویش ۔ شبانگہ چو رفتش تہیدست پیش

ایک عورت اپنے خاوند سے لڑنے لگی ۔ رات کے وقت جبکہ وہ خالی ہاتھ اس کے پاس گیا

کہ کس چون تو بدبخت درویش نیست ۔ چو زنبور سرخت جز این نیش نیست

کوئی شخص بھی تیری طرح غریب بدبخت نہیں ۔ سرخ بھڑ کی طرح سوائے ڈنک کے تیرے پاس کچھ نہیں

بیاموز مردی ز ہمسایگان ۔ کہ آخر نیم قحبۂ رایگان

جوانمردی ہمسایوں سے سیکھ ۔ کہ آخر میں کوئی بدعصمت عورت نہیں ہوں

کسان را زر و سیم و ملک است و رخت ۔ چرا ہمچو ایشان نۂ نیکبخت

لوگوں کے پاس سونا چاندی اور مال ہے ۔ تو ان کی طرح خوش نصیب کیوں نہیں

برآورد صافی دل صاف پوش ۔ چو طبل از تہیگاہ خالی خروش

گدڑی پہننے والے صاف دل نے ۔ ڈھول کی طرح خالی پیٹ مصفا دل سے یوں کہا

کہ من دست قدرت ندارم بہیچ ۔ بسرپنجہ دست قضا بر مپیچ

کہ میں کسی چیز پر قدرت کا ہاتھ نہیں رکھتا ۔ زور سے ساتھ قضا کا ہاتھ نہ مروڑ

نکردند در دست من اختیار	که من خویشتن را کنم بختیار
میرے ہاتھ میں اختیار نہیں دیا گیا	کہ میں اپنے آپ کو بختیار بنا لوں

حکایت

قصہ

یکی مرد درویش در خاک کیش	نکو گفت با همسر زشت خویش
ایک مرد درویش نے کیش کی سرزمین میں	اپنی بری بی بی کو نصیحت کی
چو دست قضا زشت رویت نوشت	میندای گلگونہ بر روی زشت
جب قضا کے ہاتھ نے تجھ کو بدصورت لکھا	تو تو اپنے برے چہرہ پر گلگونہ نہ مل
کہ حاصل کند نیکبختی بزور	بسرمہ کہ بینا کند چشم کور
کون نیک بختی زور سے حاصل کر سکتا ہے	اندھے کی آنکھیں سرمہ سے کون روشن کرتا ہے
نیاید نکوکاری از بدرگان	محال است دوزندگی از سگان
بد ذاتوں سے نیکی عمل میں نہیں آتی	کتوں سے سلائی کا کام ہونا محال ہے
همہ فیلسوفان یونان و روم	ندانند کرد انگبین از زقوم
یونان اور روم کے تمام عقلمند	زقوم سے شہد بنانا نہیں جانتے ہیں
ز وحشی نیاید کہ مردم شود	بسعی اندر او تربیت گم شود
جانور کو آدمی نہیں بنایا جا سکتا	کوشش سے اس میں تعلیم ضائع ہو جاتی ہے
توان پاک کردن ز زنگ آئینہ	ولیکن نباشد ز سنگ آئینہ
آئینہ سے زنگ دور کیا جا سکتا ہے	لیکن پتھر کو آئینہ نہیں بنایا جا سکتا

بکوشش نروید گل از شاخ بید	نه زنگی بگرمابه گردد سفید
کوشش کرنے سے شاخ بید سے پھول نہیں اگتا	اور نہ زنگی حمام کرنے سے سفید ہو جاتا ہے
چو ردی نگردد خدنگ قضا	سپر نیست مر بندہ را جز رضا
جب قضا کا تیر رد نہیں ہوتا ہے	تو بندہ کے پاس سوا رضا کے اور کوئی تیر نہیں

حکایت کرکس و زغن

بگدھ اور چیل کی حکایت

چنین گفت پیش زغن کرکسی	که نبود ز من دور بین تر کسی
ایک گدھ نے ایک چیل سے کہا	کہ مجھ سے زیادہ دور بین کوئی نہیں ہو سکتا
زغن گفت ازین در نشاید گذشت	بیا تا چه بینی بر اطراف دشت
چیل نے کہا اس بات سے درگذر نہیں کرنا چاہیئے	آ۔ تو جنگل کے کناروں پر کیا دیکھتا ہے
شنیدم که مقدار یک روزه راه	بکرد از بلندی به پستی نگاه
سنا میں نے کہ ایک دن کی راہ کے موافق	اس نے بلندی سے پستی کو دیکھ
چنین گفت دیدم گرت باورست	که یک دانه گندم بهامون درست
گدھ نے کہا میں نے دیکھا ہے اگر تو یقین کرے	کہ گیہوں کا ایک دانہ جنگل میں ہے
زغن را نماند از تعجب شکیب	ز بالا نهادند سر در نشیب
چیل کو تعجب کی وجہ سے صبر نہ رہا	اوپر سے دونوں نے سر نیچے کو جھکایا
چو کرکس بر دانه آمد فراز	برو بر پیچید قیدی دراز
جب گدھ دانہ کے نزدیک آیا	تو اس پر ایک بہت بڑا جال لپٹ گیا

نه دانست از ان دانه خوردنش	که دهر افگند دام در گردنش
اس نے نہ سمجھا کہ اس دانہ کھانے سے	زمانہ جال اس کی گردن میں ڈالدیگا
نه آبستن در بود هر صدف	نه هر بار شاطر زند بر هدف
ہر سیپی موتی سے حاملہ نہیں ہوتی	اور نہ تیر انداز ہر بار تیر نشانہ پر مارتا ہے
زغن گفت از ان دانه دیدن چه سود	چو بینائی دام خصمت نبود
چیل نے کہا کہ اس دانہ دیکھنے سے کیا فائدہ	جب تجھے دشمن کا جال دیکھنے کی قوت نہ تھی
شنیدم که میگفت و گردن به بند	نباشد حذر با قدر سودمند
سنا میں نے وہ کہتا تھا اور قید میں تھا	تقدیر سے پرہیز کرنا فائدہ مند نہیں ہوتا
اجل چون بخونش بر آورد دست	قضا چشم باریک بینش ببست
موت نے جب اس کے خون کے لیے ہاتھ اٹھایا	تو قضا نے اس کی باریک بین آنکھوں کو بند کردیا
در آبی که پیدا ندارد کنار	غرور شناور نیاید بکار
جس پانی کا کوئی کنارہ ظاہر نہ ہو	تیرنے والے کا غرور وہاں کام نہیں آتا

حکایت

قصہ

چه خوش گفت شاگرد منسوج باف	چو عنقا بر آورد و پیل و زراف
زربفت کا کپڑا بننے والے کے شاگرد نے کیا اچھا کہا	جبکہ اس نے کپڑے پر عنقا شتر گاؤ اور ہاتھی بنائے
مرا صورتی بر نیاید ز دست	که نقشش معلم ز بالا نبست
میرے ہاتھ سے کوئی ایسی تصویر نہیں بنتی	کہ جس کا خاکہ معلم یعنی (خدا) نے نہ باندھا ہو

گر صورت حال بد یا نکوست ‏ نگاریدہ دست تقدیر اوست

اگر تیری موجودہ صورت اچھی یا بری ہے ‏ اس کے پیچھے (قدرت) کے ہاتھ کی بنائی ہوئی ہے

درین نوع از شرک پوشیدہ ہست ‏ کہ زیدم بیازرد و عمروم بخست

اس قسم میں ایک شرک پوشیدہ ہے ‏ کہ زید نے مجھ کو آزردہ کیا اور عمر نے ستایا

گرت دیدہ بخشد خداوند امر ‏ نبینی دگر صورت زید و عمر

اگر حکم کرنے والا خدا تجھے آنکھ عطا کرے ‏ تو تو پھر زید اور عمر کی صورت کو نہ دیکھے

نپندارم ار بندہ دم درکشد ‏ خدایش بروزی قلم درکشد

میں نہیں سمجھتا کہ اگر بندہ چپ رہے ‏ تو (خداوند تعالیٰ) اس کی روزی پر قلم پھیر دے

جہان آفرینت گشایش دہاد ‏ اگر وی ببندد نشاید گشاد

جہان کے پیدا کرنیوالا تجھ کو کشادہ روزی دے ‏ اور اگر وہ بند کر دے تو پھر کھولنا ممکن نہیں

حکایت

شترکرہ با مادر خویش گفت ‏ پس از رفتن آخر زمانی بخفت

ایک اونٹ کا بچہ اپنی ماں سے کہنے لگا ‏ چلنے کے بعد کچھ دیر سو رہ

بگفت ار بدست منستی مہار ‏ ندیدی کسم بارکش در قطار

اس نے کہا اگر میرے ہاتھ میں مہار ہوتی ‏ تو کوئی بھی مجھے بوجھ اٹھاتے قطار میں نہ دیکھتا

قضا کشتی آنجا کہ خواہد برد ‏ وگر ناخدا جامہ بر خود درد

قضا جس جگہ چاہتی ہے کشتی لے جاتی ہے ‏ ملاح اگرچہ ہر چند اپنے کپڑے پھاڑے

مکن سعدیا دیده بر دست کس — که بخشنده پروردگارست و بس

سعدی کسی کے ہاتھ کی طرف نہ دیکھ — کیونکہ عطا کرنیوالا صرف پروردگار ہے اور بس

اگر حق پرستی ز درها بست — که گر وی براند نخواند کست

اگر تو خدا کی پرستش کرنیوالا ہے تو وہ دروازہ ہی کافی ہے — اگر وہ تجھے نکالدے تو تجھے کوئی نہ چاہیے

گر از نیک بختت کند سر برآر — وگرنه سر ناامیدی بخار

اگر وہ تجھ کو خوش نصیب کرے تو سر اٹھا — ورنہ ناامیدی کا سر کھجلا

گفتار در اخلاص و برکات آن و ریا و آفات آن

(اخلاص) اور اس کی برکت، ریا ظاہرداری اور اس کی مصیبت کے بیان میں

عبادت به اخلاص نیت نکوست — وگرنه چه آید ز بی مغز پوست

عبادت کرنی خلوص نیت کیساتھ بہتر ہے — ورنہ بے مغز پوست سے کیا حاصل ہوتا ہے

چه زنار مغ بر میانت چه دلق — که در پوشی از بهر پندار خلق

کیا آتش پرست کی زنار تیری کمر پر اور کیا گدڑی — اگر تو لوگوں کے دکھلانے کے لیے پہنتا ہے

مکن گفتمت مردی خویش فاش — چو مردی نمودی مخنث مباش

میں نے تجھے کہا کہ تو اپنی مردمی ظاہر نہ کر — اگر تو نے مردمی ظاہر کی تو ہجڑا نہ بن

باندازهٔ بود باید نمود — خجالت نبرد آنکه ننمود و بود

جس قدر اصلیت ہو اسی قدر ظاہر کرنا چاہیے — کیونکہ وہ شخص جو اصلیت ظاہر کرتا ہے شرمندہ نہیں ہوتا

که چون عاریت برکنند از سرش — بماند کهن جامهٔ در برش

کیونکہ جب مانگا ہوا لباس اس کے سر سے اتار لیں — تو ایک پرانا کپڑا ہی اس کے بدن پر نہ رہیگا

اگر کوتهی پای چوبین مبند — که در چشم طفلان نمائی بلند

اگر تو چھوٹا ہے تو لکڑی کے پاؤں نہ باندھ — کہ لڑکوں کی نظروں میں اونچا معلوم ہو

وگر نقره اندود باشد نحاس — توان خرج کردن بناشناس

اگر تانبا پر چاندی کا ملمع کیا ہوا ہو — تو وہ ناواقف آدمی کے پاس خرچ کیا جاسکتا ہے

منه جان من آب زر بر پشیز — که صراف دانا نگیرد بچیز

اے میری جان سونیکا پانی پیسہ پر نہ پھیر — کیونکہ عقلمند صراف اس کو کسی چیز کے عوض نہیں لیتا

زر اندودگان را بآتش برند — پدید آید آنگه که مس یا زرند

کیونکہ ملمع کی ہوئی چیز کو آگ میں ڈالتے ہیں — تاکہ اس وقت ظاہر ہو جائے سونا ہے یا تانبا

حکایت

قصہ

ندانی که بابای کوهی چه گفت — بمردی که ناموس را شب نخفت

تو نہیں جانتا کہ پہاڑی بابا یعنی قلندر(لوں کے سردار) نے کیا کہا — ایک شخص جو اپنی عزت کیلئے رات بھر نہ سویا یعنی لوگ اسکو بیدار جانتے

برو جان بابا در اخلاص پیچ — که نتوانی از خلق رستن بهیچ

اے جان بابا جا اور اخلاص کے لئے کوشش کر — کیونکہ تو مخلوق سے کوئی فایدہ حاصل نہیں کر سکتا

کسانیکه فعلت پسندیده اند — هنوز از تو نقش برون دیده اند

وہ لوگ جو تیرے فعل کو پسند کرتے ہیں — ابھی تو انہوں نے تیرا ظاہری طریقہ ہی دیکھا ہے

چه قدر آورد بندهٔ حور دیس — که زیر قبا دارد اندام پیس

اس حور کے سے چہرہ والے بندہ کی کیا قدر ہے — کہ جس کی قبا کے نیچے بدن پر مرض برص سے چند داغ ہوں

نشاید بدستان شدن در بہشت	کہ بازت رود چادر از روی زشت
عبادت ریائی کے ذریعے سے بہشت میں جانا ناممکن ہے	کیونکہ تیرے برے چہرے سے قیامت کو چادر کھل جائیگی

حکایت طفل روزہ دار

ایک روزہ رکھنے والے لڑکے کا قصہ

شنیدم کہ نابالغی روزہ داشت	بصد محنت آورد روزی بچاشت
سنا میں نے کہ ایک نابالغ نے روزہ رکھا	سو مشکل سے اس نے ایک پہر دن بسر کیا۔
بکتابش آن روز سابق نبرد	بزرگ آمدش طاعت از طفل خرد
معلم اس دن اسے مکتب نہ لے گیا	اس کو چھوٹے لڑکے کی عبادت بڑی معلوم ہوئی
پدر دیدہ بوسید مادر سرش	فشاندند بادام و زر بر سرش
ماں اور باپ نے اس کا منہ سر چوما	اور بادام اور روپیہ اس کے سر پر سے نثار کیا
چو بروی گذر کرد یک نیمہ روز	فتاد اندرو ز آتش معدہ سوز
جب اس پر نصف دن گذر گیا	تو بھوک کی آگ سے اس کے معدہ میں جلن پیدا ہوئی
بدل گفت اگر لقمہ چندی خورم	چہ داند پدر غیب یا مادرم
دل میں کہا اگر چند لقمے کھا لوں	تو میرے ماں باپ کو غیب کا کیا حال معلوم ہے
چو روی پسر در پدر بود و قوم	نہان خورد و پیدا بسر برد صوم
جب لڑکے کا خیال باپ اور قوم کی طرف تھا	چھپا کر کھا لیا اور ظاہری طور پر روزہ تمام کیا
کہ داند چو در بند حق نیستی	اگر بی وضو در نماز ایستی
کون جانتا ہے کہ تو خدا کی یاد میں نہیں ہے	اگرچہ تو بے وضو نماز میں کھڑا ہے

پس این پیر از آن طفل نادان‌ترست — که از بهر مردم بطاعت درست

پس یہ بوڑھا اس لڑکے سے زیادہ نادان ہے — جو آدمیوں کو دکھلانے کے لئے عبادت کرتا ہے

کلید در دوزخ ست آن نماز — که در چشم مردم گذاری دراز

وہ نماز دوزخ کے دروازہ کی کنجی ہے — جو تو آدمیوں کی آنکھوں کے سامنے زیادہ لمبی کرے

اگر جز بحق میرود جاده‌ات — در آتش فشانند سجاده‌ات

اگر تیرا راستہ خدا کے سوا کسی اور ہے — تو تیری جا نماز آگ میں جھاڑ دینگے یعنی دوزخ میں ڈالینگے

نکو سیرتی بی تکلف درون — به از پارسائی خراب اندرون

نیک سیرت آدمی بے تکلف دل والا — خراب دل یعنی ریاکار سے بہتر ہے

بنزدیک من شب رو راه‌زن — به از فاسق پارسا پیرهن

میرے نزدیک رات کے چلنے والا ڈاکو — نیکی کے لباس والے فاسق سے بہتر ہے

یکی بر در خلق رنج آزمای — چه مزدش دهد در قیامت خدای

ایک شخص مخلوق کے دروازہ پر رنج اٹھاتا ہے — خدا تعالے اس کو قیامت میں کیا مزدوری دیگا

ز عمرو ای پسر چشم اجرت مدار — چو در خانهٔ زید باشی بکار

اے لڑکے عمرو سے اجرت کی توقع نہ رکھ — جب تو نے زید کے گھر کام کیا ہو

نگویم تواند رسیدن بدوست — درین راه جز آنکس که درویش اوست

میں نہیں جانتا کہ دوست کے پاس پہنچ سکتا ہے — اس راہ میں سوائے اس کے جو اس کا فقیر ہو

ره راست رو تا بمنزل رسی — تو بر ره نه زین قبل واپسی

سیدھے راستہ پر چل تا کہ منزل پر تو پہنچے — تو راستہ پر نہیں ہے اس لیے پیچھے ہے

چو گاوی که عصار چشمش ببست	دوان تا بشب شب همانجا که هست
اس بیل کی طرح کہ تیلی نے اس کی آنکھیں بند کر دیں	رات بھر دوڑے اور پھر رات کو بھی اسی جگہ
کسی گر بتابد ز محراب روی	بکفرش گواهی دهد اهل کوی
وہ شخص جو محراب سے منہ پھیر لیتا ہے	اس کے کفر کی اہل محلہ گواہی دیتے ہیں
تو هم پشت بر قبله در نماز	گرت در خدا نیست روی نیاز
تو بھی نماز میں پیٹھ قبلہ کی طرف کئے ہوئے ہے	اگر تیرا روئے نیاز خدا کی طرف نہیں ہے
درختی که بیخش بود برقرار	بپرور که روزی دهد میوه بار
وہ درخت جس کی جڑ مضبوط ہو	اس کو پرورش کر تاکہ وہ ایک دن پھل دیگا
گرت بیخ اخلاص در بوم نیست	ازین بر کسی چون تو محروم نیست
اگر تیرے اخلاص کی جڑ زمین میں نہیں ہے	تو اس پھل سے تیری طرح کوئی بھی محروم نہیں ہے
هر آنکه افگند تخم بر روی سنگ	جوی وقت دخلش نیاید بچنگ
جو شخص بیج پتھر کے منہ میں ڈالتا ہے	تو غلہ کاٹنے کے وقت ایک جو بھی اس کے ہاتھ نہیں آتا
منه آبروی ریا را محل	که این آب در زیر دارد وحل
ریا کے کاہل کی ہوئی عزت کو مرتبہ نہ سمجھ	کیونکہ یہ پانی اپنے نیچے کیچڑ رکھتا ہے
چو در خفیه بد باشم و خاکسار	چه سود آب ناموس بر روی کار
جب پوشیدگی میں میں برا اور ذلیل ہوں	تو ظاہری طریق پر عزت کا کیا فائدہ
بروی و ریا خرقه سهل است دوخت	گرش با خدا در توانی فروخت
ریا کے چہرہ پر گدڑی سینا آسان ہے	اگر تو اس کو خدا کے پاس فروخت کرے

چه دانند مردم که در جامه کیست
نویسنده داند که در نامه چیست

آدمی کیا جانیں کہ جامہ میں کون ہے
لکھنے والا جانتا ہے کہ خط میں کیا ہے

چه وزن آورد جائی انبان باد
که میزان عدل است و دیوان داد

اس جگہ ہوا کے جھولے کی کیا قیمت ہو
جہاں عدل کی ترازو اور انصاف کی کچہری ہے

مرائی که چندین ورع می نمود
بدیدند و هیچش در انبان نبود

ریاکار جو کہ اس قدر پرہیزگاری دکھلاتا ہے
دیکھا تو اس کی جھولی میں کوئی چیز نہ تھی

کنند ابره پاکیزه تر ز آستر
که آن در حجاب است و این در نظر

ابرہ کو استر سے اچھا بناتے ہیں
کیونکہ یہ پردہ میں ہے اور وہ سامنے ہے

بزرگان فراغ از نظر داشتند
ازان پرنیان آستر داشتند

بزرگ لوگ ظاہری سے فارغ تھے
اس وجہ سے پرنیا کا استر رکھتے تھے

در آوازه خواهی در اقلیم فاش
برون حله کن گو درون حشو باش

اگر تو ظاہر کے ملک میں مشہوری چاہتا ہے
تو ظاہر الباس پر تکلف بنیں اگرچہ بھرتی ہی ہو

به بازی نگفت این سخن بایزید
که از منکر ایمن ترم کز مرید

حضرت بایزید نے یہ بات ہنسی سے نہیں کہی
کہ مرید کی نسبت میں منکر سے زیادہ امن میں ہوں

کسانیکه سلطان و شاهنشه اند
سراسر گدایان این درگه اند

وہ لوگ جو سلطان اور بادشاہ ہیں
سب اسی درگاہ کے محتاج ہیں

طمع در گدا مرد معنی نبست
نشاید گرفتن در افتاده دست

صاحب باطن فقیری میں لالچ نہیں کرتے
گرے ہوئے کا ہاتھ مدد کے لئے پکڑنے مناسب نہیں

همان به گر آبستن گوهری	که همچون صدف سر بخود در بری
اگر تو کوئی جوہر رکھتا ہے تو یہی بہتر ہے	کہ صدف کی طرح سر عاجزی سے نیچے رکھے
چو روی پرستیدنت در خداست	اگر جبرئیلت نبیند رواست
اگر تیری عبادت کا منہ خدا کی طرف ہے	جو تجھ کو جبرئیل نہ دیکھے روا ہے
ترا پند سعدی بس است ای پسر	اگر گوش گیری چو پند پدر
اے لڑکے تیرے لئے سعدی کی نصیحت کافی ہے	اگر تو باپ کی نصیحت کی طرح اسے سنے
گر امروز گفتار ما نشنوی	مبادا که فردا پشیمان شوی
اگر آج تو نے ہمارا کہنا نہ سنا	تو ایسا نہ ہو کہ کل تجھے پشیمانی حاصل ہو

باب ششم در قناعت

چھٹا باب قناعت کے بیان میں

خدا را ندانست و طاعت نکرد	که بر بخت و روزی قناعت نکرد
اس نے خدا کی اطاعت نہ کی اور نہ خدا کو جانا	جس نے اپنے نصیب کی روزی پر صبر نہ کیا
قناعت توانگر کند مرد را	خبر کن حریص جهان گرد را
قناعت مرد کو امیر بنا دیتی ہے	جہاں میں گھومنے والے حریص کو کہہ دے
سکونی بدست آور ای بی ثبات	که بر سنگ گردان نروید نبات
کہ اے بے قرار صبر کر	کیونکہ گھومتے پتھر یعنی چکی پر گھاس نہیں اگتی
مپرور تن ار مرد رای و هشی	که او را چو می پروری می کشی
اگر تو صاحب عقل اور ہوش ہے تو تن پروری نہ کر	کیونکہ جب تو تن کو پالتا ہے تو درحقیقت اس کو مارتا ہے

خردمند مردم ہنر پرورند	کہ تن پروران از ہنر لاغرند
عقلمند لوگ ہنر کو پرورش کرنے والے ہیں	اور تن پرور لوگ ہنر سے خالی ہیں
کسی سیرت آدمی گوش کرد	کہ اوّل سگ نفس خاموش کرد
اس شخص نے آدمی کی خصلت کو سنا	کہ جس نے پہلے نفس کے کتے کو خاموش کر دیا
خور و خواب تنہا طریق دد است	بر این بودن آئین نابخرد است
کھانا سونا صرف درندوں کا طریقہ ہے	اور اس پر رہنا صرف بیوقوفوں کا طریقہ ہے
خنک نیکبختی کہ در گوشۂ	بدست آرد از معرفت توشۂ
خوش نصیب وہ شخص ہے جو تنہائی میں	خدا کی معرفت کا توشہ حاصل کرے
بر آنان کہ شد سر حق آشکار	نکردند باطل بر او اختیار
وہ لوگ جن پر خدا کا بھید ظاہر ہوا	انہوں نے نفس پروری کو اختیار نہ کیا
ولیکن چو ظلمت نداند ز نور	چہ دیدار دیوش چہ رخسار حور
لیکن جو شخص اندھیرے اور نور کی نہیں جانتا	اس کے لئے کیا دیو کا دیکھنا اور کیا حور کا
تو خود را از آن در چہ انداختی	کہ چہ را ز رہ باز نشناختی
تونے اپنے آپ کو اسی لئے کنوئیں میں گرا دیا	کہ تونے کنوئیں کو راستہ سے علیحدہ نہ جانا
بر اوج فلک چون پرد جرّہ باز	کہ در شہپرش بستۂ سنگ آز
باز آسمان کی بلندی پر کس طرح اڑے	کیونکہ تونے اس کے شاہ پر میں حرص کا پتھر باندھ دیا
گرش دامن از چنگ شہوت رہا	کنی رفت تا سدرۃ المنتہیٰ
اگر حرص کے پنجے سے تو اس کا دامن چھوڑ دیتا	تو وہ سدرۃ المنتہیٰ تک پرواز کرتا

بکم کردن از عادت خویش خورد	توان خویشتن را ملک خوی کرد
اپنی عادت سے کھانا کم کھانے سے	اپنے آپ کو فرشتہ خصلت بنایا جا سکتا ہے
کجا سیر وحشی رسد در ملک	نشاید پرید از ثری تا فلک
وحشی درندہ اور بندہ اسیر حرص کب عالم ملکوت میں پہنچے	تحت الثریٰ سے آسمان تک اڑنا ممکن نہیں
نخست آدمی سیرتی پیشہ کن	پس آنگہ ملک خوئی اندیشہ کن
پہلے آدمی کی سیرت حاصل کر	پھر اس کے بعد فرشتہ خصلت ہونیکا خیال کر
تو بر کرہ توسنی بر کمر	نگر تا نپیچد ز حکم تو سر
تو ایک سرکش بچھڑے کی کمر پر سوار ہے	دیکھ تاکہ وہ تیرے حکم سے سر نہ پھیرے
کہ گر پالہنگ از کفش در گسیخت	تن خویشتن کشت و خون تو ریخت
اگر اس نے باگ ڈور تیرے ہاتھ سے توڑ ڈالی	تو اپنے بدن کو مار ڈالا اور تیرا خون گرایا
باندازہ خور زاد اگر مردمی	چنین پر شکم آدمی یا خمی
اگر تو آدمی ہے تو اندازے کے مطابق کھانا کھا	ایسا پیٹ بھرا ہوا آدمی ہے یا مٹکا ہے
درون جای قوتست و ذکر و نفس	تو پنداری از بہر نانست و بس
اندر اللہ کے ذکر اور کھانے اور سانس کی جگہ ہے	لیکن تو صرف اسے روٹی کے لئے سمجھا ہے
کجا ذکر گنجد در انبار آز	بسختی نفس میکند پا دراز
حرص کے ڈھیر کی وجہ سے ذکر کی گنجائش کس طرح ہو	جب کہ سانس سختی سے پاؤں دراز کرتی (یعنی نکلتی) ہے
ندارند تن پروران آگہی	کہ پر معدہ باشد ز حکمت تہی
تن پرور لوگ خبر نہیں رکھتے	کیونکہ پر معدہ حکمت سے خالی ہوتا ہے

دو چشم و شکم پر نه گردد بهیچ	تهی بهتر این روده پیچ پیچ
دونوں آنکھیں اور پیٹ کسی چیز سے نہیں بھرتے	یہ پیچ در پیچ آنتیں خالی بہتر ہیں
چو دوزخ که سیرش کنند از وقید	دگر بانگ دارد که هل من مزید
اگر اس کو دوزخ کی طرح ایندھن سے پر کردیں	پھر بھی یہی کہے کہ اس سے کچھ زیادہ ہے
همی میرد عیسیٰ از لاغری	تو در بند آنی که خر پروری
دیتر (عیسیٰ یعنے روح) اس دُبلے پن سے مرتا ہے	تو اس خیال میں ہے کہ گدھے (یعنی جسم) کو پالے
بدین ای فرومایه دنیا مخر	چو خر با انجیل عیسیٰ مخر
اے کمینے دین کے بدلے دنیا نہ خرید	گدھے کا بوجھ حضرت عیسیٰ کی انجیل کے بدلے نہ خرید
مگر می ندانی که دد را و دام	نینداخت جز حرص خوردن بدام
دیکھ تو نہیں جانتا کہ درندوں اور چارپایوں کو	سوائے کھانے کی حرص اور کسی چیز نے جال میں نہیں ڈالا
پلنگی که گردن کشد بر وحوش	بدام افتد از بهر خوردن چو موش
وہ شیر جو جانوروں پر تکبر کرتا ہے	کھانے کی حرص سے چوہے کی طرح جال میں پھنستا ہے
چو موش آنکه نان و پنیرش خوری	بدامش در افتی و تیرش خوری
چوہے کی طرح جس شخص کی روٹی اور پنیر کھاتا ہے	اس کے جال میں تو پھنسیگا اور اس سے تیر کھائیگا

حکایت

قصہ

مرا حاجیی شانهٔ عاج داد	که رحمت بر اخلاق حجاج باد
ایک حاجی نے مجھ کو ہاتھی دانت کی کنگھی دی	اللہ تعالیٰ کی رحمت حاجیوں کے اخلاق پر ہو

شنیدم که باری سگم خوانده بود | که از من بنوعی دلش مانده بود

سنا میں نے ایک فقیر اس نے مجھکو کتا کہا تھا | کیونکہ ایک وجہ سے اس کا دل مجھ سے آزردہ تھا

بینداختم شانه کین استخوان | نمی بایدم دیگرم سگ مخوان

میں نے کنگھی پھینکدی کہ یہ ہڈی | مجھکو نہیں چاہیئے دوسری بار مجھکو کتا نہ کہنا

پندار چون سرکه خود خورم | که جور خداوند حلوه برم

جب میں اپنا سرکہ کھاؤں تو یہ نہ سمجھ | کہ حلوہ والے کی تکلیف برداشت کرونگا

قناعت کن ای نفس بر اندکی | که سلطان و درویش بینی یکی

اے نفس تھوڑے پر قناعت کر | تا کہ بادشاہ اور فقیر کو ایک دیکھے

چرا پیش خسرو بخواهش روی | که یکسو نهادی طمع خسروی

تو بادشاہ کے سامنے کیوں مانگنے جاتا ہے | جب تو نے ایک طرف رکھدیا لالچ تو خود بادشاہ ہے

وگر خود پرستی شکم طبله کن | در خانهٔ این و آن قبله کن

اگر تو نفس پرور ہے تو پیٹ کو طبلہ بنا | اور اس کے گھر کے دروازہ کو قبلہ بنا

حکایت

قصہ

یکی با طمع پیش خوارزم شاه | شنیدم که شد بامداد پگاه

ایک لالچی شاہ خوارزم کے پاس | میں نے سنا کہ صبح کے وقت گیا

چو دیدش بخدمت دوتا گشت و راست | دگر روی بر خاک مالید و خاست

جب اسکے لڑکے نے دیکھا کہ بادشاہ کی خدمت میں اس کو جھکا ہی اور سیدھا ہوا پھر منہ کو زمین پر ملا اور کھڑا ہوا

پسر گفتش ای بابک نامجوی	یکی مشکلت می بپرسم بگوی
لڑکے نے کہا کہ اے باپ ناموری ڈھونڈنے والے	ایک مشکل میں تجھ سے پوچھتا ہوں کہہ
نگفتی که قبله است خاک حجاز	چرا کردی امروز این سو نماز
تونے نہ کہا تھا کہ قبلہ مکہ کی طرف ہے	آج تونے اس طرف نماز کیوں پڑھی
مگر طاعت نفس شهوت پرست	که هر ساعتش قبلهٔ دیگرست
نفس شہوت پرست کی عبادت نہ کر	کیونکہ ہر گھڑی اس کا قبلہ دوسرا ہے
مبر ای برادر بفرمانش دست	که هر کس که فرمان نبردش برست
اے بھائی (اس کے یعنی نفس کے) حکم کو نہ مان	کیونکہ جس شخص نے اس کا کہا نہ مانا وہ چھوٹ گیا
قناعت سرافرازد ای مرد هوش	سر پر طمع بر نیاید ز دوش
اے صاحب عقل قناعت سر بلند کرتی ہے (یعنی عزت دیتی ہے)	اور طمع والا سر کندھوں سے نہیں اٹھتا (یعنی ذلیل رہتا ہے)
طمع آبروی توقر بریخت	برای دو جو دامنی در بریخت
لالچ نے وقیر کی آبرو گرا دی یعنی کھو دی	دو جو کے واسطے دامن بھر موتی گرائی
چو سیراب خواهی شدن زآب جوی	چرا ریزی از بهر برف آبروی
جب تو نہر کے پانی سے سیراب ہونا چاہتا ہے	تو پھر برف کے لیے اپنی آبرو کیوں گراتا ہے
مگر از تنعم شکیبا شوی	وگرنه ضرورت بدرها شوی
تجھے چاہیے کہ نعمت سے صبر کرے	اگر نہیں تو ضرور دروازوں پر جائیگا
برو خواجه کوتاه کن دست آز	چه می بایدت ز آستین دراز
اے خواجہ جا اور طمع کے ہاتھ کو کوتاہ کر	تجھے ہاتھ دراز کرنے سے کیا حاصل ہوتا ہے

کسی را که درج طمع در نوشت	نباید بکس عبد و خادم نبشت
جس شخص نے اپنے لالچ کے نالہ کو لپیٹا (یعنے طمع کو چھوڑا)	اس کو نہ چاہیے کہ اپنے آپ کو کسی کا بندہ و خادم لکھے
توقع براند ز ہر مجلست	بران از خودش تا نراند کست
امید ہر محفل سے تجھ کو نکلوا دیگی	اس کو اپنے سے نکال دے تا کہ تجھے کوئی نہ نکالے

حکایت

قصہ

یکی را تب آمد ز صاحبدلان	کسی گفت شکر بخواہ از فلان
ایک صاحبدل آدمی کو بخار آیا	کسی نے کہا کہ فلاں آدمی سے شکر مانگ
بگفت ای پسر تلخی مردنم	بہ از جور روی ترش بردنم
اس نے کہا اے لڑکے مرنے کی تلخی میرے لئے	بہتر ہے اس سے کہ میں کسی ظالم کا ظلم اٹھاؤں
شکر عاقل از دست آنکس نخورد	کہ روی از تکبر برو سرکہ کرد
عقلمند نے اس شخص کے ہاتھ سے شکر نہ کھائی	جو کہ غرور کی وجہ سے اس پر ترش رو ہوا
مرو در پی ہر چہ دل خواہدت	کہ تمکین تن نور جان کاہدت
ہر چیز کے پیچھے جب کہ تیرا دل چاہے نہ جا	کیونکہ اس سے تیرے بدن کی طاقت اور جان کا نور کم ہوگا
کند مرد را نفس امارہ خوار	اگر ہوشمندی عزیزش مدار
آدمی کو نفس امارہ ذلیل کرتا ہے	اگر تو عقلمند ہے تو نفس امارہ کو عزیز نہ رکھ
وگر ہر چہ باشد مرادش خوری	ز دوران بسی نامرادی بری
اگر تو جو اس کی مراد ہو وہ کرے گا	تو زمانہ سے بہت سی نامرادی تیرے نصیب ہو

تنور شکم دمبدم تافتن ۔ مصیبت بود روز نایافتن

پیٹ کے تندور کو گھڑی گھڑی گرم کرنا ۔ مصیبت ہوتی ہے نہ پانے کے دن

بہ تنگی بریزاندت روی رنگ ۔ چو وقت فراخی کنی معدہ تنگ

تنگی کے وقت تیرے چہرے کا رنگ گرائے ۔ اگر تو کشادگی کے وقت معدہ کو پر کرے

کشد مرد پرخوارہ بار شکم ۔ وگر در نیابد کشد بار غم

پیٹ بھر کر کھانیوالا آدمی پیٹ کا بوجھ اٹھاتا ہے ۔ جب کھانا میسر نہیں ہوتا تو غم کا بوجھ اٹھاتا ہے

شکم بندہ بسیار بینی خجل ۔ شکم پیش من تنگ بہتر کہ دل

پیٹ کے بندہ کو تو بہت شرمندہ و ذلیل دیکھیگا ۔ میرے نزدیک شکم تنگ بہتر ہے بہ نسبت دل تنگ ہونے کے

حکایت در مذلت بسیار خوردن

بہت کھانے کی رسوائی کے بیان میں

چہ آوردم از بصرہ دانی عجب ۔ حدیثی کہ شیرین‌تر است از رطب

تو جانتا ہے کہ میں بصرہ سے کیا عجیب چیز لایا ۔ ایک بات کہ جو خرما سے بھی زیادہ شیریں ہے

تنی چند در خرقۂ راستان ۔ گذشتیم بر طرف خرماستان

ہم چند آدمی سچے لوگوں کی گدڑی میں ۔ کھجوروں کے درختوں کی طرف سے گذرے

یکی در میان معدہ انبار بود ۔ زپرخواری خویش پرخوار بود

ایک ہم میں سے بہت کھانیوالا تھا ۔ اور اپنے بہت کھانے کی وجہ سے بہت ذلیل تھا

میان بست مسکین و شد بر درخت ۔ وز انجا بگردن در افتاد سخت

اس مسکین نے کمر باندھی اور درخت پر چڑھا ۔ اور وہاں سے گردن کے بل سختی سے گر پڑا

نه هر بار خرما توان خورد و برد / لت انبان بد عاقبت خورد و مرد

ہر دفعہ خرما کھایا اور لیجایا نہیں جاسکتا / بڑے حریص نے آخر کھایا اور مرگیا

رئیس ده آمد که این را که کشت / بگفتم مزن بانگ بر ما درشت

گاؤں کا سردار آیا کہ اس کو کس نے قتل کیا / میں نے کہا کہ ہمیں سخت سست نہ کہو

شکم دامن اندر کشیدش ز شاخ / بود تنگدل رودگانی فراخ

پیٹ نے اس کا دامن شاخ کی طرف کھینچا / فراخ آنتوں والا یعنی زیادہ کھانیوالا تنگ ہوتا ہے

شکم بند دست است و زنجیر پای / شکم بنده نادر پرستد خدای

پیٹ ہاتھ کی ہتھکڑی اور پاؤں کی بیڑی ہے / پیٹ کا غلام خدا کو بہت کم پوجتا ہے

سراسر شکم شد ملخ لاجرم / بپایش کشد مور کوچک شکم

ٹڈی سراسر پیٹ ہوگئی / اور اس کو چیونٹی چھوٹے پیٹ والی پاؤں سے کھینچتی ہے

برو اندرونی بدست آر پاک / شکم پر نخواهد شد الا بخاک

جا اور اندر کی پاکیزگی حاصل کر / پیٹ نہ بھریگا مگر خاک سے یعنی قبر کی مٹی سے

حکایت

قصہ

شکم صوفیی را زبون کرد و فرج / دو دینار بر هر دو آن کرد خرج

ایک صوفی کو پیٹ اور شرمگاہ نے تنگ کیا / اس کے پاس دو دینار تھے دونوں خرچ کر دیئے

یکی گفتش از دوستان در نهفت / چه کردی بدین هر دو دینار گفت

ایک دوست نے اس کو پوشیدگی میں کہا / تو نے ان دو دیناروں کو کیا اس نے کہا

بدیناری از پشت راندم نشاط — بدیگر شکم را کشیدم سماط

ایک دینار سے میں نے اپنے پیٹ سے خوشی نکالی — اور دوسرے سے میں نے پیٹ کی ضیافت کی

فرومایگی کردم و ابلہی — کہ این ہمچنان پر شد آن تہی

میں نے کمینہ پن کیا اور بے وقوفی کی — کہ یہ ویسا ہی پیٹ بھرا رہا وہ مٹی سے خالی ہو گئی

غذا اگر لطیف است و گر سرسری — چو دیرت بدست اوفتد خوش خوری

غذا اگر معمولی ہے اور لطیف ہے — اگر دیر سے میسر ہو لیکن تو اچھی طرح کھائے

سر آنگہ ببالین نہد ہوشمند — کہ خوابش بقہر آورد در کمند

عقلمند اس وقت تکیہ پر سر رکھتا ہے — کہ نیند غلبہ سے اس کو کمند میں لاتی ہے

مجال سخن تا نیابی مگوی — چو میدان نبینی نگہدار گوی

جب تک تجھ میں بات کرنے کی مجال نہ ہو نہ کہو — جب تو میدان نہ دیکھے تو گیند کا خیال رکھ

مگوی و منہ تا توانی قدم — از اندازہ بیرون و از اندازہ کم

مت کہو اور مت رکھ پاؤں جہاں تک تجھ سے ہو سکے — اندازہ سے کم اور اندازہ سے زیادہ

حکایت

قصہ

یکی نیشکر داشت در طبقری — چپ و راست گردیدہ بر مشتری

طبقری شہر میں ایک شخص کے پاس گنے تھے — وہ خریداروں کے دائیں اور بائیں پھرتا تھا

بصاحبدلی گفت در کنج دہ — کہ بستان چو وجہ ستانی بدہ

ایک صاحب دل کو گاؤں کے گوشے میں کہا — کہ خریدے اور جب تجھ سے ہو سکے قیمت دے

بگفت آن خردمند نیکو سرشت ۔ جوابی که بر دل بباید نوشت

اس نیک طبیعت عقلمند نے کہا ۔ ایسا جواب جو دل پر لکھنا چاہیے

ترا صبر بر من نباشد مگر ۔ ولیکن مرا باشد از نیشکر

تجھے قیمت لینے میں مجھ پر صبر نہ ہوگا ۔ لیکن مجھے گنوں سے صبر ہو سکیگا

حلاوت ندارد شکر در نیش ۔ چو باشد تقاضای تلخ از پیش

گنے کی شکر حلاوت نہیں رکھتی ۔ اگر اس کے بعد تلخ تقاضا ہو

حکایت

قصہ

امیر ختن جامهٔ از حریر ۔ به پیری فرستاد روشن ضمیر

ختن شہر کے امیر نے حریر کا جامہ ۔ ایک روشندل بوڑھے کے پاس بھیجا

بپوشید و بوسید دست و زمین ۔ که بر شاهِ عالم هزار آفرین

پہنا اور ہاتھ اور زمین چومی ۔ کہ جہان کے بادشاہ کے لیے ہزاروں تعریفیں ہیں

چه خوبست تشریف شاهِ ختن ۔ وزو خوبتر خرقهٔ خویشتن

شاہِ ختن کا خلعت کیا عمدہ ہے ۔ اور اس سے زیادہ اچھی میری گدڑی ہے

گر آزادهٔ بر زمین خسپ و بس ۔ مکن بهرِ قالین زمین بوس کس

اگر تو آزاد ہے تو زمین پر سو اور بس ۔ اور قالین کے لیے کسی کی زمین بوسی نہ کر

حکایت

قصہ

یکی نان خورش جز پیازی نداشت ۔ چو دیگر کسان برگ و سازی نداشت

ایک شخص روٹی کے ساتھ کھانے کو چیز پیاز کے کچھ نہ رکھتا تھا ۔ اور دوسروں کی طرح اس کے پاس ساز و سامان نہ تھا

پراگندہ گفتش ای خاکسار ۔ برو طبخی از خوان یغما بیار

ایک پریشان دل والے نے کہا کہ ای خاکسار ۔ جا اور کچھ پکا ہوا کھانا (سالن) لنگر سے لا

بخواہ و مدار از کس ای خواجہ باک ۔ کہ مقطوع روزی شود شرمناک

مانگ اور اے خواجہ کسی سے نہ ڈر ۔ کیونکہ شرمندگی سے روزی موقوف ہو جاتی ہے

قبا بست و چابک نوردید دست ۔ قبایش دریدند و دستش شکست

جلدی قبا پہن لی اور آستین لپیٹ لی (یعنی چلا) ۔ لوگوں نے اس کی قبا پھاڑ دی اور ہاتھ توڑ دیا

شنیدم کہ میگفت و خون میگریست ۔ کہ ای نفس خود کردہ را چارہ چیست

سنا میں نے کہتا تھا اور خون روتا تھا ۔ کہ اے نفس اپنے کیے کا کیا علاج ہے

بلاجوئی باشد گرفتار آز ۔ من و خانہ من بعد نان و پیاز

حرص کا قیدی بلا کو ڈھونڈنے والا ہوتا ہے ۔ پھر میں اور پیاز اور گھر اور روٹی

جوین نان کہ از سعی بازو خورم ۔ بہ از میدہ بر خوان اہل کرم

جَو کی روٹی جو اپنے بازو کے زور سے کھاتا ہوں ۔ اہل کرم کے میدہ کے خوان سے بہتر ہے

چہ دلتنگ خفت آن فرومایہ دوش ۔ کہ بر سفرۂ دیگران داشت گوش

وہ کمینہ کل رات کیسا آزردہ سویا ۔ جو دوسرے لوگوں کے دسترخوان پہ کان رکھتا تھا

حکایت

یکی گربه در خانهٔ زال بود — که برگشته ایام و بد حال بود

ایک بلی ایک بڑھیا کے گھر میں تھی — برگشتہ ایام اور بد حال تھی

روان شد بمهمان سرای امیر — غلامان حاکم زدندش بتیر

امیر کے مہمان خانہ کی طرف روانہ ہوئی — حاکم کے غلاموں نے اسے تیروں سے مارا

چکان خونش از استخوان میدوید — همی گفت و از هول جان میدوید

اس کی ہڈیوں سے خون ٹپکتا اور دوڑتی تھی — یہ کہتی تھی اور جان کے ڈر سے دوڑتی تھی

اگر جستم از دست این تیرزن — من و موش و ویرانهٔ پیرزن

اگر میں اس تیر زن کے ہاتھوں سے چھوٹ جاؤں — تو میں اور چوہا اور بڑھیا کا جھونپڑا

نیرزد عسل جان من زخم نیش — قناعت نکوتر بدوشاب خویش

میری جان ڈنک کے عوض شہد لینا بہتر نہیں — اپنے انگور کے شیرہ پر صبر کرنا بہتر ہے

خداوند از آن بنده خرسند نیست — که راضی بقسم خداوند نیست

اللہ تعالے اس بندہ سے خوش نہیں — جو اللہ تعالے کی تقسیم پر راضی نہیں ہے

حکایت مرد کوته نظر و زن عالی همت

ایک پست ہمت آدمی اور بلند حوصلہ عورت کا بیان

یکی طفل دندان بر آورده بود — پدر سر بفکرت فرو برده بود

ایک بچے کے دانت نکلے تھے — اور اس کا باپ سر گریبان میں جھکائے تھا

که من نان و برگ از کجا آرمش — مروت نباشد که بگذارمش

کہ میں اس کے لئے روٹی اور توشہ کہاں سے لاؤں — اور یہ مروت نہیں کہ اس کو چھوڑ دوں

چو بیچاره گفت این سخن پیش جفت	نگه تا زن او را چه مردانه گفت
جب بیچارہ نے یہ بات اپنی بیوی سے کہی	دیکھ عورت نے اس کو کیا مردانہ جواب دیا
مخور هول ابلیس تا جان دهد	همان کس که دندان دهد نان دهد
شیطان سے نہ ڈر جب تک یہ لڑکا مرے	وہی جو دانت دیتا ہے روٹی بھی دیتا ہے
تواناست آخر خداوند روز	که روزی رساند تو چندین مسوز
آخر خداوند زور و قدرت والا ہے	جو روزی پہنچاتا ہے تو اس قدر مت سوز کر
نگارندهٔ کودک اندر شکم	نویسندهٔ عمر و روزیست هم
وہ پیٹ میں لڑکے کا نقش بناتا ہے	اور عمر اور روزی کا بھی لکھنے والا ہے
خداوندگاری که عبدی خرید	بدارد فکیف آنکه عبد آفرید
جس مالک نے غلام خرید کیا	وہ اختیار رکھتا ہے پس اس کا کیا حال ہے جس نے غلام پیدا کیا
ترا نیست آن تکیه بر کردگار	که مملوک را بر خداوندگار
تجھ کو وہ بھروسہ خداوند تعالے پر نہیں ہے	جو غلام کو مالک پر ہوتا ہے
شنیدی که در روزگار قدیم	شدی سنگ در دست ابدال سیم
سنا تو نے کہ پہلے زمانہ میں	ابدال کے ہاتھ میں پتھر چاندی ہو جاتا تھا
نپنداری این قول معقول نیست	چو قانع شدی سیم و سنگت یکیست
یہ خیال نہ کر کہ یہ قول معقول نہیں ہے	جب تو قانع ہوا تو پتھر و چاندی تیرے لیے یکساں ہے
چو طفل اندرون دارد از حرص پاک	چه مشتی زرش پیش و چه مشت خاک
جب کہ لڑکے کا دل حرص سے پاک ہے	تو اس کے سامنے کیا سونے کی مٹھی اور کیا خاک کی

خبر ده به درویش سلطان پرست ۔ که سلطان ز درویش مسکین‌تر است

فقیر بادشاہ پرست کو خبر دے ۔ کہ بادشاہ فقیر سے زیادہ غریب ہے

گدا را کند یک درم سیم سیر ۔ فریدون به ملک عجم نیم سیر

فقیر کو ایک درم چاندی سیر کر دیتی ہے ۔ اور فریدوں تمام ملک عجم لینے سے بھی نیم سیر ہے

نگهبانی ملک و دولت بلاست ۔ گدا پادشاهست و نامش گداست

ملک اور دولت کی نگہبانی کرنا بلا ہے ۔ فقیر درحقیقت بادشاہ ہے اگرچہ نام کا فقیر ہے

گدایی که بر خاطرش بند نیست ۔ به از پادشاهی که خرسند نیست

جو فقیر غم سے آزاد ہے ۔ اس بادشاہ سے بہتر ہے جو خوش نہیں ہے

بخسپند خوش روستایی و جفت ۔ بذوقی که سلطان در ایوان نخفت

کسان اور اس کی بیوی خوش سوتے ہیں ۔ اس مزے سے کہ بادشاہ محل میں نہ سویا

چو سیلاب خواب آمد و مرد برد ۔ چه بر تخت سلطان چه بر دشت کرد

جب نیند کا سیلاب آیا اور آدمی کو لے گیا ۔ تو کیا بادشاہ تخت پر اور کیا کرد جنگل میں

اگر پادشاهست اگر پینه دوز ۔ چو خفتند گردد شب هر دو روز

اگر بادشاہ ہے یا گدڑی پہننے والا ہے ۔ جب سو گئے تو دونوں کی رات دن ہو جاتی ہے

چو بینی توانگر سر از کبر مست ۔ برو شکر یزدان کن ای تنگدست

جب تو امیر کا سر غرور سے مست دیکھے ۔ جا اے مفلس خدا کا شکر کر

نداری بحمد الله آن دسترس ۔ که برخیزد از دستت آزار کس

خدا کا شکر کر کہ تجھے وہ طاقت حاصل نہیں ۔ کہ تیرے ہاتھ سے کسی کو آزار پہنچے

حکایت

قصہ

رباخواری از نردبانی فتاد	شنیدم که هم در نفس جان بداد
ایک سود خوار ایک سیڑھی سے گر پڑا	سنا میں نے کہ دم بھر میں جان دیدی
پسر چند روزی گرستن گرفت	دگر با حریفان نشستن گرفت
اس کا لڑکا چند دن روتا رہا	پھر دوستوں کے ساتھ بیٹھنے لگا
بخواب اندرش دید و پرسید حال	که چون رستی از حشر و نشر و سوال
خواب میں (باپ کو) دیکھا اور حال پوچھا	کہ تو کیونکر قیامت اور نکیرین کے سوال سے چھوٹا
بگفت ای پسر قصه بر من مخوان	بدوزخ درافتادم از نردبان
اس نے کہا اے لڑکے میری حالت نہ پوچھ	سیڑھی سے میں سیدھا دوزخ میں گر پڑا

حکایت

قصہ

شنیدم که صاحبدلی نیکمرد	یکی خانه بر قامت خویش کرد
سنا میں نے کہ ایک صاحبدل نیکمرد نے	ایک گھر اپنے قد کے موافق بنایا
کسی گفت میدانمت دسترس	کزین خانه بهتر کنی گفت بس
ایک شخص نے کہا میں تیری ہمت جانتا ہوں	کہ اس سے بہتر گھر بناوے (اس نے کہا بس)
چه میخواهی از طارم افراشتن	همینم بس از بهر بگذاشتن
تو کوٹھا بلند کرنے سے کیا حاصل کریگا	مجھے چھوڑ جانے کے لئے اتنا ہی کافی ہے

مکن خانه بر راه سیل ای غلام — که کس را نگشت این عمارت تمام

اے لڑکے سیلاب کے راستہ پر مکان نہ بنا — کیونکہ کسی کی یہ عمارت پوری نہیں ہوئی

نه از معرفت باشد و عقل و رای — که بر ره کند کاروانی سرای

یہ عقل اور معرفت اور رائے کے موافق نہیں ہے — کہ قافلہ والا راہ میں گھر بنا دے

حکایت

قصہ

یکی سلطنت ران صاحب شکوه — فرو خواست رفت آفتابش بکوه

ایک بادشاہ صاحب دبدبہ تھا — اس کے آفتاب (اقبال نے) پہاڑ کے پیچھے جانا چاہا

بشخصی در آن بقعه کشور گذاشت — که در دوده قایم مقامی نداشت

ایک شخص کو اسی مقام میں ملک دیدیا — کیونکہ وہ خاندان میں کوئی قایم مقام نہ رکھتا تھا

چو خلوت نشین کوس دولت شنید — دگر ذوق در کنج خلوت ندید

جب خلوت نشین نے دولت کا نقارہ سنا — پھر اس کے لیئے گوشہ تنہائی میں کچھ مزہ نہ رہا

چپ و راست لشکر کشیدن گرفت — دل پردلان زو رمیدان گرفت

دائیں بائیں لشکر کشی کرنے لگا — اور جوانمردوں کا دل اس سے بھاگنے لگا

چنان سخت بازو شد و تیز چنگ — که با جنگجویان طلب کرد جنگ

اس قدر سخت بازو و زبردست پنجہ والا تھا — کہ جنگ کرنیوالوں کے ساتھ جنگ کی خواہش کی

ز خصم پراگنده خلقی بکشت — دگر جمع گشتند هم رای و پشت

پریشان دشمن کے ایک گروہ کو مار ڈالا — اور دوسرے لوگ باہم اور متفق ہو کر آئے

چنانش در حصارش کشیدند تنگ — که عاجز شد از تیرباران و سنگ

قلعہ میں اس کو اس طرح گھیر لیا — کہ تیر اور پتھروں کی بارش سے عاجز ہو گیا

بر نیکمردی فرستاد کس — که صعبم فرو مانده فریادرس

ایک نیکمرد کے پاس ایک آدمی کو بھیجا — کہ میں سخت تکلیف میں ہوں میری مدد کو پہنچ

بہمت مدد کن کہ شمشیر و تیر — نہ در ہر وغای بود دستگیر

دعا سے مدد کر کیونکہ تلوار اور تیر — ہر لڑائی میں مددگار نہیں ہوتے

چو بشنید عابد بخندید و گفت — چرا نیم نانی نخورد و نخفت

جب عابد نے سنا ہنسا اور کہا — کیوں آدھی روٹی نہ کھائی اور نہ سویا

ندانست قارون نعمت پرست — که گنج سلامت بکنج اندر است

نعمت پرست قارون نے نہ جانا — کہ سلامتی کا خزانہ گوشۂ تنہائی میں ہے

گفتار در صبر بر ناتوانی بامید بهتری

ترقی کی امید میں کمزوری پر صبر کرنے کے بیان میں

کمال است در نفس مرد کریم — گرش زر نباشد چه نقصان و بیم

کریم آدمی کی ذات میں کمال ہے — اگر اس کے پاس روپیہ نہیں تو کیا نقصان اور خوف ہے

مپندار اگر سفله قارون شود — که طبع لئیمش دگرگون شود

اگر کمینہ قارون ہو جائے تو یہ نہ سمجھ — کہ اس کی سفلی طبیعت بدل جائیگی

وگر در نیابد کرم پیشه نان — نهادش توانگر بود همچنان

اور اگر سخی آدمی کو روٹی نہ ملے — تو اس کی ذات ویسے ہی امیر رہے گی

سخاوت زمین است و مال است زرع
بده کاصل خالی نماند ز فرع

سخاوت زمین ہے اور مال کھیتی ہے
تو دے کہ جڑ شاخ سے خالی نہیں ہوتی

خدائی که از خاک مردم کند
عجب دارم ار مردمی گم کند

وہ خدا جو خاک سے آدمی پیدا کرتا ہے
مجھے تعجب ہے کہ وہ کسی کا جوہر ضائع کرے

ز نعمت نهادن بلندی مجوی
که ناخوش کند آب استاده بوی

مال جمع کرنے سے بلندی نہ ڈھونڈھ
کیونکہ کھڑا پانی بدبو پیدا کرتا ہے

به بخشندگی کوش کآب روان
به سیلش تفقد کند آسمان

بخشش کرنے میں کوشش کر کیونکہ جاری پانی
سیلاب سے آسمان اسپر مہربانی کرتا ہے

گر از جاه و دولت بیفتد لئیم
دگر باره نادر شود مستقیم

اگر مرتبہ اور دولت سے کمینہ گر پڑے
دوسری دفعہ اس کے لئے سیدھا ہونا نادر ہوتا ہے

وگر قیمتی گوهری غم مدار
که ضائع نگرداندت روزگار

اور اگر تو قیمتی موتی ہے تو غم نہ رکھ
کیونکہ زمانہ تجھ کو ضائع نہ کرے گا

کلوخ ار چه افتاده باشد براه
نبینم که در وی کند کس نگاه

ڈھیلا اگر چہ راستہ میں پڑا ہوا ہو
میں نہیں دیکھتا کہ کوئی اس کی طرف دیکھے

وگر خرده زر ز دندان گاز
بیفتد به شمعش بجویند باز

اور اگر سونے کا ریزہ قینچی کے دانت سے
گر پڑے تو اس کو شمع سے تلاش کرتے ہیں

بدر می کنند آبگینه ز سنگ
کجا ماند آئینه در زیر زنگ

پتھر سے آئینہ باہر نکالتے ہیں
آئینہ کہاں زنگ میں رہ سکتا ہے

پسندیده و نغز باید خصال	که گاه آید و گه رود جاه و مال
خصلتیں پسندیدہ اور اچھی چاہئیں	کیونکہ مال و مرتبہ کبھی آجاتا ہے کبھی چلا جاتا ہے

حکایت در معنی آسانی در پی دشواری

مشکل کے بعد آسانی کی حقیقت کے بیان میں

شنیدم ز پیران شیرین سخن	که بود اندرین شهر پیری کهن
پیران شیریں زبان سے میں نے سنا ہے	کہ اس شہر میں ایک پورانا بوڑھا تھا
بسی دیده شاهان و دوران و امر	سر آورده عمری ز تاریخ عمر
بہت سے بادشاہ زمانہ و حکومت اس نے دیکھی تھی	عمر کی تاریخ سے ایک عمر آخر لایا (طبعی عمر تک پہنچا ہوا تھا)
درخت کهن میوه تازه داشت	که شهر از نکویی پر آوازه داشت
پرانا درخت (یہ بڈھا) میوہ تازہ رکھتا تھا (یعنی لڑکا)	کہ شہر میں اس کی خوبصورتی کی دھوم تھی
عجب در زنخدان آن دلفریب	که هرگز نبودست بر سرو سیب
اس دلفریب کی ٹھوڑی پر تعجب ہے	کیونکہ کبھی سرو کے سر پر سیب نہیں ہوا ہے
ز شوخی و مردم خراشیدنش	فرج دید در سر تراشیدنش
اس کی شوخی اور آدمیوں کے زخمی کرنے سے	اس کا سر مونڈنے میں ریا بیتے آسانی دیکھی
به موسی کهن عمر کوته امید	سرش کرد چون دست موسی سپید
استرے سے بوڑھے کم عمری کی امید والے نے	اس کا سر استرے کی حضرت موسیٰ کے ہاتھ کی طرح سفید کر دیا
ز سرتیزی آن آهن سنگ زاد	بعیبش پری رخ زبان در نهاد
سر تیزی یعنی تیز زبانی اس پتھر سے پیدا ہوئی	اس خوبصورت لڑکے نے نقص میں زبان کھولی۔

به مویی که کرد از نکوییش کم — نهادند حالی سرش در شکم

اس بال کے عوض میں جو اس کی خوبصورتی سے کم کیا — فوراً اس کا سر استرے کے پیٹ میں رکھ بند کر دیا

چو چنگ از خجالت سر خوبروی — نگونسار و در پیشش افتاده موی

چنگ کی طرح اس خوبصورت کا سر — اوندھا تھا اور اس کے آگے بال پڑے تھے

یکی را که خاطر در او رفته بود — چو چشمان دلبندش آشفته بود

ایک شخص جس کا دل اس سے ہاتھ لگا ہوا تھا — اس کے دلکش جیسا ہوا کی آنکھوں کی طرح پریشان تھا

کسی گفت جور آزمودی و درد — دگر گرد سودای باطل مگرد

ایک شخص نے کہا تو نے ظلم اور درد آزمایا — پھر بیہودہ خیال کے نزدیک نہ جا

ز مهرش بگردان چو پروانه پشت — که مقراض شمع جمالش بکشت

اس کی محبت سے پروانہ کی طرح پیٹھ پھیر — کیونکہ قینچی نے اس کی شمع جمال کو کاٹ دیا ہے

برآمد خروش از هوادار چست — که تردامن آن را بود عهد سست

چست و چالاک آدمی نے شور کیا — کہ گنہگاروں کا عہد کمزور ہوتا ہے

پسر خوش منش باید و خوبروی — پدر گو به جهلش بینداز موی

لڑکا نیک عادت اور خوبصورت چاہیئے — باپ اگرچہ جہالت سے اس کے بال مونڈ دے

مرا جان به مهرش برآمیخته ست — نه خاطر به موئی درآویخته ست

اس کی محبت میں میری جان ملی ہوئی ہے — نہ کہ میرا دل اس کے بال میں لٹکا ہوا ہے

چو روئی نکو داری انده مخور — که موی ار بیفتد بروید دگر

جب تیرا خوبصورت چہرہ ہے تو غم نہ کھا — کیونکہ بال اگر گر جائیں تو دوسری بار پیدا ہونگے

نه پیوسته رز خوشهٔ تر دهد	گهی برگ ریزد گهی بر دهد
انگور ہمیشہ خوشہ تر پیدا نہیں کرتا	کبھی پتے گراتا ہے اور کبھی پھل دیتا ہے
بزرگان چو خور در حجاب اوفتند	حسودان چو اخگر در آب اوفتند
بزرگ سورج کی طرح حجاب میں بیٹھتے ہیں	اور حاسد چنگاری کی طرح پانی میں گرتے ہیں
برون آید از زیر ابر آفتاب	بتدریج و اخگر بمیرد در آب
سورج بادل کے نیچے سے نکلتا ہے	آہستگی سے اور چنگاری پانی میں مرتی ہے
ز ظلمت مترس ای پسندیده دوست	چه دانی که آب حیات اندروست
اے پسندیدہ دوست تاریکی سے نہ ڈر	تو کیا جانے کہ آب حیات اس میں ہے
نه گیتی پس از جنبش آرام یافت	نه سعدی سفر کرد تا کام یافت
کیا جہان نے جنبش کے بعد آرام نہیں پایا	کیا سعدی نے سفر نہیں کیا یہاں تک کہ مقصد حاصل کیا
دل از بی مرادی بفکرت مسوز	شب آبستن است ای برادر بروز
دل نامرادی سے فکر میں نہ جلا	اے بھائی رات دن کے ساتھ حاملہ ہے

باب هفتم در تربیت

ساتواں باب تربیت کے بیان میں

سخن در صلاح است و تدبیر و خوی	نه در اسپ و میدان و چوگان و گوی
اس باب میں بہتری تدبیر اور عادت کا ذکر ہے	نہ گھوڑے اور میدان اور چوگان اور گیند کا
تو با دشمن نفس همخانه‌ئی	چه در بند پیکار بیگانه‌ئی
کیا تو نفس دشمن کے ساتھ ایک گھر میں رہتا ہے	کیا غیر کا مفت کام کرنے کی فکر میں ہے

عنان باز پیچان نفس از حرام	بمردی ز رستم گذشتند و سام
حرام سے نفس کی باگ کو پھیرنے والے	جوانمردی میں رستم اور سام سے سبقت لے گئے
کس از چون تو دشمن ندارد غمی	که با خویشتن بر نیائی همی
کوئی بھی تجھ جیسے دشمن سے خوف نہیں رکھتا	جبکہ تو اپنے ساتھ بر نہیں آتا
تو خود را چو کودک ادب کن بچوب	بگرز گران مغز مردم مکوب
تو اپنے آپ کو لڑکے کی طرح چھڑی سے ادب سکھلا	بھاری گرز کے ساتھ آدمیوں کا مغز نہ کوٹ
وجود تو شهریست پر نیک و بد	تو سلطان و دستور دانا خرد
تو وجود ایک نیکی اور بدی سے بھرا ہوا شہر ہے	تو بادشاہ اور وزیر عقلمند اور دانا ہے
همانا که دونان گردن فراز	درین شهر کبرند و سودای آز
تحقیق کہ کمینی گردنیں بلند کرنے والے (مغرور)	اس شہر میں تکبر غرور سودا اور طمع ہیں
رضا و ورع نیکنامان و حر	هوا و هوس راهزن کیسه بر
رضا اور پرہیزگاری نیکنام اور آزاد ہیں	حرص ہوا ڈاکو اور کیسہ کاٹنے والے
چو سلطان عنایت کند با بدان	کجا ماند آسایش بخردان
جب بادشاہ بروں کے ساتھ مہربانی کرے	تو پھر عقلمندوں کا آرام کہاں رہے
ترا شهوت و حرص و کین و حسد	چو خون در رگانند و جان در جسد
تجھے خواہش و حرص اور کینہ و حسد	خون کی طرح رگوں میں اور جان کی طرح جسم میں ہیں
گر این دشمنان تربیت یافتند	سر از حکم و رای تو بر تافتند
اگر ان دشمنوں نے پرورش پائی	تو سر تیری رائے اور حکم سے پھیرا

هوا و هوس را نماند ستیز — چو بینند سرپنجهٔ عقل تیز

حرص و خواہش کی لڑائی نہیں رہتی — جب عقل کے پنجہ کو مضبوط دیکھتے ہیں

نه بینی که شب دزد و اوباش و خس — نگردند جایی که گردد عسس

تو نہیں دیکھتا رات کے چور کمینے اور بدمعاش — اس جگہ نہیں جاتے جہاں کوتوال پھرتا ہے

رئیسی که دشمن سیاست نکرد — هم از دست دشمن ریاست نکرد

جس سردار نے دشمن کو تنبیہ نہ کی — وہ دشمن کے ہاتھ سے حکومت نہ کرسکا

نخواهم درین نوع گفتن بسی — که حرفی بس از کار بندد کسی

میں اس بارے میں زیادہ کہنا نہیں چاہتا — کیونکہ ایک حرف ہی کافی ہے اگر اس پر عمل کرے

گفتار در فضیلت خاموشی و حلاوت خویشتن داری

خاموشی کی فضیلت اور خود داری کی لذت کے بیان میں

اگر پای در دامن آری چو کوه — سرت ز آسمان بگذرد در شکوه

اگر تو اپنے پاؤں کو پہاڑ کی طرح دامن میں [illegible] — تو تیرا سر دبدبہ میں آسمان سے بھی بلند ہو جائے

زبان درکش آن مرد بسیاردان — که فردا قلم نیست بر بی زبان

اے مرد بہت علم والے زبان بند کر — کیونکہ کل قیامت کو بے زبان کا حساب نہیں

صدف وار گوهرشناسان راز — دهن جز به لؤلؤ نکردند باز

سیپی کی طرح راز کے موتی کو پہچاننے والوں نے — منہ کو سوائے موتی لینے کے نہ کھولا

فراوان سخن باشد آگنده گوش — نصیحت نگیرد مگر در خموش

بہت باتیں کرنیوالا بہرہ ہوتا ہے — نصیحت اثر نہیں کرتی مگر چپ میں

چو خواهی که گویی نفس بر نفس	حلاوت نیابی ز گفتار کس
جو تو چاہتا ہے کہ دمبدم بات کہے	تو تو کسی کی کلام میں مزہ نہ پائیگا
نباید سخن گفت ناساخته	نشاید بریدن نینداخته
ناموافق بات نہ کرنی چاہیئے	اور ناتمام بات کو کاٹنا چاہیئے
تأمل کنان در خطا و صواب	به از ژاژخایان حاضر جواب
نیک اور بد بات میں غور کرنے والے	بیہودہ حاضر جوابوں سے بہتر ہیں
کمال است در نفس انسان سخن	تو خود را بگفتار ناقص مکن
انسان کی ذات میں سخن کمال ہے	تو اپنے آپ کو باتوں سے ناقص نہ بنا
کم آواز هرگز نبینی خجل	جوی مشک بهتر که یک توده گل
کم سخن آدمی شرمندگی نہیں اٹھاتا	ایک جو بھر مشک بہتر ہے ایک ڈھیر مٹی سے
حذر کن ز نادان ده مرده گوی	چو دانا یکی گوی و پرورده گوی
دس آدمیوں کے برابر باتوں کرنے والے سے حذر کر	دانا کی طرح ایک بات کہو لیکن معقول کہو
صد انداختی تیر و هر صد خطاست	اگر هوشمندی یک انداز و راست
تو نے سو تیر چلائے لیکن سو ہی خطا رہیں	اگر تو ہوشمند ہے تو ایک درست تیر چلا
چرا گوید آن چیز در خفیه مرد	که گر فاش گردد شود روی زرد
وہ چیز پوشیدگی میں آدمی کیوں کہے	کہ اگر وہ ظاہر ہو جائے تو شرمندہ ہو
مکن پیش دیوار غیبت بسی	بود کز پسش گوش دارد کسی
دیوار کے سامنے زیادہ غیبت نہ کر	ممکن ہے کہ اس کے پیچھے کوئی سننے والا ہو

درون دلت شهربندست راز ۔ نگر تا نه بیند در شهر باز

تیرے دل کے اندر راز کی شہر پناہ ہے ۔ خیال رکھنا کہ کوئی شہر کا دروازہ کھلا نہ دیکھے

ازان مرد دانا دهان دوخته ست ۔ که بیند که شمع از زبان سوخته ست

اس لئے مرد عقلمند نے دہن سی لیا ہے ۔ کیونکہ وہ دیکھتا ہے کہ شمع زبان سے جلی ہے

حکایت در حفظ اسرار

بھید کے پوشیدہ رکھنے کے بیان میں

تکش با غلامان یکی راز گفت ۔ که این را نشاید بکس باز گفت

تکش بادشاہ نے غلاموں سے ایک راز کہا ۔ کہ اس کو پھر کسی سے نہ کہنا چاہیئے

بسالی نیامد ز دل بر دهان ۔ بیکروز شد منتشر در جهان

ایک سال تک وہ (راز) دل سے منہ پر نہ آیا ۔ ایک روز جہان میں پھیل گیا

بفرمود جلاد را بی دریغ ۔ که بردار سرهای اینان بتیغ

بادشاہ نے بے دریغ جلاد کو حکم دیا ۔ کہ ان کے سر تلوار سے کاٹ دے

یکی زان میان گفت و زنهار خواست ۔ مکش بندگان کین گنه از تو خاست

ایک نے ان میں سے پناہ چاہی اور کہا ۔ غلاموں کو قتل نہ کر یہ گناہ تجھ سے ہوا ہے

تو اول نبستی که سرچشمه بود ۔ چو سیلاب شد پیش بستن چه سود

تو نے اول بند نہ کیا کہ سرچشمہ تھا ۔ جب سیلاب ہو گیا تو پھر بند باندھنے سے کیا فائدہ

تو پیدا مکن راز دل بر کسی ۔ که او خود بگوید بر هر کسی

تو دل کا بھید کسی پر ظاہر نہ کر ۔ کیونکہ وہ خود ہر شخص کو کہہ دے گا

جواہر بگنجینہ داران سپار ولی راز را خویشتن پاس دار

جواہرات کو خزانچیوں کے سپرد کر لیکن راز کو اپنے پاس رکھ

سخن تا نگوئی بر او دست ہست چو گفتہ شود یابد او بر تو دست

جب تک تو بات نہ کہے تب تک وہ تیرے اختیار میں ہے جب تو اسے کہہ دے تو پھر وہ تجھ پر قابض ہے

سخن دیو بندیست در چاہ دل ببالائی کام و زبانش مہل

بات دیو کی طرح دل کے کنوئیں میں قید ہے تالو اور زبان کے اوپر اس کو مت لا

توان باز دادن رہ نرہ دیو ولی باز نتوان گرفتن بریو

سرکش دیو کی راہ کھول دینا ممکن ہے لیکن پھر مکر سے پکڑنا نا ممکن ہے

تو دانی کہ چون دیو رفت از قفس نیاید بلاحول کس باز پس

تو جانتا ہے کہ جب دیو قفس سے بھاگ گیا تو پھر کسی کی لاحول سے واپس نہیں آتا

یکی طفل بردارد از رخش بند نیاید بصد رستم اندر کمند

اگر ایک لڑکا رخش کا رستم کا گھوڑا بند کھول دے تو پھر سو رستم سے بھی وہ کمند میں نہیں آتا

مگوی آنکہ گر برملا اوفتد وجودی از آن در بلا اوفتد

مت کہہ اگر وہ بات ظاہر ہو جاوے تو کوئی شخص آدمی اس سے مصیبت میں مبتلا ہو

بدہقان نادان چہ خوش گفت زن بدانش سخن گوی یا دم مزن

جاہل دہقان سے اس کی عورت نے کیا خوب کہا عقل سے بات کہہ یا دم نہ مار

حکایت سلامت جاہل در حجاب خاموشی

جاہل کی سلامتی چپ رہنے کے پردے میں

یکی خوب خلق و خلق پوش بود	که در مصر یکچند خاموش بود
ایک شخص شیریں خصلت والا اور خرقہ پوش تھا	مصر میں چند دن تک چپ رہا
خردمند مردم ز نزدیک و دور	بگردش چو پروانہ جویان نور
عقلمند لوگ نزدیک اور دور سے	اس کے گرد پروانے کی طرح نور ڈھونڈنے والے
تفکر شبی با دل خویش کرد	کہ پوشیدہ زیر زبانست مرد
ایک رات اس نے اپنے دل میں غور کیا	کہ مرد کا کمال زبان کے نیچے چھپا ہوا ہے
اگر من چنین سر بخود در برم	چہ دانند مردم کہ دانشورم
اگر میں اسی طرح اپنا سر جھکائے رکھوں	تو لوگ کیا جانیں کہ میں عقلمند ہوں
سخن گفت و دشمن بدانست و دوست	کہ در مصر نادان تر از وی ہموست
اس نے بات کہی اور دوست اور دشمن نے سمجھا	کہ مصر میں اس سے زیادہ بیوقوف وہی ہے
حضورش پریشان شد و کار زشت	سفر کرد و بر طاق مسجد نبشت
اس کی محفل پریشان اور کام خراب ہو گیا	سفر کیا اور مسجد کے طاق پر لکھا
در آئینہ گر خویشتن دیدمی	بہ بیدانشی پردہ ندریدمی
اگر میں آئینہ میں اپنے آپ کو دیکھتا	تو بیوقوفی سے اپنا عیب ظاہر نہ کرتا
چنین زشت از آن پردہ برداشتم	کہ خود را نکو روی پنداشتم
اس طرح برا پردہ میں نے اس سے اٹھایا	کہ اپنے آپ کو خوبصورت (یعنی اچھا جانتا)
کم آواز را باشد آوازہ تیز	چو گفتی و رونق نماندت گریز
کم بولنے والے کی آواز تیز ہوتی ہے	جب تو نے کہا تیری رونق نہ رہی اب تو بھاگ

ترا خامشی ای خداوند ہوش — وقارست و نااہل را پردہ پوش

اے صاحب ہوش تیرے لیے خاموشی — عزت ہے اور بیوقوف کی پردہ پوش

اگر عالمی ہیبت خود مبر — وگر عامی پردۂ خود مدر

اگر تو عالم ہے تو اپنی ہیبت نہ کھو — اور اگر عامی ہے تو اپنا پردہ نہ پھاڑ

ضمیر دل خویش منمای زود — کہ ہرگہ کہ خواہی توانی نمود

اپنے دل کا راز جلدی نہ کہو — کیونکہ جب بھی تو چاہے کہہ سکتا ہے

ولیکن چو پیدا شود راز مرد — بکوشش نشاید نہان باز کرد

لیکن جب مرد کا راز ظاہر ہو جائے — تو پھر کوشش سے بھی پوشیدہ کرنا ناممکن ہے

قلم سر سلطان چہ نیکو نہفت — کہ تا کارد بر سر نبودش نگفت

قلم نے بادشاہ کا راز کیا اچھی طرح چھپایا — کیونکہ جب تک چاقو نے اس کا سر نہ کاٹا نہ کہا

بہایم خموشند و گویا بشر — پراگندہ گوی از بہایم بتر

چوپائے خاموش اور آدمی بولتے ہیں — بیہودہ باتیں کرنیوالا چوپایوں سے بدتر ہے

چو مردم سخن گفت باید بہوش — وگرنہ شدن چون بہایم خموش

آدمی کی طرح بات ہوش سے کرنی چاہیے — ورنہ چوپایوں کی طرح چپ رہنا بہتر ہے

بنطق ست و عقل آدمی زادہ فاش — چو طوطی سخن گوی نادان خموش

آدمی زادہ عقل اور نطق سے مشہور ہے — طوطی کی طرح بات کہو اور بیوقوف نہ بن

حکایت

قصہ

یکی ناسزا گفت در وقت جنگ	گریبان دریدند ویران بچنگ
ایک شخص نے جنگ کے وقت بیہودہ باتیں کہیں	لوگوں نے اس کا گریبان چنگل سے پھاڑ دیا
قفا خورده عریان و گریان نشست	جهاندیده گفتش ای خودپرست
گردنی کھائی روتا ہوا ننگا ہوکر بیٹھا	ایک شخص جہاندیدہ نے اسکو کہا اے خودپرست
چو غنچه گرت بسته بودی دهن	دریده ندیدی چو گل پیرهن
اگر غنچہ کی طرح تیرا منہ بند ہوتا	تو تو پھول کی طرح اپنا منہ پھٹا ہوا نہ دیکھتا
سراسیمه گوید سخن بر گزاف	چو طنبور بی مغز بسیار لاف
پریشان آدمی بیہودہ باتیں کرتا ہے	جس طرح طنبور بے مغز بہت شور کرتا ہے
نه بینی که آتش زبانست و بس	به آبی توان کشتنش در نفس
تو نہیں دیکھتا کہ زبان آگ ہے اور بس	اس کو دم بھر میں پانی سے بجھانا چاہیے
گر هست مرد از هنر بهره ور	هنر خود بگوید نه صاحب هنر
اگر آدمی ہنر سے بہرہ ور ہے	تو ہنر خود کہتا ہے نہ کہ ہنرور
اگر مشک خالص نداری مگوی	گرت هست خود فاش گردد ببوی
اگر تیرے پاس مشک خالص نہیں تو مت کہہ	جو ہے تو اپنی بو سے کہے گی
بسوگند گفتن که زر مغربیست	چه حاجت محک خود بگوید که چیست
قسم کھا کر کہنا کہ سونا مغربی ہے یعنے خالص ہے	اس کی کیا حاجت ہے کسوٹی خود بتلا دیگی
بگویند ازین حرفگیران هزار	که سعدی نه اهل است آمیزگار
اسی سبب سے ہزاروں نکتہ چین کہتے ہیں	کہ سعدی نالائق اور نہ ملنسار ہے

روا باشد ار پوستینم درند ۔ کہ طاقت ندارم کہ مغزم برند

اور ہو سکتا اگر میری پوستین پھاڑیں (یعنی عیب جوئی کریں) ۔ کیونکہ مجھ میں طاقت نہیں کہ میرا مغز کھائیں

حکایت

قصہ

عضد را پسر سخت رنجور بود ۔ شکیب از نہاد پدر دور بود

عضد الدولہ کا لڑکا سخت بیمار تھا ۔ باپ کی طبیعت سے صبر دور تھا

یکی پارسا گفتش از روی پند ۔ کہ بگذار مرغان وحشی ز بند

ایک پارسا نے نصیحت کے طور پر کہا ۔ کہ گرفتار پرندوں کو چھوڑ دے

قفس ہای مرغ سحرخوان شکست ۔ کہ در بند ماند چو زندان شکست

صبح کی بولنے والی چڑیوں کے قفس توڑ دیئے ۔ کون قید میں رہتا ہے جب قید خانہ توڑ دیا جائے

نگہ داشت بر طاق بستان سرای ۔ یکی نامور بلبل خوش سرای

محل کے طاق پر رہنے دی ۔ ایک مشہور گانے والی بلبل

پسر صبحدم سوی بستان شتافت ۔ جز آن مرغ بر طاق ایوان نیافت

لڑکا صبح کے وقت باغ کو گیا ۔ محل کے طاق پر سوائے اس بلبل کے کسی کو نہ پایا

بخندید کای بلبل خوش نفس ۔ تو از گفت خود ماندۂ در قفس

ہنسا کہ اے خوش آواز بلبل ۔ تو اپنی باتوں کی وجہ سے قفس میں رہ گئی ہے

ندارد کسی با تو ناگفتہ کار ۔ ولیکن چو گفتی دلیلش بیار

تجھ خاموش کے ساتھ کوئی کام نہیں رکھتا ۔ لیکن جب تو نے کہا تو اس کی دلیل بیان کر

چو سعدی که چندی زبان بسته بود — ز طعن زبان آوران رسته بود

سعدی کی طرح جس نے چند دن زبان بند رکھی تھی — اور شاعروں کے طعن سے بچا ہوا تھا

کسی گیرد آرام دل در کنار — که از صحبت خلق گیرد کنار

وہی شخص دل کا آرام حاصل کرتا ہے — جو لوگوں کی صحبت سے کنارہ اختیار کرتا ہے

مکن عیب خلق ای خردمند فاش — به عیب خود از خلق مشغول باش

اے عقلمند لوگوں کے عیب ظاہر نہ کر — لوگوں کے عیب سے اپنے عیب کی طرف مشغول رہ

چو باطل سرایند مگمار گوش — چو بی ستر بینی بصیرت بپوش

جب جھوٹ بات کہیں تو کان مت لگا — جب بے پردہ دیکھے تو پردہ پوشی کر

حکایت

قصہ

شنیدم که در بزم ترکان مست — مریدی دف و چنگ مطرب شکست

سنا میں نے کہ مست ترکوں کی محفل میں — ایک مرید نے مطرب کا دف و چنگ توڑ دیا

چو چنگش کشیدند حالی بموی — غلامان و چون دف زدندش بروی

چنگ کی طرح اس کے بال پکڑ کر کھینچے — غلاموں نے دف کی طرح اس کے منہ کو پیٹا

شب از درد چوگان و سیلی نخفت — دگر روز پیرش به تعلیم گفت

رات کو درد اور طمانچوں کی وجہ سے نہ سویا — دوسرے دن پیر نے اس کو تعلیم دی

نخواهی که باشی چو دف روی ریش — چو چنگ ای برادر سر انداز پیش

اگر تو نہیں چاہتا کہ دف کی طرح زخمی منہ ہو — تو چنگ کی طرح اے بھائی اپنا منہ جھکا دے

مثل

مثال

دو کس گرد دیدند و آشوب و جنگ ❊ پراگنده نعلین و پرنده سنگ

دو آدمیوں نے گرد شور اور لڑائی دیکھی ❊ جوتے اچھلتے اور پتھر اڑتے ہوئے دیکھے

یکی فتنه دید از طرف برشکست ❊ یکی در میان آمد و سر شکست

ایک شخص نے لڑائی دیکھی اور دوسری طرف ہٹ گیا ❊ ایک شخص اس کے درمیان میں اور سر تڑوایا

کسی خوشتر از خویشتن دار نیست ❊ که با خوب و زشت کسش کار نیست

کوئی شخص اپنے آپ کو بچا ہوا سے اچھا نہیں ❊ کہ اس کو کسی کے برے طرح سے کام نہیں

ترا دیده در سر نهادند و گوش ❊ دهن جای گفتار و دل جای هوش

تیری آنکھیں اور کان سر میں لگائے ❊ منہ بولنے کے لیے اور دل ہوش کی جگہ ہے

مگر باز دانی نشیب از فراز ❊ نگویی که این کوته است آن دراز

تاکہ پستی سے بلندی کو جدا جانے ❊ تو یہ نہ کہہ کہ یہ چھوٹا ہے اور بڑا ہے

حکایت در معنی خاموشی و آفت بسیار سخنی

چپ رہنے کے آرام کی حقیقت اور بہت باتیں کرنے کی مصیبت کے بیان میں

چنین گفت پیری پسندیده هوش ❊ خوش آید سخنهای پیران بگوش

ایک عقلمند بوڑھے نے یہ کہا ہے ❊ بوڑھے لوگوں کی باتیں کانوں کو بھلی معلوم دیتی ہیں

که در هند رفتم بکنجی فراز ❊ چه دیدم چو یلدا سیاهی دراز

کہ میں ہندوستان میں ایک کنارہ کی طرف گیا ❊ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک حبشی اندھیری رات کی طرح لمبا تھا

در آغوش او دختری چون قمر	فرو بردہ دندان بلبہاش در
اس کی گود میں ایک لڑکی ماہتاب کی طرح تھی	اور اس کے لبوں کو اپنے دانتوں سے کاٹتا تھا
چنان تنگش آوردہ اندر کنار	کہ پنداری اللیل یغشی النہار
اس طرح اس کو اپنی گود میں دبایا ہوا تھا	کہ جانے کہ رات دن کو چھپا رہی ہے
مرا امر معروف دامن گرفت	فضول آتشی گشت و در من گرفت
امر معروف نے میرا دامن پکڑا	فضول آگ بھڑکی اور میرے دامن کو لگی
طلب کردم از پیش و پس چوب و سنگ	کہ ای ناخدا ترس بی نام و ننگ
میں نے آگے پیچھے سے پتھر اور لکڑی تلاش کی	اور کہا اے خدا سے بے خوف بے نام و بے شرم
بہ تشنیع و دشنام و آشوب و زجر	سپید از سیاہ فرق کردم چو فجر
طعنے گالیاں اور شور اور جھڑکی سے	صبح کی طرح سیاہ کو سفید سے علیحدہ کر دیا
شد آن ابر ناخوش ز بالای باغ	پدید آن بیضہ از زیر زاغ
وہ ناخوش بادل باغ کے اوپر سے ہٹا	اور وہ انڈا کوے کے نیچے سے ظاہر ہوا
ز لاحولم آن دیو ہیکل بجست	پری پیکر اندر من آویخت دست
میرے لاحول سے وہ شیطان صورت بھاگا	اس پری چہرہ لڑکی نے مجھ سے لپٹ کر ہاتھ ڈال دیئے
کہ ای زرق سجادہ دلق پوش	سیہ کار دنیا خر دین فروش
کہ اے مکر کے نمازی اور مکر کی گدڑی والے	کہ اے گناہگار دنیا کے خریدنے اور دین کے فروخت کرنے والے
مرا عمرہا دل ز کف رفتہ بود	برین شخص و جان بروی آشفتہ بود
ایک مدت سے میرا دل ہاتھ سے گیا ہوا تھا	اس شخص پر اور میری جان اس پر شیفتہ تھی

کنون پخته شد لقمهٔ خام من	که گرمش بدر کردی از کام من
اب جبکہ میرا کچا لقمہ پک گیا تھا	تو نے میرے تالو سے گرم ہی اس کو باہر کر دیا
تظلم برآورد و فریاد خواند	که شفقت برافتاد و رحمت نماند
اس عورت نے نالہ و فریاد شروع کیا	مہربانی جاتی رہی اور رحمت باقی نہ رہی
نماند از جوانان کسی دستگیر	که بستاندم داد ازین مرد پیر
کہ کوئی بھی جوانوں میں مددگار نہیں رہا	کہ اس بوڑھے آدمی سے میرا بدلہ لے
که شرمش نیاید ز پیری همی	زدن دست در ستر نامحرمی
کہ اس کو اس بڑھاپے میں شرم نہیں آتی	ایک نامحرم عورت کے پردہ میں ہاتھ مارنے سے
همی کرد فریاد و دامن بچنگ	مرا مانده سر در گریبان ز ننگ
وہ فریاد کرتی تھی اور میرا دامن اس کے ہاتھ میں تھا	اور شرم سے میرا سر گریبان میں تھا
برون رفتم از جامه در دم چو سیر	که ترسیدم از زجر برنا و پیر
میں ایک لمحہ میں لہسن کی طرح کپڑوں سے باہر ہو گیا	کیونکہ جوانوں اور بوڑھوں کی ملامت سے ڈرتا تھا
برهنه دوان رفتم از پیش زن	که در دست او جامه بهتر که من
میں عورت کے آگے سے ننگا بھاگا	کیونکہ اس کے ہاتھ میں میرا جامہ بہتر نہ کہ میں
پس از مدتی کرد بر من گذار	که میدانیم گفتمش زینهار
ایک مدت کے بعد وہ میرے سامنے سے گزری	کہ مجھ کو تو جانتا ہے میں نے کہا ہرگز نہیں
که من توبه کردم بدست تو بر	که گرد فضولی نگردم دگر
میں نے تیرے ہاتھ پر توبہ کی	کہ فضول کاموں کے گرد پھر نہ پھروں گا

کسی را نیاید چنین کار پیش ॥ که عاقل نشیند پس کار خویش

کسی کو یہ معاملہ پیش نہیں آتا ॥ جو کہ اپنے کام کے پیچھے عقلمندوں کے پاس بیٹھتا ہے

ازین شنعت این پند برداشتم ॥ دگر دیده نادیده انگاشتم

اس رسوائی سے میں نے یہ نصیحت حاصل کی ॥ کہ دوسری دفعہ دیکھے ہوئے معاملہ کو بے دیکھا ہوا سمجھا

گرت عقل و رای است و تدبیر و هوش ॥ چو سعدی سخن گوی ورنه خموش

اگر تجھ میں عقل رائے تدبیر اور ہوش ہے ॥ تو سعدی کی طرح بات کر ورنہ خاموش رہو

حکایت در فضیلت ستر پوشی

پردہ پوشی کی فضیلت کے بیان میں

یکی پیش داود طائی نشست ॥ که دیدم فلان صوفی افتاده مست

ایک شخص داؤد طائی کے پاس بیٹھا اور کہا ॥ کہ میں نے فلاں صوفی کو مست پڑا ہوا دیکھا

قی آلوده دستار و پیراهنش ॥ گروهی سگان حلقه پیرامنش

اس کا کرتہ اور پگڑی قے میں بھرا ہوا تھا ॥ اور کتوں کا ایک گروہ اس کے گرد جمع تھا

چو فرخنده خوی این حکایت شنید ॥ ز گوینده ابرو بهم در کشید

جب اس مبارک خصلت نے یہ قصہ سنا ॥ تو کہنے والے پہ ناراض ہوئے

زمانی برآشفت و گفت ای رفیق ॥ بکار آید امروز یار شفیق

کچھ دیر خفا رہے پھر کہا اے مہربان ॥ آج کے دن مہربان دوست کام آتا ہے

برو زان مقام شنیعش بیار ॥ که در شرع نهی است و بر خرقه عار

جا اور اس برے مقام سے اس کو لے آ ॥ کیونکہ جو کام اس نے کیا ہے شرع میں منع اور فقیری کیلئے عار

به پشتش بر آور چو مردان که مست	عنان طریقت ندارد بدست
مردوں کی طرح اس کو پیٹھ پر لا کیونکہ مدہوش	اختیار کی باگ اپنے ہاتھ میں نہیں رکھتا
نیوشنده شد زین سخن تنگدل	بفکر فرو رفت چون خر بگل
سننے والا اس بات سے آزردہ ہوا	سوچ میں پھنس گیا جیسے گدھا کیچڑ میں پھنستا ہے
نه یارا که فرمان نگیرد بگوش	نه رغبت که مست اندر آرد بدوش
نہ اس بات کی طاقت کہ حکم کو نہ سنے	اور نہ رغبت کہ مدہوش کو کندھوں پہ اٹھا کر لائے
زمانی بپیچید درمان ندید	ره سر کشیدن ز فرمان ندید
کچھ دیر پیچ و تاب کھاتا رہا اور علاج نہ دیکھا	اور حکم سے سرتابی کرنے کا راستہ نہ پایا
میان بست بی اختیارش بدوش	درآورد شهری بر او عام جوش
کمر باندھی اور اس کو بے اختیار کندھوں پر	اٹھا کر لایا اور شہر والوں نے شور کیا
یکی طعنه میزد که درویش بین	زهی پارسائی و تقوی و دین
ایک طعنہ دیتا تھا کہ فقیر کو دیکھو	کیا خوب پارسائی تقویٰ اور دین ہے
یکی صوفیان بین که می خورده اند	مرقع به سیکی گرو کرده اند
ایک کہتا تھا صوفیوں کو دیکھو کہ شراب پی ہے	اور گدڑی کو شراب کے عوض میں گرو رکھا ہے
اشارت کنان این و آن را بدست	که این سرگرانست و آن نیم مست
اس کو اس کو ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہوئے	کہ یہ مدہوش ہے اور وہ نیم مستا ہے
بگردن بر از جور دشمن حسام	به از شنعت شهر و جوش عوام
گردن پہ دشمن کے ظلم سے تلوار	بہتر ہے شہر کی طعنہ زنی اور عام لوگوں کے جوش سے

بلا خورد و روزی بمحنت گذاشت	بناکام سرش بجائی که داشت
غم کھایا اور ایک دن محنت میں گذارہ	آخر اس کو مناسب جگہ پر لے گیا تھا
شب از شرمساری و فکرت نخفت	بخندید طائی دگر روز و گفت
رات بھر شرمندگی اور فکر سے نہ سویا	دوسرے دن طائی ہنسے اور فرمایا
مریز آبروی برادر بکوی	که دهرت نریزد بشهر آبروی
بھائی کی آبرو گلی میں نہ گرا	کہ زمانہ تیری آبرو شہر میں گرا

حکایت

قصہ

بد اندر حق مردم نیک و بد	مگوی ای جوانمرد صاحب خرد
نیک اور بد لوگوں کے حق میں	اے جوانمرد صاحب عقل نہ کہو
که بد مرد را خصم خود می کنی	وگر نیک مرد است بد می کنی
کیونکہ برے آدمی کو اپنا دشمن بناتا ہے	اور اگر نیک مرد ہے تو تو برا کرتا ہے
ترا هر که گوید فلان کس بد است	چنین دان که در پوستین خود است
تجھے جو شخص کہے کہ فلاں آدمی برا ہے	تو یہ سمجھ کہ وہ اپنی عیب گوئی میں ہے
که فعل فلان را بباید بیان	وزین فعل بد می ترا بد عیان
کیونکہ فلاں شخص کے فعل کے ثبوت کیلئے کافی بیان چاہئے	اور اس سے تو فعل بد ٹپک رہا ہے
به بد گفتن خلق چون دم زدی	اگر راست گوئی سخن هم بدی
لوگوں کی برائی بیان کرنے میں جب تونے دم مارا	اگر تو سچ بھی کہے تو یہ برائی ہے

حکایت

قصہ

زبان کرد شخصی بغیبت دراز — بدو گفت دانندۂ سرفراز

ایک شخص نے بدگوئی میں زبان لمبی کی — اس کو ایک سربلند عقلمند نے کہا

کہ یاد کسان پیش من بد مکن — مرا بدگمان در حق خود مکن

کہ لوگوں کو میرے سامنے برائی سے یاد نہ کر — اور اپنے حق میں مجھے بدگمان نہ بنا

گرفتم ز تمکین او کم شود — نخواہد بجاہ تو اندر فزود

میں نے فرض کیا کہ تو نے اس کا مرتبہ کم کردیا — لیکن تیری عزت میں بھی زیادتی نہ ہوئی

حکایت

قصہ

کسی گفت پنداشتم طیبت است — کہ دزدی بسامان‌تر از غیبت است

کسی نے کہا اور میں نے اس کو مذاق سمجھا — کہ چوری کرنا غیبت سے بہتر ہے

بدو گفتم ای یار آشفتہ ہوش — شگفت آید این داستانم بگوش

میں نے اس سے کہا کہ اے یار پریشان ہوش والے — یہ بات میرے کان کو تعجب معلوم دیتی ہے

بہ ناراستی در چہ بینی بہی — کہ بر غیبتش مرتبت می نہی

چوری میں تو کیا بھلائی دیکھتا ہے — کہ اس کا مرتبہ غیبت سے زیادہ بیان کرتا ہے

بلی گفت دزدان تہور کنند — بہ بازوی مردی شکم پر کنند

کہا ہاں چور بہادری کرتے ہیں — اور بہادری سے پیٹ پالتے ہیں

نہ غیبت کن ناسزاوار مرد	کہ دیوان سیاہ کرد چیزی نخورد
نہ کہ غیبت کرنے والے نالایق مرد کی طرح	نامہ اعمال کو سیاہ کیا اور کوئی چیز نہ کھائی

حکایت

قصہ

مرا در نظامیہ ادرار بود	شب و روز تلقین و تکرار بود
مدرسہ نظامیہ میں میرا وظیفہ مقرر تھا	رات دن تعلیم و تکرار سے کام تھا
مر استاد را گفتم ای پر خرد	فلان یار بر من حسد می برد
میں نے استاد سے کہا کہ اے عقلمند	کہ فلاں دوست مجھ پر حسد کرتا ہے
چو من داد معنی وہم در حدیث	برآید بہم اندرون خبیث
جب میں حدیث میں معنے بیان کرتا ہوں	تو خبیث آدمی کا دل آزردہ ہوتا ہے
شنید این سخن پیشوای ادب	بہ تندی برآشفت گفت ای عجب
استاد نے یہ بات سنی	بہت خفا ہوا اور کہا کہ تعجب ہے
حسودی پسندت نیاید ز دوست	ندانم کہ گفتت کہ غیبت نکوست
دوست سے حسد کرنا تجھ پسند نہیں آتا	میں نہیں جانتا کہ کس نے تجھ کو کہا ہے کہ غیبت اچھی ہے
گر او راہ دوزخ گرفت از خسی	ازین راہ دیگر تو در وی رسی
اگر اس نے کمینہ پن سے دوزخ کی راہ لی	تو تو اس دوسری راہ (غیبت) دوزخ میں پہنچیگا۔

حکایت

قصہ

کسی گفت حجاج خونخوارہ ایست — دلش ہمچو سنگ سیاہ پارہ ایست

ایک شخص نے کہا کہ حجاج بن یوسف ظالم ہے — اس کا دل سیاہ پتھر کے ٹکڑے کی طرح ہے

نترسد ہمی ز آہ و فریاد خلق — خدایا تو بستان ازو داد خلق

لوگوں کی آہ و فریاد سے نہیں ڈرتا — اے خدا تو اس سے خلق کا انصاف (بدلہ لے)

جہاندیدۂ پیر دیرینہ زاد — جوان را یکی پند پیرانہ داد

ایک جہاندیدہ پرانی طبیعت کے بوڑھے نے — جوان کو ایک نصیحت بوڑھوں والی دی

کزو داد مظلوم مسکین او — بخواہند و از دیگران کین او

کہ اس حجاج سے مسکین لوگوں کا بدلہ — چاہینگے (قیامت کے روز) اور دوسرے لوگوں سے اس کا بدلہ

تو دست ازوی و روزگارش بدار — کہ خود زیر دستش کند روزگار

تو اس سے اور اس کے زمانہ سے ہاتھ اٹھا — کیونکہ زمانہ خود اس کو عاجز کر دے گا

نہ بیداد ازو بہرہ مند آمدم — نہ نیز از تو غیبت پسند آمدم

مجھ کو اس کا ظلم پسند نہیں آیا — اور نہ تجھ سے اس کی بدگوئی پسند آئی

بدوزخ برد مدبری را گناہ — کہ پیمانہ پر کرد و دیوان سیاہ

اس بدبخت کو گناہ دوزخ میں بھیجیگا — کہ زندگی آخر کی اور نامۂ اعمال کو سیاہ کیا

دگر کس بغیبت پیش می دود — مبادا کہ تنہا بدوزخ رود

دوسرا آدمی بدگوئی کے باعث اسکے پیچھے دوڑتا ہے — تاکہ ایسا نہ ہو کہ وہ تنہا دوزخ میں جائے

حکایت

شنیدم که از پارسایان یکی ۔ بطیبت بخندید با کودکی

سنا میں نے کہ نیک لوگوں میں سے ایک شخص ۔ مذاق کے ساتھ ایک لڑکے سے ہنسا

دگر پارسایان خلوت نشین ۔ به عیبش فتادند در پوستین

دوسرے پارسا خلوت نشین لوگوں نے ۔ پوشیدگی میں اس کی پوستین میں گر پڑے (بدگوئی کی)

بآخر نماند این حکایت نهفت ۔ بصاحب نظر باز گفتند گفت

آخر یہ بات پوشیدہ نہ رہی ۔ اس صاحب نظر سے لوگوں نے کہا (اس نے جواب دیا)

مدر پرده بر یار شوریده حال ۔ نه طیبت حرام است و غیبت حلال

پریشان حال دوست کا پردہ نہ پھاڑ ۔ مذاق حرام نہیں اور غیبت حلال نہیں

حکایت

قصہ

بطفلی درم رغبت روزه خاست ۔ ندانستمی چپ کدام است و راست

بچپن میں مجھ کو روزہ رکھنے کی خواہش ہوئی ۔ اور مجھے نیک و بد میں تمیز نہیں تھی

یکی عابد از پارسایان کوی ۔ همی شستن آموختم دست و روی

گلی کے نیک لوگوں میں سے ایک عابد ۔ مجھ کو ہاتھ منہ دھونا سکھلاتا تھا

که بسم الله اول بسنت بگوی ۔ دوم نیت آور سوم کف بشوی

کہ پہلے سنت کے مطابق بسم اللہ کہو ۔ دوسری بار نیت کر اور تیسری بار ہتھیلی دھو

پس آنگه دهن شوی و بینی سه بار ۔ مناخر بانگشت کوچک بخار

پھر اس کے بعد منہ دھو اور تین مرتبہ ناک میں پانی ڈال ۔ اور چھوٹی انگلی سے نتھنے کھجا

بسبابه دندان پیشین مکال — که نهی است در روزه بعد از زوال

اور شہادت کی انگلی سے آگے کے دانت مل — کیونکہ روزہ کی حالت میں بعد زوال آفتاب مسواک منع ہے

وزان پس سه مشت آب بر روی زن — ز رستنگه موی سر تا ذقن

اس کے بعد تین چلو پانی منہ پہ ڈال — سر کے بال نکلنے کی جگہ سے ٹھوڑی تک

دگر دستها تا بمرفق بشوی — ز تسبیح و ذکر آنکه دانی بگوی

پھر ہاتھوں کو کہنیوں تک دھو — اور تسبیح و ذکر جو کچھ کہ تو جانے پڑھ

دگر مسح سر بعد ازان غسل پای — همینست ختمش بنام خدای

پھر سر کا مسح اور اس کے بعد پاؤں دھو — یہی ہے اور اس کا خاتمہ اللہ کے نام پر ہو

کس از من نداند درین شیوه به — نه بینی که فرتوت شد پیر ده

کوئی مجھ سے بہتر اس طریق کو نہیں جانتا — تو نہیں جانتا کہ گاؤں کا بوڑھا فرتوت ہو گیا و مسلوب العقل

شنید این سخن ده خدای قدیم — بشورید و گفت ای خبیث رجیم

اس بات کو گاؤں کے قدیم مالک نے سنا — غصہ ہوا اور کہا کہ اے مردود بدکار

نه مسواک در روزه گفتی خطاست — بنی آدم مرده خوردن رواست

تو نے نہیں کہا کہ روزہ میں مسواک کرنا منع ہے — کیا اولاد آدم کو مردہ کھانا یعنی غیبت کرنا روا ہے

دهان گر ز ناگفتنیها بخست — بشوی که از خوردنیها بشست

منہ کو بیہودہ ناگفتہ باتوں سے (یعنی غیبت وغیرہ سے) — دھو یہ بہتر ہے بجائے اس کے کھانے کے لئے منہ دھویا

کسی را که نام آمد اندر میان — به نیکوترین نام و نعتش بخوان

جس شخص کا نام درمیان میں آیا — تو نہایت بہتری کے ساتھ اس کا نام لے اور اس کی تعریف کر

چو همواره گوئی که مردم خرند　　مبر ظن که نامت چو مردم برند

جب تو ہمیشہ کہے کہ لوگ گدھے ہیں　　تو یہ گمان نہ کر کہ وہ بہتر لوگ تجھ کو آدمی کہیں گے

چنان گوی سیرت بکوی اندرم　　که گفتن توانی بروی اندرم

میری ایسی خصلت محلہ میں بیان کر　　جو تو میرے منہ پر بھی کہہ سکے

وگر شرمت از دیدهٔ ناظر است　　نه ای بی بصر غیب دان حاضر است

اگر تجھ کو دیکھنے والے کی آنکھ سے شرم ہے　　تو تو اندھا نہیں غیب دان یعنی خدا حاضر ہے

نیایدهمی شرمت از خویشتن　　کز او فارغ و شرم داری ز من

تجھ کو اپنے آپ سے شرم نہیں آتی　　کہ خدا سے تو بے پرواہ ہے اور مجھ سے شرم کرتا ہے

حکایت

قصہ

طریقت شناسان ثابت قدم　　بخلوت نشستند چندی بهم

ثابت قدم طریقت کے جاننے والے　　چند آدمی خلوت میں اکٹھے بیٹھے

یکی زان میان غیبت آغاز کرد　　در ذکر بیچاره باز کرد

ایک نے ان میں سے غیبت شروع کی　　اور ایک بیچارہ کے ذکر کا دروازہ کھولا

کسی گفتش ای یار شوریده رنگ　　تو هرگز غزا کرده در فرنگ

ایک نے اس کو کہا کہ اے یار پریشان حال　　تو نے کبھی فرنگستان میں لڑائی کی ہے

بگفت از پس چار دیوار خویش　　همه عمر ننهاده ام پای پیش

اس نے جواب دیا اپنی چار دیواری سے　　میں نے تمام عمر اپنا پاؤں آگے نہیں رکھا

چنین گفت درویش صادق نفس — ندیدم چنین بخت برگشته کس
درویش صادق نفس نے کہا — کہ میں نے ایسا بدنصیب کوئی شخص نہیں دیکھا

که کافر ز پیکارش ایمن نشست — مسلمان ز جور زبانش نرست
کہ کافر تو اس کی لڑائی سے محفوظ رہا — لیکن مسلمان اس کی زبان کے ظلم سے نہ چھوٹا

حکایت

قطعہ

چه خوش گفت دیوانهٔ مرغزی — حدیثی که او لب به دندان گزی
مشہور مرغز کے رہنے والے ایک دیوانہ نے کیا عمدہ بات — ایسی بات کہ تو اس کو اپنے ہونٹوں اور دانتوں سے کاٹے

من ار نام مردم به زشتی برم — نگویم بجز غیبت مادرم
میں اگر لوگوں کا نام برائی سے لوں — تو چاہیے، تو سوائے اپنی ماں کی غیبت کے کچھ نہ کہوں

که دانند پروردگان خرد — که طاعت همان به که مادر برد
کیونکہ عقلمند جانتے ہیں — کہ عبادت وہی اچھی ہے جس کا ثواب ماں کو پہنچے

رفیقی که غایب شد ای نیکنام — دو چیز است ازو بر رفیقان حرام
اے نیک نام جو دوست کہ پوشیدہ ہو گیا مر گیا — تو اس سے دو چیزیں (رفیقوں) پر حرام ہیں

یکی آنکه مالش به باطل خورند — دوم آنکه نامش به زشتی برند
ایک یہ کہ ناحق اس کا مال کھائیں — دوم یہ کہ اس کا نام برائی کے ساتھ لیں

هر آن کو برد نام مردم بعار — تو چشم نکوئی ازوی مدار
وہ شخص جو لوگوں کا نام برائی سے لیتا ہے — تو تو اس سے نیک کہنے کی امید نہ رکھ

کاندر قفای تو گوید همان
که پیش تو گفت از پس مردمان

کیونکہ تیرے پیچھے وہی بات کہتا ہے
جو کہ تیرے سامنے اس نے لوگوں کے پیچھے کہی

کسی پیش من در جهان عاقل است
که مشغول خود وز جهان غافل است

میرے نزدیک وہ شخص جہان میں عقلمند ہے
جو اپنے آپ میں مشغول اور جہان سے غافل ہے

حکایت

قصہ

سه کس را شنیدم که غیبت رواست
چو زین درگذشتی چهارم خطاست

میں نے سنا ہے کہ تین آدمیوں کی غیبت روا ہے
جب اس سے تو گذرا تو چہارم گناہ ہے

یکی پادشاه ملامت پسند
کز او بر دل خلق بینی گزند

ایک ملامت پسند بادشاہ
کہ اس سے لوگوں کے دل پر تو تکلیف دیکھے

حلال است ازو نقل کردن خبر
مگر خلق باشند ازو بر حذر

اس کی بری بات بیان کرنا حلال ہے
تاکہ لوگ اس سے پرہیز کریں

دوم پرده بر بی حیائی متن
که خود می درد پرده بر خویشتن

دوم اس بے حیا پر پردہ نہ ڈال
جو اپنا پردہ خود پھاڑتا ہے اپنے عیب ظاہر کرتا ہے

ز حوضش مدار ای برادر نگاه
که او می در افتد بگردن بچاه

اس کے ڈوبنے کو اے بھائی گناہ خیال نہ کر
کیونکہ وہ خود گردن کے بل کنوئیں میں گرتا ہے

سوم کژ ترازوی ناراستگوی
ز فعل بدش هرچه دانی بگوی

سوم کم تولنے والا جھوٹا
اس کی برائی کے متعلق جو کچھ تو جانے بیان کر

حکایت

قطعہ

شنیدم که دزدی درآمد ز دشت	به دروازهٔ سیستان در گذشت
سنا میں نے ایک چور جنگل سے آیا	اور سیستان کے دروازہ پر گذرا
چو چیزی خرید او ز بقال کوی	ز ماکول و طعمی که بایست اوی
جب اس نے گلی کے بنئے سے کچھ چیزیں خریدیں	کھانے وغیرہ کے متعلق جن کو وہ پسند کرتا تھا
بدزدید بقال از او نیم دانگ	برآورد دزد سیه کار بانگ
بنئے نے اس میں سے آدھا دانگ چرا لیا	اور گنہگار چور نے ایک شور مچایا
خدایا تو شب رو به آتش مسوز	که ره میزند سیستانی بروز
اے خدا تو چور کو آگ میں جلا	کہ ایک سیستانی دن کو چوری کرتا ہے

حکایت

قطعہ

یکی گفت با صوفیِ با صفا	ندانی فلانت چه گفت از قفا
ایک شخص نے ایک با صفا صوفی سے کہا	تو نہیں جانتا کہ فلاں شخص نے تیرے پیچھے کیا کہا
بگفتا خموش ای برادر بخفت	ندانسته بهتر که دشمن چه گفت
اس نے کہا اے بھائی خاموش سو رہ	نہ جاننا بہتر ہے کہ دشمن نے کیا کہا
کسانیکه پیغام دشمن برند	ز دشمن همانا که دشمن ترند
جو شخص دشمن کا پیغام پہنچاتے ہیں	وہ بیشک دشمن سے زیادہ دشمن ہیں

نیازارد دشمن جفا گفتنم	چنان کز شنیدن بلرزد تنم
دشمن مجھ پر ظلم نہ کرے گا	(ایسی باتوں سے پہنچے ہے) کہ جنکے سننے سے میرا بدن کانپے
تو دشمن تری کآوری بر دہان	کہ دشمن چنین گفت اندر نہان
تو زیادہ دشمن ہے جو منہ پر لاتا ہے	کہ دشمن نے پوشیدہ طور پر یہ کہا ہے
سخن چین کند تازہ جنگ قدیم	بخشم آورد نیک مرد سلیم
غیبت کرنیوالا پرانی لڑائی کو تازہ کرتا ہے	اور نیک اچھی طبیعت والے آدمی کو غصہ میں لاتا ہے
ازان ہمنشین تا توانی گریز	کہ مر فتنۂ خفتہ را گفت خیز
ایسے ہمنشین سے جہاں تک ہو سکے گریز کر	کہ جس نے سوئے ہوئے فتنہ کو کہا کہ اٹھ
سیہ چال و مرد اندرو بستہ پای	بہ از جای فتنہ بردن بجای
اندھیرا کنواں اور آدمی اس کے اندر پاؤں بند کیے ہوئے	بہتر ہے فساد کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجانیوالے سے
میان دو تن جنگ چون آتش است	سخن چین بدبخت ہیزم کش است
دو آدمیوں کے درمیان لڑائی آگ کی مثل ہے	اور چغلخور بدبخت اس میں لکڑیاں ڈالنے والا ہے

حکایت

فریدون وزیری پسندیدہ داشت	کہ روشن دل و دوربین دیدہ داشت
فریدون بادشاہ کا ایک بہتر وزیر تھا	صاف دل انجام کو دیکھنے والا آنکھیں رکھتا تھا
رضای حق اول نگہ داشتی	دگر پاس فرمان شہ داشتی
اللہ تعالےٰ کی رضا کو پہلے نگاہ رکھتا تھا	اور پھر بادشاہ کے حکم کی عزت کرتا تھا

نہد عامل سفلہ بر خلق رنج — کہ تدبیر ملک است و توفیر گنج

کمینہ عامل رعایا کو تکلیف دیتا ہے — کہ اس سے ملک کی بھلائی اور خزانہ کی زیادتی ہے

اگر جانب حق نداری نگاہ — گزندت رساند ہم از پادشاہ

اگر تو اللہ تعالیٰ کی طرف نگاہ نہیں رکھتا — تو وہ تجھ کو بادشاہ کی طرف سے بھی ضرر پہنچائے گا

یکی رفت پیش ملک بامداد — کہ ہر روزت آسایش و کام باد

ایک شخص صبح کے وقت بادشاہ کے پاس گیا — کہ تیرا ہر روز آسودہ اور تیرا مقصد حاصل ہو

غرض مشنو از من نصیحت پذیر — ترا در نہان دشمن است این وزیر

میری غرض نہ سن بلکہ مجھ سے نصیحت قبول کر — کہ تیرا یہ وزیر پوشیدگی میں تیرا دشمن ہے

کس از خاص لشکر نماندست و عام — کہ سیم و زر از وی نگیرد بوام

کوئی شخص بھی لشکر عام اور خاص سے نہیں رہا — کہ جس نے سونا چاندی اس سے قرض نہیں لیا

بشرطی کہ چون شاہ گردن فراز — بمیرد دہند آن زر و سیم باز

اس شرط پر کہ جب بادشاہ بلند مرتبہ — مر جائے تو اس سونا چاندی کو واپس ادا کریں

نخواہد ترا زندہ آن خودپرست — مبادا کہ نقدش نیاید بدست

وہ خود پرست تیری زندگی نہیں چاہتا — ایسا نہ ہو کہ اس کی نقدی اس کو نہ ملے

یکی سوی دستور دولت پناہ — بچشم سیاست نگہ کرد شاہ

ایک بار وزیر دولت پناہ کی طرف — بادشاہ نے رعب کی نظر سے دیکھا

کہ در صورت دوستان پیش من — بخاطر چرائی بداندیش من

کہ دوستوں کی شکل سے میرے سامنے — دل میں میرا تو کیوں دشمن ہے

زمین پیش تختش ببوسید و گفت	چو پرسیدی اکنون نشاید نهفت
وزیر نے اس کے تخت کے آگے کی زمین چومی اور کہا	جب تو نے پوچھا ہے تو اب چھپانا نہیں چاہیے
چنین خواهم ای نامور پادشاه	که باشند خلقت همه نیکخواه
اے نامور بادشاہ میں ایسا چاہتا ہوں	کہ لوگ ہمیشہ تیری بھلائی چاہیں
چو مرگت بود وعدهٔ سیم من	بقایت نخواهند از بیم من
جب تیری موت میرے روپیہ کا وعدہ ہو	تو وہ تیری سلامتی زیادہ چاہیں گے میرے خوف سے
نخواهی که مردم بصدق و نیاز	سرت سبز خواهند و عمرت دراز
تو نہیں چاہتا کہ لوگ خلوص اور نیاز سے	تیرا سر سبز ہونا اور تیری عمر کا زیادہ ہونا چاہیں
غنیمت شمارند مردان دعا	که جوشن بود پیش تیر بلا
مرد دعا کو غنیمت سمجھتے ہیں	کیونکہ دعا تیر بلا کے لیے جوشن (زرہ) ہوتی ہے
پسندید ازو شهریار آنچه گفت	گل رویش از تازگی برشکفت
بادشاہ نے پسند کیا جو کچھ اس نے کہا	اس کا (روئے) وزیر کا چہرہ تازگی سے شگفتہ ہوا
ز قدر و مکانی که دستور داشت	مکانش بیفزود و قدرش نکاست
مرتبہ اور درجہ سے جو کہ وزیر کا تھا	اس کا مرتبہ بڑھا دیا اور اس کا رتبہ کم نہ کیا
ندیدم ز غماز سرگشته تر	نگون طالع و بخت برگشته تر
میں نے چغلخور سے زیادہ پریشان کسی کو نہ دیکھا	اوندھے نصیب والا اور زیادہ بد بخت
ز نادانی و تیره رائی که اوست	خلاف افگند در میان دو دوست
نادانی اور بد رائی سے کہ جو اس کو ہے	وہ دو دوستوں کے درمیان اختلاف ڈالتا ہے

کند این و آن خوش دگر باره دل	وی اندر میان کوربخت و خجل
پھر اور وہ دونوں دوست دشمن کا دوسری دفعہ دل خوش کریں	اور وہ چغلخور درمیان میں بدنصیب شرمندہ ہے
میان دو کس آتش افروختن	نہ عقل است و خود در میان سوختن
دو شخصوں کے درمیان آگ کا جلانا	عقلمندی نہیں اور خود درمیان انکے جلنا
چو سعدی کسی ذوق خلوت چشید	کہ از ہر کہ عالم زبان در کشید
سعدی کی طرح اس شخص نے خلوت کا مزہ اٹھایا	کہ جس نے جہان والوں سے زبان بند کر لی
بگو آنچہ دانی سخن سودمند	وگر ہیچکس را نیاید پسند
فایدہ مند بات جو تو جانتا ہے بیان کر	اگرچہ وہ کسی کو پسند نہ آئے
کہ فردا پشیمان برآرد خروش	کہ آوخ چرا حق نکردم بگوش
کیونکہ کل وہ پشیمان ہو کر شور مچائیگا	کہ آہ کیوں میں نے سچی بات کو نہ سنا

حکایت

قصہ

زن خوب فرمانبر پارسا	کند مرد درویش را پادشاہ
تابعداری کرنے والی نیک عورت	فقیر مرد کو بادشاہ بنا دیتی ہے
برو پنج نوبت بزن بر درت	چو یاری موافق بود در برت
جا اور پانچوں وقت نوبت اپنے دروازہ پر بجا	جبکہ موافق یار تیری بغل میں ہو
ہمہ روز اگر غم خوری غم مدار	چو شب غمگسارت بود در کنار
اگر تمام دن تو غم کھاتا ہے تو فکر نہ کر	جب رات کو تیرا غمگسار تیری گود میں ہو

کرا خانه آباد و همخانه دوست	خدا را برحمت نظر سوی اوست
جس کا گھر آباد ہے اور بیوی دوست ہے	تو اللہ تعالیٰ کی مہربانی کی نظر اس کی طرف ہے
چو مستور باشد زن خوبروی	بدیدار او در بهشت است شوی
جو خوبصورت عورت پردہ نشین ہو	تو اس کے دیدار سے شوہر بہشت میں ہے
کسی برگرفت از جهان کام دل	که یکدل بود با وی آرام دل
اس شخص کا جہان سے مقصد حاصل ہوا	کہ اس سے اس کا معشوق ایک دل ہو
اگر پارسا باشد و خوش سخن	نگه در نکوئی و زشتی مکن
اگر عورت نیک اور خوش کلام ہو	تو اس کی خوبصورتی و بدصورتی پر خیال نہ کر
زن خوش منش دل نشان تر که خوب	که آمیزگاری بپوشد عیوب
نیک خصلت عورت خوبصورت عورت سے بہتر ہے	کیونکہ موافقت عیبوں کو چھپا دیتی ہے
چو حلوا خورد سرکه از دست شوی	نه حلوا خورد سرکه اندوده روی
شوہر کے ہاتھ سے حلوا کی طرح سرکہ کھائے	نہ کہ حلوا کو ترش روئی سے کھائے
برد از پری چهره زشت خوی	زن دیو سیمای خوش طبع گوی
پری مزاج والی خوبصورت عورت سے مرتبہ لیجاتی ہے	بھدی شکل عورت اچھی مزاج والی
دلارام باشد زن نیکخواه	ولیکن زن بد خدایا پناه
نیک خواہ عورت دل کیلئے باعث آرام ہوتی ہے	لیکن بری عورت سے خدا بچائے رکھے
چو طوطی کلاغش بود هم نفس	غنیمت شمارد خلاص از قفس
جب طوطی کا ہمنشین کوا ہو	تو وہ قید سے چھوٹنا غنیمت جانتا ہے

سر اندر جهان نه به آوارگی	وگرنه بنه دل به بیچارگی
جہان میں سر آوارگی کے ساتھ رکھ (یعنی سفر کر)	ورنہ دل کو عاجزی کے ساتھ رکھ (یعنی صبر کر)
به زندان قاضی گرفتار به	که در خانه دیدن بر ابرو گره
قاضی کے قید خانہ میں قید ہونا بہتر ہے	کہ گھر میں ابروؤں پر گرہ دیکھے
سفر عید باشد بر آن کدخدای	که بانوی زشتش بود در سرای
اس گھر والے کے لئے سفر کرنا عید ہے	کہ اس کے گھر میں بری بیوی ہو
در خرمی بر سرای ببند	که بانگ زن از وی آید بلند
اس گھر پر خوشی کا دروازہ بند کر	کہ جس میں سے عورت کی آواز بلند آتی ہو
چو زن راه بازار گیرد بزن	وگرنه تو در خانه بنشین چو زن
جب عورت بازار میں جائے تو اس کو مار	ورنہ تو گھر میں عورت بن کر بیٹھ
اگر زن ندارد سوی مرد گوش	سراویل کحلیش در مرد پوش
اگر عورت مرد کی بات نہ سنے	تو اس کا سرمئی رنگ کا پائجامہ مرد کو پہنا
زنی را که جهل است و ناراستی	بلای سر خود نه زن خواستی
اور جو عورت جاہل ہے اور ٹیڑھی بولتی ہے	وہ تونے عورت نہیں چاہی بلکہ تیرے سر بلا ہے
چو در کیله یک جو امانت شکست	از انبار گندم فروشوی دست
جب ایک پیمانہ بھر جو میں بد دیانتی کی	تو گیہوں کے ڈھیر سے ہاتھ دھو لے
بر آن بنده حق نیکوئی خواستست	که با او دل و دست زن راستست
خدا نے اس بندہ کی بہتری چاہی ہے	کہ جس کے ساتھ عورت کا دل اور ہاتھ درست ہے

چو در روی بیگانه خندید زن	دگر مرد گو لاف مردی مزن
جب عورت غیر کے سامنے ہنسی	تو پھر مرد کو کہہ کہ مردمی کی شیخی نہ مارے
زن شوخ چون دست در قلیه کرد	برو گو بنه پنجه بر روی مرد
جب عورت نے کھانا میں پہلے ہاتھ ڈالا	تو کہو کہ جائے اور مرد کے منہ پر طمانچہ مارے
ز بیگانگان چشم زن کور باد	چو بیرون شد از خانه در گور باد
بیگانے مردوں سے عورت کی آنکھ اندھی ہو	جب گھر سے باہر گئی تو پھر قبر میں جائے
چو بینی که زن پای برجای نیست	ثبات از خردمندی و رای نیست
جب تو دیکھے کہ عورت اپنے پاؤں پر نہیں	تو پھر سمجھ کر ثبات عقل اور رائے کے خلاف ہے
گریز از کفش در دهان نهنگ	که مردن به از زندگانی به ننگ
اس کے ہاتھ سے گھڑیال کے منہ میں بھاگ	اس بے عزتی سے مر جانا بہتر ہے
بپوشانش از مرد بیگانه روی	وگر نشنود چه زن آنگه چه شوی
اس کا چہرہ بیگانہ مرد سے چھپا	اگر وہ بات نہ مانے اس وقت کیا عورت کیا شوہر
زن خوب خوش طبع رنج است و بار	رها کن زن زشت ناسازگار
خوبصورت عورت خوش طبیعت رنج اور بوجھ ہے	ناموافق بدصورت عورت کو چھوڑ دے
چه نغز آمد این یک سخن از دو تن	که بودند سرگشته از دست زن
یہ بات دو آدمیوں سے کیا اچھی معلوم ہوئی	جو کہ عورتوں کے ہاتھوں پریشان تھے
یکی گفت کس را زن بد مباد	دگر گفت زن در جهان خود مباد
ایک نے کہا کسی کی بد عورت نہ ہو	دوسرے نے کہا کہ عورت خود ہی جہان میں نہ ہو

زن نو کن ای دوست ہر نوبہار
کہ تقویم پاری نیاید بکار

اے دوست ہر موسم میں نئی عورت کر
کیونکہ پرانی جنتری کام نہیں آتی

تہی پای رفتن بہ از کفش تنگ
بلای سفر بہ کہ در خانہ جنگ

تنگ جوتی سے ننگے پاؤں چلنا بہتر ہے
اور سفر کی مصیبت بہتر ہے گھر کی لڑائی سے

زنان شوخ و فرماندہ و سرکشند
ولیکن شنیدم کہ در بر خوشند

عورتیں شوخ حاکم اور سرکش ہیں
لیکن سنا میں نے کہ گود میں اچھی ہیں

کسی را کہ بینی گرفتار زن
مکن سعدیا طعنہ بر وی مزن

اگر تو کسی کو عورت کا پھندا دیکھے
تو اے سعدی اس پر طعنہ زنی نہ کر

تو ہم جور بینی و بارش کشی
اگر یک زمان در کنارش کشی

تو بھی اس کا ظلم دیکھتا ہے اور اس کا بوجھ اٹھاتا
اگر ایک وقت تو اس کو گود میں لیتا ہے

حکایت

قطعہ

جوانی ز ناسازگاری جفت
بر پیرمردی بنالید و گفت

ایک جوان اپنی بیوی کی ناموافقت سے
ایک پیر مرد کے پاس رویا اور کہا

گرانباری از دست این خصم چیر
چنان میبرم کاسیا سنگ زیر

اس غالب دشمن کے ہاتھ سے بھاری بوجھ
اس طرح اٹھاتا ہوں جس طرح چکی کا نچلا پاٹ

بسختی بنہ گفتش ای خواجہ دل
کس از صبر کردن نگردد خجل

اے خواجہ سختی [illegible] صبر
کوئی بھی شخص صبر کرنے سے شرمندہ نہیں ہوتا

بشب سنگ بالائی ای خانہ سوز | چرا سنگ زیرین نباشی بروز

اے گھر جلانے والے رات کو تو اوپر کا پتھر ہے | تو کیوں دن کو نیچے کا پتھر نہیں بنتا

چو از گلبنی دیدہ باشی خوشی | روا باشد ار بار خارش کشی

جب کسی پھول سے تو نے خوشی دیکھی ہو | تو مناسب ہے کہ اس کے کانٹے کا بوجھ برداشت کرے

درختی کہ پیوستہ بارش خوری | تحمل کن آنگہ کہ خارش خوری

جس درخت کا تو ہمیشہ پھل کھائے | تو اس وقت تحمل کر جب تو اس کا کانٹا کھائے

گفتار در بیان تربیت اولاد

اولاد کی تربیت کے بیان میں

پسر چون ز دہ بر گذشتش سنین | ز نامحرمان گو فراتر نشین

لڑکے پر جب دس سال گذریں (یعنی بالغ ہو جائے) | تو اس سے کہو کہ نامحرم عورتوں کے پاس نہ بیٹھے

بر پنبہ آتش نشاید فروخت | کہ تا چشم برہم زنی خانہ سوخت

روئی کے پاس آگ نہیں جلانی چاہیئے | کیونکہ جب تک تو پلک جھپکے وہ گھر جلا دے گی

چو خواہی کہ نامت بماند بجای | پسر را خردمندی آموز و رای

جب تو چاہے کہ تیرا نام قایم رہے | تو لڑکے کو عقل اور تدبیر سکھلا

کہ گر عقل و رایش نباشد بسی | بمیری و از تو نماند کسی

کیونکہ اگر اس کو عقل اور تدبیر بہت نہ ہوگی | تو مر جائے تو تجھ سے کوئی یادگار باقی نہ رہیگی

بسا روزگارا کہ سختی برد | پسر چون پدر نازکش پرورد

بہت زمانہ مصیبت میں بسر کرے گا | لڑکا جب باپ اس کو ناز میں پالیگا

خردمند پرہیزگارش برآر — گرش دوست داری بنازش مدار

اس کو پرہیزگار اور عقلمند بنا — اگر تو اس سے محبت رکھتا ہے تو اس کو ناز میں نہ رکھ

بخردی درش زجر و تعلیم کن — بہ نیک و بدش وعدہ و بیم کن

لڑکپن میں اس کی تادیب و تعلیم کر — نیکی اور برائی پر اس کے ساتھ وعدہ کر اور ڈرا

نوآموز را ذکر و تحسین و زہ — ز توبیخ و تہدید استاد بہ

نئے سیکھنے والے کو شاباش کہنا اور تعریف کرنا — استاد کے ڈرانے اور دھمکی سے بہتر ہے

بیاموز پرورده را دسترنج — وگر دست داری چو قارون بگنج

لڑکے کو کسب و ہنر سکھلا — اگرچہ قاروں کی طرح تیرے پاس خزانہ ہو

مکن تکیہ بر دستگاہی کہ ہست — کہ باشد کہ نعمت نماند بدست

اس طاقت پر جو کہ ہے بھروسہ نہ کر — کیونکہ ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ نعمت ہاتھ میں نہیں رہتی

بپایان رسد کیسۂ سیم و زر — نگردد تہی کیسۂ پیشہ ور

سونے چاندی کی تھیلی خالی ہو جاتی ہے — لیکن پیشہ ور کی تھیلی خالی نہیں ہوتی

چہ دانی کہ گردیدن روزگار — بغربت بگرداندش در دیار

تو کیا جانے کہ گردش زمانہ — مسافری میں اس کو شہروں میں پھرائے

چو بر پیشہ باشدش دسترس — کجا دست حاجت برد پیش کس

جب اس کو کسی پیشہ پر قدرت ہوگی — کب وہ ضرورت کا ہاتھ کسی کے آگے پھیلائیگا

ندانی کہ سعدی مکان از چہ یافت — نہ ہامون نوشت و نہ دریا شکافت

تو نہیں جانتا کہ سعدی نے کس طرح رتبہ پایا — نہ جنگل طے کئے اور نہ دریا کا سیر کیا

بخردی بخورد از بزرگان قفا	خدا دادش اندر بزرگی صفا
لڑکپن میں بزرگوں سے گردنی کھائی	خدا نے اس کی بلندی میں صفائی دی
ہر آنکس کہ گردن بفرمان نہد	بسی برنیاید کہ فرمان دہد
جو شخص کہ فرمانبرداری کرتا ہے	بہت دن نہیں گذرتے کہ وہ حکومت کرتا ہے
ہر آن طفل کو جور آموزگار	نہ بیند جفا بیند از روزگار
وہ لڑکا جو استاد کا ظلم	نہیں دیکھتا وہ زمانہ سے ظلم دیکھتا ہے
پسر را نکو دار و راحت رسان	کہ چشمش نماند بدست کسان
لڑکے کو اچھا رکھ اور آرام پہنچا	تاکہ اس کی نظر کسی دوسرے کے ہاتھ پر نہ رہے
ہر آنکس کہ فرزند را غم نخورد	دگر کس غمش خورد و آوارہ کرد
جس شخص نے کہ لڑکے کا غم نہ کھایا	دوسرے نے اس کا غم کھایا اور اس کو آوارہ کیا
نگہدار از آمیزگار بدش	کہ بدبخت و بی رہ کند چون خودش
برے ساتھی سے اس کو بچا	کیونکہ وہ اس کو اپنی طرح بدنصیب اور بدبخت کریگا
سیاہ نامہ تر زان مخنث مخواہ	کہ پیش از خطش روی گردد سیاہ
اس سے زیادہ بدعمل کسی ہیجڑے کو نہ سمجھ	کہ داڑھی مونچھ نکلنے سے پہلے اس کا چہرہ سیاہ ہوگا
ازان بی حمیت بباید گریخت	کہ نامردیش آب مردان بریخت
اس بے شرم سے دور بھاگنا چاہیئے	کہ جس کی نامردی باپ دادا کی آبرو ڈبوتا ہے
پسر کو میان قلندر نشست	پدر گو ز خیرش فرو شوی دست
وہ لڑکا جو قلندروں کے پاس بیٹھا	باپ سے کہدے کہ اس کی بھلائی سے ہاتھ دھوئے

دریغش مخور بر ہلاک و تلف ۔ کہ پیش از پدر مردہ بہ ناخلف

اس کے ضائع اور ہلاک ہونے پر افسوس نہ کر ۔ کیونکہ باپ کے سامنے نالائق لڑکا مرا ہوا بہتر ہے

حکایت

قصہ

شبی دعوتی بود در کوی من ۔ ز ہر جنس مردم در آن انجمن

ایک رات میرے محلہ میں دعوت تھی ۔ ہر قسم کے آدمی اس میں جمع تھے

چو آواز مطرب بر آمد ز کوی ۔ بگردون شد آوازۂ ہای و ہوی

جب گویے کی آواز محلہ سے آئی ۔ تو ہائے ہو کا شور آسمان تک گیا

پری پیکری بود محبوب من ۔ بدو گفتم ای لعبت خوب من

ایک خوبصورت میرا معشوق تھا ۔ میں نے اس سے کہا کہ اے میرے اچھے معشوق

چرا با جوانان نیائی بجمع ۔ کہ روشن کنی مجلس ما چو شمع

کیوں جوانوں کے ساتھ محفل میں نہیں آتا ۔ تاکہ ہماری مجلس کو شمع کی طرح روشن کرے

شنیدم سہی قامت سیم تن ۔ کہ میرفت و میگفت با خویشتن

سنا میں نے وہ سرو قد چاندی کے جسم والا ۔ جاتا تھا اور اپنے آپ سے کہتا تھا

محاسن چو مردان ندارم درست ۔ نہ مردی بود پیش مردان نشست

جبکہ مردوں کے سے صفا شدہ مجھ میں نہیں ہیں ۔ تو پھر مردوں کے سامنے بیٹھنا جوانمردی نہیں

گفتار در احتراز از صحبت مردان

لڑکوں کی صحبت سے پرہیز کرنے کے بیان میں

خرابت کند شاہد خانہ کن ۔ برو خانہ آباد گردان بزن

گھر برباد کرنیوالا معشوق تجھکو خراب کریگا ۔ جا عورت سے گھر آباد کر

نشاید ہوس باختن با گلی ۔ کہ ہر بامدادش بود بلبلی

اس پھول سے ہوس بازی نہ کرنی چاہئیے ۔ کہ ہر صبح اس کا ایک نیا بلبل ہو (عاشق)

چو خود را بہر مجلسی شمع کرد ۔ تو دیگر چو پروانہ گردش مگرد

جب اس نے آپ کو ہر مجلس کی شمع بنایا ۔ تو تو پھر پروانہ کی طرح اس کے گرد گردش نہ کر

زن خوب خوش خوی آراستہ ۔ چہ ماند بنادان نوخاستہ

خوبصورت عورت خوش خصلت سجی ہوئی ۔ بیوقوف نوجوان سے کیا مشابہت رکھتی ہے

در او دم چو غنچہ دمی از وفا ۔ کہ از خندہ افتد چو گل در قفا

دم بھی کلی کی طرح ایک پھونک وفا کی لگا ۔ کہ پھول کی طرح ہنسی سے پیچھے گر پڑے

نہ چون کودک پیچ پیچ سنگ ۔ کہ چون مقل نتوان شکستن بسنگ

نہ کہ پیچ در پیچ سنگدل لڑکے کی طرح ۔ مقل (یعنی بیوہ) کی طرح سوائے پتھر کے نہ توڑ سکیں

مبین دلفریبش چو حور بہشت ۔ کز آن روی دیگر چو غول است زشت

حور بہشتی کی طرح اس کو دلفریب نہ سمجھ ۔ کیونکہ وہ دوسری طرف سے غول کی طرح برا ہے

گرش پای بوسی ندارد پاس ۔ ورش خاک باشی ندارد سپاس

اگر تو اس کے پاؤں چومے تب بھی تیرا لحاظ نہ کرے ۔ اور اگر اس کی خاک ہو جائے تو شکر نہ کرے

سر از مغز و دست از درم کن تہی ۔ چو خاطر بفرزند مردم دہی

سر سے مغز اور ہاتھ سے درم خالی کر ۔ جب آدمی کے لڑکے سے تو دل لگائے

مکن بد بفرزند مردم نگاه ۔ کہ فرزند خویشت برآید تباہ

لوگوں کے لڑکوں کی طرف بری نظر سے نہ دیکھ ۔ کیونکہ تیرا لڑکا خود خراب نکلیگا

حکایت

قصہ

درین شہر باری بسمعم رسید ۔ کہ بازارگانی غلامی خرید

اس شہر میں ایک دفعہ میرے سننے میں آیا ۔ کہ ایک سوداگر نے ایک غلام خرید کیا

شبانگہ مگر دست بردش بشیب ۔ کہ سیمین زنخ بود وخاطر فریب

رات کیوقت اس نے اس سے اغلام کا ارادہ کیا ۔ کیونکہ اس کی ٹھوڑی گوری اور نہایت دلفریب تھی

پریچہرہ ہرچہ اوفتادش بدست ۔ بکین در سر و مغز نادان شکست

پری چہرہ کے ہاتھ میں جو کچھ بھی آیا ۔ دشمنی سے اس بیوقوف کے سر اور مغز پر مارا

گواہ کرد بر خود خدا و رسول ۔ کہ دیگر نگردم بگرد فضول

اس نے اپنے لئے خدا اور رسول کو گواہ ٹھیرایا ۔ کہ پھر میں فضول بات کے پیچھے نہ پھرونگا

رحیل آمدش ہم دران ہفتہ پیش ۔ دل افگار و سر بستہ و روی ریش

اسی ہفتہ اس کو سفر درپیش ہوا ۔ زخمی دل سر بندھا ہوا اور زخمی چہرہ

چو بیرون شد از کازرون یکدو میل ۔ بپیش آمدش سنگلاخی مہیل

جب کازرون شہر سے ایک دو میل باہر ہوا ۔ تو ایک خوفناک سنگستان سامنے آیا

بپرسید کین قلعہ را نام چیست ۔ کہ بسیار بیند عجب کہ زیست

پوچھا کہ اس قلعہ کا کیا نام ہے ۔ کہ آدمی زندگی میں بہت عجائب دیکھتا ہے

چنین گفتش از کاروان ہمدمی
مگر تنگ ترکان ندانی ہمی

کاروان کے ایک ساتھی نے اس سے کہا
کہ شاید تو تنگ ترکان کو نہیں جانتا

سیاہ را یکی بانگ برداشت سخت
کہ دیگر چہ رانی بنہ از رخت

غلام کو ایک زور سے آواز دی
کہ تو اور کیا چلاتا ہے اسباب رکھدے

نہ عقل است و نہ معرفت یک جوم
اگر من دگر تنگ ترکان روم

نہ مجھ کو ایک جو عقل ہے اور نہ خداشناسی
اور اگر پھر میں تنگ ترکاں میں جاؤں

در شہوت نفس کافر ببند
وگر عاشقی لت خور و سر ببند

نفس کافر کی خواہش کا دروازہ بند کر
اور اگر تو عاشق ہے تو لاتیں کھا اور سر کو باندھ

چو مر بندہ را ہمی پروری
بہ ہیبت برآرش کزو برخوری

جب خاصکر ایک غلام کو تو پرورش کرتا ہے
تو اس کو رعب سے رکھ تا کہ اس سے فائدہ اٹھائے

وگر سیدش لب بدندان گزد
دماغ خداوندگاری پزد

اور اگر اس کا مالک اس کے بوسے لے
تو پھر اپنے مالک ہونیکا خیال پکائے رکھے

غلام آبکش باید و خشت زن
بود بندۂ نازنین مشت زن

غلام پانی کھینچنے والا اور اینٹیں بنانیوالا چاہیے
غلام لات مارنے والا گھونسہ ہم چلانیوالا ہوتا ہے

نہ ہر جا کہ بینی خط دلفریب
توانی طمع کردنش در کتیب

نہ ہر اس جگہ جہاں تو دلفریب خط دیکھے
اس کے حاصل کرنے میں طمع کر سکے

حکایت

قصہ

گروهی نشینند با خوش پسر	که ما پاکبازیم و صاحب نظر
ایک گروہ خوبصورت لڑکے کیساتھ بیٹھتا ہے	کہ ہم پاکباز اور صاحب نظر ہیں
ز من پرس فرسودهٔ روزگار	که بر سفره حسرت خورد روزه‌دار
مجھ زیادہ بوڑھے سے پوچھ	کہ روزہ دار دسترخوان پر حسرت کرتا ہے
از آن تخم خرما خورد گوسپند	که قفل است بر تنگ خرما و بند
بکری اس واسطے چھوہارا کی گٹھلی کھاتی ہے	کہ چھوہارے کی تھیلی پر قفل بند لگا ہوا ہے
سر گاو عصار از آن در که است	که از کنجدش ریسمان کوته است
تیلی کے بیل کا سر اس لئے کھانس میں ہے	کہ تلوں تک پہنچنے سے اس کی رسی چھوٹی ہے

حکایت

یکی صوفئی دید صاحب جمال	بگردیدش از شورش عشق حال
ایک صاحب نے ایک خوبصورت شکل دیکھی	اس کی حالت اس کے عشق سے بدل گئی
برانداخت بیچاره چندان عرق	که شبنم بر اردی بهشتی ورق
بیچارہ نے اس قدر پسینا بہایا	جیسے شبنم موسم بہار میں پتوں پر ہوتی ہے
گذر کرد بقراط بر وی سوار	بپرسید کین را چه افتاد کار
حکیم بقراط اس طرف سے گذرا	پوچھا کہ اس کو کیسا مصیبت پڑی ہے
کسی گفتش این عابد پارساست	که هرگز خطائی ز دستش نخاست
[illegible]	[illegible]

رود روز و شب در بیابان و کوه
رات دن پہاڑ اور بیابان میں پھرتا ہے
ز صحبت گریزان ز مردم ستوه
آدمیوں کی صحبت سے بھاگتا اور لوگوں سے عاجز ہے

ببرد است خاطر فریبی دلش
ایک دلفریب معشوق نے اس کا دل لے لیا
فرو رفته پای نظر در گلش
اس کی نظر کا پاؤں کیچڑ میں پھنس گیا ہے

چو آید ز خلقش ملامت بگوش
جب اس کے کان میں لوگوں کی ملامت آتی ہے
بگرید که چند از ملامت خموش
روتا ہے کہ کب تک لوگوں کی ملامت سے چپ رہوں گا

مگوی ار بنالم که معذور نیست
اگر میں روؤں تو یہ نہ کہہ کہ معذور نہیں ہے
که فریادم از عاشقی دور نیست
کیونکہ میری فریاد عاشقی سے خالی نہیں ہے

نه این نقش دل میرباید ز دست
یہ نقش یعنی معشوق دل ہاتھ سے نہیں چھینتا
دل آن میرباید که این نقش بست
دل وہ لیتا ہے کہ جس نے نقش بنایا ہے

شنید این سخن مرد کار آزمای
اس بات کو مرد کار آزمودہ نے سنا
کهن سال پرورده پخته رای
بوڑھے پرورش یافتہ پختہ رائے اور عقل والے نے

بگفت ار چه صیتت نکو می‌رود
کہا اگرچہ نیکی کی آواز جاتی ہے
نه با هر کسی هر چه گوئی رود
لیکن ہر شخص کے ساتھ جو تو کہتا ہے نہیں جاتا

نگارنده را خود همین نقش بود
لکھنے والے کا صرف یہی نقش تھا
که شوریده را دل بیغما ربود
کہ عاشق کے دل کو لوٹ کر لے گیا

چرا طفل یکروزه هوشش نبرد
کیونکہ طفل ایک روزہ کا ہوش نہ لے گیا
که در صنع دیدن چه بالغ چه خرد
کیونکہ کاریگری کے دیکھنے میں کیا بالغ اور کیا چھوٹا اور کیا جوان

محقق ہمان بیند اندر ابل
کہ در خوبرویان چین و چگل

تحقیق کرنیوالا اونٹ میں بھی وہی بات دیکھتا ہے جو چین اور چگل شہر کے خوبصورتوں میں ہے

نقابیست ہر سطر من زین کتیب
فرو ہشتہ در عارض دلفریب

اس کتاب کی ہر سطر میرے لئے نقاب ہے دلفریب رخساروں پر چھوڑا ہوا

معانیست در زیر حرف سیاہ
چو در پردہ معشوق و در میغ ماہ

ہر حرف سیاہ کے نیچے معنے ہیں جیسے معشوق پردہ میں اور چاند بادل میں

در اوراق سعدی نگنجد ملال
کہ دارد پس پردہ چندین جمال

سعدی کے اوراق میں ملال نہیں سماتا کیونکہ پردہ کے پیچھے اتنی خوبیاں رکھتا ہے

مرا کین سخنہاست مجلس فروز
چو آتش درو روشنائی و سوز

میرے لئے یہ باتیں مجلس کو روشن کرنیوالی ہیں آگ کی طرح ان میں روشنی بھی ہے اور سوز بھی

نرنجم ز خصمان اگر بر طپند
کزین آتش پارسی در تپند

میں دشمنوں سے خفا نہیں ہوتا اگر وہ تڑپیں کیونکہ وہ اس پارسی کی آگ سے تپ رہیں ہیں

گفتار در عدم التفات بر قول اہل دنیا

دنیاداروں کی باتوں پر توجہ نہ کرنے کے بیان میں

اگر در جہان از جہان رستہ ایست
در از خلق بر خویشتن بستہ ایست

اگر جہان میں رہ کر کوئی جہان سے آزاد ہے تو وہ ہے جو لوگوں سے اپنا دروازہ بند کئے ہوئے ہے

کس از دست جور زبانہا نرست
اگر خودنمایست اگر حق پرست

کوئی شخص زبانوں کے ظلم کے ہاتھوں نہ بچ سکا اگر خود پسند ہے یا حق پرست

اگر بر پری چون ملک ز آسمان
بدامن در آویزدت بدگمان

اگر فرشتوں کی طرح آسمان سے تو اڑے
تو بدگمان تب بھی تیرے دامن سے لٹکے

بکوشش توان دجله را پیش بست
نشاید زبان بد اندیش بست

کوشش سے دریائے دجلہ کو آگے بند لگا سکے
لیکن بد اندیش کی زبان نہیں بند کر سکتے

فراهم نشینند تردامنان
که این زهد خشک است و آن دام نان

گنہگار اکٹھے ہو کر بیٹھتے ہیں
کہ یہ زہد خشک ہے اور وہ روٹی کا جال ہے

تو روی از پرستیدن حق مپیچ
بهل تا نگیرند خلقت بهیچ

تو خدا کی پرستش سے منہ نہ پھیر
لوگوں کے خیال کو چھوڑ دے تاکہ تجھے کسی چیز [illegible]

چو راضی شد از بنده یزدان پاک
گر اینها نگردند راضی چه باک

جب خدا پاک بندہ سے راضی ہوگیا
اگر یہ لوگ خوش نہ ہوں تو کیا ڈر ہے

بد اندیش خلق از حق آگاه نیست
ز غوغای خلقش بحق راه نیست

لوگوں کا بدخواہ خدا کو نہیں پہچانتا
لوگوں کے شور و غل سے اس کے لیے راستہ نہیں ہے

از آن ره بجائی نیاورده اند
که اول قدم پی غلط کرده اند

اس سبب سے وہ مقصود کو نہیں پہنچتے ہیں
کہ پہلے ہی قدم رکھتے ہیں انہوں نے غلطی کی ہے

دو کس بر حدیثی گمارند گوش
از این تا بدان اهرمن تا سروش

دو لوگ ایک بات پر کان دھرتے ہیں
اس شخص تک اس کا اتنا فرق ہے جتنا شیطان اور فرشتہ

یکی پند گیرد دگر ناپسند
نپردازد از حرف گیری بپند

ایک نصیحت قبول کرتا ہے دوسرا ناپسند کرتا ہے
اور نکتہ چینی سے نصیحت کی طرف مشغول نہیں ہوتا

فرو مانده در کنج تاریک جای — چه دریابد از جام گیتی نمای

اندھیری جگہ کے گوشہ میں درماندہ (بیٹھا ہوا عاجز آدمی) — جام گیتی نما سے کیا حاصل کرتا ہے

مپندار اگر شیر اگر روبهی — کز اینان بمردی و حیلت رهی

اگر تو شیر یا لومڑ کا بچہ ہے تو خیال نہ کر — کہ ان سے بہادری اور مکاری سے خلاصی پائیگا

اگر کنج خلوت گزیند کسی — که پروای صحبت ندارد بسی

اگر کوئی گوشہ تنہائی کو اختیار کرے — اور زیادہ صحبت کی پرواہ نہ رکھے

مذمت کنندش که زرق است و ریو — ز مردم چنان می‌گریزد که دیو

تو لوگ اس کو ملامت کرتے ہیں کہ حیلہ و بہانہ ہے — اور آدمیوں میں سے اس طرح بھاگتا ہے جیسے دیو

وگر خنده‌روی است و آمیزگار — عفیفش ندانند و پرهیزگار

اور اگر ملنسار اور خندہ پیشانی ہے — تو اس کو پاک اور پرہیزگار نہیں سمجھتے

غنی را بغیبت بکاوند پوست — که فرعون اگر هست در عالم اوست

امیر آدمی کی کھال غیبت سے کھینچتے ہیں — اگر فرعون جہان میں ہے تو وہ ہے

وگر درویش در سختی است — بگویند ادبار و بدبختی است

اور اگر فقیر آدمی سختی و مصیبت میں ہے — تو کہتے ہیں کہ ادبار اور بدبختی کی وجہ سے ہے

وگر کامرانی درآید ز پای — غنیمت شمارند و فضل خدای

اگر کوئی دولتمند آدمی مفلس ہو جاتا ہے — تو غنیمت جانتے ہیں اور خدا کی مہربانی سمجھتے ہیں

که تا چند ازین جاه و گردن‌کشی — خوشی را بود در قفا ناخوشی

کہ کب تک اس مرتبہ سے غرور کریگا — خوشی کے بعد ہمیشہ رنج ہوتا ہے

وگر تنگدستی تنک مایه	سعادت بلندش کند پایه
اور اگر تنگدست اور کھوڑی پونجی والا ہے	تو نیک بختی اس کا پایہ بلند کر دیتی ہے
بخایندش از کینه دندان بزهر	که دون پرورست این فرومایه دهر
تو لوگ اسپر کینہ کی وجہ سے زہر کے دانت پیستے ہیں	کہ یہ کمینہ کمینہ لوگوں کی پرورش کرنے والا ہے
چو بینند کاری بدستت در است	حریصت شمارند و دنیاپرست
اگر تیرے ہاتھ میں کوئی درست کام دیکھتے ہیں	تو وہ تجھ کو حریص اور دنیا پرست خیال کرتے ہیں
وگر دست همت بداری ز کار	گدا پیشه خوانندت و پخته خوار
اور اگر تو کار و بار سے ہاتھ اٹھائے	تو تجھ کو بھیک مانگنے والا اور مفت خورہ کہتے ہیں
وگر ناطقی طبل پر یاوه	وگر خامشی نقش گرماوه
اگر تو بولنے والا ہے تو بیہودگی سے پر ڈھول ہے	اور اگر خاموش ہے تو حمام کی تصویر ہے
تحمل کنان را نخوانند مرد	که بیچاره از بیم سر بر نکرد
تحمل کرنے والے کو مرد نہیں کہتے	کہ عاجز نے ڈر سے سر اوپر نہ کیا
وگر در سرش هول مردانگیست	گریزند ازو کین چه دیوانگیست
اور جو اس کے سر میں جوانمردی کا رعب ہے	تو اس سے بھاگتے ہیں کہ یہ کیا دیوانہ ہے
تعنت کنندش گر اندک خورست	که مالش مگر روزی دیگرست
اور اگر کم کھانے والا ہے تو اسپر طعنہ زنی کرتے ہیں	کہ اس کا مال شاید دوسرے کی قسمت میں ہے
وگر نغز و پاکیزه باشد خورش	شکم بنده خوانند و تن پرورش
اور اگر اس کا کھانا پاک اور عمدہ ہو	تو اس کو پیٹ کا بندہ اور تن پرور کہتے ہیں

وگر بی تکلف زید مالدار ‌‌ ‌‌ که زینت بر اہل تمیز است عار

اور اگر مالدار آدمی بے تکلف زندگی بسر کرے ‌ ‌ کیونکہ صاحب تمیز کے لیے باعث شرم ہے

زبان در نہندش بایذا چو تیغ ‌‌ ‌‌ که بدبخت زر دارد از خود دریغ

تو اس کی ایذا کے لیے تلوار کی طرح زبان کھولتا ہے ‌ ‌ کہ بیوقوف اپنے سے روپیہ کو زیادہ عزیز سمجھتا ہے

وگر کاخ و ایوان منقش کند ‌‌ ‌‌ تن خویش را کسوتی خوش کند

اور اگر مکان اور محل میں نقش و نگار بنواتا ہے ‌ ‌ اور بدن پر اچھا کپڑا پہنتا ہے

بجان آید از طعنه بر وی زنان ‌‌ ‌‌ که خود را بیاراست ہمچون زنان

تو طعنہ دینے والوں کے طعن کے باعث جان سے تنگ ہو جاتا ہے ‌ ‌ کہ اپنے آپ کو عورتوں کی طرح سجاتا ہے

وگر پارسائی سیاحت نکرد ‌‌ ‌‌ سفر کردگانش نخوانند مرد

اور اگر کسی پارسا نے سفر نہ کیا ‌ ‌ تو سفر کرنے والے اس کو مرد نہیں کہتے

که نارفته بیرون ز آغوش زن ‌‌ ‌‌ کدامش ہنر باشد و رای و فن

کہ جو عورت کی گود سے باہر نہ نکلا ہو ‌ ‌ اس کو کونسا ہنر تدبیر اور فن آئے

جہاندیده را ہم بدرند پوست ‌‌ ‌‌ که سرگشته بخت برگشته اوست

اور سفر کئے ہوئے آدمی کو بھی طعن دیتے ہیں ‌ ‌ کہ وہ ایک پریشان اور پھرے ہوئے نصیب والا ہے

گرش حظ ز اقبال بودی و بہر ‌‌ ‌‌ زمانه نراندی ز شہرش بشہر

اگر اقبال سے اس کا نصیب و حصہ ہوتا ‌ ‌ تو زمانہ اس کو شہر بہ شہر نہ بھگاتا

عزب را نکوہش کند خرده بین ‌‌ ‌‌ که می‌رنجد از خفت و خیزش زمین

عیب بین کنوارے کی بھی برائی کرتے ہیں ‌ ‌ کہ اس کے سونے اور اٹھنے سے زمین کو تکلیف ہوتی ہے

وگر زن کند گوید از دست دل — بگردن در افتاد چون خر بگل

اور اگر عورت کرے (نکاح کر لو) تو کہے کہ دل کے ہاتھ سے — گردن کے بل گدھے کی طرح کیچڑ میں گر پڑے

نہ از جور مردم رہد زشت روی — نہ شاید ز نامردم زشت گوی

لوگوں کے ظلم سے نہ بدشکل رہائی پاتا ہے — اور نہ بدگوئی کرنیوالوں سے خوبصورت محفوظ رہتا ہے

حکایت

قصہ

غلامی بمصر اندرم بندہ بود — کہ چشم از حیا در بر افگندہ بود

ایک لڑکا مصر میں میرا غلام تھا — جو کہ حیا سے آنکھ نیچے کئے رہتا تھا

کسی گفت ہیچ این پسر عقل و ہوش — ندارد بمالش بہ تعلیم گوش

ایک نے کہا کہ یہ لڑکا کچھ عقل و ہوش — نہیں رکھتا اس کے سکھانے کے لیئے گوشمالی کر

شبی بر زدم بانگ بر وی درشت — ہمون گفت مسکین بجورش بکشت

ایک رات میں نے اس کو سختی سے بلایا — اس شخص نے کہا کہ غریب کو ظلم سے مار ڈالا

گرت بر کند خشم روزی ز جای — سراسیمہ خوانندت و تیرہ رای

اگر ایک دن تجھ غصہ جگہ سے ہلا دے — (تو لوگ) تجھ کو خوفزدہ اور بیوقوف کہینگے

وگر بردباری کنی از کسی — بگویند غیرت ندارد بسی

اور اگر تو کسی سے بردباری کرتا ہے — تو تجھ کو کہیں گے کہ زیادہ غیرت نہیں رکھتا

سخی را باندرز گویند بس — کہ فردا دو دستت بود پیش و پس

سخی کو نصیحت کے طور پر کہتے ہیں کہ بس کر — کہ کل تیرے ہاتھ آگے پیچھے ہونگے دینے تو تنگا ہوگا

وگر قانع و خویشتن دار گشت	به تشنیع خلقی گرفتار گشت
اور اگر قناعت کرنے والا اور تن پرور ہے	تو ایک مخلوق کی طعنہ زنی میں گرفتار ہو گیا
که همچون پدر خواهد این سفله مرد	که دنیا رها کرد و حسرت ببرد
کہ باپ کی طرح یہ کمینہ مرے گا	کہ دنیا کو چھوڑیگا (یعنی دولت کو) اور حسرت ساتھ لیجائیگا
که یارد به کنج سلامت نشست	که پیغمبر از خبث دشمن نرست
سلامتی کے گوشہ میں بیٹھنے کی طاقت کس کو ہے	جب کہ پیغمبر دشمنوں کی بدگوئی سے نہ چھوٹے
خدا را که مانند و انباز و جفت	ندارد شنیدی که ترسا چه گفت
خدا مثل اور شریک اور بیوی	نہیں رکھتا ہے تو نے سنا نصاریٰ نے کیا کہا
رهائی نیابد کس از دست کس	گرفتار را چاره صبر است و بس
کوئی کسی کے ہاتھ سے رہائی نہیں پاتا	گرفتار کے لیئے علاج صبر ہے اور بس

حکایت

قصہ

جوانی هنرمند فرزانه بود	که در وعظ چالاک و مردانه بود
ایک جوان ہنرمند اور ہوشیار تھا	جو کہ وعظ کرنے میں جوانمرد اور چالاک تھا
نکونام و صاحبدل و حق‌پرست	خط عارضش خوشتر از خط دست
نیک نام صاحب دل اور حق پرست	اس کے رخساروں کے خط اس کے ہاتھ کے خط سے اچھے تھے
قوی در بلاغات و در نحو چست	ولی حرف ابجد نگفتی درست
بلاغت میں مضبوط اور نحو میں چست تھا	لیکن حرف ابجد درست نہ کہتا تھا

یکی را بگفتم ز صاحبدلان
که دندان پیشین ندارد فلان

ایک صاحب دل کو میں نے کہا
کہ فلاں آدمی کے اگلے دانت نہیں ہیں

برآمد ز سودای من سرخ روی
کزین جنس بیہودہ دیگر مگوی

میرے خیال باطل سے غصہ سے سرخ ہو گیا
کہ اس قسم کی بیہودہ باتیں اور مت کہو

تو در وی ہمان عیب دیدی کہ ہست
ز چندین ہنر چشم عقلت ببست

تو نے اس میں وہی عیب دیکھا جو کہ ہے
اور اتنے ہنروں سے تو نے عقل کی آنکھ کو بند کر لیا

یقین بشنو از من کہ روز یقین
نہ بیند بدی مردم نیک بین

یقیناً مجھ سے سن کر قیامت کے روز
نیکی دیکھنے والا آدمی برائی نہ دیکھیگا

یکی را کہ عقل است و تدبیر و رای
گرش پای عصمت بلغزد ز جای

ایک شخص جس کو عقل تدبیر اور رائے ہے
اگر اس کی پاکدامنی کا پاؤں اپنی جگہ سے لغزش کر جائے

بیک خردہ مپسند بروی جفا
بزرگان چہ گفتند خذ ما صفا

تو ایک نقص کی وجہ سے اس پر ظلم پسند نہ کر
بزرگوں نے کیا اچھا کہا ہے کہ جو چیز اچھی ہو لے

بود خار و گل با ہم ای ہوشمند
چہ در بند خاری تو گلدستہ بند

پھول اور کانٹا اے عقلمند ایک دوسرے کے ساتھ ہوتا ہے
تو کانٹے کی فکر میں کیا ہے۔ گلدستہ بنا

کرا زشت خوئی بود در سرشت
نہ بیند ز طاؤس جز پای زشت

جس شخص کی فطرت میں بدگوئی ہو
تو وہ مور کے سوائے برے پاؤں اور کچھ نہیں دیکھتا

صفائی بدست آور ای بی تمیز
کہ ننماید آئینہ تیرہ چیز

اے بے تمیز صفائی اختیار کر
کیونکہ اندھا آئینہ بھی صورت نہیں دکھلاتا

طریقی طلب کز عقوبت رہی	نہ حرفی کہ انگشت بروی نہی
ایسا راستہ طلب کر کہ عذاب سے رہائی پائے	نہ ایسا حرف کہ تو اس پر انگلی رکھے
منہ عیب خلق ای فرومایہ پیش	کہ چشمت فرو دوزد از عیب خویش
اے بھائی کمینے لوگوں کے عیب ظاہر نہ کر	کیونکہ تیری آنکھیں اپنے عیبوں سے سی جائیں گی
چرا دامن آلودہ را حد زنم	چو در خود شناسم کہ تر دامنم
میں کیوں گنہگار پر حد لگاؤں	جب میں اپنے آپ کو جانتا ہوں کہ گنہگار ہوں
نشاید کہ بر کس درشتی کنی	چو خود را بتاویل پشتی کنی
تجھے کسی پر سختی نہ کرنی چاہیے	جب تو اپنی مدد تاویل کے ساتھ کرے
چو بد ناپسند آیدت خود مکن	پس آنگہ بہمسایہ گو بد مکن
جب برائی تجھے ناپسند ہے تو خود مت کر	پھر اس وقت ہمسایہ کو کہہ کہ برائی نہ کر
من ار حق شناسم و گر خودنمای	برون با تو دارم درون با خدای
میں اگر حق شناس ہوں یا خود پسند ہوں	ظاہر تیرے ساتھ رکھتا ہوں اور دل خدا کے ساتھ
چو ظاہر بعفت بیاراستم	تصرف مکن در کژ و راستم
اگر ظاہر کو میں نے نیکی کے ساتھ سجایا	تو میری راستی اور کجی میں دخل نہ دے
تو خاموش اگر من بہم یا بدم	کہ حمال سود و زیان خودم
تو چپ رہو اگر میں اچھا ہوں یا برا	کیونکہ اپنے نفع نقصان کا اٹھانیوالا ہوں
اگر سیرتم خوب و گر منکر است	خدایم بسر از تو داناتر است
اگر میری سیرت اچھی یا بری ہے	تو خدا میرے راز کو تجھ سے زیادہ جاننے والا ہے

نہ چشم از تو دارم بہ نیکی ثواب — کہ بینم بجرم از تو چندین عذاب

میں تجھ سے نیکی کے عوض ثواب کی توقع نہیں رکھتا — کہ گناہ کی وجہ سے میں تجھ سے اس قدر عذاب دیکھوں

نکوکاری از مردم نیک رائی — یکی را بہ دہ می نویسد خدائی

نیک رائے آدمی کی نیکی — ایک کے بدلہ میں خدا دس لکھتا ہے

تو نیز ای عجب ہر کرا یک ہنر — ببینی ز دہ عیبش اندر گذر

تو بھی جس شخص کا ایک ہنر — دیکھے اس کے دس عیب نظر انداز کر

نہ یک عیب او را بر انگشت پیچ — جہانی فضیلت بر آور بہ ہیچ

اس کے ایک عیب کو شمار نہ کر — اور اس کی بہت سی فضیلتوں کو ہیچ نہ سمجھ

چو دشمن کہ در شعر سعدی نگاہ — بنفرت کند اندرون تباہ

جیسے کہ دشمن سعدی کے اشعار میں — نظر نفرت سے کرتا ہے اس کا اندر (یعنے دل) خراب ہے

ندارد بصد نکتۂ نغز گوش — چو زحفی ببیند بر آرد خروش

سو پسندیدہ باتوں پر کان نہیں دھرتا — جب کچھ نقص دیکھتا ہے تو شور مچاتا ہے

جز این علتش نیست کان بد پسند — حسد دیدۂ نیک بینش بکند

سوائے اس کے اور کوئی سبب نہیں کہ اس بد پسند کی — حسد نے نیکی دیکھنے والی آنکھیں نکال لی ہیں

نہ مخلوق را صنع باری سرشت — سیاہ و سفید آمد و خوب و زشت

کیا نہیں مخلوق کو اللہ تعالےٰ کی کاریگری نے بنایا — سیاہ سفید اچھا اور برا

نہ ہر چشم و ابرو کہ بینی نکوست — بخور پستۂ مغز و بنہ پوست

نہ ہر ایک ابرو و چشم جو تو دیکھتا ہے بہتر ہے — پستہ کا مغز کھا اور چھلکا پھینک دے

باب (۸) ہشتم در شکر

آٹھواں باب شکر کے بیان میں

نفس می نیارم زد از شکر دوست ... که شکری ندانم که در خورد اوست

میں دوست (یعنی خدا) کے شکر سے دم نہیں مار سکتا ... کیونکہ میں ایسا شکر نہیں جانتا جو اس کے لائق ہو

عطائیست ہر موی از او بر تنم ... چگونہ بہر موی شکری کنم

میرے بدن پر ہر ایک بال اس کی بخشش ہے ... میں کس طرح ہر بال کے عوض ایک شکر کروں

ستایش خداوند بخشندہ را ... کہ موجود کرد از عدم بندہ را

تعریف بخشنے والے خدا کے لیئے زیبا ہے ... کہ جس نے بندہ کو نیست سے ہست کیا

کرا قوت وصف احسان اوست ... کہ اوصاف مستغرق شان اوست

اس کے احسان کی تعریف کرنے کی کس کو قوت ہے ... کیونکہ اس کی شان کی خوبیاں لاانتہا ہیں

بدیعی کہ شخص آفریند ز گل ... روان و خرد بخشد و ہوش و دل

ایسا بے مثال پیدا کرنیوالا کہ آدمی کو مٹی سے پیدا کرتا ہے ... جان اور عقل بخشتا ہے ہوش اور دل دیتا ہے

ز پشت پدر تا بپایان شیب ... نگر تا چہ تشریف دادت ز غیب

باپ کی پیٹھ سے لیکر بڑھاپے کے آخر تک ... غور کر کہ غیب سے تجھ کو کیا خلعت دیا ہے

چو پاک آفریدت بہش باش و پاک ... کہ ننگست ناپاک رفتن بخاک

جبکہ اس نے تجھ کو پاک پیدا کیا تو ہشیار اور پاک رہ ... کیونکہ ناپاکی کی حالت میں خاک میں جانا باعث شرم ہے

پیاپی بیفشان از آئینہ گرد ... کہ مصقل نگیرد چو زنگار خورد

پے در پے آئینہ سے خاک جھاڑتا رہ ... کیونکہ جب زنگ کھا جائیگا تو پھر صاف نہ ہوگا

نه در ابتدا بودی آب منی	اگر مردی از سر بدر کن منی
کیا تو پہلے پہل منی کا پانی نہ تھا (یعنی نطفہ)	اگر تو مرد ہے تو سر سے خودی دور کر
چو روزی بسعی آوری سوی خویش	مکن تکیه بر زور بازوی خویش
جب تو روزی محنت سے حاصل کرے	تو اپنے بازوؤں کے زور پر بھروسہ نہ کر
چرا حق نمی بینی ای خود پرست	که بازو بگردش در آورد دست
اے خود پرست تو حق کیوں نہیں دیکھتا	کس کو طاقت ہے کہ ہاتھ کو گردش میں لائے
چو آید بکوشیدنت خیر پیش	بتوفیق حق دان نه از سعی خویش
جب کوشش کرنے سے تجھے بھلائی حاصل ہو	تو اللہ کی مدد سے جان نہ کہ اپنی کوشش سے
بسرپنجگی کس نبردست گوی	سپاس خداوند توفیق گوی
طاقت سے کسی نے سبقت حاصل نہیں کی	مدد کرنے والے خدا کی تعریف کر
تو قایم بخود نیستی یک قدم	ز غیبت مدد می رسد دمبدم
تو ایک قدم اپنے آپ قایم نہیں	غیب سے تجھ کو دمبدم مدد پہنچتی ہے
نه طفل زبان بسته بودی ز لاف	همی روزی آمد بجوفش ز ناف
کیا تو شیخی مارنے سے زبان بند کئے ہوئے بچہ نہ تھا	یہی روزی اس کے پیٹ میں ناف سے آتی تھی
چو نافش بریدند روزی گسست	به پستان مادر در آویخت دست
جب اس کی ناف کاٹ ڈالی گئی تو روزی موقوف کردی	پھر ماں کی چھاتیوں میں ہاتھ ڈالتا ہے
غریبی که رنج آردش دهر پیش	بدارو دهند آبش از شهر خویش
وہ مسافر جس کو زمانہ رنج میں مبتلا کرے	تو اس کے علاج کے لئے اس کو اس کے شہر کا پانی دیتے ہیں

پس او در شکم پرورش یافتست
پس اس نے پیٹ میں پرورش پائی ہے
ز انبوب معده خورش یافتست
اور معدہ کے جوف سے خوراک حاصل کی ہے

دو پستان که امروز دلخواه اوست
دونوں چھاتیاں کہ آج اس کی مرغوب خاطر ہیں
دو چشمه هم از پرورشگاه اوست
اس کی پرورش کی جگہ کے دو چشمے ہیں

کنار و بر مادر دلپذیر
دل پسند ماں کی گود اور بغل
بهشت است و پستان درو جوی شیر
بہشت ہے اور چھاتیاں اس میں دودھ کی نہریں ہیں

درخت است بالای جان پرورش
اس کا قد یعنی ماں کا، جان کو پالنے والا درخت ہے
ولد میوهٔ نازنین بر برش
اور لڑکا ایک نازنین میوہ اس کی بغل میں ہے

نه رگهای پستان درون دل است
کیا چھاتیوں کی رگیں دل کے اندر نہیں ہیں
پس ار بنگری شیر خون دل است
پس اگر تو دیکھے تو دودھ دل کا خون ہے

بخونش فرو برده دندان چو نیش
ڈنک کی طرح اس کے خون میں دانت چبھوئے
سرشته درو خونخوار خویش
اور اللہ تعالیٰ نے (لیکن وہاں سے) خون کھانیوالے (لڑکے) کی محبت اس میں ڈالی

چو بازو قوی کرد و دندان سطبر
جب بازو مضبوط اور دانت موٹے ہوگئے
براندایدش دایه پستان بصبر
تو پھر دایہ اپنے پستانوں پر عصارہ مل لیتی ہے

چنان صبرش از شیر خامش کند
عصارہ پھر اس طرح دودھ سے اس کو چپ کراتا ہے
که پستان شیرین فرامش کند
کہ میٹھے پستان اس کو بھول جاتے ہیں

تو نیز ای که در توبه طفل راه
تو بھی اے شخص جو کہ توبہ کرنے میں طفل راہ ہے
بصبرت فراموش گردد گناه
تجھ کو صبر سے گناہ بھول جا ہیں

حکایت

قصہ

جوانی سر از رای مادر بتافت	دل دردمندش چو آذر بتافت
ایک جوان نے اپنی ماں کے حکم سے سر پھیرا	اس کا دل درد سے آگ کی طرح جلا
چو بیچاره شد پیشش آورد مهد	که ای سست مهر فراموش عهد
جب وہ عاجز آ گئی تو اس کے سامنے گہوارہ لائی	اے بے وفا رتاکینی کا وقت بھولنے والے
نه گریان و درمانده بودی و خرد	که شبها ز دست تو خوابم نبرد
کیا تو رونے والا عاجز اور چھوٹا نہ تھا	جب کہ میں راتیں تیری وجہ سے نہ سوتی
نه در مهد نیروی حالت نبود	مگس راندن از خود مجالت نبود
کیا گہوارہ میں تیری یہ طاقت و حالت نہ تھی	اپنے سے مکھی اڑانے کی بھی تجھ میں طاقت نہ تھی
تو آنی که از یک مگس رنجه	که امروز سالار سر پنجه
تو وہ ہے کہ ایک مکھی سے تجھ کو تکلیف تھی	اور آج تو صاحب قوت سردار ہے
بحالی شوی باز در قعر گور	که نتوانی از خویشتن دفع مور
اسی حالت میں پھر تو قبر کے گڑھے میں ہوگا	اور اپنے سے چیونٹی کو دور نہ کر سکے گا
دگر دیده چون برفروزد چراغ	چو کرم لحد خورد پیه دماغ
پھر کس طرح آنکھیں چراغ کی طرح روشن ہوں گی	جب کیڑے دماغ کی چربی کھائیں گے
چو پوشیده چشمی نه بینی که راه	نداند همی وقت رفتن ز چاه
اندھے کی طرح تو نہیں دیکھتا ہے کہ راستہ	چلنے کے وقت کون سا ہے اور کنواں کون سا ہے

تو گر شکر کردی کہ با دیدۂ — وگرنہ تو ہم چشم پوشیدۂ

جو تو نے شکر کیا تو پھر آنکھوں والا ہے — وگرنا تو بھی اندھا ہے

معلم نیاموختت فہم و رای — سرشت این صفت در وجودت خدای

استاد نے تجھ کو سمجھ اور تدبیر نہیں سکھلائی — بلکہ خدا نے تیرے وجود میں اسے پیدا کیا ہے

گرت منع کردی دل حق نیوش — حقت عین باطل نمودی بگوش

اگر وہ تجھ کو حق بات سننے والا دل نہ دیتا — تو حق تیرے کانوں میں عین باطل معلوم ہوتا

گفتار در صنع باری تعالی در ترکیب خلقت انسانی

اللہ تعالی کی کاریگری انسان کے پیدا کرنے کی ترکیب میں

ببین تا یک انگشت از چند بند — با قلیدس صنع درہم فگند

غور کر کہ ایک انگلی کتنے جوڑوں سے اللہ تعالیٰ نے — قلیدس کی کاریگری سے آپس میں جوڑی

پس آشفتگی باشد و ابلہی — کہ انگشت بر حرف صنعش نہی

پس پریشانی اور نادانی ہوگی — جو تو اس کی کاریگری کے حرف پر نکتہ چینی کرے

تامل کن از بہر رفتار مرد — کہ چند استخوان پی زد و وصل کرد

آدمی کی رفتار کے متعلق غور کر — کہ کتنی ہڈیاں اعصاب نے ملائیں اور جوڑیں

کہ بی گردش کعب و زانو و پای — نشاید قدم بر گرفتن ز جای

کہ بغیر ٹخنے زانوں اور پاؤں کے پھرنے کے — جگہ سے قدم اٹھایا نہیں جا سکتا

از آن سجدہ بر آدمی سخت نیست — کہ در صلب او مہرہ یک لخت نیست

اسی وجہ سے آدمی پر سجدہ مشکل نہیں ہے — کہ اس کی پیٹھ میں ہڈی ایک ٹکڑہ نہیں ہے

دو صد مہرہ در یکدگر ساختست
دو سو ہڈی کے ٹکڑے ایک دوسرے میں لگائے ہیں
کہ گل مہرہ چون تو پرداختست
کس نے ایک آدمی مٹی کا تیرے جیسا بنایا ہے

رگت بر تن است اے پسندیدہ خوی
اے پسندیدہ خو تیرے بدن میں جو رگیں ہیں
زمینی دروسی صد و شصت جوی
ایک زمین کی طرح جس میں تین سو ساٹھ نہریں ہیں

بصر در سر و فکر و رای و تمیز
سر میں بینائی فکر رائے اور تمیز ہے
جوارح بدل و دل بدانش عزیز
ظاہری اعضا دل کی وجہ سے اور دل عقلمندی کی وجہ عزیز ہے

بہایم بروی اندر افتادہ خوار
چوپائے منہ کے بل ذلیل پڑے ہوئے ہیں
تو ہمچون الف بر قدمہای سوار
تو الف کی طرح قدموں پر سوار ہے

نگون کردہ ایشان سر از بہر خور
وہ کھانے کے لیے سر جھکائے ہوئے ہیں
تو آری بعزت خورش پیش سر
تو عزت کے ساتھ کھانے کو اپنے سامنے لاتا ہے

نزیبد ترا با چنین سروری
باوجود اتنی سرداری کے تجھے زیبا نہیں ہے
کہ سر جز بطاعت فرود آوری
کہ سر کو سوائے اس کی اطاعت کے جھکائے

ولیکن بدین صورت دلپذیر
لیکن اس دل پسند صورت کے ساتھ
فریفتہ مشو سیرت خوب گیر
فریفتہ نہ ہو اچھا طریقہ اختیار کر

رہ راست باید نہ بالای راست
سیدھا راستہ چاہیے نہ کہ سیدھا قد
کہ کافر ہم از روی صورت چو ماست
اس لیے کہ کافر کی شکل بھی ہماری ہی طرح ہے

ترا آنکہ چشم و دہن داد و گوش
جس نے تجھ کو آنکھیں منہ کان عطا کیے
اگر عاقلی در خلافش مکوش
اگر تو عقلمند ہے تو اس کے خلاف کوشش نہ کر

گرفتم که دشمن بکوبی به سنگ — مکن باری از جہل با دوست جنگ

میں نے فرض کیا کہ تو دشمن کو پتھر سے کوٹے گا — لیکن جہالت سے دوست کے ساتھ لڑائی نہ کر

خردمند طبعان منت شناس — بدوزند نعمت بمیخ سپاس

عقلمند طبیعت والے اور احسان جاننے والے — نعمت کو شکر کی میخ سے سیتے ہیں

حکایت

قطعہ

نبرد آزمائی ز ادہم فتاد — بگردن درش مہره برہم فتاد

ایک بادشاہ سیاہ رنگ پر والے گھوڑے سے گر پڑا — اس کی گردن کے مہرے اکھڑ گئے

چو پیلش فرو رفت گردن بتن — نگشتی سرش تا نگشتی بدن

ہاتھی کی طرح اس کی گردن اس کے بدن میں گھس گئی — اس سے سر نہ پھرتا جب تک کہ اس کا بدن نہ پھرتا

پزشکان بماندند حیران درین — مگر فیلسوفی ز یونان زمین

جراح اس معاملہ میں حیران رہ گئے — مگر ایک یونان کے رہنے والے حکیم نے

سرش باز پیچید و این راست شد — وگر وی نبودی زمن خواست شد

اس کے سر کو پھیرا اور اس کا بدن سیدھا ہو گیا — اور اگر وہ حکیم نہ ہوتا تو وہ اپنی جگہ سے نہ ہلتا

دگر نوبت آمد بنزدیک شاه — نکرد آن فرومایہ در وی نگاه

دوسری دفعہ وہ حکیم بادشاہ کے پاس آیا — اس کمینہ (بادشاہ) نے اس کی پرواہ نہ کی

خردمند را سر فرو شد بشرم — شنیدم کہ میرفت و میگفت نرم

عقلمند کا سر شرم کے مارے جھک گیا — سنا ہے کہ جاتا تھا اور آہستہ سے کہتا تھا

اگر دی نپیچیدمی گردنش — نه پیچیدی امروز روی از منش
اگر میں کل اس کی گردن نہ پھیرتا — تو آج وہ اپنا چہرہ مجھ سے نہ پھیرتا

فرستاد تخمی بدست رهی — که باید که عودش بر آتش نهی
(حکیم نے) ایک بیج غلام کے ہاتھ بھیجا — چاہیئے کہ جلتے ہوئے عود پر اس کو رکھے

ملک را یکی عطسه آمد ز دود — سر و گردنش همچنان شد که بود
بادشاہ کو دھوئیں سے ایک چھینک آئی — اس کا سر اور گردن جس طرح کہ تھا ویسے ہو گیا

به عذر از پی مرد بشتافتند — بجستند بسیار و کم یافتند
معافی مانگنے کے لیئے اس مرد کے پیچھے دوڑے — بہت تلاش کیا اور نہ پایا

مکن گردن از شکر منعم مپیچ — که روز پسین سر برآری ز هیچ
نعمت دینے والے (خدا) کے شکر سے گردن نہ پھیر — کہ آخر بروز قیامت میں تو سر ہم اٹھائیگا

گفتار در نظر صنع باری تعالیٰ

اللہ تعالےٰ کی کاریگری میں نظر کرنے کے بیان میں

شب از بهر آسایش تست و روز — مه روشن و مهر گیتی فروز
رات اور دن تیرے آرام کے لیئے ہیں — روشن چاند اور جہان کو روشن کرنیوالا سورج بھی

سپهر از برای تو فراش وار — همی گسترانَد بساط بهار
آسمان تیرے لیئے فراش کی طرح — بہار کا فرش (یعنے سبزہ) بچھاتا ہے

اگر باد و برف است و باران و میغ — وگر رعد چوگان زند برق تیغ
اگر ہوا، برف، بارش اور بادل ہے — اور بادل جو گرجتا ہے اور بجلی جو چمکتی ہے

همان کارداران فرمان برند / که تخم تو در خاک می پرورند

سب کام کرنے والے اور احکام بجا لانیوالے ہیں / کہ تیرے بیج کو مٹی کے اندر پالتے ہیں

وگر تشنه مانی ز سختی مجوش / که سقای ابر آبت آرد بدوش

اور جو تو پیاسا رہے تو سختی سے شور نہ کر / کیونکہ بادل کا سقا تیرے لئے کندھے پر پانی لاتا ہے

ز خاک آورد رنگ و بوی و طعام / تماشاگهی دیده و مغز و کام

واللہ تعالیٰ خاک سے رنگ بو اور طعام پیدا کرتا ہے / جو کہ آنکھ مغز اور تالو کے لئے تماشاگاہ ہے

عسل دادت از نحل و من از هوا / رطب دادت از نخل و نخل از نوی

شہد تجھ کو شہد کی مکھی سے اور ترنجبین ہوا سے عنایت کی / اور خرما تجھکو درخت سے اور درخت گٹھلی سے پیدا کیا

همه نخل بندان بخایند دست / ز حیرت که نخلی چنین کس نبست

تمام باغبان انگلیوں دانتوں سے کاٹتے ہیں / حیرت سے کسی نے ایسا درخت نہ لگایا

خور و ماه و پروین برای تواند / قنادیل سقف سرای تواند

خورشید چاند ستارے تیرے لئے ہی ہیں / اور تیرے گھر کی چھت کے قندیلیں ہیں

ز خارت گل آورد و از نافه مشک / زر از کان و برگ تر از چوب خشک

تیرے خار سے گل اور نافہ سے مشک پیدا کیا / سونا کان سے اور پتے سوکھی لکڑی سے پیدا کئے

بدست خودت چشم و ابرو نگاشت / که محرم ز اغیار نتوان گذاشت

اپنے ہاتھ سے تیرے چشم اور ابرو بنائے / کیونکہ محرم کو غیروں پہ نہیں چھوڑا جا سکتا

توانا که آن نازنین پرورد / بالوان نعمت چنین پرورد

ایسا طاقت ور کہ وہ نازنینوں کو پالتا ہے / اور رنگ برنگ کی نعمتوں سے اچھی طرح پرورش کرتا ہے

بجا گفت باید نفس بر نفس	که شکرش نگار زبانست و بس
اس کا شکر بیان سے دم بدم کرنا چاہیئے	کیونکہ اس کا شکر صرف زبان ہی کا کام نہیں ہے
خدایا دلم خون شد و دیده ریش	که می بینم انعامت از گفت بیش
اے خدا میرا دل خون ہو گیا اور آنکھیں زخمی	کیونکہ میں تیری نعمتیں بیان کرنے سے زیادہ دیکھتا ہوں
نگویم دد و دام و مور و سمک	که فوج ملائک بر اوج فلک
میں نہیں کہتا درندے اور چوپائے چیونٹی اور مچھلی	بلکہ فرشتوں کا شکر جو کہ آسمان کی بلندی پر ہے
هنوزت سپاس اندکی گفته اند	ز بیور هزاران یکی گفته اند
ابھی تک تیرا شکر تھوڑا کیا ہے	کروڑوں میں سے ایک شکر کیا ہے
برو سعدیا دست و دفتر بشوی	براهی که پایان ندارد مپوی
اے سعدی جا اور ہاتھ اور کتاب کو دھو دے	جس راہ کی انتہا نہیں اس میں نہ دوڑ

حکایت

قصہ

یکی گوش کودک بمالید سخت	که ای بوالعجب گوئی برگشته بخت
ایک شخص نے لڑکے کا کان زور سے ملا	کہ اے عجیب کہنے والے اور پھرے ہوئے نصیب والے
ترا تیشه دادم که هیزم شکن	نگفتم که دیوار مسجد بکن
میں نے تجھ کو تیشہ دیا کہ لکڑی چیر	میں نے یہ نہیں کہا کہ مسجد کی دیوار کو کھود
زبان آمد از بهر شکر و سپاس	بغیبت نگرداندش حق شناس
زبان شکر اور تعریف الٰہی کرنے کے لیے پیدا کی گئی	حق کو پہچاننے والا اس کو غیبت کرنے میں نہیں پھیرتا

گذرگاه قرآن و پندست گوش ٭ به بهتان و باطل شنیدن مکوش

کان قرآن اور نصیحت کے گزرنے کی جگہ ہے ٭ جھوٹ اور بہتان سننے میں کوشش نہ کر

دو چشم از پی صنع باری نکوست ٭ ز عیب برادر فرو گیر و دوست

دو آنکھیں اللہ تعالیٰ کی صنعت دیکھنے کیلئے بہتر ہیں ٭ بھائی اور دوست کے عیب دیکھنے سے انہیں بند کر

گفتار در نظر حال ناتوان و شکر نعمت حق تعالی

کمزوروں کے حال میں نظر کرنے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے شکریہ کے بیان میں

نداند کسی قدر روز خوشی ٭ مگر روزی افتد به سختی کشی

کوئی شخص خوشی کے دنوں کی قدر نہیں جانتا ٭ مگر اس دن جبکہ وہ سختی میں مبتلا ہو

زمستان درویش در تنگسال ٭ چه سهل است پیش خداوند مال

قحط کے برس فقیر کا جاڑا بیتنے کو ہم سرما ٭ صاحب مال یعنی امیر آدمی کے سامنے کیسا آسان ہے

سلیمی که یک چند نالان بخفت ٭ خداوند را شکر صحت بگفت

سانپ کا کاٹا ہوا جو کئی روز روتا رہا سو گیا ٭ اللہ تعالیٰ کا شکریہ تندرستی کے لئے ادا کیا

چو مردانه رو باشی و تیز پای ٭ به شکرانه با کند پویان بپای

جب تو مردوں کی طرح چلنے والا اور تیز قدم ہو ٭ تو اس کے شکر کے ساتھ سست چلنے والوں کے ساتھ قیام کر

به پیر کهن بر ببخشد جوان ٭ توانا کند رحم بر ناتوان

جوان کو چاہیئے کہ پرانے بوڑھوں پر مہربانی کریں ٭ اور طاقتور کو چاہیئے کہ کمزور پر رحم کرے

چه دانند جیحونیان قدر آب ٭ ز واماندگان پرس در آفتاب

دریائے جیحون کے لوگ پانی کی قدر کیا جانیں ٭ دھوپ میں تھکے ہوئے لوگوں سے پوچھ

عرب را که بر دجله باشد قعود	چه غم دارد از تشنگان زرود
وہ عرب جو کہ دریائے دجلہ پر بیٹھا ہوا ہو	اس کو دشت زرود کے پیاسوں کا کیا غم
کسی قیمت تندرستی شناخت	که یک چند بیچاره در تب گداخت
اس شخص نے تندرستی کی قیمت کو جانا	جو بیچارہ چند روز تپ میں گھلا
ترا تیره شب کی نماید دراز	که غلطی ز پهلو به پهلوی باز
تجھے اندھیری رات کیوں بڑی معلوم ہو	کہ تو پہلو سے پہلو بدلے
براندیش از افتان و خیزان تب	که رنجور داند درازی شب
تپ میں اٹھنے بیٹھنے والوں کی حالت سے ڈر	کیونکہ بیمار رات کی درازی کو جانتا ہے
به بانگ دهل خواجه بیدار گشت	چه داند شب پاسبان چون گذشت
ڈھول کی آواز سے، خواجہ بیدار ہوا	اسے کیا معلوم کہ چوکیدار کی رات کیسے گذری

حکایت سلطان طغرل با هندوی پاسبان

سلطان طغرل کی حکایت ایک غلام چوکیدار کے ساتھ

شنیدم که طغرل شبی در خزان	گذر کرد بر هندوی پاسبان
سنا میں نے کہ سلطان طغرل ایک رات موسم سرما میں	ایک غلام چوکیدار کی طرف سے گذرا
ز باریدن برف و باران و سیل	بلرزش درافتاده چون سهیل
مینہ اور برف کے برسنے اور سیلاب کی وجہ سے	غلام (سہیل ستارہ) کی طرح کانپ رہا تھا
دلش بر وی از رحمت آمد بجوش	که اینک قبا پوستینم بپوش
بادشاہ کے دل نے اس پر مہربانی کی وجہ سے جوش کھایا	[illegible]

گذرگاہ قرآن و پندست گوش
بہ بہتان و باطل شنیدن مکوش
کان، قرآن اور نصیحت کے گذرنے کی جگہ ہے
جھوٹ اور بہتان سننے میں کوشش نہ کر

دو چشم از پی صنع باری نکوست
ز عیب برادر فرو گیر و دوست
دو آنکھیں اللہ تعالیٰ کی صنعت دیکھنے کیلئے بہتر ہیں
بھائی اور دوست کے عیب دیکھنے سے انہیں بند کر

گفتار در نظر حال ناتوان و شکر نعمت حق تعالیٰ

کمزوروں کے حال میں نظر کرنے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے شکریہ کے بیان میں

نداند کسی قدر روز خوشی
مگر روزی افتد بسختی کشی
کوئی شخص خوشی کے وقت کی قدر نہیں جانتا
مگر اس دن جبکہ وہ سختی میں مبتلا ہو

زمستان درویش در تنگسال
چہ سہل ست پیش خداوند مال
قحط کے برس فقیر کا جاڑا یعنی موسم سرما
صاحب مال یعنی امیر آدمی کے سامنے کیسا آسان ہے

سلیمی کہ یکچند نالان نخفت
خداوند را شکر صحت نگفت
سانپ کا کاٹا ہوا جو کئی روز روتا رہا سو گیا
اللہ تعالیٰ کا شکریہ تندرستی کے لئے ادا کیا

چو مردانہ رو باشی و تیزپای
بشکرانہ با کند پویان بپای
جب تو مردوں کی طرح چلنے والا اور تیز قدم ہو
تو اللہ کے شکر کے ساتھ سست چلنے والوں کے ساتھ قیام

بہ پیر کہن بر ببخشد جوان
توانا کند رحم بر ناتوان
جوان کو چاہیئے کہ پرانے بوڑھوں پر مہربانی کریں
اور طاقتور کو چاہیئے کہ کمزور پر رحم کرے

چہ دانند جیحونیان قدر آب
ز واماندگان پرس در آفتاب
دریائے جیحون کے لوگ پانی کی قدر کیا جانیں
دھوپ میں تھکے ہوئے لوگوں سے پوچھ

عربرا که بر دجله باشد قعود / چه غم دارد از تشنگان زرود

وہ عرب جو کہ دریائے دجلہ پر بیٹھا ہوا ہو / اس کو دشت زرود کے پیاسوں کا کیا غم

کسی قیمت تندرستی شناخت / که یک چند بیچاره در تپ گداخت

اس شخص نے تندرستی کی قیمت کو جانا / جو بیچارہ چند روز تپ میں گھلا

ترا تیره شب کی نماید دراز / که غلطی ز پهلو به پهلوی باز

تجھے اندھیری رات کیوں بڑی معلوم ہو / کہ تو پہلو سے پہلو لے

براندیش از افتان و خیزان تب / که رنجور داند درازی شب

تپ میں اٹھنے بیٹھنے والوں کی حالت سے ڈر / کیونکہ بیمار رات کی درازی کو جانتا ہے

ببانگ دهل خواجه بیدار گشت / چه داند شب پاسبان چون گذشت

ڈھول کی آواز سے خواجہ بیدار ہوا / اسے کیا معلوم کہ چوکیدار کی رات کیسے گذری

حکایت سلطان طغرل با هندوی پاسبان

سلطان طغرل کی حکایت ایک غلام چوکیدار کے ساتھ

شنیدم که طغرل شبی در خزان / گذر کرد بر هندوی پاسبان

سنا ہیں نے کہ سلطان طغرل ایک رات موسم سرما میں / ایک غلام چوکیدار کی طرف سے گذرا

ز باریدن برف و باران و سیل / بلرزش درافتاده چون سهیل

مینہ اور برف کے برسنے اور سیلاب کی وجہ سے / غلام (سہیل ستارہ) کی طرح کانپ رہا تھا

دلش بر وی از رحمت آورد جوش / که اینک قبا پوستینم بپوش

بادشاہ کے دل نے اس پر مہربانی کی وجہ سے جوش کھایا / کہا کہ [illegible]

دمی منتظر باش بر طرف بام ‍ ‍ ‍ ‍ که بیرون فرستم بدستِ غلام

تھوڑی دیر بام کی طرف منتظر رہ ‍ ‍ ‍ ‍ کہ غلام کے ہاتھ باہر بھیجتا ہوں

درین بود باد بہاری وزید ‍ ‍ ‍ ‍ شہنشاہ در ایوانِ شاہی خزید

وہ (بادشاہ) انہیں باتوں میں تھا بہار کی ہوا چلی ‍ ‍ ‍ ‍ شہنشاہ ایوان شاہی میں چلا گیا

وشاقی پری چہرہ در خیل داشت ‍ ‍ ‍ ‍ کہ طبعش بدان اندکی میل داشت

ایک خوبصورت غلام اس کے گروہ میں تھا ‍ ‍ ‍ ‍ کہ اس کی (بادشاہ) کی طبیعت کچھ رغبت رکھتی تھی

تماشای ترکش چنان خوش فتاد ‍ ‍ ‍ ‍ کہ ہندوی مسکین برفتش ز یاد

اس غلام کا دیکھنا کچھ ایسا بھلا معلوم ہوا ‍ ‍ ‍ ‍ کہ بیچارہ وہ غلام (سپاہی) اسے بھول گیا

قبا پوستینی گذشتش بگوش ‍ ‍ ‍ ‍ ز بدبختیش در نیامد بدوش

پوستین کی قبا اس کے کانوں سے گذری ‍ ‍ ‍ ‍ مگر اس کی بدبختی کی وجہ سے اس کے کندھوں پر نہ آئی

مگر رنج سرما برو بس نبود ‍ ‍ ‍ ‍ کہ جور سپہر انتظارش فزود

سردی کا رنج شاید اس کے لیے کافی نہ تھا ‍ ‍ ‍ ‍ کہ آسمان کے ظلم نے اسپر انتظار بڑھایا

نگہ کن چو سلطان بغفلت بخفت ‍ ‍ ‍ ‍ کہ چوبک زنش بامدادان چہ گفت

غور کر جب بادشاہ غفلت سے سو گیا ‍ ‍ ‍ ‍ تو نقارہ نواز نے صبح اس کو کیا کہا

مگر نیکبختت فراموش شد ‍ ‍ ‍ ‍ چو دستت در آغوش آغوش شد

شاید تجھ کو وہ نیک بخت غلام فراموش ہو گیا ‍ ‍ ‍ ‍ جب تیرا ہاتھ معشوقہ لونڈی کی گود میں گیا

ترا شب بعیش و طرب می رود ‍ ‍ ‍ ‍ چہ دانی کہ بر ما چہ شب می رود

تیری رات عیش اور خوشی میں گزرتی ہے ‍ ‍ ‍ ‍ تو کیا جانے کہ رات ہم پر کس طرح گذرتی ہے

فرو برده سر کاروانی بدیگ	چه از پا فرو رفتگانش بریگ
دیگ میں سر جھکائے ہوئے خوب کھاتے ہوئے	ریگ میں پاؤں پھنسے ہوؤں مسافروں کی کیا پرواہ
بدار ای خداوند زورق بر آب	که بیچارگان را گذشت از سر آب
اے صاحب کشتی کو پانی میں رکھ ٹھیرا	کیونکہ بیچاروں کے سر سے پانی گذر گیا) یعنی ڈوب گئے
توقف کنید ای جوانان چست	که در کاروانند پیران سست
اے تیز جوان ٹھیرو	کیونکہ قافلہ میں کمزور بوڑھے بھی ہیں
تو خوش خفته در هودج کاروان	مهار شتر در کف ساروان
تو قافلہ کے کجاوہ میں آسودگی سے سویا ہوا	اور اونٹ کی مہار ساربان کے ہاتھ میں
چه هامون و کوه و چه سنگ و رمال	ز ره باز پس ماندگان پرس حال
تیرے لئے کیا جنگل کیا پہاڑ کیا پتھر کیا ریگ	راستہ سے پیچھے رہنے والوں کا حال پوچھ
ترا کوه پیکر هیون می برد	پیاده چه دانی که خون می خورد
تجھے کوہ پیکر اونٹ لے جاتا ہے	تو کیا جانے کہ پیادہ خون کھا رہا ہے
بآرام دل خفتگان در بنه	نه دانند حال شکم گرسنه
گھر میں آرام دل کے ساتھ سوئے ہوئے	بھوکے کے پیٹ کی حالت کو نہیں جانتے

حکایت

قطعہ

یکی را عسس دست بر بسته بود	همه شب پریشان و دل خسته بود
ایک شخص کے ہاتھ کو کوتوال نے باندھے ہوئے تھے	وہ تمام رات پریشان اور خستہ دل رہا

بگوشش آمد در شب تیره رنگ	که شخصی همی نالد از دستِ تنگ
اندھیری رات میں اس کے کانوں پر آواز آئی	کہ ایک شخص مفلسی کی وجہ سے روتا ہے
شنید این سخن دزد مغلول گفت	تو باری چه غم چند نالی بخفت
بندھے ہوئے چور نے یہ بات سنی اور کہا	تو غم سے کیوں روتا ہے سو رہ
برو شکر یزدان کن ای تنگ دست	که دستت عسس تنگ بر هم نبست
جا اے مفلس اور خدا کا شکر کر	کہ کوتوال نے تیرے ہاتھ مضبوط نہیں باندھے
مکن ناله از بینوائی بسی	چو بینی ز خود بینواتر کسی
مفلسی سے زیادہ فریاد مت کر	جب تو کسی کو اپنے سے زیادہ دیکھے

حکایت

قصہ

برهنه تنی یک درم وام کرد	تن خویش را کسوتِ خام کرد
ایک برہنہ آدمی نے ایک درم قرض لیا	اور اپنے بدن کے لیے کچے چمڑے کا لباس بنایا
بنالید کای طالع بد لگام	بگرما بپختم درین پیر خام
رویا کہ اے سرکش نصیب	اس کچے چمڑے میں گرمی سے میں پک گیا
چو ناپخته آمد ز سختی بجوش	یکی گفتش از چاه زندان خموش
جب وہ ناتجربہ کار شکایت سے شور مچانے لگا	ایک نے قید خانے کے کنوئیں سے کہا کہ چپ رہ
بجا آوری ای خام شکر خدای	که چون ما نهٔ خام در بند پای
اے ناتجربہ کار خدا کا شکر ادا کر	کہ ہماری طرح تیرے ہاتھ پاؤں میں زنجیر نہیں

حکایت

	قصہ	
یکی کرد بر پارسائی گذر		بصورت جهودانش آمد نظر
ایک شخص ایک پارسا کے پاس سے گذرا		ظاہری طور پر وہ اس کو آتش پرست نظر آیا
قفائی فرو کوفت بر گردنش		بہ بخشید درویش پیراہنش
اس کی گردن پر اس نے گردنی لگائی		درویش نے اس کو اپنا پیراہن بخش دیا
خجل گفت کانچہ از من آمد خطاست		بہ بخشائی بر من چہ جائی عطاست
شرمندہ ہو کر کہا کہ جو کچھ مجھ سے ہوا گناہ ہوا		میری خطا معاف کر بخشش کی کیا جگہ ہے
بشکرانہ گفتا بہ شر نیستم		کہ آنم کہ پنداشتی نیستم
شکرانہ کے باعث کہا کہ مجھے تیرے ساتھ برائی کا خیال نہیں		جو کچھ تو نے مجھے سمجھا ہیں وہ نہیں ہوں
نکو سیرت بی تکلف برون		بہ از نیک نام خراب اندرون
نیک خصلت ظاہر سے بے تکلف		بہتر ہے نیک نام خراب باطن والے سے
بہ نزدیک من شب رو راہزن		بہ از فاسق پارسا پیرہن
میرے نزدیک راستہ لوٹنے والا چور		بہتر ہے پرہیز گاری کے لباس والے فاسق سے

حکایت

	قصہ	
ز رہ باز پس ماندۂ می گریست		کہ مسکین تر از من درین دشت کیست
راستہ سے پیچھے رہ جانے والا ایک شخص روتا تھا		کہ مجھ سے زیادہ مسکین اس بیابان میں کون ہے

خری بارکش گفت ای بی تمیز ‎ ‎ زجور فلک چند نالی تو نیز

ایک لدے ہوئے گدھے نے اس کو کہا کہ اے بے تمیز ‎ ‎ آسمان کے ظلم سے تو بھی کب تک روئے گا

برو شکر کن چون بخر بر نۂ ‎ ‎ کہ آخر بزیر کسان خر نۂ

جا شکر کر کہ گدھے کی طرح تجھ پر بوجھ نہیں ‎ ‎ کہ آخر لوگوں کے نیچے تو گدھا نہیں ہے

حکایت

قصہ

فقیہی برافتادہ مستی گذشت ‎ ‎ بمستوری خویش مغرور گشت

ایک عالم ایک گرے ہوئے مست کے پاس سے گذرا ‎ ‎ اور اپنی پارسائی پر مغرور ہوا

ز نخوت بدو التفاتی نکرد ‎ ‎ جوان سر برآورد کای پیرمرد

غرور کی وجہ سے اس کی کچھ پرواہ نہ کی ‎ ‎ جوان نے سر اٹھایا کہ اے بوڑھے آدمی

برو شکر کن چون بنعمت دری ‎ ‎ کہ محرومی آید ز مستکبری

جا شکر کر اگر تجھ کو نعمت حاصل ہے ‎ ‎ کیونکہ غرور کرنے سے بدنصیبی حاصل ہوتی ہے

یکی را کہ در بند بینی مخند ‎ ‎ مبادا کہ ناگہ درافتی بہ بند

اگر ایک کو قید خانہ میں دیکھے تو خوش نہ ہو ‎ ‎ شاید تو بھی ناگاہ قید میں مبتلا ہو

نہ آخر در امکان تقدیر ہست ‎ ‎ کہ فردا چو من باشی افتادہ مست

کیا آخر یہ تقدیر کے اختیار میں نہیں ہے ‎ ‎ کہ کل میری طرح تو مست ہو کر گر پڑے

ترا آسمان خط بمسجد نبشت ‎ ‎ مزن طعنہ بر دیگری در کنشت

آسمان نے تیری قسمت میں مسجد لکھی ‎ ‎ دوسرے پر کلیسہ میں طعنہ زنی مت کر

بہ بندای مسلمان بشکرانہ دست — کہ زنار مغ بر میانت نبست

اے مسلمان شکرانہ کے ساتھ ہاتھ باندھ — کہ آتش پرست کا جنیو تیری کمر میں نہیں باندھا

نہ خود میرود ہر کہ جویان اوست — بہ عنفش کشان میبرد لطف دوست

جو اس کا متلاشی ہے وہ خود نہیں جاتا ہے — بلکہ دوست کی مہربانی چہرا کھینچ لے جاتی ہے

نگہ تا قضا از کجا سیر کرد — کہ کوری بود تکیہ بر غیر کرد

غور کر تا قضا نے غور سے سیر کی — کہ غیر پر بھروسہ کرنا نابینائی ہے

گفتار نظر صاحبدلان در حق نہ در اسباب

صاحب لوگوں کی نظر حق کی طرف نہ کہ اسباب ہیں

سرشت است باری شفا در نبات — اگر شخص را ماندہ باشد حیات

نباتات میں اللہ تعالے نے شفا پیدا کی ہے — بشرطکہ آدمی کی زندگی باقی ہے

عسل خوش کند زندگان را مزاج — ولی مرد مردن ندارد علاج

شہد زندہ لوگوں کے مزاج کو خوش کرتا ہے — لیکن موت کی بیماری کا نہیں ہے علاج

رمق ماندہ را کہ جان از بدن — برآمد چہ سود انگبین در دہن

جس کی تھوڑی سی سانس رہ جائے اور جان بدن سے — نکلے اس کے منہ میں شہد ڈالنے سے کیا فائدہ

یکی گرز پولاد بر مغز خورد — کسی گفت صندل بمالش بدرد

ایک شخص نے فولاد کا گرز مغز پر کھایا — کسی نے کہا کہ درد پر صندل مل

ز پیش خطر تا توانی گریز — ولیکن مکن با قضا پنجہ تیز

نقصان سے پہلے جہاں تک ہو سکے بھاگ — لیکن قضا کے ساتھ پنجہ تیز نہ کر

درون تا بود قابل شرب و اکل
جب تک معدہ کھانے پینے کے قابل ہو
بدان تازہ روی است و پاکیزہ شکل
اس کے سبب سے چہرہ کی رونق اور شکل کی پاکیزگی سمجھ

خراب آنگہ این خانہ گردد تمام
اس وقت یہ تمام بدن خراب ہو جاتا ہے
کہ باہم نسازند طبع و طعام
جب کہ طبیعت اور خوراک باہم موافقت نہ کرے

مزاجت تر و خشک و گرم است و سرد
تیرا مزاج تر آب خشک یعنی خاک گرم آگ اور سرد باد ہے
مرکب ازین چار طبع است مرد
آدمی ان چار عنصر سے مرکب ہے

یکی زین چو بر دیگری یافت دست
جب ایک ان میں سے دوسرے پر غالب ہو جاوے
ترازوی عدل طبیعت شکست
تو طبیعت کے اعتدال کا ترازو ٹوٹ جاتا ہے

اگر باد سرد نفس نگذرد
اگر سانس کی ٹھنڈی ہوا نہ گذرے
تف سینہ جان بخروش آورد
تو سینہ کی گرمی جان کو پریشان کرے

و گر دیگ معدہ نجوشد طعام
اگر معدہ کی دیگ طعام کو جوش نہ دے
تن نازنین را شود کار خام
تو نازنین کے بدن کا کام خراب ہو جاوے

در اینان نبندد دل اہل شناخت
صاحب تمیز آدمی ان چیزوں میں دل نہیں لگاتا
کہ پیوستہ باہم نخواہند ساخت
کیونکہ ہمیشہ ان کا اعتدال نہیں رہیگا

توانائی تن مدان از خورش
بدن کی طاقت خوراک کی وجہ سے نہ جان
کہ لطف حقت میدہد پرورش
بلکہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی پرورش کرتی ہے

بحقش کہ گر دیدہ بر تیغ و کارد
اللہ تعالیٰ کی قسم کہ اگر آنکھ تیغ اور چھری پر
نہی حق شکرش نخواہی گذارد
رکھے تو بھی تو اس کے شکر کا حق نہ ادا کر سکے

چو روی بخدمت نهی بر زمین	خدا را ثنا گوی و خود را مبین
جب تو اپنا چہرہ خدمت کے لیے زمین پر رکھے	تو اللہ تعالیٰ کی تعریف کر اور اپنے آپ کو نہ دیکھ
گدا ایست تسبیح و ذکر و حضور	گدا را نباید که باشد غرور
حضور قلب، تسبیح، اور ذکر یہ سب فقیری ہے	فقیر کو غرور نہ کرنا چاہیے
گرفتم که خود خدمتی کرده‌ای	نه پیوسته اقطاع او خورده‌ای
میں نے فرض کیا کہ تو نے خود خدمت کی ہے	کیا ہمیشہ تو نے اس کی (عطا کی) جاگیر نہیں کھائی

گفتار در سابقهٔ حکم ازل و توفیق خیر

روز ازل کے حکم کے اور نیکی کی توفیق کے بیان میں حکایت

نخست او ارادت بدل در نهاد	پس این بنده بر آستان سر نهاد
اول اللہ تعالیٰ نے بندہ کے دل میں عقیدت پیدا کی	پھر اس بندہ نے اس کی چوکھٹ پر سر جھکایا
گر از حق نه توفیق خیری رسد	کی از بنده خیری بغیری رسد
اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نیکی کی توفیق نہ پہنچے	تو کس طرح بندہ کی طرف سے بھلائی غیر کو پہنچے
زبان را چه بینی که اقرار داد	ببین تا زبان را که گفتار داد
زبان کو تو کیا دیکھتا ہے کہ اس نے اقرار کیا	دیکھ کہ زبان کو کس نے قوت گویائی دی
در معرفت دیدهٔ آدمی است	که بگشاده بر آسمان و زمی است
اللہ تعالیٰ کے پہچاننے کا دروازہ آنکھ ہے	جو کہ آسمان و زمین پر کھلی ہوئی ہے
کیت فهم بودی نشیب و فراز	گر این در نکردی بروی تو باز
کب تو بلندی اور پستی کو سمجھتا تھا	اگر [illegible]

سر آورد و دست از عدم در وجود	درین جود بنهاد و در وی سجود
سر اور ہاتھ کو عدم سے وجود میں لایا	اس میں سخاوت اور اس میں سجدہ کی توفیق بخشی
وگرنه کی از دست جود آمدی	محال است کز سر سجود آمدی
ورنہ کس طرح ہاتھ سے سخاوت ہوتی	محال ہے کہ سر سے سجدہ ہوتا
بحکمت زبان داد و گوش آفرید	که باشد صندوق دل را کلید
حکمت سے زبان اور کان پیدا کئے	تاکہ دل کے صندوق کے لیئے چابی ہوں
وگرنه زبان قصه برداشتی	کس از سر دل کی خبر داشتی
اگر زبان حال بیان نہ کرے	تو کس طرح کوئی دل کے راز کی خبر رکھتا
وگر نیستی سعی جاسوس هوش	خبر کی رسیدی بسلطان هوش
اگر کان کے جاسوس کی کوشش نہ ہوتی	تو سلطان ہوش یعنے دلکو کب خبر ہوتی
مرا لفظ شیرین خواننده داد	ترا سمع ادراک داننده داد
اللہ تعالےٰ نے مجھ کو شیریں باتیں کرنیوالی زبان دی	اور تجھ کو سمجھنے والے اور جاننے والے کان دیئے
مدام این دو چون حاجبان بر درند	ز سلطان بسلطان خبر میبرند
ہمیشہ یہ دونوں دربانوں کی طرح دروازہ پر ہیں	بادشاہ نفس ناطقہ سے بادشاہ دل تک خبر لیجاتے ہیں
چه اندیشی از خود که فعلم نکوست	ازان در نگه کن که تقدیر اوست
تو کیا سوچتا ہے کہ میرا فعل اچھا ہے	اس دروازہ میں نظر کر کہ اس کی قدرت ہے
برد بوستان بان بایوان شاه	بتحفه ثمر هم ز بستان شاه
بادشاہ کے محل میں باغبان لے جاتا ہے	تحفہ کے طور پر پھل بادشاہ کے باغ سے

حکایت در سفر هندوستان و ضلالت بت‌پرستان

ہندوستان کے سفر کی حکایت اور بت پرستوں کی گمراہی

بتی دیدم از عاج در سومنات	مرصّع چو در جاهلیت منات
ہاتھی دانت کا بت میں نے سومنات کے مندر میں دیکھا	جڑاؤ اس طرح جیسے ایام جہالت میں منات
چنان صورتش بسته تمثال‌گر	که صورت نبندد از آن خوبتر
صورت گر نے اس کی مورت ایسی بنائی	کہ اس سے اچھی مورت نہیں بنائی جا سکتی
ز هر ناحیت کاروان‌ها روان	بدیدار آن صورت بی‌روان
ہر طرف سے قافلے روانہ ہوتے تھے	اس بیجان مورت کے دیدار کے واسطے
طمع کرده رایان چین و چگل	چو سعدی وفا زان بت سنگدل
چین چگل کے حکمرانوں نے خواہش کی تھی	سعدی کی طرح وفا کی اس بت سنگدل سے
زبان‌آوران رفته از هر مکان	تضرّع کنان پیش آن بی‌زبان
کبیر بات کہنے والے ہر جگہ سے گئے	زاری کرتے ہوئے اس بے زبان کے سامنے
فروماندم از کشف این ماجرا	که حیّ جمادی پرستد چرا
میں اس معاملہ کے جاننے سے عاجز رہا	کہ زندہ لوگ اس بے جان کو کیوں پوجتے ہیں
مغی را که با من سر و کار بود	نکوگوی و هم حجره و یار بود
ایک بت پرست کو میرے ساتھ تعلق تھا	اچھی باتیں کرنے والا اور حجرہ کا ساتھی یار تھا
به نرمی بپرسیدم ای برهمن	عجب دارم از کار این بقعه من
نرمی سے میں نے پوچھا کہ اے برہمن	اس جگہ کے رہنے والوں پر مجھے تعجب ہے

که مدهوش این ناتوان پیکرند — مقید بچاه ضلال اندرند
کہ اس کمزور جسم کے فریفتہ ہیں — اور ضلالت کے کنوئیں میں قید ہیں

به نیروی دستش نه رفتار پای — ورش بفکنی بر نخیزد ز جای
نہ اس کے ہاتھوں میں طاقت نہ پاؤں میں رفتار — اگر تو اس کو گرا دے تو جگہ سے نہ اٹھ سکے

نه بینی که چشمانش از کهرباست — وفا جستن از سنگ چشمان خطاست
تو نہیں دیکھتا کہ اس کی آنکھیں کہربا کی بنی ہیں — بخیلوں سے وفا چاہنا بڑی غلطی ہے

برین گفتم آن دوست دشمن گرفت — چو آتش شد از خشم و در من گرفت
میرے اس کہنے پر وہ دوست دشمن ہوگیا — غصہ سے آگ ہوگیا اور مجھ میں لگا

مغان را خبر کرد و پیران دیر — ندیدم در آن انجمن روی خیر
بت خانہ کے پیر دل اور آتش پرستوں کو خبر کی — اس مجلس میں میں نے بھلائی کی صورت نہ دیکھی

چو آن راه کج پیششان راست بود — ره راست در چشمشان کج نمود
جب وہ ٹیڑھا راستہ ان کے سامنے سیدھا تھا — تو سیدھا راستہ ان کی آنکھوں میں ٹیڑھا معلوم ہوا

که مرد ارچه دانا و صاحبدل است — به نزدیک بی دانشان جاهل است
کیونکہ مرد اگرچہ دانا اور صاحب دل ہے — لیکن بیوقوفوں کے نزدیک جاہل ہے

فروماندم از چاره همچون غریق — برون از مدارا ندیدم طریق
غرق ہونے کی طرح میں علاج سے رہا — اور سوائے صلح کے اور کوئی راستہ نہ دیکھا

چو بینی که جاهل به کین اندر است — سلامت به تسلیم و لین اندر است
جب تو دیکھے کہ جاہل دشمنی میں ہے — تو سلامتی ماننے اور نرمی میں ہے

همین برهمن را ستودم بلند ❊ که ای پیر تفسیر استا و زند

برہمنوں کے سردار کی میں نے بہت تعریف کی ❊ اے استا و ژند کتاب کی تفسیر کے پیر

مرا نیز با نقش این بت خوش است ❊ که شکلی خوش و صورتی دلکش است

مجھ کو بھی اس بت کی شکل سے خوشی ہے ❊ کیونکہ ایک اچھی شکل اور دلکش صورت ہے

بدیع آیدم صورتش در نظر ❊ ولیکن ز معنی ندارم خبر

میری آنکھوں میں اس کی صورت عجیب معلوم ہوتی ہے ❊ لیکن میں حقیقت سے بے خبر ہوں

که سالوک این منزلم عن قریب ❊ بد از نیک کمتر شناسد غریب

کیونکہ میں تھوڑے دنوں سے اس راہ کا چلنے والا ہوں ❊ برے کو اچھے سے مسافر بہت کم جانتا ہے

تو دانی که فرزین این رقعهٔ ❊ نصیحتگر شاه این بقعهٔ

تو جانتا ہے جو کہ اس شطرنج کا وزیر ہے ❊ اور اس مکان کے بادشاہ کا ناصح ہے

عبادت بتقلید گمراهیست ❊ خنک رهروی را که آگاهیست

تقلید کے ساتھ عبادت کرنا گمراہی ہے ❊ خوشی اس راستہ کے چلنے والے کو جو حقیقت سے آگاہ ہو

چه معنیست در صورت این صنم ❊ که اول پرستندگانش منم

اس بت کی شکل میں کیا حقیقت ہے ❊ کیونکہ میں اس کے اول پوجنے والوں میں ہوں

برهمن بشادی برافروخت روی ❊ پسندید و گفت ای پسندیده گوی

برہمن کا چہرہ خوشی سے چمک اٹھا ❊ پسند کیا اور کہا کہ اے اچھی باتیں کہنے والے

سؤالت صوابست و فعلت جمیل ❊ بمنزل رسد هر که جوید دلیل

تیرا سوال بہتر اور تیرا فعل اچھا ہے ❊ منزل پر وہی پہنچتا ہے جو رہنما ڈھونڈتا ہے

جز این بت کہ ہر صبح از اینجا کہ ہست	برآرد بہ یزدان داور دست
اور کوئی بت نہیں سوا اس بت کے جس جگہ کہ یہ صبح	خدائے عادل کے سامنے ہاتھ اٹھاتا ہے
وگر خواہی امشب ہم اینجا بباش	کہ فردا شود سر این بر تو فاش
اگر تو پسند کرے تو رات اس جگہ رہ	کیونکہ کل تجھ پر یہ راز ظاہر ہو جائیگا
شب آنجا بودم بفرمان پیر	چو بیژن بچاہ بلا در اسیر
پیر کے حکم سے میں رات اس جگہ رہا	جس طرح کہ بیژن مصیبت کے کنوئیں میں گرفتار تھا
شبی ہمچو روز قیامت دراز	مغان گرد من بے وضو در نماز
ایک رات قیامت کے دن کی طرح لمبی ہوگئی	اور بت پرست بے وضو میرے گرد نماز میں تھے
کشیشان ہرگز نیازردہ آب	بغلہا چو مردار در آفتاب
آتش پرستوں کے علما جنہوں نے پانی کو کبھی نہ چھوا تھا	ان کی بغلیں اس قدر گندی تھیں جیسے سورج میں مردار
مگر کردہ بودم گناہی عظیم	کہ بردم در آن شب عذابی الیم
شاید میں نے کوئی بہت بڑا گناہ کیا تھا	کہ اس رات عذاب الیم میں مبتلا ہو گیا
ہمہ شب درین قید غم مبتلا	یکم دست بر دل یکی بر دعا
تمام رات اسی قید غم میں گرفتار تھا	ایک ہاتھ دل پر اور ایک سے دعا کرتا تھا
کہ ناگہ دہل زن فرو کوفت کوس	بخواند از فضای برہمن خروس
کہ ناگاہ نقارچی نے نقارہ بجایا	اور مرغ نے فضا کی خبر دی
خطیب سیہ پوش شب بیخلاف	برآورد شمشیر روز از غلاف
رات کے سیاہ پوش خطیب نے بلا اختلاف	غلاف سے دن کی تلوار کو نکالا

فتاد آتش صبح در سوخته ... بیک دم جہانی شد افروختہ
صبح کی آگ رات میں پڑی ... اور ایک لمحہ میں جہان روشن ہو گیا

تو گفتی کہ در خطۂ زنگبار ... زیک گوشہ ناگہ درآمد تتار
تو کہے کہ زنگیوں کے ملک میں ... ایک گوشہ سے تاتاری آ گئے

مغانی تبہ رائی ناشستہ روی ... بدیر آمدند از در و دشت و کوی
برہمن بے سمجھ بلا منہ دھوئے ہوئے ... دروازے گلی اور جنگل سے بت خانہ میں آ گئے

کس از مرد در شہر و برزن نماند ... در آن بتکدہ جائی سوزن نماند
کوئی آدمی شہر اور گلی میں باقی نہ رہا ... اور اس بت خانہ میں ایک سوئی کی جگہ نہ رہی

من از غصہ رنجور و از خواب مست ... کہ ناگہ تمثیل برداشت دست
میں غصہ سے بیمار اور نیند سے مست تھا ... کہ ناگاہ بت نے ہاتھ اٹھایا

بیکبار ازیں ہا برآمد خروش ... تو گفتی کہ دریا درآمد بجوش
یکبارگی بت پرستوں نے شور مچایا ... تو کہے کہ دریا طوفان میں آیا

چو بتخانہ خالی شد از انجمن ... برہمن نگاہ کرد خندان بمن
جب بت خانہ لوگوں سے خالی ہو گیا ... تو برہمن نے ہنس کر میری طرف نگاہ کی

کہ دانم ترا بیش مشکل نماند ... حقیقت عیان گشت باطل نماند
کہ میں جانتا ہوں کہ تیرے سامنے مشکل نہیں رہی ... حقیقت ظاہر ہو گئی اور جھوٹ نہ رہا

چو دیدم کہ جہل اندرو محکم است ... خیال محال اندرو مدغم است
جب میں نے دیکھا کہ جہالت اس کے اندر مضبوط ہے ... اور ایک مشکل خیال اس کے اندر ملا ہوا ہے

نیارستم از حق دگر هیچ گفت — که حق ز اهل باطل بباید نهفت

پھر میں سچائی کے متعلق اور کچھ نہ کہہ سکا — کیونکہ سچائی کو اہل جھوٹ سے چھپانا چاہیئے

چو بینی زبردست را زیردست — نه مردی بود پنجه خود شکست

جب تو اپنے ہاتھ کو طاقت ور کے قبضہ میں دیکھے — تو اپنے پنجہ کو پھر توڑنا جوانمردی نہیں ہے

زمانی بسالوس گریان شدم — که من زانچه گفتم پشیمان شدم

ایک عرصہ تک میں مکر سے روتا رہا — کہ میں نے جو کچھ کہا تھا اس سے پشیمان ہوں

بگریه دل کافران کرد میل — عجب نیست سنگ ار بگردد ز سیل

رونے سے کافروں کے دل کو رغبت ہوئی — تعجب نہیں اگر سیلاب سے پتھر حرکت کرے

دویدند خدمت کنان سوی من — بعزت گرفتند بازوی من

خدمت کرتے ہوئے میری طرف دوڑے — اور عزت سے میرے بازو کو تھاما

شدم عذرگویان بر شخص عاج — بکرسی زر کوفت بر تخت ساج

معذرت کرتا ہوا میں اس بت کے سامنے گیا — جو آبنوس کے تخت اور سونے کی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا

بتک را یکی بوسه دادم بدست — که لعنت برو باد و بر بت پرست

بت کو میں نے ہاتھ سے ایک بوسہ دیا — کہ اس پر اور بت پرست پر لعنت ہو

بتقلید کافر شدم روز چند — برهمن شدم در مقالات زند

تقلید سے میں چند روز کافر ہو گیا — اور کتاب ژند کی باتیں کہنے میں برہمن بن گیا

چو دیدم که در دیر گشتم امین — نگنجیدم از خرمی در زمین

جب میں نے دیکھا کہ میں بت خانہ کا امین ہو گیا — تو خوشی سے میں زمین میں نہ سمایا

در دیر محکم ببستم شبی — دویدم چپ و راست چون عقربی

ایک رات میں نے بت خانہ کا دروازہ مضبوطی سے بند کیا — اور دائیں بائیں بچھو کی طرح دوڑا

نگه کردم از زیر تخت و زبر — یکی پرده دیدم مکلل بزر

تخت کے نیچے اوپر میں نے دیکھا — ایک پردہ میں نے سونے سے نقش کیا ہوا دیکھا

پس پرده مطرانی آذر پرست — مجاور سر ریسمانی بدست

پردہ کے پیچھے آتش پرستوں کا ایک سردار — ہاتھ میں ایک ڈوری پکڑے بیٹھا تھا

بفورم در آن حال معلوم شد — چو داؤد کاهن بر او موم شد

مجھ کو فی الفور سب حال معلوم ہوگیا — داؤد علیہ السلام کی طرح جیسے آپ پر لوہا موم ہوگیا تھا

که ناچار چون در کشد ریسمان — برآرد صنم دست فریادخوان

کہ جس وقت وہ برہمن رسی کھینچتا ہے — تو بت فریاد کرتا ہوا ہاتھ اٹھاتا ہے

برهمن شد از روی من شرمسار — که شنعت بود بخیه بر روی کار

برہمن مجھ سے شرمندہ ہوا — کیونکہ بھید کا ظاہر ہونا برا ہوتا ہے

بتازید و من در پیش تاختم — نگونش بچاهی در انداختم

وہ بھاگا اور میں اس کے پیچھے دوڑا — اور ایک کنوئیں میں میں نے اس کو اوندھا ڈال دیا

که دانستم از زنده آن برهمن — بماند کند سعی در خون من

میں نے سمجھ لیا تھا کہ اگر یہ برہمن زندہ — رہا تو میرے قتل کرنے ہی کی کوشش کرے گا

پسندد که از من برآرد دمار — مبادا که رازش کنم آشکار

وہ پسند کرے گا کہ مجھ کو ہلاک کرے — تاکہ ایسا نہ کہ میں اس کا راز ظاہر کروں

چو از کار مفسد خبر یافتی ز دستش برآور چو در یافتی

جب تو نے دشمن کے حال سے خبر پائی تو اس کو نیست و نابود کر جب تو اسپر قابو پاسکے

که گر زنده اش مانی آن بی هنر نخواهد ترا زندگانی دگر

جب تو اس بے ہنر کو زندہ رہنے دے گا تو وہ پھر تیری زندگی کو پسند نہ کرے گا

وگر سر بعجزت نهد بر درت وگر دست یابد ببرد سرت

اگر وہ اپنا سر عاجزی سے تیرے دروازہ پر جھکاتا ہے تو جب قابو پائیگا تیرا سر کاٹے گا

فریبنده را پای در پی منه چو رفتی و دیدی امانش مده

فریب دینے والے کی تلاش نہ کر اگر تو نے کی اور اس کو دیکھا تو پھر اس کو پناہ نہ دے

تمامش بکشتم بسنگ آن خبیث که مرده دیگر نیاید حدیث

میں نے اس خبیث کو بالکل پتھر سے مار ڈالا کیونکہ پھر مردہ سے بات نہیں ہوتی

چو دیدم که غوغائی انگیختم رها کردم آن بوم و بگریختم

جب میں نے دیکھا کہ میں نے فتنہ اٹھایا اس زمین کو میں چھوڑ دیا اور بھاگ گیا

چو اندر نیستان آتش زدی ز شیران بپرهیز اگر بخردی

جب ان کے نیستان میں تو نے آگ لگائی اگر تو عقلمند ہے تو شیروں سے بچ

مکش بچه مار مردم گزای چو کشتی در آن خانه دیگر مپای

آدمی کو کاٹنے والے سانپ کے بچہ کو نہ مار اگر تو نے مار ڈالا تو پھر اس گھر میں نہ بیٹھ

چو زنبور خانه بیاشوفتی گریز از محلت که گرم اوفتی

جب تو نے بھڑوں کے چھتہ کو خراب کیا تو اس محلت سے بھاگ ورنہ شور و شر میں مبتلا ہوگا

بچابک تر از خود مینداز تیر — چو افتاد دامن بدندان بگیر

اپنے سے زیادہ تیز انداز پر تیر نہ چلا — اگر جو گر پڑے اور پینے چل گیا، تو پھر بھاگ

در اوراق سعدی چنین پند نیست — کہ چون پای دیوار کندی مایست

سعدی کے اوراق میں ایسی نصیحت نہیں ہے — کہ جب دیوار کی بنیاد تونے کھود ڈالی تو کھڑا رہ

بہ ہند آمدم بعد ازان رستخیز — وز آنجا براہ یمن تا حجیز

پھر اس قیامت کے بعد میں ہند میں آیا پیچھے دہلی لاہور — پھر اس جگہ سے یمن کے راستے حجاز تک

از آنجملہ تلخی کہ بر من گذشت — دہانم جز امروز شیرین نگشت

ان تمام تکلیفوں سے جو کہ مجھ پر گذریں — میرا منہ آج کے دن کے سوا کبھی میٹھا نہ ہوا

در اقبال تایید بوبکر سعد — کہ مادر نزاید چنون قبل و بعد

بوبکر سعد کے اقبال کی مدد میں — کہ ماں اس جیسا پہلے اور پیچھے نہ جنے گی

ز جور فلک داد خواہ آمدم — درین سایہ گستر پناہ آمدم

آسمان کے ظلم سے میں انصاف چاہتے آیا — اس سایہ بچھانے والے کی پناہ میں آیا

دعا گوی این دولتم بندہ وار — خدایا تو این سایہ پاینده دار

میں غلام کی طرح اس دولت کا دعا کرنیوالا ہوں — اے خدا تو اس سایہ کو ہمیشہ قایم رکھ

کہ مرہم نہادم نہ در خورد ریش — کہ در خورد انعام و اکرام خویش

میرے زخم کے لائق مرہم نہیں لگایا — بلکہ اپنے انعام اکرام کے قابل رکھا

کی این شکر نعمت بجا آورم — وگر پای گردد بخدمت سرم

کس طرح میں اس مہربانی کا شکریہ ادا کروں — اگرچہ خدمت کے لیئے میرا سر پاؤں بن جائے

فرج یافتم بعد ازان بندہا	ہنوزم بگوش ست ازان بندہا
ان سفر کی سختیوں کے بعد میں نے آسائش پائی	ابھی تک میرے کان میں اس بت کا قصہ ہے
یکی آنکہ ہرگہ کہ دست نیاز	برآرم بدرگاہ دانای راز
ایک وہ جبکہ میں اپنے آرزو کے ہاتھوں کو	اس رازوں کے جاننے والے کی درگاہ میں اٹھاتا ہوں
بیاد آید آن لعبت چینیم	کند خاک در چشم خودبینیم
تو مجھکو اس چین کے بت کی یاد آتی ہے	جو کہ میری خود بینی کی آنکھ میں خاک ڈالتا ہے
بدانم کہ دستی کہ برداشتم	بہ نیروی خود برنیفراشتم
میں جانتا ہوں کہ جو ہاتھ میں نے اٹھایا	اپنی طاقت سے میں نے بلند نہیں کیا
نہ صاحبدلان دست می کشند	کہ رشتہ از غیب در می کشند
صاحبدل لوگ اپنے آپ ہاتھ نہیں اٹھاتے	بلکہ غیب سے اس کا سررشتہ کھینچتے رہیں
در خیر بازست طاعت ولیک	نہ ہرکس توانا ست بر فعل نیک
عبادت اور نیکی کا دروازہ کھلا ہوا ہے	ہر شخص نیک افعال پر قدرت نہیں رکھتا
ہمین ست مانع کہ در بارگہ	نشاید شدن جز بفرمان شاہ
یہی منع کرنے والا ہے بادشاہ کی بارگاہ میں	سوائے اللہ تعالے کے حکم کے جانا ناممکن ہے
کلید قدر نیست در دست کس	توانای مطلق خدایست و بس
کسی کے ہاتھ میں اندازہ کی کنجی نہیں ہے	توانائے مطلق صرف خدا ہے بس
پس ای مرد پوئیندہ بر راہ راست	ترا نیست منت خداوند راست
پس اے سیدھی راہ چلنے والے مرد	یہ تیرا احسان نہیں بلکہ خدا کا احسان ہے

چو در غیب نیکو نهادت سرشت	نیاید ز خوی تو کردار زشت
جب غیب میں تیری پیدائش کو نیک بنایا	تو تیری طبیعت سے برا فعل نہ ہوگا
ز زنبور کرد این حلاوت پدید	همان کس که در مار زهر آفرید
بھڑ سے یہ مٹھاس پیدا کی	اس نے جس نے سانپ میں زہر پیدا کیا
چو خواهد که ملک تو ویران کند	نخست از تو خلقی پریشان کند
اگر چاہے تو تیرے ملک کو ویران کرے	تو پہلے تجھ سے خلقت کو پریشان کرے
وگر باشدش بر تو بخشایشی	رساند بخلق از تو آسایشی
اور اگر اس کی مہربانی تجھ پر ہو	تو تجھ سے خلقت کو آرام پہنچاوے
تکبر مکن بر ره راستی	که دستت گرفتند و برخاستی
راہ راست پر چلنے سے غرور نہ کر	کیونکہ تیرا ہاتھ پکڑا تو تو اٹھا
سخن سودمندست اگر بشنوی	بمردان رسی گر طریقت روی
بات مفید ہے اگر تو سنے	مردان خدا کی راہ کو پہنچے اگر سیدھی راہ چلے
مقامی بیابی گرت ره دهند	که بر خوان عزت سماطت نهند
اگر تجھ کو راہ دیں تو وہ مقام حاصل کرے	کہ عزت کے خوان پر تیرا دسترخوان بچھائیں
ولیکن نباید که تنها خوری	ز درویش درمانده یاد آوری
لیکن تجھے اکیلا نہ کھانا چاہیے۔	بلکہ چاہیے کہ درویش عاجز کو تو یاد کرے
فرستی مگر رحمتی در پیم	که بر کردهٔ خویش واثق نیم
شاید میرے مرنے کے بعد تو میرے لئے کوئی رحمت بھیجے	کیونکہ مجھے اپنے اعمال پر بھروسہ نہیں ہے

(۹) باب نہم در توبہ

بیا ای کہ عمرت بہفتاد رفت ‌‌‌ ‌ مگر خفتہ بودی کہ بر باد رفت

اے شخص کہ تیری عمر ستر برس گذر گئی ‌ شاید تو سویا ہوا تھا کہ برباد ہو گئی

ہمہ برگ بودن ہمی ساختی ‌ بتدبیر رفتن نپرداختی

تمام سامان دنیا میں رہنے کا تو نے بنایا ‌ لیکن اس جہان سے جانے کی تدبیریں مشغول نہ ہوا

قیامت کہ بازار مینو نہند ‌ منازل باعمال نیکو دہند

قیامت کے دن جبکہ بہشت کا بازار سجائیں گے ‌ تو مرتبے نیک اعمال کے عوض دینگے

بضاعت بچندانکہ آری بری ‌ وگر مفلسی شرمساری بری

جس قدر پونجی تو لائے گا لے جائیگا ‌ اگر تو مفلس ہے تو شرمساری لے جائیگا

کہ بازار چندانکہ آگندہ تر ‌ تہیدست را دل پراگندہ تر

کیونکہ بازار جس قدر بھرا ہوا ہوتا ہے ‌ خالی ہاتھ والے کا دل اسی قدر پریشان ہوتا ہے

ز پنجہ درم پنج اگر کم شود ‌ دلت ریش سرپنجہ غم شود

اگر پچاس درم سے پانچ درم کم ہو جائیں ‌ تو تیرا دل غم کے سر پنجہ سے زخمی ہوتا

چو پنجاہ سالت برون شد ز دست ‌ غنیمت شمر پنج روزی کہ ہست

جب پچاہ سال تیرے ہاتھ سے نکل گئے ‌ تو جو پانچ روز باقی ہیں ان کو غنیمت جان

اگر مردہ مسکین زبان داشتی ‌ بفریاد و زاری فغان داشتی

اگر بیچارہ مردہ زبان رکھتا ‌ تو فریاد اور زاری کے ساتھ شور مچاتا

کرامی زنده چون هست امکان گفت	لب از ذکر چون مرده بر هم مخفت
کہ اے زندہ جب تجھ میں بولنے کی قوت ہے	تو یاد خدا سے ہونٹوں کو مردہ کی طرح بند کر کے نہ سو
چو ما را بغفلت بشد روزگار	تو باری دمی چند فرصت شمار
جب ہمارا تو تمام غفلت میں گذر گیا	تو تو چند سانسوں کو غنیمت سمجھ

حکایت پیرمرد و تحسر بر روزگار جوانی

ایک بوڑھے آدمی کی حکایت اور جوانی کے دنوں پر افسوس کرنا

شبی در جوانی و طیب و نعم	جوانان نشستیم چندین بهم
ایک رات جوانی خوشی اور نعمتوں میں	ہم چند جوان باہم بیٹھے ہوئے تھے
چو بلبل سرایان چو گل تازه روی	ز شوخی در افگنده غلغل بکوی
بلبل کی طرح گاتے اور پھول کی طرح تازہ رو تھے	اور شوخی سے محلہ میں شور مچائے ہوئے تھے
جهاندیده پیری ز ما بر کنار	ز دور فلک لیل مویش نهار
ایک جہاندیدہ بوڑھا ہم سے علیحدہ بیٹھے کنارے پر	آسمان کی گردش سے اس کی بالوں کی رات دن ہو چکی تھی
چو فندق زبان از سخن بسته بود	نه چون ما لب از خنده چون پسته بود
عناب کی طرح اس کی زبان باتیں کرنے سے خاموش تھی	نہ کہ ہماری طرح ہنسنے سے لب پستہ کی طرح تھے
جوانی فرا رفت کای پیر مرد	چه در کنج حسرت نشینی بدرد
ایک جوان اس کے قریب گیا کہ اے بوڑھے آدمی	کیوں افسوس کے گوشہ میں درد کے ساتھ بیٹھا ہے
یکی سر برآر از گریبان غم	بآرام دل با جوانان بچم
ایک دفعہ تو گریبان غم سے سر اٹھا	اور آرام دل سے جوانوں کے ساتھ ٹہل

برآورد سر سال خورد از نهفت
جوابش نگر تا چه پیرانه گفت

پیر دیرینہ روز نے سر اٹھایا
اس کے جواب کی طرف غور کرو کیسا صحیح فرمایا

چو باد صبا بر گلستان وزد
چمیدن درخت جوان را سزد

جب باد صبا باغ میں چلتی ہے
تو جھومنا جوان درختوں کو بھلا معلوم ہوتا ہے

چمد تا جوانست و سرسبز خوید
شکسته شود چون به زردی رسید

جب تک جو اور گیہوں کا پودا سرسبز ہے تو جھکتا ہے
ٹوٹ جاتا ہے جب زردی کو پہنچتا ہے

بهاران که باد آورد بید مشک
بریزد درخت جوان برگ خشک

موسم بہار جو کہ مشک سے معطر ہوا لاتا ہے
تو جوان درخت اپنی خشک پتیاں جھاڑ دیتا ہے

نزیبد مرا با جوانان چمید
که بر عارضم صبح پیری دمید

مجھے جوانوں کے ساتھ ٹہلنا زیبا نہیں
کیونکہ میرے رخساروں پر بڑھاپے کی صبح طلوع ہو چکی ہے

به قید اندرم جره بازی که بود
دمادم سر رشته خواهد ربود

میری قید میں جو کہ طاقتور باز تھا (یعنی دم)
وہ ہر دم (ہر لمحہ) سر رشتہ کو سکھائے گا

شما راست نوبت برین خوان نشست
که ما از تنعم بشستیم دست

(اب) اس خوان پر تمہارے بیٹھنے کی باری ہے
کیونکہ ہم نعمتوں سے ہاتھ دھو چکے ہیں

چو بر سر نشست از بزرگی غبار
دگر چشم عیش جوانی مدار

جب بڑھاپے کی وجہ سے سر پر غبار بیٹھ گیا (سفیدی آگئی)
(لہٰذا) پھر جوانی کے عیش کی توقع نہ رکھ

مرا برف باریده بر پر زاغ
نشاید چو بلبل تماشای باغ

جیسے کہ کوے کے پروں پر برف پڑ چکی (یعنی بال سیاہ سفید ہو گئے)
اب بلبل کی طرح مجھے باغ کا تماشا نہ کرنا چاہیے

کند جلوہ طاؤس صاحب جمال
خوب صورت مور جلوہ کرتا ہے

چہ می خواہی از باز برکندہ بال
اگر ٹوٹے پروالے باز سے تو کیا چاہتا ہے

مرا غلہ تنگ اندر آمد درو
میرے غلہ کاٹنے کا وقت بہت قریب آگیا ہے

شما را کنون می دمد سبزہ نو
اور تمہارا ابھی تازہ سبزہ اب اگتا ہے

گلستان ما را طراوت گذشت
ہمارے چمن کی تروتازگی گزر گئی

کہ گلدستہ بندد چو پژمردہ گشت
جیسے پھول پژمردہ ہو جائے تو کون گلدستہ بناتا ہے

مرا تکیہ جان پدر بر عصاست
اے باپ کی جان مجھے بھروسہ عصا پر ہے

دگر تکیہ بر زندگانی خطاست
پھر ایسی حالت میں زندگانی پر بھروسہ خطا ہے

مسلم جوان است پای جست
جوان کو پاؤں کے زور سے کودنا پسند کرتا ہے

کہ پیران برند استعانت بدست
کیونکہ بوڑھے ہاتھ کی مدد لیتے ہیں

گل سرخ رویم نگر زر ناب
میرے چہرہ کے سرخ پھول کو دیکھ کہ خالص سونا ہے

فرو رفت چون زرد شد آفتاب
کیونکہ جب سورج زرد ہوا غروب ہو گیا

ہوس پختن از کودک ناتمام
لہو لعب نابالغ لڑکے سے

چنان زشت نبود کہ از پیر خام
ایسا برا نہیں ہے جیسے کہ بوڑھے بیوقوف سے

مرا می بباید چو طفلان گریست
مجھے لڑکوں کی طرح رونا چاہیے

ز شرم گناہان نہ طفلانہ زیست
گناہوں کی شرم سے نہ کہ لڑکوں کی طرح زندگی بسر کرنا

نکو گفت لقمان کہ نازیستن
لقمان نے درست کہا ہے کہ نہ زندہ رہنا

بہ از سالہا بر خطا زیستن
بہتر ہے گناہوں میں کئی سال زندگی بسر کرنے سے

ہمہ از بامدادان در کلبہ بست ... بہ از سود و سرمایہ دادن ز دست

صبح ہی سے دکان کا دروازہ بند کر لینا ... بہتر ہے بہ نسبت نفع اور پونجی کو ہاتھ سے کھو دے

جوان تا رساند سیاہی بنور ... برد پیر مسکین سفیدی بگور

جوان جب تک سیاہی کو نور (یعنی سفیدی) تک پہنچاتا ہے ... بیچارہ بوڑھا سفیدی کو قبر تک لیجا کر مر جاتا ہے

حکایت

قصہ

کہن سالی آمد بنزد طبیب ... ز نالیدنش تا بمردن قریب

ایک بوڑھا آدمی حکیم کے پاس آیا ... اور ضعف پیری سے مرنے کے قریب تھا

کہ دستم برگ بر نہ ای نیکرای ... کہ پایم ہمی بر نیاید ز جای

کہا کہ اے نیک رائے حکیم میری نبض پر ہاتھ رکھ ... کہ میرا پاؤں دوسرے پاؤں سے نہیں اٹھتا

بدان ماند این قامت خفتہ ام ... کہ گوئی بگل در فرو رفتہ ام

میرا یہ ٹیڑھا قد اس کے مثل ہے ... تو کہہ کہ میں کیچڑ میں دھنس گیا ہوں

برو گفت دست از جہان در گسل ... کہ پایت قیامت بر آید ز گل

حکیم نے اس بوڑھے سے کہا کہ ہاتھ جہان سے قطع کر ... کیونکہ اب تیرے پاؤں مٹی کے نیچے سے نکلینگے

اگر در جوانی زدی دست و پای ... در ایام پیری بہش باش و رای

اگر تو نے جوانی کے دنوں میں ہاتھ پاؤں مارے ... تو بڑھاپے کے زمانہ میں خیال رکھ اور ہوش سے رہ

چو دوران عمر از چہل در گذشت ... مزن دست و پای کآبت از سر گذشت

جب عمر کا زمانہ چالیس برس سے گذر گیا ... ہاتھ پاؤں نہ مار کہ پانی سر سے گذر گیا

نشاط آنگه از من رمیدن گرفت | که شامم سپیده دمیدن گرفت

شادمانی اس وقت مجھ سے بھاگ گئی | جبکہ میری شام میں سپیدہ کی طلوع ہونے لگی

بباید هوس کردن از سر بدر | که دور هوسبازی آمد بسر

ہوس کو سر سے نکال دینا چاہیئے | کیونکہ ہوس کا زمانہ آخر ہو گیا

به سبزی کجا تازه گردد دلم | که سبزی بخواهد دمید از گلم

سبزہ دیکھنے سے کب میرا دل تازہ ہوتا ہے | کیونکہ سبزی میری خاک سے اُگے گی

تفرّج کنان در هوا و هوس | گذشتیم بر خاک بسیار کس

حرص و ہوس میں خوشیاں کرتے ہوئے | ہم بہت سے لوگوں کی قبروں پر گذرے

کسانی که دیگر به غیب اندرند | بیایند و بر خاک ما بگذرند

وہ لوگ جو کہ ابھی پردہ عدم میں ہیں | آئیں گے اور ہماری قبروں پر گذر جائینگے

دریغا چنان روح پرور زمان | که بگذشت بر ما چو برق یمان

افسوس ایسا روح پرور زمانہ | جو کہ ہم پر یمن کی بجلی کی طرح گذر گیا

دریغا که فصل جوانی برفت | به لهو و لعب زندگانی برفت

افسوس کہ جوانی کا موسم گیا | اور کھیل کود میں زندگی تمام ہو گئی

ز سودای آن پوشم و این خورم | نپرداختم تا غم دین خورم

اسی خیال سے کہ یہ کھاؤں یہ پہنوں | توجہ نہ کی کہ میں دین کا بھی فکر کروں

دریغا که مشغول باطل شدیم | ز حق دور ماندیم و غافل شدیم

افسوس کہ ہم باطل میں مشغول ہو گئے | حق سے دور اور غافل ہو گئے

چه خوش گفت با کودک آموزگار — که کاری نکردیم و شد روزگار

استاد نے لڑکے سے کیا اچھا کہا — کہ ہم نے کوئی کام نہ کیا کہ زمانہ گذر گیا

گفتار در غنیمت شمردن قوت جوانی پیش از ضعف پیری

قوت جوانی کے غنیمت سمجھنے میں ضعیفی اور پیری سے پہلے کے بیان میں

جوانا ره طاعت امروز گیر — که فردا جوانی نیاید ز پیر

اے جوان بندگی کا راستہ آج اختیار کر — کیونکہ کل جوانی کا کام بوڑھے سے نہ ہو سکیگا

فراغ دلت هست و نیروی تن — چو میدان فراخ است گوئی بزن

دل کو فراغت اور بدن میں طاقت ہے — جب میدان کشادہ ہے کہ ایک گیند پھینک

من این روز را قدر نشناختم — بدانستم اکنون که در باختم

میں نے اس دن کی قدر نہ پائی — اب میں نے سمجھا کہ میں ہار گیا

قضا روزگاری ز من در ربود — که هر روزی از وی شب قدر بود

قضا نے وہ زمانہ مجھ سے چھین لیا — کہ جس کا ہر دن شب قدر تھا

چه کوشش کند پیر خر زیر بار — تو میرو که بر باد پائی سوار

بوجھ کے نیچے بوڑھا گدھا کیا کوشش کرے — تو چل جو کہ گھوڑے پہ سوار ہے

شکسته قدح ور ببندند چست — نیاورد خواهد بهای درست

ٹوٹے ہوئے پیالہ کو اگر اچھی طرح جوڑیں — تب بھی وہ اچھی قیمت نہ لا سکیگا

کنون کاوفتادت بغفلت ز دست — طریقی ندارد مگر باز بست

اب جبکہ تیرے ہاتھ سے غفلت کی وجہ سے گر پڑا ہے — تو تیرے لئے سوائے جوڑنے کے اور کوئی راہ نہیں

که گفتت بجیحون در انداز تن	چو افتاد هم دست و پایی بزن
کسی نے تجھ کو کہا کہ دریائے جیحون میں بدن کو ڈال دے	جب گر پڑا تو اب ہاتھ پاؤں مار
بغفلت بدادی ز دست آب پاک	چه چاره کنون جز تیمم بخاک
غفلت کی وجہ سے تو نے ہاتھ سے پاک پانی پھینک دیا	اب مٹی سے سوائے تیمم کرنے کے کیا چارہ ہے
چو از چابکان در دویدن گرو	نبردی هم افتان و خیزان برو
جب چست آدمیوں سے دوڑنے میں سبقت	تو نہ حاصل کر سکا تو گرتا پڑتا ہوا جا
گر آن باد پایان برفتند تیز	تو بی دست و پا از نشستن بخیز
اگر وہ تیز رفتار (یعنی جوان) تیزی سے چلے گئے	تو بے دست و پا (یعنی ضعیف) بیٹھنے سے تو اٹھ

حکایت در معنی ادراک پیش از فوت

(کسی چیز کو) اس کے فوت ہو جانے سے پہلے حاصل کرنے کے بیان میں

شبی خوابم اندر بیابان فید	فرو بست پای دویدن بقید
ایک رات نیند نے بیابان فید میں میرے	دوڑنے والے پاؤں کو قید میں باندھا
شتربانی آمد بهول و ستیز	زمام شترم بر سرم زد که خیز
ایک شتربان غصہ اور خوف کے ساتھ آیا	اور اونٹ کی لگام میرے سر پر ماری کہ اٹھ
مگر دل نهادی بمردن ز پس	که بر می نخیزی ببانگ جرس
شاید تو نے پیچھے رہنے سے موت پر دل رکھا ہے	چونکہ جرس کی آواز سے بھی نہیں اٹھتا
مرا همچو تو خواب خوش در سرست	ولیکن بیابان به پیش اندرست
میرے سر میں بھی تیری طرح اچھی نیند ہے	لیکن بیابان بھی سامنے ہے

تو کز خواب نوشین بہ بانگ رحیل — نخیزی دگر کی رسی در سبیل

تو جو کہ میٹھی نیند سے کوچ کی آواز پر — نہیں اٹھتا تو پھر کس طرح منزل پر پہنچیگا

فرو کوفت طبل شتر ساروان — بمنزل رسید اول کاروان

شتر بان نے اونٹ کا نقارہ بجایا — کہ پہلا قافلہ منزل کو پہونچ گیا

خنک ہوشیاران فرخندہ بخت — کہ پیش از دہل زن بسازند رخت

خوشا حال وہ مبارک نصیب والے — جو کہ نقارچی سے پہلے اسباب باندھ لیتے ہیں

بہ رہ خفتگان تا برآرند سر — نبینند رہ رفتگان را اثر

راستہ میں سوئے ہوئے جب کہ بیدار ہوں — راہ کے چلنے والوں کا نشان نہ دیکھیں گے

سبق برد رہرو کہ برخاست زود — پس از نقل بیدار بودن چہ سود

راہ پر چلنے والا سبقت لے گیا جیتنے جلدی اٹھا — پس کوچ کرنے کے بعد بیدار ہونے سے کیا فائدہ

چو شیبت درآمد بروی شباب — شبت روز شد دیدہ برکن ز خواب

جب تیرے شباب کے منہ پر بڑھاپا آگیا — تو تیری رات کا دن ہوگیا نیند سے آنکھیں کھول

من آن روز برکندم از عمر امید — کہ افتاد در سیاہی سپید

میں نے عمر سے امید اسی دن قطع کر لی — کہ جب میری سیاہی میں سفیدی نمودار ہو گئی

دریغا کہ بگذشت عمر عزیز — بخواہد گذشت این دم چند نیز

افسوس کہ پیاری عمر گذر گئی — اور یہ جو چند دم ہیں یہ بھی گذر جاینگے

گذشت آنچہ در ناصوابی گذشت — ور این نیز دم در نیابی گذشت

جو کچھ کہ گذری نامناسب کاموں میں گذری — اگر ان چند سانسوں میں کچھ حاصل نہ کریگا تو یہ بھی گذر جائینگے

کنون وقت تخم است گر پروری
اب بھی تخم بونے کا وقت ہے اگر تو پرورش کرے

گر امید داری که خرمن بری
اگر تو امید رکھتا ہے کہ خرمن لے جائیگا

بشهر قیامت مرو تنگدست
قیامت کے شہر میں خالی ہاتھ نہ جا

که وجهی ندارد بحسرت نشست
کیونکہ حسرت کے ساتھ بیٹھ رہنے کی کوئی وجہ نہیں

گرت چشم عقل است تدبیر گور
اگر تیری عقل کی آنکھیں ہیں تو قبر کی تدبیر

کنون کن که چشمت نخوردست مور
اب کر کہ تیری آنکھوں کو قبر کی چیونٹیوں نے نہیں کھایا

بمایه توان ای پسر سود کرد
اے لڑکے پونجی سے نفع حاصل ہو سکتا ہے

چه سود افتد آن را که سرمایه خورد
لیکن اس کو کیا فائدہ جس نے سرمایہ ہی کھا لیا

کنون کوش کآب از کمر در گذشت
اب کوشش کر پانی کمر سے گذر گیا

نه وقتی که سیلابت از سر گذشت
نہ کہ اس وقت جب سیلاب سر سے گذر جائیگا

کنونت که چشم است اشکی ببار
اب جبکہ تیری آنکھیں ہیں آنسو گرا

زبان در دهان است عذری بیار
زبان دہن میں ہے کچھ معذرت کر

نه پیوسته باشد روان در بدن
ہمیشہ جان بدن میں نہ رہے گی

نه همواره گردد زبان در دهن
نہ ہمیشہ زبان دہن میں پھرے گی

ز دانندگان بشنو امروز قول
جاننے والوں کی باتوں کو آج سن

که فردا نکیرت بپرسد بهول
کیونکہ کل منکر نکیر تجھ کو دہشت سے پوچھینگے

غنیمت شمار این گرامی نفس
اس گرامی سانس کو غنیمت سمجھ

که بی مرغ قیمت ندارد قفس
کیونکہ بغیر پرندہ کے قفس کی کوئی قیمت نہیں

مکن عمر ضائع بافسوس و حیف	کہ فرصت عزیز ست والوقت سیف
حسرت اور افسوس میں عمر ضائع نہ کر	کیونکہ فرصت عزیز ہے اور وقت تیز تلوار ہے

حکایت

قصہ

قضا زندہ را رگِ جان برید	دگر کس بمرگش گریبان درید
قضا نے ایک زندہ آدمی کی رگ جان کاٹی (روح قبض کی)	اور دوسرے آدمی نے اس کے مرنے پر گریبان چاک کیا
چنین گفت بینندۂ تیزہوش	چو فریاد و زاری رسیدش بگوش
ایک دیکھنے والے تیز ہوش نے کہا	جب فریاد و زاری کی آواز اس کے کانوں میں پہنچی
ز دستِ شما مردہ بر خویشتن	گرش دست بودی دریدی کفن
تمہارے ہاتھوں سے مردہ اپنے اوپر	اگر اس کو طاقت ہوتی تو کفن پھاڑ ڈالتا
کہ چندین ز تیمار و دردم مپیچ	کہ روزی دو پیش از تو کردم بسیچ
کہ اس قدر میری غمخواری میں پیچ و تاب نہ کھا	کیونکہ دو روز پہلے تجھ سے میں نے یہ ارادہ کر لیا
فراموش کردی مگر مرگِ خویش	کہ مرگِ منت ناتوان کرد و ریش
شاید تو نے اپنی موت فراموش کر دی	کہ میری موت نے تجھ کو زخمی کر دیا
مبصّر چو بر مردہ ریزد گلش	نہ بر وی کہ بر خود بسوزد دلش
ہوشیار آدمی جب مردہ پر مٹی ڈالتا ہے	تو اس پر نہیں بلکہ اپنے لیے اس کا دل جلتا ہے
ز ہجرانِ طفلی کہ در خاک رفت	چہ نالی کہ پاک آمد و پاک رفت
اس لڑکے کے فراق سے جو کہ مر گیا	کیا روتا ہے جو کہ پاک آیا اور پاک گیا

تو پاک آمدی بر حذر باش و پاک	که ننگ است ناپاک رفتن بخاک
تو پاک پیدا ہوا پرہیزگار رہ اور ڈر	کیونکہ ناپاک کو خاک میں جانا باعث شرم ہے
کنون باید این مرغ را پای بست	نه وقتیکه سررشته برد ز دست
اس پرندہ کے پاؤں اب باندھنا چاہیئے	نہ اس وقت جبکہ سررشتہ تیرے ہاتھ سے لیجا پڑیگا
نشستی بجای دگر کس بسی	نشیند بجای تو دیگر کسی
دوسرے لوگوں کی جگہ پر تو بیٹھا	دوسرا شخص تیری جگہ پر بھی بیٹھیگا
اگر پهلوانی و گر تیغ زن	نخواهی بدر بردن الا کفن
اگر تو تیغ زن ہے یا پہلوان ہے	تو اس جہان سے کچھ نہ لے جائیگا مگر کفن
خر وحش اگر بگسلاند کمند	چو در ریگ ماند شود پای بند
گورخر اگر کمند توڑ ڈالے	لیکن جب ریت میں پھنستا ہے تو قید ہو جاتا ہے
ترا نیز چندان بود دست زور	که پایت نرفتست در ریگ گور
تجھے بھی اس وقت تک طاقت ہے	کہ جب تک تیرے پاؤں قبر کی ریت میں نہیں گئے
منه دل برین سالخورده مکان	که گنبد نپاید برو گردگان
اس سالخوردہ مکان یعنے دنیا میں دل نہ لگا	کیونکہ گنبد پہ اخروٹ نہیں ٹھہر سکتا
چو دی رفت و فردا نیامد بدست	حساب از همین یکنفس کن که هست
جب کل گیا ہوا اور آئندہ کا دن ہاتھ میں نہیں آتا	تو اس ایک نفس سے حساب کر جو کہ باقی ہے

حکایت

قطعہ

فرو رفت جم را یکی نازنین — کفن کرد چون کرمش ابریشمین

جمشید کی ایک معشوقہ مر گئی — اس کا کفن ریشمی کیڑے کی طرح ریشمی بنایا

به دخمه درآمد پس از چند روز — که بر وی بگرید به زاری و سوز

چند روز کے بعد اس مقبرہ میں آیا — کہ اس پر زاری اور سوزش کے ساتھ روئے

چو پوسیده دیدش حریرین کفن — به فکرت چنین گفت با خویشتن

جب اس کے ریشمی کفن کو بوسیدہ دیکھا — اندیشہ کے ساتھ اپنے آپ سے کہا

من از کرم بر کنده بودم به زور — بکندند از او باز کرمان گور

میں نے ریشم کے کیڑے سے وہ کفن زور سے چھڑایا تھا — پھر قبر کے کیڑوں نے اس کو کھا لیا

دو بیتم جگر کرد روزی کباب — که می‌گفت گوینده‌ای با رباب

دو شعروں نے ایک دن میرا جگر کباب کر دیا — کہ ایک گویا رباب کے ساتھ کہتا تھا

دریغا که بی ما بسی روزگار — بروید گل و بشکفد لاله‌زار

افسوس کہ بے ہمارے بہت دن — پھول اگیں گے اور لالہ زار کھلے گا

بسی تیر و دی ماه و اردیبهشت — برآید که ما خاک باشیم و خشت

بہشت سے تیر و دے اور اردی بہشت کے مہینے — آئیں گے جب ہم خاک اور اینٹ ہوں گے

حکایت

قطعہ

یکی پارسا سیرت حق‌پرست — فتادش یکی خشت زرین بدست

ایک نیک خصلت اور حق پرست آدمی کو — ایک سونے کی اینٹ ہاتھ لگی

سر ہوشمندش چنان خیرہ کرد　　کہ سودای دل روشنش تیرہ کرد

اس کے ہوشمند سر کو ایسا پریشان کیا　　کہ اس اندیشہ کے خیال سے اس کے روشن دل کو سیاہ کر دیا

ہمہ شب در اندیشہ کین گنج و مال　　درو تا زیم رہ نیابد زوال

تمام رات اسی فکر میں کہ یہ خزانہ و مال　　جب تک میں زندہ رہوں زوال پذیر نہ ہو

دگر قامت عجزم از بہر خواست　　نباید بر کس دوتا کرد و راست

تاکہ میری عاجزی کا قد سوال کے لیے　　کسی کے سامنے ٹیڑھا اور سیدھا نہ ہو

سرائی کنم پای بستش رخام　　درختان سقفش ہمہ عود خام

میں ایک مکان بنواؤں جس کی بنیاد میں سفید پتھر کی ہوں　　اور اس کی چھت کی لکڑیاں تمام عود خالص کی ہوں

یکی حجرہ خاص از پی دوستان　　در حجرہ اندر سر بوستان

ایک حجرہ اس میں خاص دوستوں کے لیے　　اور حجرہ کا دروازہ گھر کے باغ میں ہوگا

بفرسودم از رقعہ بر رقعہ دوخت　　تف دیگدان چشم و مغزم بسوخت

پیوند پر پیوند لگانے سے میں گھس گیا　　دوسروں کے مطبخ کی گرمی نے میری آنکھیں اور مغز جلا دیا

دگر زیر دستان پزندم خورش　　براحت دہم روح را پرورش

دوسرے کمزور آدمی میری خوراک پکائیں　　اور میں آرام سے اپنے روح کی پرورش کروں

بسختی بکشت این نمد بسترم　　روم زین سپس عبقری گسترم

اس نمدے کے بستر نے سختی سے مجھے مار ڈالا　　اس کے بعد میں جاؤں اور عبقری بستر بچھاؤں

خیالش خرف کرد و کالیوہ رنگ　　بمغزش فرو برد خرچنگ چنگ

اس کے خیال نے اسے سودائی اور دیوانہ کر دیا　　کیکڑے نے اس کے دماغ میں پنجہ گاڑ دیا

فراغ مناجات و رازش نماند — خور و خواب و ذکر و نمازش نماند

دعا اور راز کی اس کو فرصت نہ رہی — سونا۔ کھانا۔ ذکر اور نماز کا اس کو خیال نہ رہا

بصحرا درآمد سر از عشوه مست — که جایی نبودش قرار و نشست

صحرا میں آیا اور سر ناز و ادا سے مست تھا — کیونکہ کسی جگہ بھی اس کو صبر و آرام نہ تھا

یکی بر سر گور گل می‌سرشت — که حاصل کند زان گل گور خشت

ایک شخص قبر پر مٹی گوندھتا تھا — تاکہ اس قبر کی مٹی سے اینٹ بنائے

باندیشه در خود فرو رفت پیر — که ای نفس کوته نظر پند گیر

بوڑھا فکر میں غرق ہو گیا — کہ اے نفس کم نظر نصیحت پکڑ

چه بندی درین خشت زرین دلت — که یک روز خشتی کنند از گلت

اس سونے کی اینٹ میں کیا دل لگاتا ہے — کیونکہ ایک روز تیری مٹی سے اینٹ بنائیں گے

طمع را نه چندان دهانست باز — که بازش نشیند بیک لقمه آز

حرص کا اتنا منہ کھلا ہوا نہیں ہے — کہ طمع ایک لقمہ سے اس کو بند کر دے

بدار ای فرومایه زین خشت دست — که جیحون نشاید بیک خشت بست

اے کمینے اس اینٹ سے ہاتھ اٹھا — کیونکہ دریائے جیحون ایک اینٹ سے بند نہیں کیا جا سکتا

تو غافل در اندیشهٔ سود و مال — که سرمایهٔ عمر شد پایمال

تو نفع اور مال کی فکر میں غافل ہے — حالانکہ تیری عمر کا سرمایہ پامال ہو گیا ہے

برین خاک چندان صبا بگذرد — که هر ذره از ما بجایی برد

اس خاک پر کس قدر ہوا چلے گی — کہ ہوا ہر ذرہ کو پراگندہ کر دے گی

غبار ہوا چشم غفلت بدوخت	سموم ہوس کشت عمرم بسوخت
حرص کے غبار نے تیری عقل کی آنکھ سی دی	ہوس کی بادِ سموم نے میری عمر کی کھیتی جلا دی
بکن سرمۂ غفلت از چشم پاک	کہ فردا شوی سرمہ در زیر خاک
غفلت کے سرمہ کو آنکھ سے نکال ڈال	کیونکہ کل مرنے کے بعد خاک کے نیچے تو سرمہ ہو جائیگا

حکایت عداوت درمیان دو شخص

دو شخصوں کے درمیان دشمنی کے بیان میں

میان دو کس دشمنی بود و جنگ	سر از کبر بر یکدگر چون پلنگ
دو آدمیوں میں دشمنی اور لڑائی تھی	غرور سے ایک کا دوسرے پر سر شیر کی طرح تھا
ز دیدار ہم تا بحدی رمان	کہ بر ہر دو تنگ آمدی آسمان
ایک دوسرے کے دیکھنے سے اس قدر متنفر تھے	کہ آسمان دونوں پر تنگ آگیا تھا
یکی را اجل در سر آورد جیش	سر آمد برو روزگاران عیش
اجل ایک کے سر پر لشکر لائی (یعنے مرگیا)	اس پر عیش کا زمانہ تمام ہو گیا
بد اندیش وی را درون شاد گشت	بگورش پس از مدتی برگذشت
اس کے دشمن کا دل خوش ہو گیا	اس کی قبر پر ایک مدت کے بعد گذرا
شبستان گورش در اندودہ دید	کہ وقتی سرایش زر اندودہ دید
اس کے رات کے رہنے کی جگہ قبر کا دروازہ بند دیکھا	کہ کسی وقت اس کے گھر کا دروازہ سونے کا بنا دیکھا تھا
ز روی عداوت بباز وی زور	یکی تختہ بر کندش از روی گور
دشمنی کی وجہ سے بازو کے زور سے	اس کی قبر کی خاک سے ایک تختہ اکھیڑ دیا

سرتاجورش دید اندر مغاک
دو چشم جہان بینش آگندہ خاک

اس کا تاج پہننے والا سر گڑھے میں دیکھا
اور اس کی جہان دیکھنے والی آنکھیں خاک سے بھری ہوئیں

وجودش گرفتار زندان گور
تنش طعمۂ کرم و تاراج مور

اس کا وجود قبر کے قید خانہ میں گرفتار تھا
اس کا بدن کیڑوں کی خوراک اور چیونٹیوں کے لیے لوٹ تھا

ز دور فلک بدر رویش ہلال
ز جور زمان سرو قدش خلال

آسمان کی گردش سے اس کا روشن چہرہ لاغر تھا
اور زمانہ کے ظلم سے اس کا سرو قد باریک ہوگیا تھا

کف دست و سرپنجۂ زورمند
جدا کردہ ایام بندش ز بند

ہاتھ کی ہتھیلی اور زور آور پنجہ کو
زمانے نے اس کا جوڑ جوڑ علیحدہ کر دیا تھا

چنانش برو رحمت آمد ز دل
کہ بسرشت بر خاک از گریہ گل

اس کے دل پر اس کو اس قدر رحم آیا
کہ اس کی قبر پر رونے سے مٹی گوندھی

پشیمان شد از کردہ خوی زشت
بفرمود بر سنگ گورش نبشت

اپنے برے کیے ہوئے پر پشیمان ہوا
اور اس کی قبر پر لکھنے کے لیے حکم دیا

مکن شادمانی بمرگ کسی
کہ دہرت پس از وی نماند بسی

کسی کی موت پر خوشی نہ کر
کیونکہ تیرا زمانہ بھی اس کے بعد بہت نہ رہیگا

شنید این سخن عارفی ہوشیار
بنالید کای قادر کردگار

یہ بات عقلمند عارف نے سنی
رویا کہ اے پروردگار صاحب قدرت

عجب گر تو رحمت نیاری برو
کہ بگریست دشمن بزاری برو

تعجب ہے اگر تو اس پر مہربانی نہ کرے
کیونکہ دشمن بھی اس پر زاری کے ساتھ رو دیا

تنی ما شود نیز روزی چنان — که بروی بسوزد دل دشمنان

ہمارا بدن بھی ایک دن ایسا ہی ہوگا — کہ اس پر دشمنوں کا دل جلیگا

مگر در دل دوست رحم آیدم — چو بیند کہ دشمن ببخشایدم

شاید میرے دوست کے دل میں بھی رحم آئے — جب وہ دیکھے کہ میرا دشمن بھی مجھ پر رحم کرتا ہے

بجائی رسد کار سر دیر و زود — کہ گوئی در و دیدہ ہرگز نبود

دیر سے یا جلدی سے سر کی حالت یہ ہو جائیگی — تو کہیگا کہ اس میں کبھی آنکھیں ہی نہ تھیں

زدم تیشہ یک روز بر تل خاک — بگوش آمدم نالہ دردناک

ایک روز میں نے خاک کے ڈھیر پر تیشہ مارا — میرے کانوں میں ایک دردناک نالہ سنائی دیا

کہ زنہار اگر مردی آہستہ تر — کہ چشم و بناگوش و روی است و سر

کہ خبردار اگر جوانمرد ہے تو آہستہ مار — کیونکہ اس تودہ خاک میں آنکھیں کان منہ اور سر ہے

حکایت پدر و دختر

باپ اور بیٹی کی حکایت

شبی خفتہ بودم بعزم سفر — پی کاروانی گرفتم سحر

ایک رات میں سفر کے ارادہ سے سویا تھا — صبح کے وقت میں نے ایک قافلہ کا تعاقب کیا

برآمد یکی سہمگین باد و گرد — کہ بر چشم مردم جہان تیرہ کرد

ایک خوفناک گرد آندھی آئی — کہ جس نے دنیا کو آدمیوں کی آنکھوں میں سیاہ کردیا

بہ رہ بر یکی دختر خانہ بود — بمعجر غبار از پدر می زدود

راستہ میں ایک لڑکی اپنے والد کے ہمراہ گھر کی تھی — دوپٹہ سے اپنے باپ کا غبار صاف کر رہی تھی

پدر گفتش ای نازنین چهر من — که شوریده داری دل از مهر من

باپ نے اس سے کہا کہ اے میری نازنین چہرہ — کہ میری محبت میں تیرا دل پریشان ہے

نه چندان نشیند درین دیده گرد — که بازش به مژگان توان پاک کرد

نہیں اس قدر خاک ان آنکھوں میں پڑتی — کہ پھر موت کے بعد دوپٹے سے صاف کی جا سکے

ترا نفس رعنا چو سرکش ستور — دوان می‌برد تا به شیب گور

تجھ کو نفس رعنا سرکش گھوڑے کی طرح — قبر کی پستی کی طرف دوڑاتا ہوا لے جا رہا ہے

اجل ناگهت بگسلاند رکیب — عنان باز نتوان گرفت از نشیب

موت ناگہاں تیری رکاب توڑ دے گی — اور باگ پھر پستی (قبر) کی سے نہ پکڑی جا سکے گی

موعظت و پند

وعظ اور نصیحت

خبر داری از استخوان قفس — که جان تو مرغیست نامش نفس

کیا تو بدن کی ہڈی سے (قفس) آگاہ رکھتا ہے — کہ جان تیری پرندہ ہے اور اس کا نام نفس (دم) ہے

چو مرغ از قفس رفت و بگسست قید — دگر ره نگردد به سعی تو صید

جیسے پرندہ قفس سے اڑ گیا اور قید کو توڑ ڈالا — تو پھر تیری کوشش سے اسیر نہ ہوگا

نگه دار فرصت که عالم دمیست — دمی پیش دانا به از عالمیست

فرصت وقت کو غنیمت سمجھ کہ جہان ایک دم ہے — ایک دم عقلمند کے سامنے ایک جہان سے اچھا ہے

سکندر که بر عالمی حکم داشت — در آن دم که بگذشت عالم گذاشت

سکندر بادشاہ جو ایک عالم پر حکومت کرتا تھا — جس وقت کہ مر گیا اور جہان کو چھوڑ گیا

مُیَسَّر نبودش کز و عالمی ستانند و مہلت دہندش دمی

اس کو میسر نہ ہوا کہ اس سے ایک عالم لے لیویں اور اس کو ایک دم کی مہلت دیں

برفتند ہر کس درود آنچہ کشت نماند بجز نام نیکو و زشت

گئے اور ہر شخص نے جو کچھ بویا تھا کاٹا اور سوائے نیک اور برے نام کے کچھ نہ رہا

چرا دل برین کاروانگہ نہیم کہ یاران برفتند و ما بر رہیم

ہم کیوں اپنا دل اس کاروان سرای سے لگائیں کہ یار چلے گئے اور ہم راستہ میں ہیں

پس از ما ہمین گل دمد بوستان نشینند با یکدگر دوستان

ہمارے بعد بھی باغ اس قسم کے پھول پیدا کریگا اور دوست باہم ملکر ایک دوسرے سے بیٹھینگے

دل اندر دلارام دنیا مبند کہ ننشست با کس کہ دل برنکند

دنیا کی معشوقہ کے ساتھ دل نہ لگا کیونکہ کسی شخص کیساتھ نہ بیٹھی کہ اس کا دل نہ اکھڑا

چو در خاکدان لحد خفت مرد قیامت بیفشاند از روی گرد

جب آدمی قبر کے خاکدان میں سو گیا تو قیامت کے دن منہ سے خاک جھاڑیگا

سر از جیب غفلت برآور کنون کہ فردا نماند بحسرت نگون

اب سر کو گریبان غفلت سے اٹھا تاکہ کل قیامت کے دن حسرت سے سرنگوں نہ رہے

نہ چون خواہی آمد بشیراز در سر و تن بشوئی ز گرد سفر

کیا نہیں تو جب شیراز میں آویگا سر اور بدن کو سفر کی گرد سے دھوئیگا

پس ای خاکسار گنہ عنقریب سفر کرد خواہی بشہر غریب

پس اے خاکسار گنہ گار بہت جلدی شہر آخرت کی طرف سفر کریگا

بر آن از دو سرچشمهٔ دیده جوی　　ور آلایشی داری از خود بشوی

آنکھوں کے دونوں چشموں سے نہر جاری کر　　اور جو کچھ اپنے گناہ کی پلیدی کا اثر ہیں اپنا ہے دھو ڈال

حکایت در عالم طفولیت

(لڑکپن کے زمانہ کی حکایت کا ذکر)

ز عهد پدر یادم آید همی　　که باران رحمت بر او هر دمی

باپ کا زمانہ یاد آتا ہے　　اللہ تعالیٰ کی رحمت کی بارش اس پر ہر دم ہو

که در طفلیم لوح و دفتر خرید　　ز بهرم یکی خاتم زر خرید

کہ بچپنے لڑکپن میں کتاب اور تختی خریدی　　اور میرے لیے ایک سونے کی انگوٹھی خریدی

بدر کرد ناگه یکی مشتری　　بخرمایی از دستم انگشتری

ناگاہ ایک خریدار نے (انگوٹھی) اتار لی　　ایک خرما کے عوض میں انگشتری

چو نشناسد انگشتری طفل خرد　　بشیرینی از وی توانند برد

جب کہ چھوٹا لڑکا انگشتری کو نہیں جانتا　　تو مٹھائی کے عوض میں اس سے لے سکتے ہیں

تو هم قیمت عمر نشناختی　　که در عیش شیرین برانداختی

تو نے بھی عمر کی قیمت نہیں جانی　　اور عیش شیریں کے بدلہ ضائع کر دی

قیامت که نیکان اعلی رسند　　ز قعر ثری بر ثریا رسند

قیامت کے دن جبکہ نیک لوگ اعلیٰ مراتب پر پہنچیں گے　　خاک کی پستی سے آسمان پر پہنچیں گے

ترا خود بماند سر از ننگ پیش　　که گردت برآید عملهای خویش

تیرا سر شرم سے خود سرنگوں ہو گا　　اور تیرے اعمال تیرے گرد ہوں گے

برادر ز کار بدان شرم دار	که در روی نیکان شوی شرمسار
اے بھائی برے اعمال سے شرم کر	تاکہ نیکوں کے سامنے تجھے شرمندگی نہ ہو
در آن روز کز فعل پرسند و قول	اولوالعزم را تن بلرزد ز هول
اس دن جبکہ فعل اور قول کے متعلق پوچھیں گے	پیغمبروں کے بدن بھی خوف سے کانپیں گے
بجائی که دهشت خورند انبیا	تو عذر گنه را چه داری بیا
جس جگہ سے انبیاء علیہم السلام بھی خوف کھاتے ہیں	تو گناہ کی معذرت کے لئے کیا رکھتا ہے آ
زنانی که طاعت برغبت برند	ز مردان ناپارسا بگذرند
وہ عورتیں جو شوق سے عبادت الٰہی کرتی ہیں	ناپارسا لوگوں سے فضیلت میں سبقت لے جاتی ہیں
ترا شرم ناید ز مردی خویش	که باشد زنان را قبول از تو بیش
تجھے اپنے مرد ہونے سے شرم نہیں آتی	کہ عورتوں کی قبولیت تجھ سے زیادہ ہو
زنان را بعذری معین که هست	ز طاعت بدارند گه گاه دست
عورتوں کے لئے جو مقررہ عذر کے سبب (ایام حیض)	کبھی کبھی عبادت سے معذور رہتی ہیں
تو بی عذر یکسو نشینی چو زن	رو ای کم ز زن لاف مردی مزن
تو عورت کی طرح بلا عذر گوشہ میں بیٹھتا ہے	اے عورت سے کم درجہ والے اور مردانگی کی لاف نہ مار
مرا خود چه باشد زبان آوری	چنین گفت شاه سخن عنصری
میری شاعری خود کیا ہے	شاہ سخن عنصری نے ایسا کہا ہے
مرا خود مبین ای عجب در میان	ببین تا چه گفتند پیشینیان
اے تعجب کرنے والے مجھے درمیان میں نہ دیکھ	(بلکہ) دیکھ کہ پہلے لوگوں نے کیا کہا ہے

چو از راستی بگذری خم بود	چه مردی بود کز زنی کم بود
جب تو راستی سے گذر جائے تو ٹیڑھا ہو جائے	پھر کیا جوانمردی ہو جب ایک عورت سے کم ہو جائے
بناز و طرب نفس پرورده گیر	بایام دشمن قوی کرده گیر
فرض کر عیش و ناز سے نفس کو پرورش کیا	اور فرض کر کہ تھوڑے دنوں میں نفس کو قوی کر دیا
یکی بچهٔ گرگ می پرورید	چو پرورده شد خواجه برهم درید
ایک شخص بھیڑیئے کے بچہ کی پرورش کرتا ہے	جب اس نے پرورش پالی تو مالک کو پھاڑ ڈالا
چو بر بستر جان سپردن بخفت	جهاندیده بر سرش رفت و گفت
جب جان دینے کے بستر پر سویا	ایک جہاندیدہ اس کے سرہانے آیا اور کہا
تو دشمن چنین نازنین پروری	ندانی که ناچار زخمش خوری
تو دشمن کو اس پیار اور محبت سے پالتا ہے	نہیں جانتا کہ ناچار تو اس سے زخم کھائیگا
نه ابلیس در حق ما طعنه زد	کز اینان نیاید بجز کار بد
کیا ہمارے حق میں ابلیس نے طعنہ نہیں دیا	کہ ان سے سوائے برے کاموں کے اور کچھ نہ ہوگا
فغان از بدیها که در نفس ماست	که ترسم شود ظن ابلیس راست
فریاد ان برائیوں سے جو کہ ہمارے نفس میں ہیں	میں ڈرتا ہوں کہ شیطان کا گمان سچ ہے
چو ملعون پسند آمدش قهر ما	خدایش برانداخت از بهر ما
جب ملعون کو ہمارا مقہور ہونا پسند آیا	تو خداوند تعالے نے اس کو ہمارے لیئے نکالدیا
کجا سر برآریم ازین عار و ننگ	که با او بصلحیم و با حق بجنگ
اس عار اور شرمندگی سے ہم کہاں سر اٹھائیں	کہ اس کیساتھ شیطان سے تو صلح اور خدا کیساتھ جنگ

نظر دوست نادر کند سوی تو	چو در روی دشمن بود روی تو
دوست تیری طرف نظر کم کرے گا	جب دشمن کے منہ کی طرف تیرا منہ ہوگا
گرت دوست باید کزو بر خوری	نباید که فرمان دشمن بری
اگر تجھ کو دوست سے فائدہ اٹھانا چاہیے	تو پھر تجھے دشمن کے فرمان کی تعمیل کرنی نہ چاہیے
بسیم سیاه تا چه خواهی خرید	که خواهی دل از مهر یوسف برید
کھوٹی چاندی کے عوض تو کیا خرید کرے گا	تو چاہتا ہے کہ یوسف علیہ السلام کی محبت سے دل قطع کرے
روا دارد از دوست بیگانگی	که دشمن گزیند به همخانگی
وہ شخص دوست کی بیگانگی کو جائز سمجھے	کہ جو دشمن کے ساتھ ایک مکان میں رہنا چاہے
ندانی که کمتر نهد دوست پای	چو بیند که دشمن بود در سرای
کیا تو نہیں جانتا کہ دوست پاؤں کم رکھتا ہے	جب دیکھتا ہے کہ دشمن مکان میں موجود ہے

حکایت

قصہ

یکی پنجه با پادشاهی ستیز	بدشمن سپردش که خونش بریز
ایک شخص نے ایک بادشاہ کے ساتھ لڑائی کی	اس کو اس کے دشمن کے حوالہ کیا کہ اس کو قتل کر
گرفتار در دست آن کینه توز	همی گفت با خود بزاری و سوز
اس کینہ ور کے ہاتھ میں بند	اپنے آپ کو سوز اور زاری کے ساتھ یہ کہتا تھا
اگر دوست خود نیازردمی	کی از دست دشمن نیازردمی
اگر میں دوست کو اپنے سے آزردہ نہ کرتا	تو دشمن کے ہاتھ سے کب تکلیف اٹھاتا

تو از دوست گر عاقلی بر مگرد — که دشمن نیارد نگاه در تو کرد

اگر تو عقلمند ہے تو دوست سے نہ پھر — کیونکہ دشمن تیری طرف نگاہ نہ کر سکے گا

بناچار دشمن بدرد پوست — رفیقی که بر خود بیازرد دوست

ناچار کہ دشمن کا ظلم اس کا پوست کھینچتا ہے — جس رفیق نے کہ اپنے سے دوست کو آزردہ کیا

تو با دوست یکدل شو و یک سخن — که خود بیخ دشمن برآید ز بن

تو دوست کے ساتھ ایک دل اور ایک بات ہو — کیونکہ دشمن کی جڑ خود بخود جڑ سے اکھڑ آئے گی

نه پندارم این زشت نامی نکوست — بخوشنودی دشمن آزار دوست

میں نہیں سمجھتا کہ یہ بدنامی اچھی ہے — کہ دشمن کی خوشنودی کے لئے دوست کو آزردہ کیا

حکایت

قطعہ

یکی مال مردم بتلبیس خورد — چو برخاست لعنت بر ابلیس کرد

ایک شخص نے لوگوں کا مال فریب سے کھایا — جب اٹھا تو ابلیس پر لعنت کی

چنین گفت ابلیس اندر رهی — که هرگز ندیدم چنین ابلهی

ایک راہ میں شیطان نے یہ کہا — کہ ایسا بیوقوف کبھی نہیں دیکھا

ترا با من است ای فلان آشتی — چرا تیغ پیکار برداشتی

تیری میری آپس میں صلح ہے — تو نے کیوں لڑائی کی تلوار اٹھائی

دریغ است فرمودهٔ دیو زشت — که دست ملک بر تو خواهد نوشت

افسوس ہے کہ برے شیطان کا کہا — فرشتوں کا ہاتھ تیرے اعمال نامہ میں لکھیگا

روا داری از جہل ناپاکیت — کہ پاکان نویسند ناپاکیت

تو اپنی جہالت اور ناپاکی سے جائز سمجھتا ہے — کہ پاک (یعنی فرشتے) تیری ناپاکی لکھیں

طریقی بدست آر و صلحی بجوی — شفیعی برانگیز و عذری بگوی

راہ راست حاصل کر اور صلح ڈھونڈ — ایک شفاعت کرنیوالا کھڑا کر اور معذرت کر

کہ یک لحظہ صورت نبندد امان — چو پیمانہ پر شد بدور زمان

ایک لمحہ کے لئے بھی پناہ کی صورت ہو گی — جب گردش زمانہ سے تیری زندگی کا پیمانہ پر ہو جائیگا

دگر دست قوت نداری بکار — چو بیچارگان دست زاری برآر

اگر کام کرنے کی قوت تیرے ہاتھ میں نہیں ہے — تو عاجزوں کی طرح فریاد کا ہاتھ اٹھا (دعا کر)

دگر رفت از اندازہ بیرون بدی — چو گفتی کہ بد رفت نیک آمدی

اور اگر بداعمالیاں حد سے تجاوز ہو گئیں — جب تونے توبہ کرلی بدی معاف ہوئی تو نیک ہو گیا

فراشو چو بینی در صلح باز — کہ ناگاہ در توبہ گردد فراز

جب تو صلح کا دروازہ کھلا دیکھے تو آ جا — کیونکہ توبہ کا دروازہ ناگہ بند ہو جائیگا

مرو زیر بار گناہ ای پسر — کہ حمال عاجز بود در سفر

اے لڑکے گناہوں کے بوجھ کے نیچے نہ جا — کیونکہ بوجھ اٹھانے والا سفر میں عاجز ہوتا ہے

پی نیکمردان بباید شتافت — کہ ہر کہ این سعادت طلب کرد یافت

نیک مردوں کے پیچھے دوڑنا چاہیئے — کیونکہ جس کسی نے یہ سعادت طلب کی پائی

ولیکن تو دنبال دیو خسی — ندانم کہ در صالحان کی رسی

لیکن تو کمینے شیطان کے پیچھے ہے — میں نہیں جانتا کہ نیک لوگوں میں کیونکر پہنچیگا

پیمبر کسی را شفاعت گر است — که بر جادهٔ شرع پیغمبر است

پیغمبر اس کا شفیع ہوگا — کہ جو پیغمبر کی شریعت کے راہ پر ہے

رہ راست رو تا بمنزل رسی — تو بر رہ نہ زین قبل واپسی

سیدھی راہ چل تاکہ منزل پر پہنچے — تو راستہ پر نہیں ہے اس لئے پیچھے رہ گیا

چو گاو یکہ عصار چشمش ببست — دوان تا بشب شب ہم آنجا کہ ہست

اس بیل کی مانند کہ جس کی آنکھیں تیلی نے بند لیں — رات بھر دوڑتا ہے پھر رات کو اسی جگہ پر ہے

حکایت

قصہ

گل آلودۂ راہ مسجد گرفت — ز بخت نگون طالع اندر شگفت

ایک گنہگار نے مسجد کی راہ پکڑلی — اپنے بخت سرنگوں کی وجہ سے تعجب میں تھا

یکی زجر کردش کہ تبت یداک — مرو دامن آلودہ در جای پاک

ایک شخص نے اس کو جھڑکا کہ تیرے ہاتھ ہلاک ہو — گناہوں کے ساتھ پاک جگہ پر نہ جا

مرا رقتی در دل آمد برین — کہ پاکست و خرم بہشت برین

مجھے اس حال پر رقت پیدا ہوئی — کہ بہشت بریں پاک اور سرسبز ہے

در آن جای پاکان امیدوار — گل آلودۂ معصیت را چہ کار

اس جگہ جہاں کہ پاک لوگ امیدوار ہیں — گناہ کی مٹی سے بھرے ہوئے کا وہاں کیا کام

بہشت آن ستاند کہ طاعت برد — کرا نقد باشد بضاعت برد

بہشت وہ لیگا جو اللہ کی اطاعت کریگا — جس کے پاس نقدی ہوگی وہی اسباب خریدیگا

مکن دامن از گرد زلت بشوی
که ناگه ز بالا ببندند جوی

سستی نہ کر دامن کو گناہ کی آلودگی سے دھو ڈال
کیونکہ ناگاہ نہر کو اوپر سے بند کر دینگے

مگو مرغ دولت ز قیدم بجست
هنوزش سر رشته داری بدست

مت کہو کہ دولت کا پرندہ (جوانی) میری قید سے بھاگ گیا
ابھی اس کا سررشتہ (توبہ) کی طاقت تیرے ہاتھ میں ہے

وگر دیر شد گرم رو باش و چست
ز دیر آمدن غم ندارد درست

اگر دیر ہو گئی ہے تو تیز رفتار اور چست ہو
کیونکہ ابھی کے دیر سے آنے میں کوئی غم نہیں

هنوزت اجل دست خواهش نبست
بر آور بدرگاه دادار دست

قضا نے ابھی تیری خواہش کے ہاتھ نہیں باندھے
اللہ تعالےٰ کی درگاہ میں توبہ کیلئے ہاتھ اٹھا

مخسپ ای گنه کرده خفته خیز
بعذر گنه آب چشمی بریز

اے گنہگار غفلت نہ کر سو اور اٹھ
گناہ کے عذر میں آنکھوں سے پانی بہا

چو حکم ضرورت بود کابروی
بریزند باری برین خاک کوی

جب حکم خدا سے (قیامت میں) ضروری ہو گا کہ گنہگار کی آبرو
بہائیں گے تو اس دنیا میں تو اپنی آبرو بہا

ور آبت نماند شفیع آر پیش
کسی را که هست آبروی از تو بیش

اور اگر تیری آنکھوں میں (رونے سے) پانی نہ رہے تو شفاعت کرنیوالا کہ جس کی عزت (اللہ کی درگاہ) میں تجھ سے زیادہ ہے

بقهر ار براند خدای از درم
روان بزرگان شفیع آورم

اگر اللہ تعالےٰ مجھکو غصے سے اپنے دروازہ سے نکال دیگا
تو میں بزرگوں کی روحوں کو شفاعت کیلئے لاؤنگا

حکایت

همی یادم آید ز عهد صغر	که عیدی برون آمدم با پدر
مجھ کو بچپن کے زمانے سے یاد آتا ہے	کہ ایک عید کو میں باپ کے ساتھ باہر گیا
به بازیچه مشغول مردم شدم	در آشوب خلق از پدر گم شدم
کھیل کی وجہ سے میں آدمیوں میں مشغول ہو گیا	لوگوں کی پریشانی (ازدحام) کی وجہ سے باپ سے گم ہو گیا
برآوردم از هول و دهشت خروش	پدر ناگهانم بمالید گوش
خوف اور ڈر سے میں نے شور مچایا	باپ نے ناگہاں میرے کان ملے
که ای شوخ چشم آخرت چند بار	بگفتم که دستم ز دامن مدار
کہ اے شوخ چشم آخر میں نے کئی بار	کہا کہ ہاتھ میرے دامن سے نہ چھوڑ
بتنها نداند شدن طفل خرد	که مشکل بود راه نادیده برد
چھوٹا لڑکا اکیلا جانا نہیں جانتا	کیونکہ ان دیکھی راہ چلنا مشکل ہوتا ہے
تو هم طفل راهی بسعی ای فقیر	برو دامن نیکمردان بگیر
اے فقیر تو بھی راستہ کا لڑکا ہے کوشش سے	جا اور نیک مردوں کا دامن پکڑ
مکن با فرومایه مردم نشست	چو کردی ز هیبت فرو شوی دست
کمینے لوگوں کے پاس نہ بیٹھ	جب تو بیٹھے تو اپنے وقار سے ہاتھ دھو لے
بفتراک پاکان درآویز چنگ	که عارف ندارد ز دریوزه ننگ
پاک لوگوں کے شکار بند میں ہاتھ پنجہ لٹکا	کیونکہ فقیر کو گدائی سے شرم نہیں ہے
مریدان بقوت ز طفلان کم اند	مشایخ چو دیوار مستحکم اند
مرید طاقت میں لڑکوں سے کم ہیں	اور پیران طریقت دیوار کی طرح مستحکم ہیں

بیاموز رفتار از آن طفل خرد ٭ که چون استعانت بدیوار برد

تو اس چھوٹے لڑکے سے رفتار سیکھ کر ٭ کہ کیونکر اس نے دیوار کا سہارا پکڑا

ز زنجیر ناپارسایان برست ٭ که در حلقهٔ پارسایان نشست

وہ ناپارسا لوگوں کی قید سے چھوٹ گیا ٭ جو کہ نیک لوگوں کی مجلس میں جا بیٹھا

اگر حاجتی داری این حلقه گیر ٭ که سلطان ازین در ندارد گزیر

اگر تجھے کوئی حاجت ہے تو یہ حلقہ اختیار کر ٭ کیونکہ بادشاہ کو بھی سوائے اس کے چارہ نہیں

برو خوشه‌چین باش سعدی صفت ٭ که گرد آوری خرمن معرفت

جا اور سعدی کی طرح خوشہ چننے والا بن ٭ کیونکہ تو معرفت کا خرمن اکٹھا کرے گا

حکایت مست خرمن سوز

ایک خرمن جلانے والے مست کی حکایت

یکی غله مرداد مه توده کرد ٭ ز تیمار دی خاطر آسوده کرد

ایک شخص نے فصل خریف کا تودہ لگایا ٭ اور جاڑے کی تیاری سے دل کو فارغ کیا

شبی مست شد آتشی برفروخت ٭ نگون‌بخت کالیوه خرمن بسوخت

ایک رات مست ہو گیا اور آگ روشن کی ٭ بیوقوف بدبخت نے اپنا خرمن جلا دیا

دگر روز در خوشه‌چیدن نشست ٭ که یک جو ز خرمن نماندش بدست

دوسرے دن خوشہ چننے کے لیے بیٹھا ٭ ایک جو بھی خرمن میں سے اس کے ہاتھ نہ لگا

چو سرگشته دیدند درویش را ٭ یکی گفت پروردهٔ خویش را

جب لوگوں نے درویش کو پریشان دیکھا ٭ ایک شخص نے اپنے لڑکے سے کہا

نخواہی کہ گردی چنین تیرہ روز	بدیوانگی خرمن خود مسوز
اگر تو نہیں چاہتا کہ اس طرح ایک دن بدبخت ہو جائے	تو دیوانہ پن سے اپنے خرمن کو نہ جلا
گر از دست عمرت شد اندر بدی	تو آنی کہ در خرمن آتش زدی
اگر تیرے ہاتھ سے تیری عمر بدی میں گذری	تو تو وہ ہے جس نے خرمن میں آگ لگائی
فضاحت بود خرمن اندوختن	پس از خرمن خویشتن سوختن
رسوائی ہوتی ہے دوسرے کے خرمن کا اکٹھا کرنا	اپنے خرمن کو آگ لگانے کے بعد
مکن جان من تخم دین ورز و داد	مدہ خرمن نیکنامی بباد
میری جان دین کے تخم کو برباد نہ کر انصاف اختیار کر	نیکنامی کے خرمن کو برباد نہ کر
چو برگشتہ بختی در افتد بہ بند	ازو نیکبختان بگیرند پند
جب کوئی برگشتہ بخت قید میں مبتلا ہوتا ہے	تو اس سے نیک آدمی نصیحت حاصل کرتے ہیں
تو پیش از عقوبت در عفو کوب	کہ سودی ندارد فغان زیر چوب
تو عذاب سے پہلے معافی کا دروازہ کھٹکھٹا	کیونکہ سزا کے وقت رونا کوئی فائدہ نہیں رکھتا
برآر از گریبان غفلت سرت	کہ فردا نماند خجل در برت
گریبان غفلت سے اپنا سر اٹھا	تاکہ کل قیامت کے دن تیری بغل شرمندہ نہ ہو

حکایت

قصہ

یکی متفق بود بر منکری	گذر کرد بروی نکو محضری
ایک شخص ایک فعل بد کا مرتکب ہوتا	کہ اس کے پاس سے ایک نیک آدمی گذرا

نشست از خجالت عرق کرده روی · که آیا خجل گشتم از شیخ کوی

شرمندگی سے چہرہ کوتہ کرکے بیٹھا · کہ آیا میں محلہ کے شیخ سے شرمندہ ہوا

شنید این سخن پیر روشن روان · برو بر بشورید و گفت ای جوان

اس بات کو روشن ضمیر بوڑھے نے سنا · اس پر خفا ہوا اور کہا

نیاید همی شرمت از خویشتن · که حق حاضر و شرم داری ز من

تجھ کو اپنے آپ سے شرم نہیں آتی · کہ خدا حاضر ہے اور شرم مجھ سے کرتا ہے

نیاسائی از جانب هیچکس · برو جانب حق نگه دار و بس

کسی کی طرف سے تو آسودہ نہ ہوگا · جا اور اللہ تعالےٰ پر بھروسہ رکھ اور بس

چنان شرم دار از خداوند خویش · که شرمت ز بیگانگانست و خویش

اپنے اللہ تعالےٰ سے اس طرح شرم کر · کہ جس طرح تجھ کو اپنے اور بیگانوں سے شرم ہے

حکایت

قصہ

زلیخا چو گشت از می عشق مست · بدامان یوسف در آویخت دست

زلیخا جب عشق کی شراب سے مست ہوئی · تو حضرت یوسف علیہ السلام کے دامن میں ہاتھ ڈالا

چنان دیو شهوت رضا داده بود · که چون گرگ در یوسف افتاده بود

شہوت کے دیو نے اس طرح رضا دی تھی · کہ بھیڑیے کی طرح یوسف علیہ السلام کے درپے تھی

بتی داشت بانوی مصر از رخام · برو معتکف بامدادان و شام

مصر کی بی بی (زلیخا) ایک سنگ مرمر کا بت رکھتی تھی · اور صبح وشام اس کی پرستش کیا کرتی تھی

در آن لحظه رویش بپوشید و سر	مبادا که زشت آیدش در نظر
اس وقت اس بت کا سر اور چہرہ چھپا دیا	شاید اس بت کو برا معلوم ہوا
غم آلوده یوسف بکنجی نشست	بسر بر ز نفس ستمکاره دست
غمگین ہو کر یوسف ایک گوشہ میں بیٹھ گئے	نفس ستمگار سے ہاتھوں ہاتھ سر پر رکھا
زلیخا دو دستش ببوسید و پای	که ای سست پیمان سرکش درآی
زلیخا نے ان کے دونوں ہاتھ اور پاؤں چومے	کہ اے سرکش اور سست اقرار والے آ
بسندان دلی روی درهم مکش	بتندی پریشان مکن وقت خوش
سنگدلی سے [illegible] بیزار نہ ہو	اور غصہ سے خوش وقت کو پریشان نہ کر
روان گشتش از دیده بر چهره جوی	که برگرد و ناپاکی از من مجوی
حضرت یوسف کی آنکھوں سے چہرہ پر آنسو جاری ہو گئے	کہا کہ پلٹ جا اور مجھ سے برائی نہ ڈھونڈ
تو در روی سنگی شدی شرمسار	مرا شرم باید ز پروردگار
تو ایک پتھر سے شرمندہ ہوئی	اور مجھے پروردگار سے شرم نہ آئے
چه سود از پشیمانی آید بکف	چو سرمایه عمر کردی تلف
کیا فائدہ اگر پشیمانی ہاتھ میں آئے	جبکہ تو نے عمر کا سرمایہ ضائع کر دیا
شراب از پی سرخ روئی خورند	وز و عاقبت زرد روئی برند
شراب سرخ روئی کے لئے پیتے ہیں	لیکن اس سے عاقبت میں شرمندگی لیجاتے ہیں
بعذر آوری خواهش امروز کن	که فردا نماند مجال سخن
آج کے دن عذر کے لئے خواہش کر	کیونکہ کل بات کرنے کی طاقت نہ رہے گی

حکایت

قطعہ

پلیدی کند گربہ بر جای پاک	چو زشتش نماید بپوشد بخاک
بلی پاک جگہ پر پلیدی (پاخانہ) کر دیتی ہے	لیکن جب اس کو برا معلوم ہوتا ہے تو مٹی سے چھپا دیتی ہے
تو آزادی از ناپسندیدہا	نترسی کہ بروی فتد دیدہا
تو برے افعال سے آزاد ہے	تو نہیں ڈرتا کہ اسے دیکھیں گے
براندیش ازان بندۂ پرگناہ	کہ در خواجہ آبق شود چند گاہ
اس غلام گنہگار کی نسبت خیال کر	جو کچھ عرصہ مالک سے بھاگے
اگر باز گردد بصدق و نیاز	بزنجیر بندش نیارند باز
اگر عاجزی اور سچائی سے واپس آجائے	تو اس کو زنجیر اور بیڑی سے واپس نہ لائیں گے
بکین آوری باکسی برستیز	کہ ازوی گزیرت بود یا گریز
دشمنی سے اس کے ساتھ لڑ	کہ اس سے بھاگ کر تو بچ سکے
کنون کرد باید عمل را حساب	نہ وقتی کہ منشور گردد کتاب
اپنے اعمال کا حساب اب کرنا چاہیے	نہ کہ اس وقت جبکہ نامہ اعمال ظاہر ہو جائے
کسی گرچہ بد کرد ہم بد نکرد	کہ پیش از قیامت غم خود بخورد
اس شخص نے اگرچہ برا کیا لیکن پھر بھی برا نہ کیا	کہ قیامت سے پہلے اپنا غم کھا لیا
گر آئینہ از آہ گردد سیاہ	شود روشن آئینۂ دل بہ آہ
اگرچہ آئینہ آہ سے سیاہ ہو جاتا ہے	لیکن دل کا آئینہ آہ سے روشن ہوتا ہے

بترس از گناہان خویش این نفس	کہ روز قیامت نترسی ز کس
اس وقت اپنے گناہوں سے ڈر	تاکہ قیامت کے دن تو کسی سے نہ ڈرے

حکایت

غریب آمدم در سواد حبش	دل از دہر فارغ سر از عیش خوش
شہر حبش میں مسافر کے طور پر آیا	دل جہان سے بے پرواہ اور سر عیش سے خوش
بره بر یکی دکہ دیدم بلند	تنی چند مسکین بر پای بند
راستہ میں میں نے ایک اونچی جگہ پر دیکھا	کہ چند غریب آدمی اسیر و قید تھے
بسیج سفر کردم اندر نفس	بیابان گرفتم چو مرغ از قفس
میں نے اسی وقت سفر کا ارادہ کیا	میں نے جنگل کا راستہ لیا جیسے پرندہ قفس سے نکلتا ہے
یکی گفت کین بندیان شب روند	نصیحت نگیرند و حق نشنوند
ایک شخص نے کہا کہ یہ قیدی چور ہیں	نصیحت قبول نہیں کرتے اور سچی بات نہیں سنتے
چو بر کس نیامد ز دستت ستم	ترا گر جہان شحنہ گیرد چہ غم
جب تیرے ہاتھوں سے کسی پر ظلم باقی نہ رہ گیا ہو	تو تجکو اگر جہان کا حاکم پکڑے تو کیا ڈرے
نکو نام را کس نگیرد اسیر	بترس از خدا و مترس از امیر
نیک نام آدمی کو کوئی گرفتار نہیں کرتا	خدا سے خوف کر اور حاکم سے نہ ڈر
نیاورد عامل غش اندر میان	نیندیشد از رفع دیوانیان
اگر عامل نے بد دیانتی نہیں کی	تو محاسبوں کے حساب جانچ پڑتال کرنے سے نہیں ڈرتا

وگر عفتش را فریب است زیر	زبان حسابش نگردد دلیر
اگر اس کی پاکدامنی کے نیچے فریب ہے	تو اس کی زبان حساب کے وقت دلیر نہ ہوگی
چو خدمت پسندیده آرم بجای	نیندیشم از دشمن تیره رای
جب میں پسندیدہ خدمت سرانجام دوں	تو ناقص عقل والے دشمن سے خوف نہ کھاؤں
اگر بنده کوشش کند بنده وار	عزیزش بدارد خداوندگار
اگر بندہ بندے کی طرح کوشش کرے	تو اللہ تعالیٰ اس کو عزیز رکھے
وگر کند رایست در بندگی	ز جانداری افتد بخربندگی
اور اگر بندگی میں ناقص عقل ہے	تو انسانی خدمتگزاری سے نکلکر گدھوں کی خدمت میں پڑ جائے
قدم پیش نه کز ملک بگذری	که گر باز مانی ز دد کمتری
قدم آگے رکھ تاکہ فرشتوں سے بھی زیادہ فضیلت پاوے	اگر پیچھے رہیگا تو درندوں سے بھی زیادہ کمتر ہوگا

حکایت

قطعہ

یکی را بچوگان مه دامغان	بزد تا چو طبلش برآمد فغان
دامغاں کے بادشاہ نے ایک شخص کو چوگان سے	مارا اور اس نے ڈھول کی طرح فغان کی
شب از بیقراری نیارست خفت	برو پارسائی گذر کرد و گفت
رات بھر بیقراری سے نہ سو سکا	اس کے پاس سے ایک پارسا گذرا اور کہا
بشب گر ببردی بر شحنه سوز	گناه آبرویش نبردی بروز
رات کو اگر کوتوال کے پاس زاری کرتا	(تو) گناہ اس کی آبرو کو دن کو نہ مٹاتا

بترس از گناهان خویش این نفس — که روز قیامت نترسی ز کس

اس وقت اپنے گناہوں سے ڈر — تاکہ قیامت کے دن تو کسی سے نہ ڈرے

حکایت

غریب آمدم در سواد حبش — دل از دهر فارغ سر از عیش خوش

شہر حبش میں مسافر کے طور پر آیا — دل جہان سے بے پرواہ اور سر عیش سے خوش

به ره بر یکی دکه دیدم بلند — تنی چند مسکین بر او پای بند

راستہ میں میں نے ایک اونچی جگہ پر دیکھا — کہ چند غریب آدمی اسیر بند تھے

بسیج سفر کردم اندر نفس — بیابان گرفتم چو مرغ از قفس

میں نے اسی وقت سفر کا ارادہ کیا — میں نے جنگل کا راستہ لیا جیسے پرندہ قفس سے نکلتا ہے

یکی گفت کاین بندیان شب روند — نصیحت نگیرند و حق نشنوند

ایک شخص نے کہا کہ یہ قیدی چور ہیں — نصیحت قبول نہیں کرتے اور سچی بات نہیں سنتے

چو بر کس نیامد ز دستت ستم — ترا گر جهان شحنه گیرد چه غم

جب تیرے ہاتھوں سے کسی پر ظلم باقی نہ رہ گیا ہو — تو تجھکو اگر جہان کا حاکم پکڑے تو کیا ڈر ہے

نکو نام را کس نگیرد اسیر — بترس از خدا و مترس از امیر

نیک نام آدمی کو کوئی گرفتار نہیں کرتا — خدا سے خوف کر اور حاکم سے نہ ڈر

بیاورد عامل غش اندر میان — نیندیشد از رفع دیوانیان

اگر عامل نے بددیانتی نہیں کی — تو محاسبوں کے حساب پیش کرنے سے نہیں ڈرتا

وگر عفتش را فریبست زیر | زبان حسابش نگردد دلیر
اگر اس کی پاکدامنی کے نیچے فریب ہے | تو اس کی زبان حساب کے وقت دلیر نہ ہوگی

چو خدمت پسندیده آرم بجای | نیندیشم از دشمن تیره رای
جب میں پسندیدہ خدمت سرانجام دوں | تو ناقص عقل والے دشمن سے خوف نہ کھاؤں

اگر بنده کوشش کند بنده وار | عزیزش بدارد خداوندگار
اگر بندہ بندے کی طرح کوشش کرے | تو اللہ تعالیٰ اس کو عزیز رکھے

وگر کند رایست در بندگی | ز جانداری افتد بخربندگی
اور اگر بندگی میں ناقص عقل ہے | تو البتہ وہ بھی خدمتگاری سے نکل کر گدھوں کی خدمت پر لگے

قدم پیش نه کز ملک بگذری | که گر بازمانی ز دد کمتری
قدم آگے رکھ تاکہ فرشتوں سے بھی زیادہ فضیلت پاوے | اگر پیچھے رہیگا تو درندوں سے بھی زیادہ کمتر ہے

حکایت

قصہ

یکی را بچوگان شه دامغان | بزد تا چو طبلش بر آمد فغان
دامغان کے بادشاہ نے ایک شخص کو چوگان سے | مارا اور اس نے ڈھول کی طرح فغان کی

شب از بیقراری نیارست خفت | بر او پارسایی گذر کرد و گفت
رات بھر بیقراری سے نہ سو سکا | اس کے پاس سے ایک پارسا گذرا اور کہا

بشب گر ببردی بر شحنه سوز | گناه آبرویش نبردی بروز
رات کو اگر کوتوال کے پاس زاری کرتا | (رونا) گناہ اس کی آبرو کو دن کو نہ مٹاتا

کسی روز محشر نگردد خجل
که شبها بدرگه برد سوز دل

وہ شخص قیامت کے دن ذلیل نہ ہوگا
جو راتوں کو اللہ کی درگاہ میں سوز دل لیجاتا ہے

اگر ہوشمندی ز داور بخواہ
شب توبہ تقصیر روز گناہ

اگر تو عقلمند ہے تو اللہ تعالیٰ سے چاہ
توبہ کی رات کو روز گناہ کی تقصیر کی معافی

ہنوز ار سر صلح داری چہ بیم
در عذرخواہان نبندد کریم

اگر اب بھی تیرا صلح کا ارادہ ہے تو کیا ڈر
اللہ تعالے عذر چاہنے والوں کا دروازہ بند نہیں کرتا

لطیفی کہ آورد از نیستت
عجب گر بیفتی نگیردت دست

وہ لطیف (پاک) جو تجھکو نیستی سے ہستی میں لایا ہے
تعجب ہے اگر تو گرے تو وہ تیرا ہاتھ نہ پکڑے

اگر بندہ دست حاجت برآر
وگر شرمسار آب حسرت ببار

اگر تو بندہ ہے تو حاجت کے لئے ہاتھ بلند کر
اگر تو شرمندہ ہے تو افسوس کے آنسو بہا

نیامد برین در کسی عذرخواہ
کہ سیل ندامت نشستش گناہ

اس دروازہ پر کوئی ایسا عذر خواہ نہ آیا
کہ اس کی ندامت کے سیلاب نے اس کے گناہ نہ دھوئے

نریزد خدا آبروی کسی
کہ ریزد گناہ آب چشمش بسی

اللہ تعالے نے اس شخص کی آبرو نہیں بہایا تا
جو گناہوں کی پشیمانی سے بہت روتا ہے

حکایت

قطعہ

بصنعا درم طفلی اندر گذشت
چہ گویم کز آنم چہ بر سر گذشت

شہر صنعا میں میرا ایک لڑکا فوت ہو گیا
میں کیا کہوں کہ اس صدمہ سے مجھ پر کیا گذری

قضا نقش یوسف جمالی نکرد / که ماهی گورش چو یونس نخورد

قضا نے کسی یوسف جمال کا نقش نہ بنایا / کہ قبر کی مچھلی نے اس کو یونس علیہ السلام کی طرح نہ کھایا ہو

درین باغ سروی نیامد بلند / که باد اجل بیخش از بن نکند

اس باغ (دنیا) میں کوئی ایسا بلند سرو پیدا نہ ہوا / کہ اجل کی ہوا نے اس کی جڑ کو جڑ سے نہ اکھاڑا ہو

عجب نیست بر خاک اگر گل شگفت / که چندین گل اندام در خاک خفت

تعجب نہیں اگر پھول مٹی پر شگفتہ ہوں / کیونکہ کتنے ہی گل اندام خاک میں سوئے

بدل گفتم ای ننگ مردان بمیر / که کودک رود پاک و آلوده پیر

میں نے دل سے کہا کہ اے جوانمردوں کیلئے باعث شرم مر جا / کہ لڑکا تو پاک جائے اور بوڑھا گناہ سے آلودہ

ز سودا و آشفتگی بر قدش / برانداختم سنگی از مرقدش

دیوانگی اور پریشانی سے اس کے قد پر سے / ایک پتھر میں نے اس کی قبر پر سے اٹھایا

ز هولم در آنجای تاریک و تنگ / بشورید حالم بگردید رنگ

اس تنگ اور اندھیری جگہ میں خوف سے / میرا حال پریشان ہو گیا اور رنگ بدل گیا

چو باز آمدم زان تغیر بهوش / ز فرزند دلبندم آمد بگوش

جب میں اس پریشانی سے ہوش میں آیا / تو میرے فرزند دلبند کی آواز میرے کان میں آئی

گرت وحشت آمد ز تاریک جای / بهش باش و با روشنائی درآی

اگر تجھے اندھیری جگہ سے وحشت ہوئی / تو ہوش کر اور روشنائی کے ساتھ آ

شب گور خواهی منور چو روز / ازین جا چراغ عمل برفروز

اگر تو چاہتا ہے کہ قبر کی رات دن کی طرح منور ہو / تو اس جگہ سے چراغ عمل کو روشن کر

تن کارکن می بلرزد ز تب	مبادا که نخلش نیارد رطب
باغبان کا بدن تب سے کانپتا ہے	شاید ایسا نہ ہو کہ اس کے درخت میں خرما نہ لگے
گروهی فراوان طمع ظن برند	که گندم نیفشانده خرمن برند
بہت سے پرطمع لوگ گمان کرتے ہیں	کہ گندم نہ بوئیں اور خرمن حاصل کریں
بر آن خورد سعدی که بیخی نشاند	کسی برد خرمن که تخمی فشاند
سعدی پھل اسی نے کھایا جس نے درخت لگایا	اس نے خرمن حاصل کیا جس نے بیج بویا

باب دهم (۱۰) در مناجات

دسواں باب دعا کے بیان میں

بیا تا برآریم دستی ز دل	که نتوان برآورد فردا ز گل
آ تاکہ (دعا کے لئے) دل سے ہاتھ اٹھائیں	کیونکہ کل (مرنے کے بعد) مٹی سے نہ اٹھا سکیں گے
به فصل خزان در نبینی درخت	که بی برگ ماند ز سرمای سخت
خزاں کے موسم میں تو نہیں دیکھتا کہ درخت	بے پتوں کے رہ جاتا ہے سردی کی سختی سے
برآرد تهی دستهای نیاز	ز رحمت نگردد تهی دست باز
عاجزی کے ہاتھوں کو خالی اٹھاتا ہے	لیکن رحمت الٰہی سے پھر خالی ہاتھ نہیں پھرتا
مپندار از آن در که هرگز نبست	که نومید گردد برآورده دست
اس دروازہ سے جو کہ کبھی بند نہیں ہوا یہ خیال نہ کر	کہ جو ہاتھ اٹھائے وہ ناامید واپس ہوا
همه طاعت آرند و مسکین نیاز	بیا تا به درگاه مسکین نواز
سب لوگ عبادت کرتے ہیں اور غریب عاجزی کرتے ہیں	آ تاکہ مسکینوں کو سرفراز کرنے والے کی درگاہ میں

چو شاخ برہنہ برآریم دست	کہ بی برگ ازین بیش نتوان نشست
شاخ برہنہ کی طرح ہاتھ اٹھاتے ہیں	کیونکہ اس سے زیادہ بے سروسامان نہیں بیٹھ سکتے
خداوندگارا نظر کن بجود	کہ جرم آمد از بندگان در وجود
اے پروردگار! مہربانی کے ساتھ نظر کر	کہ بندوں سے گناہ کا جرم سرزد ہوتا ہے
گناہ آید از بندۂ خاکسار	بامید عفو خداوندگار
خاکسار بندہ سے گناہ ہوتا ہے	ولیکن مالک حقیقی سے معافی کرنے کی امید پر
کریما برزق تو پروردہ ایم	بانعام و لطف تو خو کردہ ایم
اے کرم والے تیرے رزق سے ہم نے پرورش پائی ہے	تیری مہربانی اور انعام کی ہمیں عادت ہے
گدا چون کرم بیند و لطف و ناز	نگردد ز دنبال بخشندہ باز
فقیر جب کرم مہربانی اور ناز دیکھتا ہے	تو پھر بخشش کرنے والے کا پیچھا نہیں چھوڑتا
چو ما را بدنیا تو کردی عزیز	بعقبی ہمین چشم داریم نیز
جب تو نے دنیا میں ہمیں عزت بخشی اور شریف بنایا	تو عقبیٰ میں بھی ہمیں تجھ سے امید ہے
عزیزی و خواری تو بخشی و بس	عزیز تو خواری نبیند ز کس
رسوائی اور عزت تو ہی بخشتا ہے اور بس	عزت دیا ہوا تیرا خواری نہیں دیکھتا
خدایا بعزت کہ خوارم مکن	بذل گناہ شرمسارم مکن
اے خدا تجھ کو اپنی عزت کی قسم مجھکو ذلیل نہ کر	گناہ کی ذلت سے مجھے شرمندہ نہ کر
مسلط مکن چون منی بر سرم	ز دست تو بہ گر عقوبت برم
میرے جیسے کو میرے سر پر غالب نہ کر	اس سے بہتر ہے کہ میں تیرے ہاتھ سے عذاب اٹھاؤں

بگیتی بترزین نباشد بدی — جفا بردن از دست همچو خودی

دنیا میں اور اس سے زیادہ برائی کوئی نہ ہوگی — اپنے جیسے کے ہاتھوں سے تکلیف اٹھانے کے

مرا شرمساری ز روی تو بس — دگر شرمسارم مکن پیش کس

مجھے تیرے سامنے شرمندہ ہونا بس ہے — پھر مجھکو کسی اور کے سامنے شرمسار نہ کر

گرم بر سر افتد ز تو سایۂ — سپهرم بود کمترین پایۂ

اگر میرے سر پر تیرا سایہ ہو — تو آسمان کا مرتبہ بھی مجھ سے کم ہو

اگر تاج بخشی سر افرازدم — تو بردار تا کس نیندازدم

اگر تو تاج بخشے تو مجھے سربلندی ہو — تو بلند کر تاکہ پھر مجھکو کوئی گرا نہ سکے

حکایت

قصہ

تنم می بلرزد چو یاد آورم — مناجات شوریدۂ در حرم

جب میں یاد کرتا ہوں تو میرا بدن کانپتا ہے — ایک عاشق کی دعا کعبۃ اللہ میں

که می گفت با حق بزاری بسی — میفگن که دستم نگیرد کسی

اللہ تعالے سے بہت رو کر کہتا تھا — نہ گرا کہ میرا ہاتھ کوئی نہ پکڑے گا

بلطفم بخوان یا بران از درم — ندارد بجز آستانت سرم

مہربانی سے مجھکو بلا یا مجھے اپنے دروازہ سے نکالدے — میرا سر تیرے آستانہ کے سوا اور کچھ نہیں رکھتا

تو دانی که مسکین و بیچاره ایم — فرومانده با نفس اماره ایم

تو جانتا ہے کہ ہم مسکین اور عاجز ہیں — اور اپنے نفس سرکش سے مغلوب ہیں

نمی تازد این نفس سرکش چنان — که عقلش تواند گرفتن عنان

یہ نفس سرکش اس طرح سے نہیں دوڑتا — کہ عقل اس کی باگ کو پکڑ سکے

کہ با نفس و شیطان برآید بزور — نبرد پلنگان نیاید ز مور

کون نفس اور شیطان پر زور سے غالب آئے — شیروں کی لڑائی چیونٹی سے نہیں ہو سکتی

بمردان راہت کہ راہی بدہ — وزین دشمنانم پناہی بدہ

تجھے اپنی راہ کے مردوں کی قسم راستہ دہ — اور ان دشمنوں سے مجھے پناہ دے

خدایا بذات خداوندیت — باوصاف بی مثل و مانندیت

اے خدا تو اپنی ذات خداوندی کی طفیل — اور اپنے بے مثل و بے نظیر اوصاف کی طفیل

بلبیک حجاج بیت الحرام — بمدفون یثرب علیہ السلام

بیت الحرام کے حاجیوں کی لبیک کی طفیل — اور یثرب میں مدفون حضورؐ کی طفیل

بتکبیر مردان شمشیر زن — کہ مرد وغا را شمارند زن

شمشیر چلانے والے جوانمردوں کی تکبیر کی طفیل — کہ جو لڑنے والے آدمی کو عورت سمجھتے ہیں

بطاعات پیران آراستہ — بصدق جوانان نوخاستہ

اور متشرع بزرگوں کی برکت سے — اور نوجوانوں کے صدق اعتقاد کی برکت سے

کہ ما را در آن ورطہ یک نفس — ز ننگ دو گفتن بفریاد رس

کہ ہمیں اس ایک لمحہ کے بھنور میں (دم نزع) — دوئی کا کلمہ کہنے کی شرم سے (شرک) مدد کو پہنچ

امیدست از آنان کہ طاعت کنند — کہ بی طاعتان را شفاعت کنند

ان لوگوں سے امید ہے جو کہ اللہ کی عبادت کرتے ہیں — کہ بے طاعت لوگوں کی سفارش کریں

بپاکان کز آلایشم دور دار	وگر زلتی رفت معذور دار
اپنے پاک لوگوں کی برکت سے مجھے گناہوں سے بچا	اگر کوئی لغزش ہو تو معذور رکھ
به پیران پشت از عبادت دوتا	ز شرم گناه دیده بر پشت پا
عبادت سے ٹیڑھی کمر ہوئے بزرگوں کی برکت سے	جو اس شرم گناہ سے سرنگوں ہیں
که چشمم ز روئی سعادت مبند	زبانم بوقت شهادت مبند
میری آنکھوں سے نیکی کے چہرہ کو بند نہ کر	اور میری زبان کو حالت مرگ میں بند نہ کر
چراغ یقینم فرا راه داد	ز بد کردنم دست کوتاه داد
چراغ یقین کو میری راہ کے سامنے رکھ	اور بدی کرنے سے میرے ہاتھوں کو کوتاہ رکھ
بگردان ز نادیدنی دیده‌ام	مده دست بر ناپسندیده‌ام
نہ دیکھنے کے قابل چیزوں سے میری آنکھوں کو پھیر دے	اور ناپسندیدہ افعال کی مجھکو طاقت نہ دے
من آن ذره‌ام در هوائی تو نیست	وجود و عدم در ظلامم یکیست
میں تیری دوستی میں وہ فنا ہوا ہوا ذرہ ہوں	کہ میرا ہونا اور نہ ہونا اندھیرے میں یکساں ہے
ز خورشید لطفت شعاعی بسم	که جز در شفاعت نه بیند کسم
تیری مہربانی کی سورج کی ایک شعاع مجھے کافی ہے	کہ تیری شعاع کے بغیر مجھکو کوئی نہیں دیکھ سکتا
بدی را نگه کن که بهتر کس است	گدا را ز شاه التفاتی بس است
ایک بڑے کی طرف نظر کر تا کہ بہتر ہو جائے	فقیر کے لیے بادشاہ کی ایک نظر ہی کافی ہے
مرا گر بگیری بانصاف و داد	بنالم که عفوم نه این وعده داد
مجھے اگر تو انصاف اور عدل سے پکڑے گا	تو میں روؤں گا کہ مجھ سے تیری عفو نے یہ وعدہ نہ کیا تھا

خدایا بذلت مران از درم — کہ صورت نہ بندد در دیگرم

اے خدا ذلت سے مجکو اپنے دروازہ سے نہ نکال — کیونکہ مجھے سواے تیرے در کے اور کوئی دروازہ نہیں

ور از جہل غائب شدم روز چند — کنون کآمدم در برویم مبند

اگر میں جہالت سے چند دن تجھ سے غائب رہا — تو اب میں آیا ہوں مجھ پر دروازہ بند نہ کر

چہ عذر آرم از ننگ تردامنی — مگر عجز پیش آورم کای غنی

گناہوں کی شرم سے میں کیا عذر پیش کروں — مگر میں عجز پیش کرتا ہوں کہ اے بے پرواہ

فقیرم بجرم گناہم مگیر — غنی را ترحم بود بر فقیر

میں محتاج ہوں مجھکو گناہ کے عوض نہ پکڑ — غنی کو فقیر پر رحم ہوتا ہے

چرا باید از ضعف حالم گریست — اگر من ضعیفم پناہم قویست

مجکو اپنے حال کی ضعیفی سے کیوں رونا چاہیے — اگر میں کمزور ہوں تو میری پناہ تو مضبوط ہے

خدایا بغفلت شکستیم عہد — چہ زور آورد با قضا دست جہد

اے خدا غفلت سے ہم نے عہد توڑ ڈالا — کوشش کا ہاتھ قضا سے کیا زور آزمائی کرے

چہ برخیزد از دست تدبیر ما — ہمین نکتہ بس عذر تقصیر ما

ہماری تدبیر کے ہاتھوں سے کیا ہو سکے — ہماری تقصیروں کے عذر کیلئے یہی نکتہ کافی ہے

ہمہ ہرچہ کردم تو برہم زدی — چہ قوت کند با خدائی خودی

جو کچھ میں نے ارادہ کیا تو نے توڑ ڈالا — خودی خدا کے ساتھ کیا زور کرے

نہ من سر ز حکمت بدر می برم — کہ حکمت چنین می رود بر سرم

میں تیرے حکم سے سر باہر نہیں لے جاتا ہوں — بلکہ تیرا حکم ہی اسی طرح میرے سر پر جاری ہے

حکایت

قصہ

سیاہ چردہ را کسی زشت خواند ۔ جوابی بگفتش کہ حیران بماند

ایک سیاہ رنگ کے آدمی کو ایک نے برا کہا ۔ اس نے ایسا جواب اس کو دیا کہ حیران رہگیا

نہ من صورت خویش خود کردہ ام ۔ کہ عیبم شماری کہ بد کردہ ام

میں نے اپنی صورت آپ نہیں بنائی ۔ کہ تو اسے میرا عیب شمار کرتا ہے کہ میں نے برا کیا ہے

ترا با من از زشت‌ئیم چہ کار ۔ نہ آخر منم زشت و زیبا نگار

تجھ کو مجھ سے اور میری شکل سے کیا کام ۔ آخر میں اچھے اور برے نقش بنانیوالا نہیں ہوں

از آنم کہ بر سر نبشتی ز پیش ۔ نہ کم گردم ای بندہ پرور نہ بیش

اس سے کہ جو کچھ کہ تو نے میری تقدیر میں پہلے سے لکھدیا ۔ اے بندہ کے پرورش کرنیوالے نہ میں کم ہوں نہ زیادہ

تو دانائی آخر کہ قادر نیم ۔ توانائی مطلق توئی من کیم

تو جانتا ہے کہ آخر میں قادر نہیں ہوں ۔ توانائے مطلق تو ہی ہے میں کون ہوں

گرم رہنمائی رسیدم بخیر ۔ وگر گم کنی باز ماندم ز سیر

اگر تو مجھے راستہ دکھلائے تو میں بھلائی کو پہونچا ۔ اور اگر گمراہ کرے تو چلنے سے عاجز رہوں

جہان آفرین گر نہ یاری کند ۔ کجا بندہ پرہیزگاری کند

جہان کو پیدا کرنے والا اگر مدد نہ کرے ۔ تو بندہ پھر کہاں پرہیزگاری کرے

حکایت

قصہ

چه خوش گفت درویش کوته دست	که شب توبه کرد و سحرگه شکست
درویش مفلس نے کیا اچھا کہا	جو کہ رات توبہ کرتا تھا اور صبح کو توڑ ڈالتا تھا
گر او توبه بخشد بماند درست	که پیمان ما بی ثبات است و سست
اگر وہ (خدا) توبہ بخشے تو درست ہے	کیونکہ ہمارا وعدہ بے بنیاد اور کمزور ہے
بحقت که چشمم ز باطل بدوز	بنورت که فردا بنارم مسوز
مجھے اپنے حق کی قسم کہ میری آنکھوں کو ناحق سے بند کر دے	مجھے اپنے نور کی قسم کہ کل مجھے آگ میں نہ جلانا
ز مسکینیم روی در خاک رفت	غبار گناهم بر افلاک رفت
خواری سے میرا منہ مٹی میں مل گیا (یعنی ذلیل ہوا)	اور میرے گناہوں کا غبار آسمان پر گیا
تو یک نوبت ای ابر رحمت ببار	که در پیش باران نپاید غبار
اے خدا تو اپنی رحمت کا مینہ ہمیشہ برسا	کیونکہ بارش کے سامنے غبار نہیں رہتا
ز جرمم درین مملکت جاه نیست	ولیکن بملک دگر راه نیست
میرے گناہوں کی وجہ سے اس مملکت میں میری عزت نہیں	اور لیکن دوسرے ملک کے لیے بھی راہ نہیں ہے
تو دانی ضمیر زبان بستگان	تو مرهم نهی بر دل خستگان
تو خاموش لوگوں کے دلوں کا راز جانتا ہے	تو زخمیوں کے دلوں پر مرہم لگاتا ہے

حکایت

قصہ

مغی در بروی از جهان بسته بود	بتی را بخدمت میان بسته بود
ایک آتش پرست نے دنیا کو ترک کر دیا تھا	اور ایک بت کی خدمت کے لیے کمر باندھی ہوئی تھی

پس از چند سال آن نکوہیدہ کیش	قضا حالتی صعبش آورد پیش
چند سال کے بعد اس بدمذہب کو	قضا نے ایک سخت مصیبت میں اس کو پھنسایا
بپای بت اندر بامید خیر	بغلطید بیچارہ بر خاک دیر
بت کے پاؤں پر بھلائی کی امید میں	بتخانہ کی خاک پر بیچارہ روتا تھا
کہ درماندہ ام دستگیری صنم	بجان آمدم رحم کن بر تنم
اے بت میں عاجز ہوں میرا ہاتھ پکڑ	میں عاجز ہو گیا ہوں میری حالت پر رحم کر
بزارید در خدمتش بارہا	کہ ہیچش بسامان نشد کارہا
بہت دفعہ وہ اس کی خدمت میں رویا	لیکن اس کے کاموں میں سے ایک کام بھی سر انجام نہ پایا
بتی چون برآرد مہمات کس	کہ نتواند از خود براندن مگس
وہ بت کس طرح کسی کی حاجت روائی کرے	جو اپنے بدن پر سے کبھی مکھی نہ اڑا سکے
برآشفت کای پای بند ضلال	بباطل پرستیدمت چند سال
غصہ ہوا کہ اے گمراہی کے اسیر	ناحق میں نے تجھکو اتنے سال پوجا
مہمی کہ در پیش دارم برار	وگرنہ بخواہم ز پروردگار
جو حاجت کہ مجھے درپیش ہے اسے پورا کر	اگر نہیں تو میں پروردگار سے طلب کروں
ہنوز از بت آلودہ رویش بخاک	کہ کامش برآورد یزدان پاک
ابھی وہ بت کے سامنے ہی عاجزی کر رہا تھا	کہ اس کا مقصد پروردگار نے پورا کر دیا
حقایق شناسی درین خیرہ شد	سر وقت صافی برو تیرہ شد
ایک حقیقت شناس اس سے حیران ہو گیا	اس کا روشن وقت اس پر سیاہ ہو گیا

کہ بہ گشتہ دون یزدان پرست　هنوزش سر از خم بتخانه مست

ایک کمینہ یزدان کی پرستش کرنیوالا　کہ ابھی اس کا سر بتخانہ کے خم کے شراب سے مست ہے

دل از کفر و دست از خیانت بشست　خدایش برآورد کامی که جست

دل کفر سے اور ہاتھ گناہوں سے اس نے دھو دیا　خدا نے اس کا مقصد پورا کر دیا جس کی اس کو تلاش تھی

فرو رفته خاطر درین مشکلش　که پیغامی آمد بگوش دلش

اس کا دل ابھی اس مشکل میں گرفتار تھا　کہ اس کے دل کے کانوں کو ایک پیغام سنائی دیا

که پیش صنم پیر ناقص عقول　بسی گفت و قولش نیامد قبول

کہ اس بیوقوف بڈھے نے اس بت کے سامنے　بہت کہا لیکن اس کی دعا قبول نہ ہوئی

گر از درگه ما شود نیز رد　پس آنگه چه فرق از صنم تا صمد

اگر ہماری درگاہ سے بھی رد ہو جائے　پھر اس وقت صنم اور صمد میں کیا فرق ہوگا

دل اندر صمد باید ای دوست بست　که عاجزتر اند از صنم هر که هست

اے دوست دل کو صمد کے ساتھ لگانا چاہیئے　کیونکہ بت سے بھی زیادہ عاجز ہے جو کچھ کہ جہان میں ہے

محالست اگر سر برین در نهی　که باز آیدت دست حاجت تهی

مشکل اگر تو سر اس دروازہ پر رکھے　اور پھر تیرا دست حاجت خالی آئے

حکایت مست و موذن

قصہ ایک مست اور اذان دینے والے کا

شنیدم که مستی ز تاب نبید　بمقصورهٔ عابدی در دوید

سنا میں نے کہ ایک مست شراب کی گرمی کی وجہ سے　مسجد کے ایک حجرہ میں دوڑ گیا

بنالید بر آستانِ کرم — کہ یا رب بفردوس اعلیٰ برم

بخشش کے آستانہ پر رویا — کہ اے رب بہشت بریں میں مجھ کو لے جا

مؤذن گریبان گرفتش کہ ہین — سگ و مسجد ای فارغ از عقل و دین

موذن نے اس کا گریبان پکڑا کہ خبردار — کتا اور مسجد اے عقل اور دین سے خالی آدمی

چہ شایستہ کردی کہ خواہی بہشت — نمی زیبدت ناز با روی زشت

تونے کیا عمل نیک کیا ہے کہ بہشت چاہتا ہے — بری صورت کیساتھ تجھکو ناز اچھے معلوم نہیں دیتے

عجب داری از لطف پروردگار — کہ باشد گنہگاری امیدوار

تو متعجب ہے کہ خدا کی مہربانی کا — ایک گنہگار امیدوار ہے

ترا می نگویم کہ عذرم پذیر — در توبہ باز است و حق دستگیر

میں تجھے نہیں کہتا کہ میرا عذر قبول کر — توبہ کا دروازہ کھلا ہے اور حق تعالے ہاتھ پکڑنیوالا ہے

ہمی شرم دارم ز لطف کریم — کہ خوانم گنہ پیش عفوش عظیم

میں اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے بہ شرم رکھتا ہوں — کہ اس کے عفو کے سامنے اپنے گناہوں کو بڑا کہوں

کسی را کہ پیری درآرد ز پای — چو دستش نگیرد نخیزد ز جای

جس شخص کو ضعیفی عاجز کردیتی ہے — اگر کوئی شخص اس کا ہاتھ نہ پکڑے تو وہ جگہ سے نہ اٹھے

من آنم ز پای اندر افتادہ پیر — خدایا بفضلت توام دستگیر

میں وہی بوڑھا کمزوری سے گرا ہوا ہوں — اے خدا تو اپنے فضل سے میرا ہاتھ پکڑ

نگویم بزرگی و جاہم ببخش — فرو ماندگی و گناہم ببخش

میں نہیں کہتا کہ مجھ کو مرتبہ اور بزرگی عطا فرما — میرے عجز اور گناہوں کو بخش

اگر باری اندک زلل دانمم
بنا بخردی شهره گردانمم

اگر کوئی بار میری تھوڑی سی لغزش جانے
در تو بے عقلی کے ساتھ مجھکو مشہور کرے

تو بینا و ما خایف از یکدگر
که تو پرده پوشی و ما پرده در

تو دیکھنے والا ہے اور ہم ایکدوسرے سے ڈرنیوالے ہیں
کیونکہ تو پردہ پوش ہے اور ہم پردہ پھاڑنیوالے

برآورده مردم ز بیرون خروش
تو با بنده در پرده و پرده پوش

لوگوں نے باہر سے شور مچایا
لیکن تو بندہ کیساتھ پوشیدگی میں ہے اور پردہ پوش ہے

بنادانی از بندگان سر کشند
خداوندگاران قلم درکشند

بیوقوفی سے اگر غلام نافرمانی کرتے ہیں
تو مالک مہربانی سے معاف کردیتے ہیں

اگر جرم بخشی بمقدار جود
نماند گرفتاری اندر وجود

اگر تو اپنی بخشش کے مقدار کے مطابق گناہ بخشے
تو پھر کوئی گناہ وجود میں نہ رہے

وگر خشم گیری بقدر گناه
بدوزخ فرست و ترازو مخواه

اگر تو گناہوں کی مقدار کے مطابق غصہ ہو
تو پھر دوزخ میں بھیجدے اور حساب نہ کر

گرم دستگیری بجایی رسم
وگر بفگنی بر نگیرد کسم

اگر تو میرا ہاتھ پکڑے تو میں مرتبہ کو پہنچوں
اور اگر مجھکو تو چھوڑدے تو کوئی مجھکو نہ پکڑے

که زور آورد گر تو یاری دهی
که گیرد چو تو رستگاری دهی

اگر تو مدد کرے تو پھر کون مقابلہ کرے
اور جب تو رہائی دے تو پھر کون پکڑے

دو خواهند بودن بمحشر فریق
ندانم کدامان دهندم طریق

قیامت کے دن لوگوں دو گروہ ہونگے
میں نہیں جانتا کہ مجھکو کس فریق میں رکھیں گے

عجب گر بود راہم از دست راست	کہ از دست من جز کژی بر نخاست
تعجب ہوگا اگر مجھکو داہنیں ہاتھ راہ دیں	کیونکہ میرے ہاتھ سے سوا کجی کے اور کچھ نہیں ہوا
دلم مید ہد وقت وقت این امید	کہ حق شرم دارد ز موی سپید
میرا دل دمبدم مجھکو یہ امید دلاتا ہے	کہ اللہ تعالےٰ اسفید بالوں سے شرم رکھتا ہے
عجب دارم از شرم دارد ز من	کہ شرمم نمی آید از خویشتن
مجھے تعجب ہے اگر وہ مجھ سے شرم رکھے	کیونکہ مجھے اپنے آپ سے شرم نہیں آتی
نہ یوسف کہ چندین بلا دید بند	چو حکمش روان گشت و قدرش بلند
کیا یوسف علیہ السلام نے اتنی مصیبت نہیں دیکھی	جب آپ کی حکومت ہوئی اور آپکا مرتبہ بلند ہو گیا
گنہ عفو کرد آل یعقوبؑ را	کہ معنی بود صورت خوب را
تو آپنے یعقوب علیہ السلام کی آل کا گناہ معاف کر دیا	کیونکہ اچھی شکل کی کچھ حقیقت بھی ہوتی ہے
بکردار بدشان مقید نکرد	بضاعات مزجات شان رد نکرد
ان کے برے افعال کے عوض انہیں قید نہ کیا	اور ان کی قلیل پونجی کو رد نہ کیا
ز لطف ہمین چشم داریم نیز	بدین بی بضاعت ببخش ای عزیز
اے خدا تیری مہربانی سے ہم بھی امید رکھتے ہیں	اس بے سرمایہ پر اے عزیز بخشش فرما
بضاعت نیاوردم اِلّا امید	خدایا ز عفوم مکن نا امید
میں پونجی نہیں لایا ہوں مگر امید	اے خدایا عفو سے مجھکو نا امید نہ فرما

تمام لا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ محمّد رّسولُ اللّٰہ

فہرست مضامین

ون ابواب و حکایات بوستان

[illegible]

[illegible]